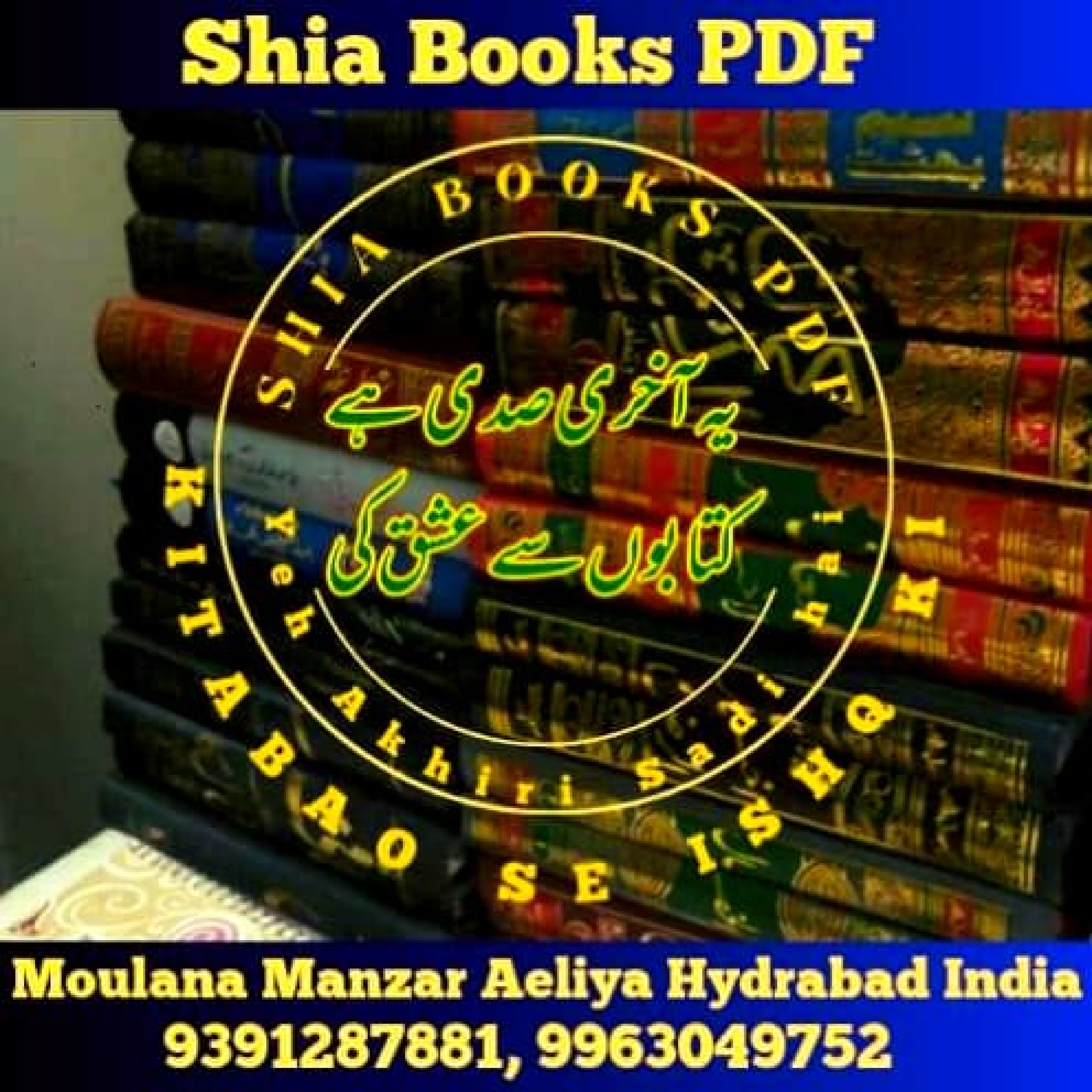
Shia Books PDF
SHIA BOOKS PDF
یہ آخری صدی ہے
کتابوں سے عشق کی
Yeh Akhiri Sadi hai
KITABAO SE ISHQ KI
Moulana Manzar Aeliya Hydrabad India
9391287881, 9963049752

توضیح المجید

تفسیر

هذه

هذا الجلد [illegible] الحسینی من [illegible]

[illegible]

[illegible]

هذا

حصة الاولی من التفسیر الحسینی

[illegible]

۵۵۵

هذا التفسیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب المربوبين الرحمن على العالمين
جمیع شکر ثابت ہی واسطے خدا کی کہ مربی ہی مخلوقات کا رحمت کنندہ ہی اوپر عالمین کے
الرحيم على المؤمنين تبارك الله احسن الخالقين
احسان کنندہ ہی اوپر مومنین کی بزرگ ہی خدا کہ بہتر خالقوں کا ہے
الواحد الفرد الصمد الذي لم يكن له كفوا احد و
ایک ہی تنہا ہی بے پروا ہی ایسا کہ نہین ہی واسطی اوسکی مانند کوئی چیز اور
اعوذ به من شر حاسد اذا حسد ومن شر النفاثات في
پناہ مانگتا ہون ساتھ اوسکی بدی حسد کنندہ کی جس وقت کہ حسد کری اور بدی زنان جادو کنندہ کی بیچ
العقد وصلى الله على خير خلقه محمد المبعوث على
گرہ ہای رشتوں کی اور رحمت نازل کری خدا اوپر بہتر خلقوں اپنی کی وہ محمد ہین کہ مرسل ہین اوپر

كافة الجن والبشر المؤيد من معجزة القرآن الذي هو كلام
تمام جن اور بشر کی ایسی کہ مدد کی گئی ہین معجزہ قرآن سے وہ قرآن ایسی کلام
خالق الاعز الاكبر وآله الذين اذهب الله عنهم
پیدا کنندہ کا ہی عزیز بزرگ کا اور اوپر آل اوسکی کی ایسی کہ دور کیا ہی اللہ نی اونسی
الرجس وطهرهم تطهيرا لا سيما على ابن عمه علي المرتضى
افعال بد کو اور پاک کیا ہی اونکو خوب طہارت سی خصوصا اوپر ابن عم اوسکی کی کہ وہ علی مرتضی
الذي حبه جنة من نار اللظى وبغضه باعث للضلالة والهوى
ایسی کہ محبت اوسکی سپر ہی آتش دوزخ سی اور عداوت اوسکی موجب ہی واسطی گمراہی اور ہوای نفس کی

حل لغات

الحمد وہی تمام تعریف ثابت نیکی کی بنا بر قصد تعظیم کی الرب لغت مین اوسکی کئی معنی ہین ایک یہ ہی کہ مالک کو کہتی ہین ایک مدبر کنندہ کو اور معنی سید اور مربی اور تمام کنندہ اور نعمت بخشندہ اور صاحب کی ہین اور معنی الرحمن کی یہ ہین کہ حق تعالی مہربان ہی خلق پر ساتھ روزی دینی کی اور احسان کرنی کی اور نیکی کی اور معنی الرحیم کی یہ ہین کہ خدا مومنوں پر رحمت عظیم کرتا ہی اور معنی تبارک کی برکت کی ہین اور منفعت کی اور عظمت کی اور وسعت نعمت کی اور کثرت نعمت کی ہین اور معنی الواحد کی یکتا اور تنہا کی ہین کہ نہ فرزند رکھتا ہی نہ زوجہ اور معنی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب المربوبين الرحمن على العالمين

جمیع شکر ثابت ہی واسطی خدا کی کہ مربی ہی مخلوقات کا رحمت کنندہ ہی اوپر عالمین کے

الرحيم على المؤمنين تبارك الله احسن الخالقين

احسان کنندہ ہی اوپر مومنین کی بزرگ ہی خدا کہ بہتر خالقون کا ہے

الواحد الفرد الصمد الذي لم يكن له كفوا احد و

ایک ہی تنہا ہی سردار ہی ایسا کہ نہین ہی واسطی اوسکی مانند کوئی چیز اور

اعوذ به من شر حاسد اذا حسد ومن شر النفاثات في

پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اوسکی بدی حسد کنندہ سی جبکہ حسد کری اور بدی زنان جادو کنندہ سی بیچ

العقد وصلى الله على خير خلقه محمد المبعوث على

گرہ ہای رسیون کی اور درود نازل کری اللہ اوپر بہتر خلوقات اپنی کی وہ محمد ہین کہ مرسل ہین اوپر

كافة الجن والبشر المؤيد من معجزة القرآن الذي هو كلام

جمیع جن اور بشر کی ایسی کہ مدد کی گئی ہین معجزہ قرآن سے وہ قرآن وہی کلام

خالق الاعز الاكبر واله الذين اذهب الله عنهم

پیدا کنندہ کا ہی کہ عزیز ہی بزرگ ہی اور اوپر آل اونکی کی ایسی کہ دور کیا ہی اللہ نی اونسی

الرجس وطهرهم تطهيرا لاسيما على ابن عمه علي المرتضى

نجاست بد کو اور پاک کیا ہی اونکو خوب پاک کرنا خصوصا اوپر بیٹی عم اونکی کی وہ علی مرتضی

الذي حبه جنة من نار اللظى وبغضه باعث للضلالة والهوى

ایسی کہ محبت اونکی سپر ہی آتش دوزخ سی اور عداوت اونکی موجب ہی واسطی گمراہی کی اور

حل لغات

الحمد کا ہی تعریف ثابت نیکی کی بنا بر قصد تعظیم کی الرب لغت مین اوسکی کئی معنی ہین ایک یہہ ہی کہ مالک کو کہتی ہین ایک تدبیر کنندہ کو اور بعضی سید اور مربی اور تمام کنندہ اور نعمت دہندہ اور صاحب کی ہین اور معنی الرحمن کی یہہ ہین کہ حق تعالی مہربان ہی خلق پر ساتھہ روزی دینی کی اور احسان کرنی کی اور نیکی کی اور معنی الرحیم کی یہہ ہین کہ خدا انپر رحمت عظیم کرتا ہی اور معنی تبارک کی برکت کی ہین اور منفعت کی اور عظمت کی اور وسعت نعمت کی اور کثرت نعمت کی ہین اور معنی الواحد کی یکتا اور تنہا کی ہین کہ نہ فرزند رکہتا ہی نہ زوجہ اور معنے

الضحیٰ کی سیدہ ہین کہ تفوق سب سرداروں پر رکہتا ہو اور ایسا ہو کہ لوگ پیچ ہلجاب
اسی کی انجا طرف اوسکی کرتی ہوں اور بمعنی قصد آیا ہی اور بمعنی مکان بلند آیا ہی اور بمعنی
کفو کی نظیر اور مساوی کی ہین اور بمعنی غنا ہی ہی اور نافع اور حمزہ اور خلف نی
فا اور ہمزہ بڑہا ہی اور حفص نے بضم فا اور فتحہ واو پڑہا ہی اور باقیون نے بسکون میم و
اور ضمہ فا کی پڑہا ہی اور بمعنی حسد کی آرزوی زوال نعمت ہی اور بمعنی نفاثات
کی زنان ساحرہ ہین کہ رشتی مین گرہ باندہ کر اوسپر جادو کرتی ہین اور بمعنی شر خبیث
کی اعمال قبیحہ ہین اور بمعنی گناہ کی اور وسوسہ شیطانی کی ہین اور لظی نام ہی ایک
جہنم سی اور بمعنی ہوگی کی ہلاکت کی ہین اور خواہش نفس کی اور رسوا اسکی اور بہی ہین
طول کی مذکور نہوی اما بعد از حمد برکات عہد و اوان سلطنت و ایت نوین
سرور خواقین جہان بلاذ قیاصر زمان ملجای اکاسرہ دوران دارا دربان جمشید رعونت شان
خاقان سکندر حشمت و خدیو سلیمان شوکت قدر قدرت فریدون عظمت باسط بساط امن
و امان مرکز آسمان وقار و عدالت اعلیٰ حضرت خورشید رتبت اعنی السلطان الاعظم والخاقان

ابو الفتح معز الدین سلطان عادل نوشیروان ما محمد علی شاہ بادشاہ دوران

خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ ایک پسر ہی کہ ہر گاہ بمصداق
الولد سر لابیہ شاہزادہ آفاق گیر دولی عہد عدیم النظیر شمع ایوان فلک سلطنت و ابہت
و قمر درخشان فضل و کمال در صدف عظمت و کامگاری لعل درخشان ابہت و نامداری
و نونہال بوستان دودمان سروری و حدیقہ عالی خاندانی ثمرۂ شجرۂ عظمت و سلطنت انع

لوای دولت و شوکت شمس ایالت شیش و ملت حامی دین خاتم الرسالت سلطان سپہ
سپاہ و خاقان گیتی پناہ مروج مذہب ائمہ طاہرین حامی دین ائمہ معصومین مرکز محیط کرم گستری
قطب فلک تمکین پرور ہی مشکلکشا ہی گرہ ہای کار بستگان دستگیر دستہای مرکان
تیغ اوس ابیاری اونکی وہ ہی خرمن حیات معاندین کی سبب دخول دار البوار ہی اور ابدار
حسام جانستان اونکی بہ جہت سرہای مخالفین ایک سیل بجانب مسکن بئس القرار ہی
وہ شجاعت نژاد کہ اگر کوئی تیغ خلاف میان سی کہینچی مثل بید بر خود لرزنی لگی اور جو
شخص کہ چہار آئینہ عداوت در بر کری صورت موت اوسمین جلوہ گر ہو ہی اوسکے
دشمن کا زرد چہرہ ان مم و زنگ ہی اور فطانت اوسکی سی انگشت حیرت در دہان انشوران نکہ

وللہ در من قال

دو گونہ ہی برکت فن علم میں	تفوق ہی شجاعت میں اور حلم میں	عدالت سی اوسکی ہی امن و امان
کی غوث بنام نوشیروانی	عصافیر کی خوف و ہیبت کی بابین	لگاتا نہین بار بہی آشیان
بابین کہ موت شہر مین بدر	فلادہ و بہ گردن ہیں کہ شیر نر	زبر دست غالب نہین کا ہر بر
کہ دریا ہی ہو وہی نہ زیر و زبر	نہین ہی کوئی ظلم آموختہ	کہ شاہین کی ہی چشم بک دوختہ
تجلی جہان صفحۂ روزگار	ممالک ستان سرور نامدار	کرے جو کوئی گردن کشی خیال
تو اقبال اوسکی ہی جاہ و جلال	رخ اوسکی ہی نور سعادت عیان	جبین سی ہی نور شجاعت عیان

کہی غیب و صولت سی جسکی عدا | قوی پشت دین رسول خدا

وللہ در من قال

زہے جاہ ہی عالی ہمم ہے | سکندر پاسبان اوس احتشم ہے | فلک مثال اوسکا آستان ہے
کہ اوس پر ملا ایک پاسبان ہے | شجاع و شیر افکن عدل گستر | شہ ضرغام صولت خلق پرور
حسام اوسکی جو سید انجمن علم ہو | جھک سی سر عطارد کا قلم ہو | عجب کیا شیر گو جو وہ کا دمساز
مکان گنجشک کا ہو پنجہ باز | تعجب کچھ نہین اسکا یہ صنعو | بناوے باز کی گھر آشیانہ
ہے اپنا شہرہ چار سو عدل و کرم کا | ہی آوازہ ہر ایک جانب حشم کا | نہین مظلوم کو ظالم سی ڈر ہے
وہ منصف ہے کہ عالم بی خطر ہی | فصاحت ختم ہی جالی ہمم پر | بلاغت ختم ہی بحر کرم پر
ہی ادنا خوشہ چین سحبان وائل | کہ ہی خود ناطقہ تکسیکا قائل | یہی دین ہی کا پاسبان ہے
محب آل احمد بی گمان ہے | یہی ہی سالک راہ شریعت | یہی ہی رہرو شرع و طریقت
اسی سی جلوہ گر دین مبین ہے | مشید اسکی بس شرع متین ہے | بدل ہی ہی وہ شیدا آل عبا کا
محب ہی یہہ شہید کربلا کا | نہین تعریف کے طاقت زبان کو | نہین توصیف کی وسعت بیان کو
ہی ہر دم دعا ہی مومنین ہے | یہہ مصروف جاہ پاکدین ہے | مدد شہید کربلا ہو

بعاون مصطفی اور مرتضی ہو

محی مراسم الشریعة الغرا مشید قوانین ملت بیضا السلطان ابن السلطان والخاقان ابن الخاقان اعنی
ابو المظفر سپہر شکوہ ثریا جاہ صاحب عالم امجد علیخان بہادر دام اقبالہ
لا زال رایات دولتہ مرتفعة و رؤس اعدائہ منکوسة ہموارہ ہمت والا نہمت اونکی مصروف
رواج دین ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہے لہذا اس ایام خجستہ انجام مین کہ سن
ہزار و دو صد و پنجاہ و سہ ۱۲۵۳ ہجری ہے اس خاکسار کو کہ اترابن ارذل یعنی سید علی بن فتح المجتہد

وہو ذو القوة المتکلمین سید دلدار علی بن سید محمد معین النقوی اعلی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہما
ارشاد ہوا کہ قبل ازین تفسیر کلام اللہ کہ زبان اردو مین ہندوستان مین تالیف ہوئی اور سپردہ جزو
مرتب ہو کر بسبب بعضے موانع کی اتمام کو نہ پہنچی اس ہنگام مین اختتام کو پہنچا بار دیگر
اس تفسیر کو بنام نامی طراز مین مزین کر کی مشغول اتمام ہوا اور اس تفسیر کا **توضیح مجید فی تفسیر
کلام اللہ الحمید** نام رکھا پوشیدہ نرہی کہ قبل از شروع مقصود ایک مقدمہ معرض
بیان مین آتا ہے کہ مشتمل ہی اوپر بیان اون احادیث کی کہ جن سی ترغیب تلاوت قرآن اور حاملین
معنی فرقان کا معلوم ہوتا ہی چنانچہ طریقہ مخالف اور موالف سی مروی ہی کہ حضرت رسالت
نے فرمایا ہی **اِنّی تارِکٌ فیکُمُ الثَّقلَین کتابَ اللہِ وَعِترَتی اَہلَ بیتی
اِن تَمَسَّکتُم بِہِما لَن تَضِلّوا بَعدی لَن یَفتَرِقا حَتّی یَرِدا عَلَیَّ الحَوض**
یعنی بہ تحقیق مین درمیان تمہاری چھوڑتا ہون دو چیز بزرگ کو ایک کتاب خدا ہی اور دوسرے
اہلبیت میرے ہر گاہ کہ تمسک کروگی تم ساتھ اون کی ہرگز گمراہ نہوگی بعد میری اور وے
دونو ایک دوسری سی جدا نہوگی جب تک وارد ہون اوپر میری نزدیک حوض کوثر کی
اور بوجہ تقدم کرنی اس حدیث کی احادیث دیگر سی یہہ ہی کہ در صورت تاخر جانی بہانہ
مخالفین ہی ہر گاہ کہ اون احادیث دیگر سی فضیلت قرآن ثابت ہوئی بس کہو اسطی
حَسبُنا کتابُ اللہِ سی امامیہ منکر ہوتی ہین اور در صورت تقدم حدیث امام
ہوا ہی بلکہ خلیفہ ثانی اثبات کو پہنچا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ حسبنا سی انکی
اعتصام الآخر لازم آتا ہی اور حدیث ثقلین سی کہ متفق علیہ فریقین ہے بتقدیر افتراق
اون دونو کا اور یہہ مستلزم تکذیب جناب ہی ہی اور تکذیب جناب کی تکذیب **ان ہو الا وحی**

یو نہی ہی اور تکذیب مومن کی تکذیب خدا ہی اور تکذیب خدا کفر ہی اور حدیث قدسی مین آیا ہے
جو کوئی کہ مشغول ہو تلاوت قرآن میں اور عرض حاجت اپنی سے غفلت کرے بہترین مزد شاکرین
اوسکو عطا کرتا ہون اور زمرہ صابرین اور حامدین مین نام اوسکا ثبت کرتا ہون اور حاجت
روا کرتا ہون اور عبد اللہ بن مسعود نے پیغمبر خدا سے روایت کی ہی کہ قرآن خوان احسان
خدا ہی کہ طرف اوسکی جمیع بندگان کی دعوت کی ہی پس سزاوار ہے کہ خوان نعمت اوسکی سی
بہرہ مند ہو اور حتی الامکان مومن اوسکی سی فائدہ مند ہو اسواسطی کہ وہ ریسمان محکم ہی جو شخص
کہ تمسک اوس سے کرے ہرگز رحمت اللہ تعالی سے محروم نہین ہوتا ہی اور ایک نور ہی روشن کہ
گمراہونکو منزل مقصود پہنچاتا ہی پس تلاوت اوسکی کرو تا اینکہ حق تعالی بعوض ہر حرف کے
دس حسنی تمہارے واسطی لکہی اور نہین کہتا ہون کہ الم کے واسطی دس حسنی ہین بلکہ الف
کی واسطی دس حسنی اور لام کی واسطی دس حسنی اور میم کی واسطی دس حسنی ہین اور محمد بن یعقوب
کلینی نے رسول خدا سے روایت کی ہی کہ جس شخص کو حقتعالی علم قرآن عطا کرے اور وہ تصور
کرے کہ کسی اور کو زیادہ اس سے عطا کیا ہی پس اوسنے تحقیر امر عظیم کی ہے اور فرمایا ہی
کہ ہرگاہ کارہای ہی نہایت مشکل ہون اور طریق معاش اور معاد مین پوشیدہ ہو توسل قرآن سے
ہوتا حاجت دنیا اور آخرت روا ہو اور لیث بن مسلم نے جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ
سے نقل کیا ہی کہ اون حضرت نے فرمایا ہی کہ تلاوت قرآن خانہ ہای اپنے کو روشن کرو اور
ہرگز تلاوت ترک مت کرو جسطرحسے کہ یہود اور نصاری نے کیے ہی کہ عبادت مساجد مین
ادا کرتی ہین اور مساکن اپنی کو معطل رکہتی ہین اور جو شخص کہ گہر مین کثرت سے تلاوت
قرآن کرے خیر اور برکت اوس گہر مین زیادہ ہوتی ہے اسواسطی کہ قرآن کو خوار کرنا ہے

نی چمکتی ہو اور مثل ستارہ ہای روشن جسطرحسے کہ ستارگان آسمان اہل زمین کو روشن کرتی ہین
اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر گاہ کوئی مسلمان مسکن
اپنی مین تلاوت قرآن کرتا ہی فرشتگان آسمان اوسکو بلند پکار کہلاتی ہین جسطرحسے کہ اہل
دنیا ستارہ درخشندہ کو بلند پکار کہلاتی ہین اور فرمایا ہی کہ مین تعجب کرتا ہون اس لوگ سے کہ
گہر مین قرآن ہو اور خدا تعالی شیاطین کو اوس سے دور کرے ہی اور اون حضرت نے فرمایا ہی کہ
بندہ مومن نہ مرے تا اینکہ قرآن کو سیکہی یا سیکہنی مین اوسکی مر جائے اور حسن دیلمی نے کتاب
اپنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے نقل کیا ہی کہ تلاوت قرآن افضل ہی ذکر سے اور ذکر
افضل ہی صدقہ سے اور صدقہ افضل روزہ سے اور روزہ سپر ہی آتش دوزخ سے اور جناب
نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ خوانندہ قرآن ہر حرف کہ نماز مین پڑہتا ہی اگر ایستادہ
ہی تو سو نیکیان لکہی جاتی ہین اور اگر بیٹہا ہوا ہی تو پچاس نیکیان اور اگر غیر نماز مین باطہارت ہے
تو پچیس نیکیان اور بی طہارت دس اور جناب امام حسین علیہ السلام سے مروی ہی کہ جو شخص
شب کو ختم قرآن کرے تا وقت صبح ملائک اوسپر درود بہیجتی ہین اور اوسکی واسطی استغفار کرتی ہین اور
اگر دن کو ختم قرآن کرے تو ملائکہ کہ نگہبان اوسکی ہین تا شام اوسکی واسطی طلب آمرزش کرتی
ہین اور دعا اوسکی مستجاب ہی اور ثواب ختم قرآن بہتر ہی اوس چیز سے کہ درمیان آسمان
و زمین کی ہی اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہی کہ جو شخص ایک حرف کتاب خدا سے
سنے واسطی اوسکی ایک حسنہ لکہتی ہین اور ایک بدی وہی محو کرتی ہین اور ایک درجہ بلند کیا
جاتا ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے مروی ہی کہ جو شخص قرآن پڑہی یا درمیان
دو نو پہلو اوسکی نبوت بحق تعالی ہے اور مرتبہ پیغمبر کو پہنچا ہی مگر یہ کہ وحی نازل

ہیں ہوئی اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں مذکور ہی کہ والدین قاری کی روز قیامت
میں تاج سر پر رکھینگی کہ نور اوسکا دس ہزار برس کے راہ تک پہنچیگا اور دو حلے پہناوینگی
کی کہ قیمت اوسکی بیان میں نہیں آسکتی اسواسطے کہ اونا تار اوسکا مقابل ہزار ہزار دینار کی ہی اور
بادشاہی خلد کی نامہ میں لکھہ کر دست راست قاری میں دینگی اور اوس سی کہینگے
کہ قرآن پڑہتا ہوا اوپر چلا جا کہ منزل تیری نزدیک خدا کی ہو کے جسوقت کہ تو ختم کریگا اور
ہر گاہ والدین اوسکی حلی اور تاج اپنی دیکہینگے عرض کرینگی کہ بارخدایا یہہ شرف اور
بزرگواری کس سبب سی ہمکو عطا کی کہ کردار ہماری مقتضی اسکی نتہی کرام الکاتبین جواب
میں کہینگے کہ یہہ ثواب اوس خیر کا ہی کہ فرزند اپنی کو تعلیم قرآن کیا تہا علقمہ بن قیس
نی روایت کی ہی کہ میں باواز خوش قرآن کو پڑہتا تہا عبد اللہ مسعود نی مجہی طلب کیا
اور کہا کہ باواز ملیح قرآن کی تلاوت کر چند آیہ پڑہیں سنی کہا اوسنی کہ اور پڑہ کہ سنی ہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سی سنا ہی کہ آواز نیکو آرایش قرآن کی ہی اور سنت ہی قاری قرآن کو
اندر روی مصحف پڑہی اگرچہ حافظ ہوتا اوسکو ثواب قرات اور ثواب نظر کرنیکا حاصل ہو
چنانچہ اسحق بن عمار نی روایت کی ہی کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام سی پوچہا میں نی یا بن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ میں حافظ قرآن ہوں تلاوت اوسکی از روی قرآن کروں یا از ظہر قلب فرمایا از روی
مصحف کی نہیں سنا تو نی کہ قرآن میں نظر کرنا عبادت ہی اور حضرت صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ تین چیزیں شکایت خدای عز وجل سی کرینگی ایک مسجد کہ خراب ہو گئی ہو
نزد اہل اوسکی اور نہیں نماز کرتی ہوں آدمی دوسرے وہ عالم کہ درمیان جہلا ہو اور وہ
اطاعت اوسکی نکرین تیسری مصحف کہ گہر میں کہا ہوا اور گرد اوسپر بیٹہہ گئی ہو اور

کوئی

کوئی اوسکی تلاوت نکرتا ہوا ور سزاوار ہی کہ قاری ہو اوسے تلاوت قرآن کرتی رہا
بسبب فراموشی قرآن روز قیامت حسرت اوسی حاصل نہو یعقوب احمر نی روایت کیا ہی کہ ابی عبد اللہ
علیہ السلام سی سنا فرمایا ہر گاہ کوئی شخص کسی سورت کو فراموش کری فردای قیامت وہ سورہ خوب
ترین صورت اپنی تئیں دکہلائی گی اور کہیگی وہ صورت کہ سلام الٰہی تجہپر ہو اور وہ شخص اوسی
کہیگا کہ تو کون ہی کہ ساتہہ اس صورت زیبا اور زینت دلربا کی آراستہ ہی وہ صورت
کہیگی کہ میں وہ سورت ہوں کہ دنیا میں تلاوت کرتا تہا تو اور بعد اسکی فراموش کیا تو نی اگر تو
نکرتا تو یہہ درجہ عالی نام زد تیری ہوتا اوسوقت وہ شخص تاسف کریگا اور اوسوقت
وہ تاسف فایدہ نکریگا اور شک نہیں کہ مقصود قرائت قرآن سی یاد کرنا معانی قرآنکا
ہی تا پیوستہ یاد اوامر ونواہی اوسکی پر عمل کری ابن عباس سی منقول ہی جو شخص کہ قرآن پڑہے
اور معانی اوسکی نجانی بمنزلہ اوس شخص کی ہی نجانی کہ کیا کہتا ہی اور ہر گاہ کہ بمقتضای
قول حق تعالی وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
حقوق قرآن سی یہہ ہی کہ قاری جسوقت قدم حرم حریم قرآن میں رکہی ابتدا باستعاذہ کری
لہذا قبل از شروع تفسیر سورہ فاتحہ اولا معانی استعاذہ میں ایما اور اشارہ ہوتا ہی
اعوذ باللہ یعنی طلب پناہ کرتا ہوں میں ساتہہ معبود یکتا اور خداوند بی ہمتا کی من
الشیطان الرجیم شر وسوسہ دیو سرکش سی یاد دور رحمت الٰہی سی اور ایسا وہ دیو
سرکش کہ نکالا گیا جنت سی ساتہہ تیر لعنت کی یا نکالا گیا طبقات آسمان سی اور معلوم کیا
چاہی کہ استعاذہ سبب رستگاری دنیا اور آخرت ہی اور اسی جگہہ سی ہی کہ جمیع انبیا وسیلہ
استعاذہ مقام قرب الٰہی کو پہنچی ہیں اور جمیع کفار [illegible] ہوتی ہیں چنانچہ نوح علیہ السلام

نے جسوقت کہا رَبِّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ حق تعالی نے
اوسکی جواب مین فرمایا یَا نُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَکَاتٍ عَلَیْکَ بمقتضای
اس فرمان کی خلعت سلامتی اور برکت کا پہنایا اور ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ نے
جسوقت نمرود نے اونکو آتش مین ڈالا تھا کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ مِنْ شَرِّ
مَا عَصَاهُ حق تعالی نے اوسوقت مین آتش کو حکم کیا کہ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا
عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اور بمقتضای قول اپنی اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا ابراہیم کو خلیل
اپنا کیا اور ہرگاہ کہ یوسف صدیق نے حق تعالی سی مناجات کی کہ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ
حق تعالی نے اونکو مکروہات زنان سی باز رکہا بسطرحسی کہ حق تعالی آپ فرماتا ہی کَذٰلِکَ
لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اور موسی علیہ السلام نے حق تعالی سی مناجات کی
کہ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ حق تعالی نے اونکی حق مین فرمایا وَکَلَّمَ
اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا اور جسوقت کہ مادر مریم نے کہا اِنِّیْٓ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ حق تعالی نے مریم کو مادر اکبر پیغمبران کیا اور حق مریم
فرمایا فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ اور مریم نے بھی جسوقت کہا اِنِّیْٓ اَعُوْذُ
بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیًّا حق تعالی نے عیسی علیہ السلام کو اونکی بطن
سے پیدا کیا اور بحیثیت نفخ بہت کی روح اللہ کو حکم کیا کہ وقت تولد مین کہا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ
اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اور جسوقت مین جناب خاتم الانبیا صلی
اللہ علیہ نے فرمایا کہ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ
اَنْ یَّحْضُرُوْنِ حق تعالی نے اونکو مقام قرب پہنچایا اور اونکی حق مین فرما

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور سرور ہی جمیع مخلوقات کیا
اور اونکی حق مین فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ اور بمقتضای وَمَآ
اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ رحمة للعالمین کردانا اور بمقتضای عَسٰٓی اَنْ
یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا منصب شفاعت نامزد اونکی کیا اور بسبب ہمین
استعاذہ ذریت طاہرہ اونکی کو ائمہ معصومین سی کردانا اور اونکی حق فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُ
اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا پس
بندہ مومن کو بھی سزاوار ہی کہ ہمیشہ کلمہ استعاذہ کری تا بمقام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ کی پہنچ کر مقرب درگاہ الہی ہو معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ حضرت رسول
صَلَّی اللّٰهُ علیہ وآلہ نے فرمایا جو شخص کہ وقت صبح تین بار کہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ اور تین آیہ آخر سورہ حشر سی ساتہہ اسکی ضم کری حق تعالی ستر ہزار ملائک
اوسکی واسطی معین کرتا ہی کہ تا شب اوسپر درود بہیجین اور اگر اوسی روز مر جاوی شہید
مرتا ہی اور اگر وقت شام اسی طریق سی پڑہی صبح تک بہی ثواب اوسکی واسطی ہی
اور ابن عباس سی مروی ہی کہ حقتعالی نے اول رسول اپنی کو باستعاذہ امر کیا اور بعد اسکی
فرمایا کہ افتتاح کلام بہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کر پس یہ اشارہ طرف اسبات کی
ہی کہ ابتدای کتاب مین بلکہ جمیع افعال مین بندہ کا افتتاح بسم اللہ کو مین چنانچہ خبر
مشہور مین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی وارد ہوا ہی کہ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ
یُبْدَاْ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ یعنی جو امر کہ اہتمام اوسکا ہو وی اور اوس امر مین ابتدا
بہ بسم نکیا جاوی پس وہ ناتمام رہتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول

ہی کہ ترک کر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اگرچہ بعد اوسکی شعر ہوا اور حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ ہر گاہ بندہ اول کار مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی
خداوند عالمیان فرماتا ہی کہ بندہ میری نی ساتھ نام میری کی ابتدا کی لازم ہی مجہ پر تمام
کرون مین کار ہای اوسکی کو اور مبارک کرون مین جمیع احوال اوسکی کو اور جناب حضرت
امام ابی الحسن علی بن موسی الرضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
باسم اعظم الہی نزدیک تر ہی اتصال سیاہی چشم سی ساتھ سفیدی آنکہہ کی اور حکمت تصریح
نکرنی اس امر مین کہ بسم اللہ اسم اعظم ہی یا نہین یہہ ہی کہ سوای مقربان الہی کی ہر کس وناکس
دریافت نکری کہ مبادا ایک جماعت اندک آزار کی کہ کسی شخص سے بہم پہنچا وین بسبب
اسم اعظم کی اوس شخص کو ہلاک کرین اور یہہ بہی محتمل ہے کہ بسبب عدم علم اسم اعظم کی جمیع اسما
الہی سی منتفع ہون اور حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ ہر گاہ معلم
کودک کو بسم اللہ الرحمن الرحیم تعلیم کرتا ہی خداوند عالمیان بیزاری آتش جہنم
سی واسطی کودک اور والدین اور معلم اوسکی کی لکہتا ہی اور احادیث صحیحہ مین حضرت سید المرسلین
صلی اللہ وآلہ سی اور ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سی وارد ہوا ہی کہ با بسم اللہ سی
بہا او حسن ذات الہی مراد ہی اور سین سی سنا اور رفعت اور میم سی ملک اور پادشاہی
اور اللہ نام خداوند اور آفریدگار ہر چیز کا ہی اور رحمن سے مراد بخشش والا جمیع خلائق کا ہی
اور رحیم سی بخشندہ مومنین تفصیل اس اجمال کے یہہ ہی کہ رحمن سے اوس تمام عالم
کی بسبب دادن روزی دنیوی کی اور رحیم ہی اور مومنین کی آخرت مین بسبب
مغفرت اور دخول جنت کے مذکور ہی روایت ہی کہ رحمن ایک جز رحمت کا ہی اور رحیم

جز رحمت کا بیان اوس قول کی کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ خدا کی سو جز رحمت کی ہین ایک جز
رحمت کا دنیا مین بہیجا ہی اور ننانوی جز خزانہ احسان مین رکہی ہوی وز قیامت مین سب
خزانہ [illegible] انعام کریگا اور ایک حدیث مین ہی کہ مانند صحیح ہے حضرت امام
جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ اون حضرت نی تفسیر بسم اللہ الرحمن
الرحیم مین فرمایا ہی کہ مراد با سی بہا اور خوبیہای الہی ہی اور سین سی سنا اور بلندی
اور میم سی ملک اور سلطنت الہی اور بعضی روایت مین ہی کہ میم سی مجد اور عظمت الہی ہے
اور الف اللہ سی مراد آلاء ونعمای الہی ہی اور لام سی لزوم اور وجوب محبت ائمہ معصومین
علیہم السلام ہی اور ہا سی ہوان اور خواری مخالفین محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور
رحمن سے بخشندہ جمیع خلائق ہی اور رحیم سی بخشندہ مومنین ہی اور ایک حدیث مین کہ مانند
صحیح ہے وارد ہی کہ ایک شخص مجلس امیر المومنین علیہ السلام مین کہڑا ہوا اور
عرض کی کہ یا امیر المومنین علیہ السلام معنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی
سی مجہی آگاہ کیجی حضرت نی فرمایا کہ اللہ بزرگترین اسمای الہی سی ہی اور یہہ ایسا اسم ہی
کہ سوای حق تعالی اور کسیکو نہین کہہ سکتی اور کسی نی بہی اپنی تئین ساتہہ اس نام کی
مسمی نہین کیا ہی اوس شخص نے عرض کی کہ اللہ کی کیا معنی ہین حضرت نی فرمایا کہ
اسکی یہہ ہین کہ جمیع حوائج اور شدائد مین ہر مخلوق پناہ طرف اوسکی لاتا ہی جس وقت
امید اوسکی جمیع خلائق سی منقطع ہوتی ہی بعد اسکی اونحضرت نی فرمایا کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جس شخص کو کوئی مہم پیش آوی اور چاہی اخلاص
[illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم

پڑہی حق سبحانہ وتعالی حاجت اوسکی دنیا مین بر لاتا ہی یا ذخیرہ کرتا ہی مطلوب اوسکی کو تا روز قیامت مین اوسکو عطا کرے اور وہ چیز کہ نزدیک حق سبحانہ وتعالی کی خیر ہوتی ہی بہتر ہی اوس چیز سی کہ دنیا مین اونکو ملی اور بعضی کتب معتبرہ مین لکہا ہی کہ واسطی دفع شدائد اور طلب حاجت کی بسم اللہ اسطرحسی پڑہی کہ موضع خلوت مین بیٹھی اور کسی سی بات نکری اور اول و آخر صلوات پڑہی اور ہزار مرتبہ کہی یَا مُغِیْثُ

اَغِثْنِیْ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا صَاحِبَ الْمَرْاٰی وَالْمَسْمَعِ اَغِثْنِیْ بِحَقِّ اٰلِ طٰهٰ وَیٰسٓ اور بعد اسکی سو مرتبہ کہی اِدْفَعِ الْعَظِیْمَ وَاَنْتَ اَعْظَمُ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ پس وہ محنت ساتہہ راحت کی بدل ہوا اور جواہر القرآن مین لکہی دفع وسوسہ اور محفوظ رہنی تمام بلاؤن سی اور کشادگی کار و کی بسم اللہ کو ساتہہ طریق مربع کی شرف آفتاب مین درج کری اسطرحسی کہ اوسکو معطر رکہی اور ہمیشہ باطہارت رہی اور

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
اللّٰهِ	بِسْمِ	الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	بِسْمِ	اللّٰهِ

تجربہ حقیر مین بہی آیا ہی اور علمانی با بسم اللہ مین دو احتمال لکہی ہین ایک یہہ ہی کہ با معنی ملابست اور مقارنت ہو اس صورت مین معنی اسکی یہہ ہوئی کو ارز وئی یمنت اور تبرک کی ابتدا ساتہہ نام الہی کی کرتا ہون سواسطی کہ جو کام مقرون بنام الہی نہو وہ مبارک نہین ہوتا ہے اور دوسرا احتمال یہہ ہی کہ با معنی استعانت کی ہو تا بندہ معلوم کری کہ کوئی عمل اعمال خیر سی بلکہ مطلق اعمال سی بی مدد اور استعانت اسم الہی بندی سی صادر نہین ہوتا ہی اور احادیث بہی ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے اس مضمون دار آئی ہین اور درمیان ان دو احتمال کی مسئلہ خلق اعمال سی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ہرگاہ معتزلہ قائل اسکی ہوئی ہین کہ بندہ اعمال اپنی مین مستقل ہی اور مطلقا

کوئی دخل نہین ہی بنابر اسکی احتمال اول کو انہون نی اختیار کیا ہی اور اشاعرہ نی ہرگاہ کہ افعال کا مخلوق حقتعالی جانا ہی احتمال ثانی کو اختیار کیا ہی اور ہرگاہ کہ اعتقاد شیعہ یہہ ہی کو یہہ دونو مذہب باطل ہین بلکہ افعال بندی سی صادر ہوتی ہین اور بی توفیقات الہی صدور اونکا بندی سی ممکن نہین ہی لہذا احتمال ثانی ساتہہ مذہب انکی انسب ہی اور بہی علمانی اختلاف کیا ہی کہ مراد اسم اللہ سی لفظ اللہ کی ہی یا مطلق اسمار الہی سے یا اس معنی کہ ذات الہی مراد ہو اور اکثر اخبار اسپر دلالت رکہتی ہین کہ بندہ بسم اللہ سی استعانت بذات الہی چاہتا ہی اور بعضی روایات سی معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ اسمار الہی بہی تاثیر رکہتی ہین بلکہ حروف اسما بہی خالی از تاثیرات نہین ہین چنانچہ سابق مذکور ہوا کہ با سی مراد بہا اور حسن الہی ہی اور سین سی سنا اور رفعت ہی اور چند اخبار وارد ہوئی ہین کہ ہر ایک حروف تہجی بہی ایک معنی رکہتی ہین چنانچہ تفسیر الف لام میم مین ذکر ہوگا

سُوْرَةُ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ مَكِّيَّةٌ

اور بعضی کہتی ہین مدنیہ اور بعضی کہتی ہین کہ مکی اور مدنی ہی اور باتفاق آیات اسکی سات ہین ابن عباس سی مروی ہی کہ ہر چیز کی ایک اصل ہی چنانچہ اصل دنیا مکہ ہی کہ اوسی اصل آسمان ہفتم ہی اور اصل زمین زمین ہفتم ہی اور اصل جنات بہشت عدن ہی اور اصل دوزخ درک ہفتم ہی اور اصل مخلوقات آدم ہین اور اصل پیغمبران نوح ہین اور اصل بنی اسرائیل یعقوب ہین اور اصل کتب قرآن ہی اور اصل سورہ فاتحہ الکتاب ہی اور اصل فاتحہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی جمیع علمائ امامیہ اور اکثر فقہار عامہ متفق ہین اس

امر پر کہ بسم اللہ جزو سورہ فاتحہ ہی اور اخبار اس باب مین دونو فریقونین وارد ہوئے
ہین اور جملہ اونہین اخبار مین سی ایک یہہ ہی کہ روایت کی معاویہ بن عمار نی ابی عبد اللہ
علیہ السلام سی جسوقت کہ کہڑا ہوئین طرف نماز کی پس پڑہوئین بسم اللہ الرحمن الرحیم
کو بیچ سورہ فاتحہ کی فرمایا حضرت نی کہ آری کہا مینی پس جسوقت کہ پڑہوئین فاتحۃ الکتاب
کو تو پڑہوئین بسم اللہ کو ساتہہ سورۃ کی فرمایا کہ نعم اور دوسرا یہہ ہی کہ روایت کی ہی
اوسکو محمد ابن مسلم نی کہ سوال کیا مینی ابو عبد اللہ علیہ السلام سی کہ سبع مثانی اور قرآن
عظیم یہی فاتحہ ہی فرمایا کہ ہان عرض کیا مینی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من جملہ سبع المثانی
ہی فرمایا کہ آری اور یہہ افضل انکی ہی اور یہہ دونو حدیثین صحیح ہین اور بنابر طول کی
اور اخبار اور احادیث اس باب مین ذکر نہوئین

حل اللغات

اسم مشتق ہوا ہی سمو سی کہ وہی اسم رفعت اور شعار ہنسی کا ہی اور نزدیک کوفیین کی
وسم سی مشتق ہی اور اصل اوسی اسم کی سمو تہا سی اوسکو محذوف کیا اور ہمزہ وصل اوسکی عوض
کی وجہ وجہہ ہنہی باء کی بجای بسم اللہ کی یہہ ہی کہ برکت اور استعانت ساتہہ ذکر
کرنی اسم اوسکی ہی اور واسطی فرق کی درمیان قسم کی کہ باسم اطلاق کرتی ہین اور وجہ عدم
کتابت الف کی بسم اللہ مین یہہ ہی کہ کثرت استعمال مین سہولت منظور ہوئی ہی اور
عوض اوسکی با کو وصل کردیا اور اصل اسکی الہ تہی پس حذف کیا گیا ہمزہ اور عوض
اوسکی الف لام زیادہ کیا اسکو مخصوص لفظ اللہ حق کو کہتی ہین اور آلہ اصل لغت مین کل معبود

کہتی ہین بعد اسکی اطلاق اسکا معبود برحق پر غالب کیا اور یہہ مشتق الہ سی ہی یعنی معبود
کی اور الرحمن الرحیم یہہ دونو اسم ہین کہ وضع کی گئی ہین واسطی مبالغہ کی اور مشتق رحم سی
ہین مثل غضبان کی غضب سی اور علیم کی علم سی اور معنی رحمت کی لغت مین رقت قلب
کی ہین اور عطوفت کی اسطرحسی کہ تفضل اور احسان کو مقتضی ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ سورہ فاتحہ شفا ہی جمیع دردہا ہی اور ابو سلمان نی روایت
کیا ہی کہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی کسی جنگ کو گئی تہی ہم کہ ناگاہ ہم مین سی
ایک شخص کو صرع عارض ہوئی ایک صحابی نی سورہ فاتحہ اوسکی کوش مین پڑہا وہ شخص
اوٹہہ کہڑا ہوا اور صرع اوسکی زائل ہوئی اس قصی کو عرض حضرت سی کیا یا فرمایا کہ یہہ سورہ
اصل قرآن ہی اور شفا جمیع امراض اور دردہا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع کرتا ہون ساتہہ نام خدا کی کہ رحمن ہی رحیم ہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○
تمام ستایش ثابت ہی واسطی خدا کی کہ پالنی والا عالمونکا ہی رحمن ہی رحیم ہی مالک روز قیامت کا ہی

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○
تیری ہی عبادت کرتی ہین ہم اور تجہی سی استعانت چاہتی ہین ہم ہدایت کر ہمکو راہ سیدہی

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
راہ اون لوگونکی کہ انعام کیا ہی تو نی اوپر اونکی نہ اونکی کہ غضب کیا گیا ہی اونپر

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○
اور نہ راہ گمراہون کی

مسلم بن حجاج نے صحیح اپنی میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی فرمایا کہ حقتعالی فرماتا
ہی کہ مینے سورہ فاتحہ کی قسمت کی ہی درمیان اپنے اور بندہ اونکی نصف اپنے واسطے اور نصف
بندہ اونکے واسطے ہر گاہ بندہ کہتا ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حقتعالی فرماتا ہی کہ بندے
میرے نے ابتدا کی ساتھ نام میرے کی مجھکو واجب ہے کہ تمام کارہای دنیا اور آخرت کو سرانجام
کرونمین اور اوسکی حال مین برکت دونمین اور جس وقت کہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی کہ بندے میرے نے ثنا وستایش میری کی اور ہر گاہ
کہ بندہ کہتا ہی الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جانب خدا سے خطاب آتا ہی کہ بندہ میرا ثنا وستایش میری
کہتا ہی اور مدح میری ہر دم زبان کرتا ہی اور ہر گاہ کہ بندہ کہتا ہی مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
حق تعالی فرماتا ہی کہ بندہ میرا بزرگواری میری یاد کرتا ہی اور ہر گاہ کہ بندہ کہتا ہے
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ حقتعالی فرماتا ہی یہہ ہی درمیان میرے اور بندے
میرے کے اور یہہ وہ عہد ہی کہ روز الست مین اوس سے لیا تھا یعنی اور یہہ صفات کہ مذکور ہوئی مخصوص
میری ہین اور ہر گاہ بندہ کہتا ہی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے تا آخر سورہ حق سبحانہ تعالی
فرماتا ہی کہ یہہ صفات بندے میرے کی ہین واجب ہی مجھکو کہ مین اوسکو راہ راست بتاؤن اور جمیع
حاجات اوسکی روا کرون توضیح معلوم کر تو کہ ہر گاہ بسم اللہ الرحمن الرحیم افتتاح
اسم سے حقتعالی کے ہی اور اعتراف ساتھ الوہیت اوسکی کی اور یہہ باعث ہی مشغول ہونے مین
ساتھ حمد اور شکر اوسکی کے یہاں حق سبحانہ وتعالی نے بعد اسم اللہ کی طریقہ کیفیت
تعلیم بندگان کیا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی نہایت وحقیقت ثنا وستایش کی
اور وصف جلیل کہ ارتفع ہے اوس سے تہی اور ہی اور ہوگی مخصوص اوس خدا کی ہی کہ

موصوف ہی ساتھ جمیع اسما حسنی اور صفات کمال کے ہی سعید بن [illegible] نقل ہے وہ کہتے ہی کہ مینے ابی
عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی کہ دعا کو شامل جمیع محامد ہو ارشاد تعلیم فرمائیے تو فرمایا
کیا کہ حقتعالی کی بلفظ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ستایش کر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے
جو امر کہ اول اوسکا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نہو ابتر اور ضایع ہوتا ہی اور تمام کو نہین پہنچتا ہی اور
پہر اون حضرت سے منقول ہی کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ نصف میزان ہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تمام میزان
ہی یعنی ثواب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دو برابر ثواب سُبْحَانَ اللّٰهِ ہے اور حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہر گاہ بندہ کہتی ہے اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ ملائکہ لکھنے ثواب اوسکی سے عاجز ہوتی ہین جانب الہی سے
خطاب آتا ہی کہ جو بندہ نے کہی ہی ثواب اسکی ایسے کیا ہی ملائکہ عرض کرتی ہین کہ کیا جانتی ہین ہم
ثواب اس کلمے کا کیا ہے حقتعالی امر فرماتا ہی کہ تم اس کلمے کو لکھو مجھپر لازم ہی کہ ثواب
اوسی حمد کا کہ سزاوار میری ہی اوسکو عطا کرون اور یہہ بھی اون حضرت سے منقول ہی کہ
کہ حق سبحانہ وتعالی کوئی نعمت بندے کو عطا کرے اور مقابل اوسکی مین بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے
حقتعالی اوس سے خطاب کرتا ہی دیکہو کہ مینے اوسکو ایک چیز حقیر عطا کی ہی اور اوسنے
اوسکی مقابل مین ایسا کلمہ زبان پر لایا کہ شامل جمیع حمد ہی لازم ہی کہ مین اوسکو نعمت عظیم
عطا کرون اور ابو سعید نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی کہ جو شخص وقت صبح چار
بار کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہدہ شکر [illegible]
[illegible] شب کہے ادا ہو شکر اوسی شب سے اور آیا ہی [illegible] نوح علیہ السلام ہر گاہ
کہ تناول طعام سے فارغ ہوتی تہی کہتی تہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اسی طرح جب بعد پانی پینی کی

اور بعد جامہ پہنی کی اور بعد سوار ہونی کی لہذا حق سبحانہ وتعالی نی اونکی حق مین فرمایا
انہ کان عبدا شکورا اور معنی حمد کی ثنا کرنا ہی اوپر جمیل اختیاری کی جہت سی ہویا
نعمت سی اور مدح ثنا کرنا ہی اوپر جمیل کے خواہ اختیاری ہو خواہ غیر اختیاری اور الف
لام اسمین جنس کا ہی اور بعض نی کہا ہی کہ استغراق کا ہی اور ہر کا حمد بنابر اوصاف
جمیلہ اور صفات کمالیہ کی ہی لہذا حق سبحانہ وتعالے بعد حمد کی بیان صفات کمال اپنی ذکر کرتا
ہی رب العالمین یعنی حقیقت حمد کی مخصوص اوس خدا کی ہی کہ پروردگار تمام
عالم کا ہی ملائک اور پری جان اور انسان اور سائر حیوانات سی وہب ابن منبہ سی مروی ہی کہ حقتعالے
اتھارہ ہزار عالم پیدا کی ہین کہ یہہ دنیا ایک اونمین سی ہی اور دو سترہ ہزار مسکن روحانیات ہین عدد
انکی سوای حقتعالی کی کوئی نہین جانتا ہی ابن کعب سی مروی ہی کہ اتھارہ ہزار عالم ہی اتھارہ ہزار ایک
مین چار ہزار پانسی بطرف مشرق اور چار ہزار پانسی بطرف مغرب اور چار ہزار پانسی بطرف جنوب اور چار ہزار پانسی بطرف
شمال اور ہمراہ انکی اور ملائک ہین کہ عدد اونکی سوای خدا کی کوئی نہین جانتا اور حدیث
مین آیا ہوا ہی کہ جو کوئی سات بار کہی یا رب اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی تین بار کہی تو دعا
بعد اوسکی کی مستجاب ہوتی ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ ہر گاہ بندہ مومن
کہتا ہی یا رب حقتعالے فرماتا ہی کہ لبیک اور جس وقت کہ بار دوم یا سوم کہتا ہی تو میری
جانب سے خبر سی ہوا آتی ہی جو چیز کہ چاہتا ہی تو مجسی طلب کر تا تجھی عطا کرون مین اور معنی
رب کی لغت مین [illegible] کی ہین اور تربیت پہچانا ایک شی کا ہی طرف کمال اوسکی کی بتدریج
اور وصف کرنا حقتعالی کا ساتھ رب کی بسا لغہ [illegible] اور عالم نام اوس چیز کا
کہ معلوم کی جاتی ہی [illegible] اور مراد عالم سی کل وہ چیزین کہ سوای حقتعالی کی ہی

جواہر اور اعراض ہی اور بعد اسکی بیان صفات ذکر کا فرماتا ہی الرحمن الرحیم
اور دونو ذکر ان دونو اسم کی واسطی مبالغہ کی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ ذکر ان دونو
اسم کا بسم اللہ مین بنظر اسکی ہی کہ بی مادہ اور مدت ممکنات کو پیدا کیا اور رحمت اسکی
ضرور اوپر پرستش کا ہوا اور وجہ ذکر اونکی اس مقام مین اس جہت سی ہی کہ بہائی رکہنا ممکنات
کا اجل مسمی تک اور اعادہ کرنا انکا آخرت مین واسطی جزا اور سزا دینی کی منوط بید قدرت
اوسکی ہی اور موید اس احتمال کا یہہ ہی کہ بعد ان دو وصفت کی فرماتا ہی کہ مالک یوم الدین
یعنی حقتعالی بادشاہ روز قیامت ہی کہ جمیع بندگان کو جزا دیگا اسطرح سی کہ متقیون کو ثواب
دیگا اور عاصیون کو عقاب اور بادشاہی اوسکی اگرچہ شامل دنیا اور آخرت ہی لیکن تخصیص
آخرت سی بجہت تعظیم اوس دن کی ہی یا اس جہت سی کہ اوس دن کوئی دعوی بادشاہی نکریگا
اور یہ آیت دلیل تام ہی واسطی اثبات روز معاد کی اور امیدوار کرنا بندونکا ساتھ ثواب
کی اور ڈرانا انکی کی ساتھ عقاب کی اور مالک کی معنی لغت مین یہہ ہین کہ تصرف کرنی
والا ہو اشیای مملوکہ مین جسطرح سی کہ چاہی اور یوم الدین سی روز جزا مراد ہی جسطرح سی کہ
عرب مین مثل ہی کما تدین تدان اور معنی اسکی یہہ ہین جسطرح سی جزا دیگا تو جزا پاویگا
تو اور بعضون نی کہا ہی کہ دین سی مراد شریعت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی طاعت ہی [illegible]
کی وہ دن یوم الشریعت اور یوم الطاعت ہی کا ہی کا [illegible] کہ بندی اس آیت مین تامل کرین [illegible]
اور [illegible] کی جانب حقتعالی متوجہ کرین اور رعب [illegible] عبادت [illegible]
اسکی واسطی تعلیم پرستش کی فرماتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین تجہی کو ہی عبادت
کرتی ہین ہم اور کہ تیری کو پرستش مین شریک نہین کرتی ہین سو اسطی کہ غیر تیرا سزاوار

بند کی گئی ہین ہی اور تجھی سی مدد چاہتی ہین ہم جمیع حوائج اور مقاصد مین ابو طلحہ نی سہم [illegible]
ہی کہ مین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ بعضی حروب مین تہا کہ کار حرب سخت اور کارزار
گرم ہوا جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نی سر مبارک اپنا جانب آسمان بلند کیا اور فرمایا کہ
یَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ دیکہتا تہا مین کہ بدون
محاربہ سر گرہی پڑتی تہی اور قطع کنندہ معلوم نہوتا تہا اور کفار منہزم ہوی اور ہر گاہ
حرب سی فراغت حاصل ہوی اس حال کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی استفسار کیا
فرمایا کہ ملائکہ اونکو قتل کرتی تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسوقت بندہ مومن کو
کسی امر مین دشواری حاصل ہو ان کلمات شریفہ کی مداومت کری سہولت اور آسانی
اوسکی واسطی مہیا ہو اور ہر گاہ کہ تخصیص عبادت کی اور استعانت کی حقتعالی سی
باعث قبول حاجات ہی لہذا بعد اسکی حقتعالی نی فرمایا ہی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
حنبلی محدث نی ابو بریدہ سلمی سی کہ اصحاب جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ سی ہی نقل کی ہی
کہ صراط مستقیم طریقہ محمد اور آل محمد ہی اور حدیث مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ
سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَهُوَ شاہد
مطلب ہی کہ کتب فریقین مین مرقوم ہی اور مسلمات سی ہی اور معنی اس حدیث کی یہ ہین
کہ مثل اہلبیت میری کی مانند کشتی نوح ہی جو کوئی کہ سوار ہوا نجات پائی اور جسنی کہ تخلف کیا
ہلاک ہوا اور مراد اہلبیت سی جناب امیر اور فاطمہ اور حسنین ہین چنانچہ صاحب مشکوٰۃ
اور جامع الاصول نی مسلم سی روایت کی ہی اور اوسنی سعد ابی وقاص سی کہ ہر گاہ کہ آیت
مباہلہ نازل ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی علی اور فاطمہ اور حسنین کو طلب کیا

اور کہا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي بار آلہیہ ہین اہل بیت میری صِرَاطَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ اون لوگون کے کہ انعام کیا ہی تونی اوپر اونکی نعمت ہدایت کو
اور طریق طاعت اپنی کو اور مراد اسی انبیا اور صدیقان اور شہدا اور صلحا ہین فخر الدین
نی تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی امامت ابو بکر کو اس دلیل سی کہ ہم نی ذکر کیا
کہ تقدیر آیت کی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہی اور خدا نی الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ کو بیان کیا آیت دیگر مین کہ وہ آیت یہہ ہی أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ یعنی وہ لوگ کہ جن پر انعام
کیا ہی خدانی اونہی مین سی نبیون سی اور صدیقون سی اور شہدا سی اور صالحون سی ہین اور شک نہین ہی
کہ سردار صدیقون کی ابو بکر ہین پس معنی آیت کی یہہ ہوئی کہ اللہ نی ہمکو حکم کیا ہی طلب کرین ہدایت
ابو بکر کو اور راہ سایر صدیقون کی اور اگر ابو بکر ظالم ہوتی اقتدا کرنا اونسی درست
نہوتا پس ثابت ہوا اوس کہ ہم نی ذکر کیا دلالت آیت کی امامت ابی بکر ہی انتہی جناب ملا
ماجد علیین مکان نی درر و کلام اوسکی کتاب عماد الاسلام مین فرمایا ہی یہہ استدلال
ایسا ہی کہ عورت عمر فرزند مین حیض دی اس واسطی کہ تواتر فریقین سی ثابت ہوا ہی کہ علی بن
ابیطالب علیہ السلام صدیق اس امت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی قول رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ کا تحقیق کہ صدیق اکبر ایمان لائی قبل ایمان ابی بکر کی اور اسلام لائی قبل اسلام
اور مثل قول جناب امیر علیہ السلام کی حق عثمان کی تم ہی نہین تحقیق اور راہ و دین تونی عبادت
کی مینی قبل ابو عمر و نوکی اور بعد اونکی اور قول اونحضرت کا ہی کہ مین اول ایمان لائی والو
اور جاہد ہون مین اور مثل اسکی اقوال بہت ہین تحقیق کہ گذرا ماتش مین صحت

ایمان ابی بکر کا بالکلیہ جو جاتا رہی ایکہ صدیق ہووی مؤلف کہتا ہی ہر گاہ گروہ امو
کہ دلالت بر عدم ایمان ابی بکر کہتی ہین اور وہ الد ماجد ای ذکر اونکا کیا ہی اس موضع
مین کور کرنا اونکا باعث طول ہوتا ہی لہذا کلیۂ چند کہ خاطر مین تہی بنا بر عدم ایمان
ابی بکر بیان کیی جاتی ہین کہ حقتعالی قرآن مین فرماتا ہی وَیَقُولُونَ آمَنَّا بِاللّٰہِ
وَبِالرَّسُولِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیقٌ مِنْہُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ وَمَا اُولٰئِکَ
بِالْمُؤْمِنِینَ یعنی کہتی ہین کہ ایمان لای ہم ساتہہ خدا کی اور رسول کی اور اطاعت
اونکی کرتی ہین ہم بعد اسکی تولی اور اعراض کرتی ہین ایک گروہ اونمین سی بعد کہنی اس
قول کی اور نہین ہین یہ لوگ مومن پس بنا بر اس آیت کی جو شخص کہ تولی اور اعراض قبول
امر حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کری یقینا کافر ہی اور تولی اور اعراض خلفای ثلثہ
کا تخلف جیش اسامہ سی فریقین مین ثابت ہی اور بسیط حسبی قول خلیفۂ ثانی سی کہ وہ حسبنا
کتاب اللہ ہی چنانچہ سابق حدیث ثقلین مین مذکور ہوا اور حقتعالی فرماتا ہی
وَالَّذِینَ یُؤْذُونَ اللّٰہَ وَرَسُولَہُ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ وَ
اَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُہِینًا اس آیت سی ثابت ہوتا ہی کہ ایذای رسول کفر ہی اور ایذای
جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا بنا بر حدیث متفق علیہ فریقین فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنِّی
مَنْ آذَاہَا فَقَدْ آذَانِی وَمَنْ آذَانِی فَقَدْ آذَی اللّٰہَ وَمَنْ آذَی اللّٰہَ فَقَدْ کَفَرَ
ایذای جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور ایذای جناب فاطمہ کا مثل غصب فدک در باب
غصب فدک وارد ہوا کَالشَّمْسِ فِی رَابِعَۃِ النَّہَارِ جلی اور روشن ہی اور یہ ایذای جناب
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کا کفر ہونا ثابت ہوتی ہی اور بمقتضای قول حقتعالی وَمَنْ یُشَاقِقِ

اللّٰہَ وَرَسُولَہُ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیدُ الْعِقَابِ اور بنظر قول حقتعالی وَمَنْ یُشَاقِقِ
الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْہُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیلِ الْمُؤْمِنِینَ
نُوَلِّہِ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہِ جَہَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیرًا جو شخص کہ منافقہ اور معاندہ
کری جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کافر ہی اور ثبوت منافقہ حدیث ادوات وقرطاس
سی ظاہر ہوتا ہی اور بمقتضای اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُوحٰی کی کلمہ یہجر در حقیقت نسبت
ہذیان بجناب باری ہی اور بمقتضای قول حقتعالی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِہِ مِنْہُنَّ
فَآتُوہُنَّ اُجُورَہُنَّ فَرِیضَۃً حلیت متعہ ثابت ہوتی ہی پس فرمانا خلیفۂ ثانی کا
مُتْعَتَانِ کَانَتَا مُحَلَّلَتَیْنِ عَلٰی عَہْدِ رَسُولِ اللّٰہِ وَاَنَا اُحَرِّمُہُمَا مُتْعَۃُ
النِّسَاءِ وَمُتْعَۃُ الْحَجِّ یعنی دو متعہ تہی حلال بیچ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
مین اور مین حرام کرتا ہون انکو دونوکو ایک متعہ نسا ہی اور ایک متعہ حج ہی یہہ خلاف
حکم خدا ہی اور بمقتضای مَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ہُمُ الْکَافِرُونَ
خلاف کرنا حکم خدا سی کفر ہی اور یہہ انلاف فَاَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ
نافرمانی خدا اور رسول عمل مین لائی اور نافرمانی خدا اور رسول کی کفر ہی اور علاوہ اسکی انا احرمہما سی
معلوم ہوتا کہ محرم جناب خلیفۂ ثانی ہین اور یہہ حقیقت مقتضی اشتراک خلیفۂ ثانی ہی کارخانہ حق تعالی
اسواسطی کہ بنا بر اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کی سوای خدا کوئی حاکم حلال وحرام نہین جو کسیکا [illegible]
محرم اور محلل ہونا یہہ مخصوص ذات کبریائی ہی پس درحقیقت خلیفۂ ثانی بدین وجہ [illegible]
بکثرت [illegible] کفر ہی تو [illegible] بعضی ان [illegible] ثابت ہوتا اور یہہ خلاف
اوس خبر کی ہی کہ اول مین مذکور ہوا اسواسطی کہ کوئی [illegible] ہوا ہی کہ خلیفۂ ثانی

بےکفر ہوں اور خلیفہ اول نہوں پس درحقیقت اثبات کفر خلیفہ ثانی اثبات کفر خلیفہ اول ہے
طبری اور بلاذری نے روایت کی ہی کہ ابوبکر بعد از بیعت لینے کے منبر پر گیا اور کہا کہ
اَقِیلُونِی فَلَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَعَلِیٌّ فِیکُمْ یعنی چہوڑ دو خلافت میری سے
دست بردار ہو میں بہتر تم سے نہیں ہوں حال آنکہ علی درمیان تمہارے ہی اور حضرت امیرالمومنین
علیہ السلام نے اکثر خطبوں میں فرمایا ہی کہ نہایت امر عجیبہ سے ہی کہ ابوبکر حالت حیات میں
طلب اقالہ بیعت سے کرتا تہا اور اظہار غلامت و پشیمانی پس اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بزور
اور بہ غلبہ اون نے خلافت کو لیا تہا پس یہہ درحقیقت بنا بر آیت مباہلہ کی کہ علی علیہ السلام
کو حقتعالی نے بہ نفس پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ تعبیر کیا ہی غصب ریاست نبوی صلی اللہ علیہ
و آلہ ہی اور یہہ کفر ہی اور بعد کلام سابق کے جناب ملا الدعلیین مکان نے فرمایا ہی کہ اگر سطر کا
صحیح ہووے استدلال پس سزاوار ہی کہ قول حقتعالی صِرَاطَ الَّذِینَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ دلیل ہووے اوپر
صحت امامت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی کہ امامت انکی بہتر کی اسواسطے کہ بنا بر قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ کی کہ علی بن ابیطالب علیہ السلام صدیق اکبر ہیں اور تائید کرتا ہی اسکو قول خدا کا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِینَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی یعنی آج کے دن کامل کیا میں واسطے تمہارے دین تمہارے کو اور
تمام کیا میں اوپر تمہارے نعمت اپنی کو روایت کی ہی جمہور سنیوں نے ابوسعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے غدیر خم
میں طلب کیا لوگوں کو واسطے بیعت علی علیہ السلام کی اور حکم کیا کہ نیچے درختوں کی جاروب کرو
خار و خاشاک سے پس جاروب کیا لوگوں نے اور بلایا علی علیہ السلام کو پس لیا ہاتھ حضرت
امیر علیہ السلام کا اور بلند کیا ایسا تا آنکہ دیکھا لوگوں نے سفیدی زیر بغل رسول صلی
اللہ علیہ و آلہ اور علی علیہ السلام کو بعد اسکے ابہی لوگ متفرق نہوئے تہے کہ یہہ آیت نازل ہو

الیوم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِینَکُمْ پس جناب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا اَللّٰهُ اَکْبَر اوپر کامل
کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کی اور راضی ہونے رب کے ساتھ رسالت میری اور ولایت
علی بن ابیطالب علیہ السلام کی بعد میری پہر بعد اسکے حضرت نے فرمایا مَنْ کُنْتُ
مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ
مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ یعنی جس جس شخص کا میں مولا ہوں پس علی اوسکے مولا ہیں
خداوندا دوستی کر اوس شخص سے کہ جو دوستی کرے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور
دشمنی کر اوس شخص سے کہ دشمنی کرے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور نصرت کر ناصر
اوسکی کی اور ذلیل کر اوس شخص کو کہ جو ذلیل کرے اوسکو بنا بر اسکے مراد ساتھ صِرَاطَ
الَّذِینَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کے صراط شیعہ امامیہ ہے کہ انعام کیا ہی اوپر اونکے امامت
علی بن ابیطالب علیہ السلام اور اولاد طاہرین علیہم السلام کی غَیْرِ الْمَغْضُوبِ
عَلَیْهِمْ یعنی نہ طریق اون لوگوں کی کہ غضب واقع ہوا ہی اوپر اونکے اور یہہ جماعت یہود
ہی کہ بسبب عناد اور طغیان اور قتل انبیا اور تحریف توریت حقتعالی نے ان پر غضب کیا
اور انکے حق میں فرمایا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَلَا الضَّالِّینَ اور نہ
راہ اوس جماعت کی کہ گمراہ ہوے ہیں طریق حق سے مراد ان سے ترسایان ہیں کہ عیسی
کو خدا کہتے تہے اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کا اعتقاد نہ لائے ایک روایت میں مروی ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے وادی القری میں یہود اور ترسایان سے محاربہ کیا ایک صحابی نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے استفسار کیا کہ یہہ کون لوگ ہیں کہ تمہارے ساتھ محاربہ
کرتے ہیں فرمایا کہ یہہ مغضوب علیہم ہیں بعد اوسکے حق ترسایان پوچہا کہ یہہ کون ہیں فرمایا

ويهتدي الضالون بهن واعلم ايدك الله تعالى انه قد ورد عن طرق العامة
والخاصة الخبر الماثور عن عبد الله بن العباس رضي الله عنه قال
قال لي امير المؤمنين صلوات الله عليه نزل القران ارباعا ربع فينا
وربع في عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحكام ولنا كرائم
القران وكرائم القران محاسنه واحسنه لقوله تعالى الذين يستمعون القول
فيتبعون احسنه والقول هو القران وبقيته هذا ما رواه الشيخ
ابو جعفر الطوسي باسناده الى الفضل بن شاذان عن داود بن
كثير قال قلت لابي عبد الله عليه السلام انتم الصلوة في كتاب
الله عز وجل وانتم الزكوة وانتم الحج فقال يا داود نحن الصلوة في
كتاب الله عز وجل ونحن الزكوة ونحن الصيام ونحن الحج ونحن الشهر
الحرام ونحن البلد الحرام ونحن كعبة الله ونحن قبلة الله ونحن وجه
الله قال الله تعالى فاينما تولوا فثم وجه الله ونحن الايات ونحن البينات
وعدونا في كتاب الله عز وجل الفحشاء والمنكر والبغي والخمر والميسر
والانصاب والازلام والاصنام والاوثان والجبت والطاغوت
والميتة والدم ولحم الخنزير يا داود ان الله خلقنا فاكرم
خلقنا وفضلنا وجعلنا امناءه وحفظته وخزانه على ما في السموات و
ما في الارض وجعل لنا اضدادا واعداء فسمانا في كتابه وكنى
عن اسمائنا باحسن الاسماء واحبها اليه تكنية عن العدو تسمى

اضدادنا

اضدادنا واعداءنا في كتابه وكنى عن اسمائهم وضرب لهم الامثال
في كتابه في ابغض الاسماء اليه والى عباده المتقين وبقيته هذا
ما رواه ايضا عن الفضل بن شاذان باسناده عن ابي عبد الله عليه
السلام انه قال نحن اصل كل خير ومن فروعنا كل بر ومن البر
التوحيد والصلوة والصيام وكظم الغيظ والعفو عن المسيء ورحمة
الفقير وتعاهد الجار والاقرار بالفضل لاهله وعدونا اصل كل شر
ومن فروعهم كل قبيح وفاحشة فمنهم الكذب والنميمة والبخل و
القطيعة واكل الربوا واكل مال اليتيم بغير حقه وتعدي الحدود التي
امر الله عز وجل وركوب الفواحش ما ظهر منها وما بطن من الزنا
والسرقة وكل ما وافق ذلك من القبيح وكذب من قال انه معنا وهو
متعلق بفرع غيرنا ومن ذلك ما ذكره الشيخ ابو جعفر محمد بن بابويه رحمه
الله عليه في كتاب الاعتقاد وذكر شيئا من تاويل القران فقال وقال
الصادق عليه السلام وما من اية في القران اولها يا ايها الذين
امنوا الا وعلي بن ابي طالب اميرها وقائدها وشريفها واولها وما
من اية تسوق الى الجنة الا في النبي والائمة عليهم السلام واشياعهم
واتباعهم وما من اية تسوق الى النار الا وهي في اعدائهم والمخالفين
لهم وان كانت الايات في ذكر الاولين فما كان منها من خير
فهو جار في اهل الخير وما كان منها من شر فهو جار في اهل الشر

وليس في الاخبار خبر عن النبي صلى الله عليه واله ولا في الاوصياء ذكر
افضل عن اوصيائه ولا في الامم افضل من هذه الامة وهي شيعة
اهل البيت عليهم السلام في الحقيقة دون غيرهم ولا في الاشرار شر
من اعدائهم والمخالفين لهم یہ حدیث کتاب تاویل الآیات الظاهره مین مذکور ہی من
شاء فليرجع اليه اور ترجمہ اسکا یہ ہی مذکور ہی تفسیر اسد بدرستی کہ بطریق سنی وشیعی
وارد ہی کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نی جناب امیر المومنین سی روایت کی ہی کہ قران نازل
ہوا ہی چار حصے پر جو تہائی حصہ ہماری حق مین اور چوتہائی حصہ ہماری دشمنونکی مذمت مین اور
چوتہائی حصہ مستحبات و امثال مین ہی اور چوتہائی فرائض اور احکام مین اور واسطی ہمارے
کرائم قران ہی اور کرائم قران محاسن اسکا اور احسن اسکا ہی اور اسی واسطی حقتعالی نی کہا ہے
الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه یعنی وہ لوک کہ سنتی ہین قول کو پس
پیروی کرتی ہین احسن قول کی اور مراد قول سی قران ہی اور تائید مین اسکی وہ خبر ہی کہ شیخ
ابو جعفر طوسی باسناد خود فضل بن شاذان سی اور اونی داود بن کثیر سی روایت کی ہی
کہ کہا مینی بیچ ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ تم صلوۃ ہو جسکا ذکر قران مین کیا وارد ہوا ہی اور
تم زکوۃ ہو اور تم حج ہو پس حضرت نی فرمایا کہ ای داود کتاب خدا مین ہمکو صلوۃ کہا ہے
اور اسی طرح سی زکوۃ اور صیام ہی اور ہمکو حج شمار کیا ہی اور ہمکو شہر حرام اور بلد الحرام
اور کعبۃ اللہ اور قبلۃ اللہ اور وجہ اللہ شمار کیا ہی چنانچہ حقتعالی فرماتا ہی فاينما تولوا
فثم وجه الله یعنی جہان کہین کہ منہ پہیرو تم پس وہان وجہ اللہ ہی اور ہم آیات اور
بینات ہین اور دشمن ہمارے کتاب خدا مین فحشا اور منکر اور بغی اور خمر اور میسر اور انصاب

اور ازلام ہم اور اصنام اور اوثان اور جبت اور طاغوت اور میتہ اور دم اور لحم خنزیر
ہی ای داود تحقیق خدا نی خلق کیا ہمکو پس بزرگ کیا خلقت ہماریکو اور فضیلت دی ہمکو اور
کردانا ہمکو امین اپنا اور حاکم اپنا اور خزینہ دار اپنا اوس چیز پر کہ جو بیچ آسمانونکی ہی اور جو بیچ زمین کے
ہی اور کردانا ہی واسطی ہمارے ضد اور دشمنونکو پس نام رکہا ہی ہمارا کتاب اپنی مین اور کنایۃ
احسن نامونکی اور دوسترین اسماکی کیا ہی بوجہ کنایہ عدد کی اور ہماری دشمنونکا نام رکہا
ہی کتاب اپنی مین اور کنایہ اونکی اسمانسی مبغوض ترین اسما کیا ہی اور سو تالیف کہتا ہی بعضی
فحشا کی گناہ اور بدی کی ہین اور بعضی منکر کی حرام اور قبیح کی ہین اور بعضی بغی کی فساد کی ہین
اور بعضی خمر کی شراب کی ہین اور بعضی میسر کی قمار کی ہین اور بعضی انصاب کی وہ حیوانات
ہین کہ جو ذبح کئی ہون واسطی اصنام وغیرہ کی اور بعضی ازلام کی تیرونکی ہین اور تفصیل اسکے
آیندہ مذکور ہوکی اور بعضی اصنام کی اور اوثان کی واحد ہین اور بعضی جبت اور طاغوت
کی وہ معبود ہی کہ جو سوای خدا کی ہی اور تائید کرتی ہی وہ روایت کہ روایت کیا ہی اوسنے
فضل بن شاذان سی کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام نی فرمایا کہ ہم اصل ہین ہر خیر کی اور سب
اونیکی ہی ہماری فروع سی ہی از انجملہ توحید ہی اور صلوۃ ہی اور صیام ہی اور فرو بردن
غضب ہی اور عفو کرنا گنہکار سی ہی اور رحمت کرنا فقیر پر ہی اور مدارات ہمسایہ ہی اور
اقرار فضیلت فضلا ہی اور عدو ہمارا اصل ہر شر ہی اور فروع اوسکی سی کل برائیان
ہین از انجملہ کذب ہی اور بدگوئی اور بخل اور قطع رحم اور کہانا سود کا اور کہانا مال
یتیم کا بغیر حق کے اور تجاوز کرنا حدود مامورہ خدا سی اور مرتکب ہونا فواحش ظاہرہ
اور باطنہ کا از انجملہ سرقہ ہی اور زنا ہی اور جو چیز کہ ازین قبیل ہو اور جہوٹا ہی وہ شخص

اگر کبھی ہو رشتہ کہ وہ ہماری ساتھ ہی درحالیکہ متعلق ہووی ساتھ فرع غیر ہمارے کی اور
ایسی مویدات سچ وچیزیں کہ ذکر کیا ہی اوسکو شیخ ابو جعفر محمد بن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ نے
بیچ کتاب اعتقادات کی اور ذکر کیا ہی بعضی تاویلات قرآنی پس کہا ہی کہ جناب
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہیں ہے کوئی آیۃ قرآن میں کہ اول اوسکا یا ایہا
الذین آمنوا ہو مگر یہہ کہ علی بن ابیطالب امیر اوسکی ہیں اور قائد اوسکی ہیں اور شریف
اوسکی ہیں اور اول اوسکی ہیں اور نہیں ہے کوئی آیت کہ لیجاتی ہی طرف جنت کی مگر
یہہ کہ حق نبی اور ائمہ علیہم السلام اور پیروان اونکی میں وارد ہی اور نہیں ہے کوئی آیت
کہ لیجاتی ہی طرف نار کی مگر یہہ کہ وہ حق اعدا اور مخالفین اونکی میں وارد ہی اور اگر ہیں وہ
آیات بیچ ذکر اولین کے پس وہ آیت کہ بیچ خیر کی وارد ہی پس وہ جاری ہی اہل خیر میں
اور جو آیت کہ شر کی ہی پس وہ جاری ہی اہل شر میں ہی اور نہیں ہے اخبار میں کوئی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی اور نہیں ہی کوئی اوصیا میں افضل اوصیای نبی سی اور نہیں
کوئی افضل ہی اس امت سی اور وہ درحقیقت شیعہ اہل بیت علیہم السلام ہیں اور نہیں بیچ اشرار کے
کوئی اشر ہی اعدا و مخالفین اہل بیت سی انتہی ترجمتہا اور ہر گاہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے
کہ کلام الہی میں جو اسما کہ احسن ہیں اور حبیب تر ہیں بطرف خدا از روی عدد اور حساب کتاب
اسمای ہمارے وہ معصوم سی ہی اور جو اسما کہ بد ہیں اور بغیض تر ہیں اسما میں طرف خدا پس وہ کتاب
اسمای مخالفین اور اعدا ہمارے سی ہے چنانچہ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی مثلا
زبر لفظ الزکوۃ سی اسم محمد و وصیہ علی الہادی واولادہما ہویدا ہوتا
ہی اور زبر اوس حرف کو کہتی ہیں کہ اول حرف ہو حروف تہجی سی خواہ وہ حرف دو حرفی

ہوں واوسہ حرفی ہو مثل تا کی اور الف کی بنا بر اسکی ہر حرف الزکوۃ کو حروف اول سے
حساب کریں اور اعداد اوسکی جمع کریں پس وہ اعداد اور اعداد محمد و وصیہ علی الہادی کے
برابر مجموع ہیں اور زبر الشہر الحرام سی المصطفی الزکی والائمۃ مطابق ہوتے
ہیں اور اسیطرح زبر [illegible] اللہ سی محمد وعلی وابناؤہما الہادون بالحق
مطابق ہوتی ہیں اور زبر الآیات سی النبی وعلی واولادہما الاوصیا
اول صورت یہہ تہی اور صورت دوم یہہ ہی کہ بینات لفظ البینات سی محمد وعلی
وابناؤہما ہویدا ہوتا ہی اور سوم مجموع زبر اور بینات لفظ الصیام سی محمد
الزکی وناعیہ علی الہادی واولادہما اور مجموع زبر و بینات وجہ اللہ سی
احمد وعلی وابناؤہما الہدی چہارم زبر الصلوۃ سی محمد النبی ووصیہ
علی الہادی واولادہما اور بینات الصلوۃ سی محمد وآلہ الازکیاء
ہویدا ہوتا ہی اور پنجم زبر قبلۃ اللہ سی المصطفی نبی اللہ وعلی واولادہما
اور مجموع زبر اور بینات قبلۃ اللہ سی محمد حبیب اللہ والائمۃ الاطہار
اور ششم بینات الحج سی محمد الزکی وآلہ اور مجموع بینات اور زبر الحج
سی محمد وهو النبی وآلہ اور ہفتم زبر البلد الحرام سی محمد وعلی
وحبیبہ وابناؤہما اور بینات البلد الحرام سی محمد نبی اللہ وعلی
بن ابیطالب واولادہما اور مجموع بینات اور زبر البلد الحرام
احمد هو وآلہ خلیفۃ اللہ اور زبر اصل کل خیر سی النبی
المصطفی والائمۃ الاوصیاء ہویدا ہوتا ہی اور بینات اصل کل خیر

سی احمد وعلی وابنائهما اور مجموع زبر او ربینات اوسکی سی احمدٌ وعلیٌ
افضل الاوصیاء واله ہویدا ہوتا ہی سات صورتین جو اس مقام مین ذکر ہوتی ہین
شان ائمہ دین مین تہین اور سات صورتین شان مخالفین کے یہہ ہین اول یہہ ہی کہ زبر
الفحشاء سی اعداء ال احمد المصطفی ظاہر ہوتا ہے اور زبر ایک المنکر
والمیسر سے عدو ال محمد الامی کلہا منکشف ہوتا ہے اور اسی طرح سے
عبارت دیگر بہی زبر المنکر والمیسر سے ہویدا ہوتی ہی اور وہ یہہ ہی عدو احمد
وعلی وولدهما اور زبر الطاغوت سی غاصب حق ال احمد
وعدوهما اور دوم یہہ ہی کہ بینات لفظ الخمر والجبت سی عدو ال
محمد اور بینات الازلام سی عدو ال محمد المصطفی اور بینات المیتة
سی عدو ال النبی اور سوم یہہ ہی کہ مجموع زبر او ربینات البغی سی ظالم احمد
وعلی وابنائهما اور مجموع زبر او ربینات الدم سی عدو ال محمد هو
النبی اور چہارم یہہ ہی کہ زبر الانصاب سی عدو احمد واله اور بینات
الانصاب سی منکر ال محمد اور پنجم صورت یہہ ہی کہ زبر الاوثان
سی منکر ولاء ال نبی الله الامی اور مجموع زبر و بینات الاوثان سی منکر و
ولایة ال محمد واعادیهم ہویدا ہوتا ہی اور یہہ کلام بہی اوسی زبر او ربینات
سی ظاہر ہوتا ہی من خالف النبی وال النبی اور ششم یہہ ہی کہ بینات الانصاب
سی منکر ال احمد حبیب الله ظاہر ہوتا ہی اور اسی طرح سی مجموع زبر و بینات
اوسکی سی منکر ولی حبیب الله وحقهم اور ہفتم یہہ ہی کہ زبر الخمر سے اعداء ال احمد و منکر

وولایتهم

وولایتهم اور بینات اوسکی سے عدو احمد نبی الله واله اور مجموع زبر و بینات
[illegible] سے اعداء ال محمد الهادی وظالموهم اور زبر اصل کا ثمر
سی اعادی النبی المصطفی وعلی وابنائهما حاصل ہوتا ہی اسیطرح اعداء احمد
والائمة الهدی [illegible] اعداء المصطفی وعلی حبیبه واعداء بنیهما و ابنائهما
منکر والنبی وعلی الهادی واولادهما ہویدا ہوتا ہے اور بینات اصل کل سے
سی اعداء احمد وعلی الهادی واله اور مجموع زبر او ربینات اوسکی سی منکر وا
ولایة ال النبی والاعداء جداً واضح ہوتا ہی اور حق تعالی فرماتا ہی الصراط
المستقیم حروف اسکی چودہ ہین اور عدد اسکی بحساب زبر ایک ہزار بارہ ہین
بنا بر اسکی مودة النبی وحب اهل بیته او ربینات اوسکی سی کہ چہ سو ہین
ہوتی ہین ولایة ال العباء والاولاد اور مجموع زبر و بینات الصراط المستقیم
سی کہ ایک ہزار چہسو چوہتر ہوتی ہین یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی حب محمد وعلی وحبیبهما
وعلی ومحمد وجعفر وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والمهدی
اور کو یہہ ہی اس مضمون کے وہ روایت کہ اہل سنت نی روایت کی ہی یعنی ثعلبی نے
کہ اہل سنت وجماعت سی ہے روایت کی ہی اسباط سی اور اوسنی روایت کی ہی مجاہد
اور اوسنی ابن عباس سی کہا کہ معنی اهدنا الصراط المستقیم کی یہہ ہین کہ کہو تم
امی گروہ مردمان اهدنا الصراط المستقیم ای ہدایت کر ہمکو بطرف دوستی محمد
اور اہل بیت اوسکی کی صلوات الله علیهم اور بحساب زبر اس آیت کی شیعة الائمة
المعصومین هو ابن ابی طالب اور بینات اسکی سے علی هو ابو الائمة

الهدی ہویدا ہوتا ہی اور تائید اسکی کرتی ہی وہ خبر کہ ذکر کیا ہی اسکو علی بن ابراہیم نی
اپنی بیچ کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ الصراط المستقیم امیر المومنین علیہ السلام
ہین سنیے کلام علیہ السلام اور قول حق تعالی صراط الذین انعمت علیہم کی اور دہ
حروف ہین در حساب ابجد ایک ہزار اٹھہ سی سات عدد اسکی ہوتی ہین او مطابق اس
عدد کی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی النبی وولی اللہ والحسن والحسین وعلی
ومحمد وجعفر وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والمهدی اور
بحساب عبارت بینات سات سی چھیاسی عدد اسکی ہوتی ہین مطابق اسکی یہہ کلمات
پیدا ہوتی ہین احمد النبی والائمة علی وآله اور یہہ بھی کلمات حاصل ہوتی ہین
الائمة هی احمد وعلی وآله الائمة اور تائید کرتی ہی اسکی وہ روایت کہ ذکر کیا
ہی بسند ابو علی طبرسی نی تفسیر اپنی مین کہ مراد الذین انعمت علیہم سی نبی اور ائمہ
صلوات اللہ علیہم ہین دلیل قول حق تعالی فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم
من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
یعنی یہہ مردمان ہمراہ ان شخصون کی ہین کہ انعام کیا ہی اللہ نی اوپر انکی کہ وہ انبیا ہین اور
صدیقین ہین اور شہدا اور صالحین ہین اور یہہ اشخاص بہتر ہین از روی رفاقت کی مولف
کتاب کہتا ہی کہ وجہ تائید کی یہہ ہی کہ سبق مین مذکور ہوا کہ سردار صدیقین علی بن ابیطالب ہین
پس مراد اس آیت سی علی بن ابی طالب اور اولاد انکی کہ جو معصوم ہین خطا اور لغزش سی ہین
ہی اور قول حق تعالی کا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس المغضوب
علیہم دوازدہ حرف ہین بحساب ابجد عدد اسکی دو ہزار جو جس ہین خارج ہوتی ہی

کی

سی غضب اللہ علی الیہود اور الضالین سات حرف ہین عدد انکی ... سی ... ہوتی
ہین ... ہی سی النصاری هم الاشقیاء کلا اور یہی یہہ عبارت پیدا ہوتی
ہی هم النصاری هؤلاء الاشقیاء جدا اور یہی الضالین کی یہہ عبارت پیدا ہوتی
ہی الشکاک وهو لا یعرف الامام جدا بالحق اور تائید اسکی کرتی ہی وہ روایت
کہ ذکر کیا ہی اسکو علی بن ابراہیم نی کہ مراد مغضوب علیہم سی یہود اور نصاری و ضالین
اور شکاک ہین ایسی وہ کہ نہیں پہچانتی ہین امام کو تمام ہوا کلام اول اور وہ آیتین کہ سورہ فاتحہ کی
نہین اور وہ عبارتین کہ بحساب ابجد برابر بینات پیدا ہوتی تہین بخوبی اوسکو ناظر مطلع ہوا

الحال ذکر آیات سورہ بقرہ ہوتا ہی

ابی کعب نی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی نقل کیے ہی کہ جو شخص سورہ بقرہ کی تلاوت کرے
جناب باری رحمت اپنی ہی اسکو مستغرق کرتا ہی اور ثواب شل اوس شخص کی
عطا کرتا ہی کو ایک سال راہ خدا مین حفظ حدود دیار اسلام کیا ہو کفار سی اور بعد اسکی فرمایا
کہ ای اصحاب اہل اسلام کو امر کر ساتھ تعلم اس سورہ کی کہ جانا اسکا برکت ہی اور ترک اسکا
حسرت و ندامت روز قیامت مین اور اہل سحر و بطلان طاقت پڑہنی اور سننی اسکی کی
نہین رکہتی ہین اور وہب بن منبہ نی روایت کی ہی کہ جو کوئی سورہ بقرہ اور آل عمران کو پڑہی
نور اوسکا غربیا سی عجیبا تک جاتا ہی غربیا عرش ہی اور عجیبا زمین ہفتم ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سی منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو تلاوت کری پھر اوسکا خیرات سی خالی
نہین رہتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ او حضرت نی ایک لشکر کسی جنگ کی واسطی
بھیجا اور منظور ہوا کہ ایک کو اونمین سی امیر کرین ایک ایک کو نزدیک اپنی بلایا

تھی وہ فرماتی تھے کہ تو کوئی سورہ قرآن کا جانتا ہی وہ کہتا فلان فلان سورہ ایک
جوان کی آیا کہ سن مین سب سی خورد تر تھا استفسار کیا اوسی کہ تو قرآن مین کوئی سورت
جانتا ہی عرض کی اوسنی کہ سورۂ بقر کو جانتا ہون فرمایا کہ تجھی میر لشکر کا کیا مینی لوگون
نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوس شخص کو کہ سن مین سب سی خورد تر ہی ہم لوگون
پر امیر کرتی ہو فرمایا کہ وہ شخص سورۂ بقرہ کو جانتا ہی اور تم نہین جانتی ہو اس حدیث شریف
سی معلوم ہوتا ہی کہ منصب امارت اور حکومت بعلم و فضل ہی نہ بسال و کبر سن حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو کوئی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی
تلاوت کری روز قیامت مین یہہ دو سورے اوسکی سر پر چھتر ہونگی تا سوزش آفتاب سی
سی محفوظ رہی اور اون حضرت سی مروی ہی کہ جو شخص خواہان ارجمندی ہو دنیا اور
عقبی مین اور مرتبہ رفیع چاہی تلاوت ان دونو سورونکی کری بسم اللہ
الرحمن الرحیم الم نزدیک اکثر مفسرونکی الف اشارہ ہی نامی اور لام اشارہ
لطیف سی اور میم عالم سی ہے انا اللہ اعلم یعنی دانا تر ہون سب سی اور یا الف
اشارہ ہی ساتھہ اللہ کی اور لام ساتھہ جبرئیل کی اور میم ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
کی یعنی حق تعالی نی قرآن کو بواسطہ جبرئیل طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بھیجا ہی اور ائمہ صلوات
اللہ علیہم سی مروی ہے کہ حروف مقطعہ اسرار قرآن سی ہین اور کوئی شخص اوس پر
مطلع نہین ہی مگر وہ کہ موید من عند اللہ ہو مثل جناب نبوی اور ائمہ معصومین علیہم السلام
کی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ہر کتاب خدا کا ایک خلاصہ ہی اور
خلاصہ قرآن حروف مقطعہ ہین اور بعضی تفاسیر مین مرقوم ہی کہ سبب افتتاح سوریکا بحروف

مقطعہ

مقطعات یہی ہی کہ ہر گاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تلاوت قرآن کرتی تھی مشرکین جمع
ہوتی تھی اور مشغول شعر خوانی اور صفیر اور تالی بجانی مین ہوتی تھی کہ تا استماع کلام مجید سی
لوگ باز رہین اور دین اسلام کی رغبت نکرین لہذا حق تعالی نی ان حروف عجیبہ کو
نازل کیا تا یہہ کفار سننی اوسکی سی سکوت اختیار کرین اور استماع قرآن مین مشغول
ہون اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی مروی ہے کہ ایک شخص نی حضرت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی سوال کیا تفسیر ابجد سی اون حضرت نی فرمایا کہ یاد کرو
تفسیر ابجد کو کہ اسمین معنی عجیب ہین وای اوس عالم پر کہ تفسیر اوسکی نجانتا ہو پس اوس
شخص نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ معنی ابجد کی آپ ارشاد کرین پس حضرت
نی فرمایا کہ الف سی مراد آلا اور نعمای الہی ہی اور ب حرف اسماء الہی سی اور با سی مراد
بہجت اور کمالات الہی اور جیم سی جنت اور جمال اور جلال الہی اور جمال سی صفات ثبوتیہ
اور جلال سی صفات سلبیہ ہی اور دال سی دین الہی اور ہ کا ہوز سی ہاویہ جہنم کہ درک
اسفل ہی جانا نفرین ہے پس وای اوس شخص پر کہ جو ہاویہ مین گری اور واو سی ویل
اہل جہنم ہی اور زا سی مراد زاویہ جہنم ہی اور حا حطی سی حطوط اور گناہونکا ہی استغفار
کرنی والونسی شب قدر مین اور طا سی مراد طوبی ہی کہ وہ نام ایک درخت کا ہی بہشت مین
کہ مانند آفتاب کی خانہای شیعون مین شاخین اوسکی سایہ کی ہین اور شاخونمین اوسکی
ثمرات اور نعمات ہین کہ نہ کسی آنکھہ نی دیکھا ہو اور نہ کسی کان نی سنا ہو اور نہ خاطر
مین کسی کی خطور کیا ہو اور اوس درخت کو حق سبحانہ تعالی نی بید قدرت اپنی پیدا
کیا ہی اور اوسکو ذیحیات کیا ہی کہ شیعیان اور مراتب اونکی کو پہچانتا ہی اور اہل بہشت

کہ خلوت خانہ اپنی مین بیٹھی ہونگی دیکہین کہ تمامی خصین اوسکی آویختہ ہین اور تجمل
زینت وغیرہ سی اوسمین موجود ہی اور یہ درخت ثمرہ شجرہ محبت اہل بیت ہی پس
حاصل اوسکی اہلبیت سی ہی اور حسن مآب کہ مرجع نیک ہی مخصوص شیعیان ہی اور ید سے
مراد یہ قدرت اور تسلط آلہی ہے اور حضرت نے فرمایا ہی ملخا کہ حق سبحانہ وتعالی د
رکہتا ہو جسطرحسی کہ بعضی کفار حسیت خدا کی قایل ہوی ہین بلکہ ہاتہہ اوسکا کنایہ قدرت
سی یا نعمت سی ہے کہ سب خلق پر فائض ہے اور کاف کلمن سے کلام آلہی مراد
ہی جو کچھ کہ فرمایا ہی تبدیل نہین کرسکتی اوسکو اور لام سی لقای اہل بہشت ہی بلکہ بکر
وصلی زیارت اور سلام اور تحیت کی اور لزوم کرنا اہل جہنم کا ہی ایک دوسرکو آپسمین اور
میم سی ملک اور پادشاہی خدا مرادہی کہ اوسکو زوال اور فنا نہین ہی اور نون سے
نٓ والقلم وما یسطرون ہے اور مراد قلم سی قلم نور ہی اور نون سی دوات نور ہی
اوسکی نور سی ہی کہ لوح محفوظ مین اوس سی مرقوم ہوتا ہی اور ملائکہ مقربان گواہ اوسپر ہوتی
ہرچند کہ شہادت آلہی کافی ہی لیکن بواسطہ اتمام حجت کی اور معاندین کی گواہ
اور حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک یہودی نزدیک حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام حاضر تہی یہودی نی عرض کیے
کیا معنا ہی حروف ہجا مین جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سی فرمایا کہ اے علی جواب اسکا دی اور اونحضرت نی دعا کی کہ خداوندا علی کو توفیق
عطا کر کہ جواب اسکا خوبی دی پس حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ ہر حرف
حروف ہجا سی اشارہ ہی طرف ایک اسم کی اسماء آلہی سے پس الف سی مراد اللہ

اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہی اور با سی بار مراد ہی اور تا سی مراد تواب ہی
یعنی توفیق دینی والا توبہ کا اور قبول کرنی والا توبہ کا ہی اور ثا سی مراد ثابت ہی
قایم بذاتہ خود ہی اور جل ثناؤہ اور حا سی حقیقت اور ثبات اور دوام آلہی سے
اور اشارہ طرف حی لا یموت حلیم کی ہی اور خا سی خبیر اور عالم مراد ہی اور دال سی دیان
دین ہی یعنی دین حق کو اوسنی قرار دیا ہی اور ذال سی ذو الجلال والاکرام
مراد ہی اور را سی رؤف اور مہربان ہی اور زا سی مراد زینت معبودین ہی یعنی کوئی معبود
برابری اوسکی نہین کرسکتا ہی اور سین سی مراد سمیع اور بصیر ہی اور شین سی
شاکر ہی بندگان مومن اپنی کا اور صاد سی صادق الوعد مراد ہی اور ضاد سی ضار
مراد ہی اور طا سی طاہر اور مطہر مراد ہی اور ظا سی ظاہر اور مظہر مراد ہی اور عین سی عالم
مراد ہی اور غین سی غیاث اور فریادرس مراد ہی اور فا سی خالق مراد ہی اور قاف
سی قادر مراد ہی اور کاف سی کافی مراد ہی اور لام سی لطیف مراد ہی اور میم سی
الملک مراد ہی اور نون سے نور مراد ہی اور واو سی واحد مراد ہی اور ہا سی
کنندہ خلق اور لام الف سی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ مراد ہی

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ
یہ کتاب ہی کہ نہین شک ہی بیچ اسکی درحالیکہ ہدایت کرنی والی ہی
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
کہ ایمان لاتی ہین ساتہہ قیامت کی اور برپا رکہتی ہین نماز کو اور اوس چیز سی کہ روزی دی ہی ہمنی اونکو

اسکو نہایت ظاہر ہی بعد نظر صحیح کے عاقل کو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام خدا ہی اور حد
عجائب کو پہنچا ہی کہ کوئی اسکی معارضی میں لا نہیں سکتا اور معجزہ ہونا اسکا کئی وجہ سی ہے
اول یہہ ہی کہ کمال فصاحت اور بلاغت میں ہی کہ باوجود طلب معارضہ کی ہر چند بلیغ تھی
ہو کوئی نہ لا سکا چنانچہ قول حق تعالی ہی وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى
عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِنْ مِثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی اگر ہو تم بیچ شک کی اوس چیز سی کہ نازل کی ہمنی اوپر بندہ
اپنی محمد کی پس لاؤ تم ایک سورہ مانند اوسکی اور بلاؤ تم اعوان اپنی کو ورا خدا سی اگر ہو تم
صادق اور یہہ قول حق تعالی ہے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ
سُوَرٍ مِثْلِهٖ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی آیا کہتی ہیں وہ کہ پیغمبر خدا نی قرآن کو وضع کیا ہی پس
کہہ تو ای محمد پس لاؤ تم برابر دس سورہ کی کہ مثل اسکی ہو موضوعات اپنی سی اور طلب کرو تم
اوس شخص کو کہ طاقت رکھی تمہارا ہو ورا خدا سی اگر ہو تم راست گو اور یہہ قول حق تعالی ہے
قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى اَنْ يَأْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُوْنَ
بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنی کہہ تو ای محمد ہر چند جمع ہوں جن
و انس اوپر اس بات کی کہ لاویں مثل اس قرآن کی نہ لا سکیں گی ہر چند یاری کریں بعض دیگر بعض
اور اسطرح کی اقوال بہت ہیں بخوف طول ذکر نکیا پس ملاحظہ کیا چاہیے کہ باوجود
ان آیات کی اہل اوس زمانے کی کہ نہایت فصاحت پر حریص تھی باوجود حمیت جاہلیت
کی اور کمال سعی اطفای نور نبوت اون حضرت کی معارضہ کلام اللہ سی عاجز ہوئی یہانتک کہ

يُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
خرچ کرتی ہیں | اور ایسی جو پرہیزگار کہ ایمان لاتی ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی طرف تیری اور جو نازل کی گئی پہلی تجھ سی
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ
اور ساتھ آخرت کی وہ یقین کرنی والی ہیں | یہہ لوک کہ وصف کئی گئی اور ہدایت پر ہیں پروردگار اپنی سی
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ
اور یہہ گروہ رستگار ہیں | بدرستیکہ وہ لوک کہ انکار کیا | یکسان ہے
عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ خَتَمَ
اوپر اونکی | ڈراوی تو انکو | یا نہ ڈراوی تو اونکو نہ ایمان لاوینگی | گویا کہ مہر کی
اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
خدا نی اوپر دلوں اونکی کی اور اوپر کانوں اونکی کی اور اوپر آنکھوں اونکی کی پردہ ہیں
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○
اور واسطی اونکی | عذاب ہی | بڑا
ذلك مشار الیہ اسکا وہ کتاب ہی کہ قبل اسکی حق تعالی نی وعدہ کیا تھا مثل اسکی کہ
فرمایا تھا اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا اور مثل اسکی بیچ کتب متقدم کی
وعدہ فرمایا تھا مثل توریت انجیل کے الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ یعنی اسکی حق
ہیں وہ کتاب کہ خدا نی وعدہ نازل کرنی اوسکی کا کیا تھا یہہ کتاب ہی اور کتاب مصدر ہے
اور مراد اس سی مفعول ہی بنابر مبالغہ کی جیسی ذلک المکتوب مثل لباس یعنی ملبوس ہے
یہہ مکتوب ہی نہیں شک ہی بیچ اسکی اور وجہ شک نہونی کی یہہ ہی ہر گاہ کہ حجیت

سیف کشی اور قتل ہونا اختیار کیا اور سورہ اسکی وہ خبر ہی کہ اعلام الوری میں مرقوم
ہی کہ جناب سید المرسلین اکثر اوقات اصنام قریش کی مذمت فرماتی تہی اور حضور [illegible]
میں قرآن پڑہتی تہے پس بعضی اونمین سی کہتی تہی کہ محمد جو پڑہتی ہیں شعر ہی اور بعضی
کہتی تہے کہانت ہی اور بعضی کہتی تہے خطبہ ہی اور ولید بن مغیرہ کہ اوس زمان میں بزرگ
اور شیخ عرب تہا اور نزدیک اوسکی اشعار پڑہتی تہے اور ہر شخص کی شعر کو ترجیح دیتا
تہا اور سبکی نزدیک مقبول القول تہا اور نہایت فن فصاحت اور بلاغت میں مہارت
رکہتا تہا اور اولاد بہت سی رکہتا تہا کہ کسی کو کبہی بتقریب تجارت وغیرہ باہر نہیں گیا تہا
اور دس غلام رکہتا تہا کہ ہر غلام کو ہزار دینار سرخ دیکر تجارت کو بہیجا تہا اور اوسوقت
مالک قنطار تہا یعنی اسقدر طلای احمر رکہتا تہا کہ ایک جلد گاو زر کی بہر جاتی اور اکثر
پیغمبر خدا کی استہزا کرتا تہا اور عم ابو جہل تہا ایک روز ابو جہل نزدیک اوسکی آیا اور کہا
ای ابا عبد الشمس یہہ کہ محمد پڑہتا ہی سحر ہی یا کہانت ہی یا خطبہ ہی پس ولید نی کہا توقف کر تا
میں سنکر جواب دون کا بعد اسکی نزدیک رسول خدا کی آیا اور کہا کہ ای محمد اشعار اپنی سنا تو
حضرت نی فرمایا کہ شعر نہیں ہیں بلکہ کلام خدا ہی کہ بواسطہ انبیا و رسل حق تعالی نے طرف
خلق بہیجا ہی ولید نی کہا کہ پڑہ پس حضرت سورہ سجدہ پڑہنی لگی ہر گاہ جناب نبوی نے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہا ولید نی ہنسکر کہا کہ یہہ رحمن نام ایک شخص کا ہی کہ
یمامہ میں ہی تم اوسکی طرف دعوت کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ اس طرحسی نہیں ہی بلکہ
میں دعوت کرتا ہوں طرف ایسی خدا کی کہ رحمن ہی اور رحیم ہی پس ہر گاہ وہ حضرت پہنچے
ساتہ اس قول حق تعالی کی فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ

مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ بمجرد سننی اس قول کی ولید کی بدن پر لرزہ طاری ہوا
[illegible] مضطرب ہوکر اپنی گہر کو گیا اور طرف قریش کی نہ گیا قریش [illegible]
[illegible] اوسنی دین محمد کو اختیار کیا اس جہتسی ہمارے پاس نہ آیا پس ابو جہل روز دیگر نزدیک
اوسکی گیا اور کہا [illegible] کیا تونی اور سرنگون کیا اور طرف دین محمد کی رغبت کی
تونی کہا اوسنی کہ اسطرحسی نہیں ہی لیکن ہر گاہ وہ کلام صعب سنا میں نی ہوا [illegible] میری کہ
ہو گئی بعد اوسکی ابو جہل نی کہا کہ آیا یہہ شعر ہی کہا اوسنی کہ نہیں پہر کہا اوسنی کہ خطبہ
ہی کہا اوسنی کہ نہیں ہر ستیکہ خطبہ کلام متصل ہوتا ہی اور یہہ کلام متفرق ہی کہ اسکی [illegible]
فصاحت [illegible] ابو جہل نی کہا پس کہانت ہی یہہ اوسنی کہا کہ نہیں بعد اسکی ولید نی کہا کہ
میں اس باب میں فکر کرتا ہوں روز دیگر اوسی پوچہا کہا کہ کہو تم کہ یہہ سحر ہی کہ دلربا ہی [illegible]
بہت ہی اور روایت منقول ہی کہ ایک روز ولید بن مغیرہ نزدیک رسول خدا کی آیا اور کہا کہ [illegible]
قرآن سی پڑہو تو پس جناب سید المرسلین نی پڑہا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَاۤءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ پس ولید نی کہا کہ پہر اعادہ کیجئی حضرت نی پہر پڑہا بعد اسکی ولید نی کہا
وَاللّٰهِ اِنَّ لَهُ الْحَلَاوَةَ وَاِنَّ لَهُ الطَّلَاوَةَ اِنَّ اَعْلَاهُ لَمُثْمِرٌ وَاِنَّ اَسْفَلَهُ
لَمُغْدِقٌ وَمَا يَقُوْلُ هٰذَا بَشَرٌ اور سید مرتضی رہ نی کہا ہی کہ معجزہ ہونا قرآن کا
صرف کی جہت سی ہی یعنی حق تعالی نی قدرت معارضہ کی کفار سی سلب کی بعد اسکی کہ اونکو
قدرت معارضہ کی تہی اور استدلال اسطرحسی کیا ہی کہ ہر گاہ وہ [illegible] میں تفاوت
بہت سا ہو ہر ایک عجب سلیقہ اپنی کی ممیز اون دونوں میں ہوتا اور اضطراب رجوع

کی طرف مائل ہی کی اس باب میں جسنی کہا سلام میر ہوا اگر پاس اور بستم میں انکے
کو حاصل ہے اور احتیاج رجوع کی اس امر میں طرف شعرا کی نہیں ہی اور ہم باوجود
علم فصاحت کی فرق کرتی ہیں ہم درمیان فصاحت شعر امرؤ القیس کے اور غیر اونکے
باوجود اس بات کی کہ تفاوت درمیان ان دونوں کی اس مرتبہ پر نہیں ہے کہ شعر امرؤ القیس بحد
اعجاز کو پہنچا ہو پس اگر تفاوت درمیان کلام مجید کی اور افصح قصائد عرب کے بہت بڑا ہوتا
تا بحدیکہ فصاحت کلام مجید بحد اعجاز کو پہنچی واقع نہیں پس معلوم ہوا کہ حق تعالی نے
وقت مطلب معارضہ کی طاقت اونکی سلب کی اور یہہ سلب قدرت جملہ معجزہ سی ہی اس
واسطی کہ معجزہ اوسی کہتی ہیں کہ جو خارق عادت ہو انتہی کلامہ اور بعد اسکی جناب الہ علیین مکان
نی اسطرحسی لکہا ہی نہیں پوشیدہ ہی وہ چیز کہ جو ہیچ اس کلام کی ہی لیکن ہم کو لائق اس
جستی کہ حکایت ولید بن مغیرہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ نہایت مرتبہ فصاحت الہی کی قائل تہے
کہ لانی مثل اوسکی سے عاجز ہوئی پس اگر مجرد سلب قوت کی ہوتا اسطرح کا اقرار اون
سی متصور نہوتا اور لیکن ثابت ہی پس اس جہت سی عادت مقتضی اس امر کی ہی کہ بقصد مقابلہ
قوت اظہار اپنی شعر کا وہ کرتی کہ جیسی قبل اسکی مثل اس کلام کی انشا کیا ہی الحال تو نے
سحر کہا ہی اور لیکن یا لتا پس اس جہت سی کہ معارضہ منحصر اسمین تہا کہ کلام سے نو تصنیف
کری بلکہ کافی تہا کہ کلام سابق کو معارضہ میں نقل کرتی انتہی کلامہ اعلی اللہ فی فرادیس
الجنان مقامہ اور بعضی علما نی کہا ہی کہ وجہ اعجاز قرآن مشتمل ہونا اوسکا ہی اکثر انسی چیزونسے
کہ عقل سلیم اور ذہن مستقیم ساتہہ اوسکی حاکم ہی اسواسطی کہ جو کچہہ حکما نی ہزاروں برس
معارف الہیہ میں فکر کی اور ہر سورہ اور ہر آیت میں ہزاروں برس تاجس مجوہ فکر کی تہی بیان

ہوا ہی وہ جو امر کہ مخالف عقول سلیمہ اور افہام مستقیمہ ہی بیچ کلام الہی کی نہیں ہے
اور بعضوں نی کہا ہی کہ معجزہ اس حیثیت سی ہی کہ فصاحت اور عدم فصاحت کلام الہی میں
نہیں ہی اور بعض[illegible] نی کہا ہی کہ واسطی مشتمل ہونی اخبار غیب کی معجزہ ہے
هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ یعنی دلالت کرنی والی ہی اور راہ راست کہلانی والی ہی واسطے
پرہیزگاروں کی اور ہدی بروزن فعل مصدر ہی مثل بکا کی اور ہدی بمعنی دلالت ہی کہ پہنچا
دینی والی ہی مطلوب کو اور اس موضع میں متقی ادمی کی ہی جناب امیر المومنین علیہ السلام سے
مروی ہی کہ متقی وہ ہی کہ اگر جمیع اعمال اوسکی ایک طبق پر رکہیں اور اوسکو تمام جہان کی عرض
کریں کوئی چیز اوسمین ایسی نہو کہ جسکی دیکہنی سے شرم آوی تنبیہ اصل متقین موتقیین
بروزن منفعلین تہی مشتق وقایہ سی بعد اسکی واو کو تا سی بدل کیا اور تا کو تا میں ادغام کیا اور
یا کو بنا بر ثقیل ہونیکی دور کیا بعد اسکی بجہت التقای ساکنین ایک یا کو حذف کیا متقین ہوا
اور اصل تقوی وقوی تہے واو کو یا سی بدل کیا مثل تراث کہ اصل اوسکی وراث تہی اور
اصطلاح میں اتقا کی مانع ہونا درمیان دو چیزونکی ہی جو میں کہا جاتا ہی اتقاہ بالترس یعنی کردانا
سپر کو مانع درمیان اپنی اور دشمن کے کذا فی مجمع البیان اور کہا ہی شیخ ابو علی نی کہ معنی
تقوی کے تین درجے ہیں ایک یہہ ہی کہ ایک شخص مطیع ہو اور عاصی نہو اور شاکر ہو کافر
نہو اور ذاکر ہو اور ناسی نہو اور یہی معنی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی منقول ہی دوسرا درجہ
یہہ ہی کہ پرہیز کرنا جمیع معاصی سی اور یہہ قول ابو علی جبائی کا ہی اور تیسرا درجہ یہہ ہی کہ مجاہدہ کرنا
راہ خدا میں ہی اور عدم خوف ملامت ملامت کنندہ سی یہہ قول مجاہد کا ہی اور وجہ اول احسن
وجوہ ہی کہ کذا فی مجمع البحرین اور الحق اس مقام میں کلام جناب ع الہ ماجد علیین آب[illegible] کی اصل

مواعظ حسنیہ مین مرقوم ہی اتماماً للمرام و توضیحاً للمقام بیان کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ اصل معنی
تقوی حفظ اور نگہداری ہی کہا جاتا ہی اِتَّقَیْتُ اللّٰہَ اِتِّقَاءً یعنی محافظت کی مینی نفس اپنے
کی عذاب اوسکی سی اور تقوی اسم ہی ایسے محافظت کا اور گویا عرف فقہا مین محافظت
اور نگاہ رکہنا عذاب اور مخالفت الٰہی سی ہی اور قریب اسیکی معنی ورع کی ہین سواسطے
کہ ورع معنی کف نفس ہے عذاب الٰہی سی اور معنی عفت مین مولانا صالح نی لکہا ہی کہ
عفت حالت نفسانی ہی کہ بسبب اوسکی انسان باز رہتا ہی غلبہ شہوات باطلہ سی پس اگر ترک
واجبات غلبہ شہوت مین داخل ہے پس درمیان تقوی اور ورع اور عفت کی نسبت
مساوات کی ہی الا جو شخص کہ متقی ہو متورع ہوگا عفیف بہی ہوگا اور عکس اسکا ہین ہے
لیکن عدالت پس ہر گاہ کہ بنابر مشہور ہیئۃ راسخہ نفس الامری ہی کہ جسکی سبب سے انسان اجتناب
کرتا ہی ارتکاب کبائر سی اور پرہیز کرتا ہی اصرار صغائر سی اور خلاف مروت سی پس اس وقت
مین ظاہر یہہ ہی کہ عدالت نفس الامری مساوی یعنی تقوی وغیرہ ہو موید اسکی وہ معنی ہین
کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی جماع التقوی فی قولہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ
یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ الخ یعنی مجموع تقوی بیچ قول حق تعالی کی ہی بدرستیکہ خدا امر کرتا ہی ساتہ
عدل کی اور احسان کی اور دینی ذوی القربی کی اور منع کرتا ہی فحشا اور منکر سی انتہی ترجمہ مگر اینکہ کہا جاے
کہ اتقاء غیرہ مین شرط ہی کہ صغیرہ کا ہی بدون اصرار کی بہی صادر نہو لیکن یہہ نہایت بعید ہی اسواسطے
کہ تقوی اور ورع اور عفت باینمعنی از جملہ خواص معصوم ہوگا فافہم یعنی پس تامل کر اس مقام
مین آدمی درمیان عدالت ظاہری اور تقوی نفس الامری کی فرق یہہ ہی پس ممکن ہی کہ
کوئی شخص محکوم بعدالت ہو اور بحسب نفس الامر کی نہو عادل اور متقی نہو مولانا صالح -

شرح کلینی مین بیان کیا ہی کہ ارباب قلوب نی ورع کو پانچ قسم کیا ہی اول ورع عادلان
ہی اور وہ عبارت عدم فسق سی ہی اور قسم دوم ورع صالحین ہے وہ عبارت ترک
محتمل التحریم سی ہی یعنی ایسی چیزمین کہ احتمال حرمت ہو اوسکو ترک کری ہرچند کہ شرع مین
جواز اوس [illegible] ہوتا ہو مثل عطایای اہل جور کی اور قسم تیسری ورع متقین اور وہ
عبارت ہی ترک کرنا اون چیزی کہ حلت اوسکی مین شبہہ نہو اور ترک اوسکا اس جہت سے
ہو کہ انجام کار اوسکا بطرف ارتکاب حرام ہو اور قسم چوتہی ورع صدیقین ہی اور وہ
ترک کرنا امور مباح کا ہی بسبب ایک امر کی کہ اتصال اوس امر کا ناخوش ہو چنانچہ
منقول ہی کہ ذو النون مصری درحالیکہ زندان مین تہا ایک روز گرسنہ ہوا تہا ایک زن
صالحہ نی واسطی اسکی بدست زندانبان طعام بہیجا پس ذو النون نی تناول طعام سی انکار
کیا اور کہا ہر گاہ کہ بدست ظالم بہیجا تو نی نہین تناول کرتا مین اور اسیطرح سی منقول ہی
بعضی عارفین سی کہ پانی ایک نہر کا کہ اوسکو بعضی ظلمہ نی درست کی تہی نہین پیا ہرچند کہ وہ
آب فی نفسہ مباح تہا قسم پنجم ورع مقربین ہی وہ ترک صرف قلب ہی ماسوی اللہ سی اور
بعد اسکی مولانا صالح نی لکہا ہی درمیان ورع اور وسواس شیطانی کی اشتباہ واقع ہوتا مثلا
ایک شخص ہو کہ دو پارچہ لباس رکہتا ہو اور ایک انمین سی نجس ہوا اور اوسکو پاک کیا
کیا ہو مہندا پارچہ دیگر مین نماز بجالاوی باین توہم کہ اوس پارچہ مین نجاست ہو نجس تہی
بخلاف پارچہ دوم کی کہ کبہی اوس مین نجاست نہین داخل ہوتی تہی پس یہ مقتضای وسوسۂ
شیطانی ہی ہرچند کہ مختصب اسچیز کو ورع اور تقوی سی سمجہا ہی اور اسیطرح وہ شخص
اپنی کو بسبب مصافحہ غیر کی وضو دالی بخیال اینکہ شاید کہ دست مصافحہ کنندہ مین نجاست ہو

اور جس کہ بوسہ دیا ہو کہ غرض اوس قصہ سے دفع وسوسہای عوام کی کہ جنکو معرفت احکام طہارت
او نجاست کی نہو پس ظاہر یہہ ہی کہ مثال ایسی وسوسہ شیطانی مین ناقل مولوی
کلام مولانا صالح کا بعد اوسکی جناب والد فی المعانی مجھی تریکا تقسیم ورع مرتب مذکور
ورای طور عقل ہی اور یہہ طریق صاحبان کشف وشہود کا ہی لیکن وہ بحکم عقل
سلیم اوسکی حاکم ہی پس یہہ ہی کہ مثال مثلث منحصر احکام خمسہ مشہورہ مین یعنی وجوب
وحرام ومستحب مکروہ ومباح ہی اور سابق سی معلوم ہوا کہ تقوی اور ورع اور عفت
منافات رکہتی مین ارتکاب حرام سی بلکہ ترک واجبات سی بہی منافات ہی لیکن عفت
مین داخل کرنا فعل جمیع مستحبات اور ترک جمیع مکروہات کا پس ظاہر یہہ ہی کہ یہہ
معنی شرط عصمت ہی یعنی چہ جای اینکہ تقوی مین معتبر ہوا سو غلطی کہ ترک اولی ہونا
انبیا سی اتفاق ہی چنانچہ کہا ما کہ ام کا آدم سی باوجود قول حق تعالی ولا تقربا هذه
الشجرة فتكونا من الظالمين بیل مین آیا تعایت الاعرابکہ ہماری علما کہ یہہ بہی تزئین ہے
اور یہہ معنی بعینہ معنی کراہت ہی تاری نکمن سی کہنا ہی امر کا کہ فعل مستحب ہو ترک مکروہ
لہ وجہ استحباب اور کراہت اوسکی نزدیک شارع کی ظن وجوب اور حرمت کرتا ہو
بحجت نفس الامر کی جاسی مثل اور متورع ہوگا اوس سی اجتناب لازم جانی مثلا سور اوس
حائض کا اجتناب نجاست نکرتی ہو نزدیک شارع کی مکروہ ہی سورا اوسکا اور معلوم
ہی کہ وجہ کراہت کی یہہ ہی کہ شارع نی مظنون کیا ہی کہ سا واجب الغسل الدم وسو
نقص ہوس تقوی اور ورع مقتضی سیا تکا کی سور حائض کریں اجتناب نظر واسکی لیکن مرگا
کہ استحباب کراہت حکم شرعی ہی بدون دلیل شرعی حکم استحباب وکراہت کسی چیز کا ممکن نہین

ہی بنا بر اسکی اگر کوئی شخص حکم کری کہ اجتناب میت مختص بحرمت اور محتمل النجاست کی
بلکہ سی غلہ بازار مسلمین سی گوشت کا مول لینا باوجود احتمال شرعی ہو غیرہ چنا اجتناب کرنا
مستحب ہی یہہ سہل و مکر اس و نیز مخصوص مین شارع سی حکم با اجتناب وارد نہین ہوا
بر خلاف [illegible] کہ وجہ گوشت وجہ شرع ذبح کیا ہوا اوسی کا [illegible]
گوشت کو صاف کیا ہو یا اصل شرعی دست کفار سی لی ہوا اور اہل اسلام اوس وقت
احتراز اوسی شرعی سی نکرتی ہون اور یہہ مقتضای قولہ تعالی ومن لم يحكم بما
انزل الله فاولئك هم الفاسقون حکم کرنا خلاف ما انزل اللہ
سی حرام ہی اور معنی اس آیت کی یہہ مین جو شخص کہ حکم خلاف ما انزل اللہ کرے [illegible]
فاسقون سی یہی ترجمہ اور متوہم نہو کہ وجہ استحباب اجتناب کی ان اشیاء محتمل
النجاست سی وہ استحباب ہی کہ جس سی اجتناب سور حائض متہمہ ثابت ہوتا ہی سوا
اجتناب سور حائضہ کو ایک قول معصوم سی ثابت ہی اور وہ قول یہہ ہی اذا كانت
الحائض مامونة فلا باس بالوضوء بسؤرها یعنی جب کہ حائض امانتدار ہو [illegible]
نجاست [illegible] اور وضو کی سورا اوسکی سی [illegible]
ترک [illegible] حائض [illegible] کہ ایسی مواضع مین قیاس باطل ہی [illegible]
با استحباب جمیع مظنون النجاسات بالدلیل ضعیف [illegible]
اس قول معصوم سی تمسک کرکی من الحلال بين والحرام بين وشبهات بين ذلك
فمن ترك الشبهات نجى من المحرمات ومن اخذ بالشبهات ارتكب
المحرمات من حيث لا يعلم یعنی حلال [illegible] ظاہر ہی اور شبہات

ہین درمیان انکی پس جس شخص نی کہ ترک کیا شبہات کو نجات پائی محرمات سی اور جس نی
کہ لیا شبہات کو مرتکب محرمات ہوا اس حیثیت سی کہ نہین جانتا وہ انتہی ترجمہ جو بات کہ
یہہ ہی کہ مراد شبہات سی وہ شبہات ہین کہ دلیل شرعی سی مشتبہ ہونا اونکا ثابت
ہوا وسوقت مین اجتناب اوس سی واجب ہے لیکن وہ شبہہ کہ فقط بسبب احتمال عقلی ہو
شمول اس حدیث کا اوس شبہہ کو معلوم نہین ہوتا ہی خصوصا نظر بحدیث صحیح کہ معویہ بن
عمار نی نقل کی ہی اور مضمون اوسکا یہہ ہی کہ سوال کیا جناب صادق علیہ السلام سی
کہ ایک قسم لباس ہی کہ اوسکو سابری کہتی ہین اور اوسکو مجوسی بناتی ہین اور وہ
شراب خواری کرتی ہین اور نجس بہی رہتی ہین آیا جائز ہی کہ اوسکی خرید کرون مین اور
بدون دہونی کی اوسکو پہنون مین اور اوسمین نماز ادا کرون حضرت نی فرمایا ہان
جائز ہی راوی کہتا ہی کہ پارچہ سی ایک قمیص واسطی روا بجہت اون حضرت کی دن جمعہ
کی [illegible] کہ آفتاب بلند ہوا تہا بہیجا مین اور اونحضرت نی منظور رکہا اسی بہجنی سی [illegible]
بعد [illegible] اونحضرت نی پہنا اور اوسی نماز جمعہ کی تشریف لیگئی اور نماز جمعہ ادا کی اور مثل
اسکی [illegible] وارد ہوئی ہین یہہ محل گنجایش نہین رکہتا بالجملہ [illegible]
محتمل التحریم بہی خالی از اشکال نہین ہی بلکہ [illegible] جس جگہہ کہ نص اوپر تصریح استحباب اجتناب
ثابت ہو مثل [illegible] وغیرہ کی حکم باستحباب اوسکی کیا چاہئی الا بمقتضای قول معصوم
كُلُّ شَيْءٍ مُطْلَقٌ حَتَّى يَرِدَ فِيهِ نَهْيٌ یعنی ہر چیز مطلق ہی تا اینکہ نہی اوسسی وارد ہو اور مقتضای
اصل اباحت حکم ساتہہ مباح ہونی اوسکی کیا گیا ہو اور ہر گاہ کہ حال استحباب اجتناب
محتمل التحریم امور نجاست کا بخوبی ذکر ہوا پس بدون ورود تصریح کی مادہ مخصوص مین

سب فواضع مین بعید ہی اور کسی اصل اسکا کوئی علمای متقدمین سی قائل نہین ہوا اور کسطرح
[illegible] امر اس قسم سی ہو والا لازم آتا ہی کہ وہ جماعت سابقین کہ اصحاب ائمہ [illegible]
[illegible] کرتی تہی حکم تفسیق اونکی کیا جاوی مثل ابن بابویہ اور حسن بن ولید کہ اونہون نی
تجویز سہو نبی کا [illegible] سی کی ہی اور دلیل انکی یہی ہے كُلُّ شَيْءٍ مُطْلَقٌ حَتَّى يَرِدَ فِيهِ
نَهْيٌ اور اسیطرح سے تجویز کیا ہی ابن بابویہ نی سہو نبی کو اور وضو کرنا گلاب سی اور ماہ رمضان
کا تیس دن کا ہونا علی الدوام باوجود اس امر کی کہ احتمال خلاف کا بہی ہے اور بعد اسکی
جناب شہید ثانی نی تحریر کیا ہی کہ استحباب اوس عمل کا کہ وہ [illegible] عمل مین لاتا تہا یا بعضی عارفین
اوسکو عمل مین لاتی تہی اور مانند اسکی خالی از تکلف نہین انتہت ترجمہ کلام [illegible]
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ مراد غیب سی اشیای غائبہ ہین مثل وجود حق تعالی
اور ملائکہ اور جمیع پیغمبر اور امام اور احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ وغیرہ
کے اور ایمان عبارت ہی اعتقاد اصول خمسہ سی کہ توحید اور عدل اور نبوت اور امامت
اور معاد ہی اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ مراد غیب سے غیبت صاحب الزمان
علیہ السلام ہی اور ہر گاہ کہ نماز افضل عبادات حق ہے اور زکوۃ افضل اعمال [illegible]
سی ہی اس جہت سی حق سبحانہ وتعالی [illegible] اعمال سے مخصوص ذکر [illegible] گفتگو کیا اور
متقین کو باین وصف ستایش کی چنانچہ فرماتا ہی کہ پرہیزگار وہ لوگ ہین کہ
اعتقاد لائی ہین بجمیع ما جاء به النبي وَيُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنفِقُونَ اور جناب [illegible] الماجد نی کتاب [illegible] الاسلام مین تحقیق [illegible] مین اسطرح
لکہا ہی و تحقیق [illegible] ہی کہ [illegible] رزق کی تصنیف نہین ہوتا ہے

بحل و حرمت اسو اسطی کہ مرزوق خلق بندوں کا نہیں ہے تا اونکہ متصف ہوی حل و حرمت سے
بلکہ مرزوق مخلوق اللہ تعالی ہی کہ عین خلق اور ایجاد میں متصف ہو کا قبح اور حسن سی کہ
کہ یہہ ثابت ہوا ہیں متصف ہونا رزق کا حلال اور حرام سی بر سبیل سابلہ اور مجازی بھی
حق یہہ ہی کہ حق تعالی نے خلق کیا رزق کو اور معین کے ہی سبیل تحصیل کی پس وہ ہوے
خدا رازق ہی یعنی خالق رزق ہی اور معین کرنی والا سبیل تحصیل کا ہی پس جو شخص کہ تصرف
کری رزق میں غیر سبیل سی پس وہ مرزوق ہی اس معنونسی کہ رزق اوسکا حق تعالی نے
پہنچایا طرف اوسکی اور وہ منتفع ہوا اوس سے اگرچہ وہ گنہگار ہوا بسبب تصرف کرنے
بلک خدا میں بدون اذن اوسکی کی اور جو شخص کہ تصرف کری رزق میں موافق شرع کے
پس وہ مرزوق ہی کہ روزی دی اوسکو خدا نی اور اجازت منتفع ہونیکی دی اور راضی
ہی اوسی اور یہی معنی قول حقتعالی کی ہین وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ انتہی کلامہ
اور رزق لغت میں حظ کو کہتی ہین اور عرف میں وہ چیز ہی کہ جسنی نفع پاوی حیوان
اور بظاہر معنی انفاق کے اس مقام میں صرف مال ہی سبیل خیر میں واجب و سنت
سی اور محمد بن مسلم نی امام جعفر صادق سے روایت کی ہی کہ مراد اسی انفاق علم ی
یعنی اوس چیز سی کہ تعلیم کرتی ہین ہم انکو خلق کو تا مین قوله وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مراد اس سی مومنین اہل کتاب ہین مثل عبد اللہ بن سلام وغیرہ کی اور
یہہ معطوف ہی اوپر الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ کی اور یہہ داخل ہین بیچ جملہ متقین کے
بطریق داخل ہونی خاص کے عام میں بر عکس اس صورت میں یہہ دو آیتین تفصیل متقین میں
نازل ہوی ہین اور یہہ قول ابن عباس کا ہی اور یا عطف متقین ہو پس بنا بر اسکی معنی

متقین شامل ہی یہہ ہین کہ یہہ کلام الٰہی ہادی متقی واسطی متقین کے اون لوگوں کی کہ ایمان لائی ہین اہل قبل سے
اور استمالی اس امر کا ہی پر کہتا ہی کہ مراد انسی متقین ہوں اور یہہ دونو صفت واقع ہوی
ہوں میں قوله تعالی وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ أُولَٰئِكَ
عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ معنی انزل کی یہہ ہین
نقل کے جای ایک شی کے اعلی سی طرف اسفل کی پس مراد وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
سی کتب پیغمبران سابقہ ہین اور مراد آخرت سی قیامت ہی کہ واقع ہونی اوسکی میں مطلقا
اور اصلا شک اونکو نہ ہو وہ متقی کہ باین صفت آراستہ ہین اوپر راست پر ہین جانب پروردگار
اپنی سی باین معنی کہ توفیقات ایمان جانب سی ہی نہ باین معنی کہ حق تعالی نی ایمان
اونمیں خلق کیا ہی چنانچہ مذہب اہل سنت کا ہی اور بطلان اس معنی کا صاحبان عقل پر
پوشیدہ نہیں ہی واسطی کہ کافروں میں ایمان کا خلق نکرنا اور عذاب کرنا
اس صورت میں گنہگار پر ظلم صریح ہی معاذ اللہ من ذلک اور مراد مُفْلِحُونَ سی متقین
ہین یعنی رستگاری مخصوص متقین ہی امام محمد باقر علیہ السلام سی مروی ہی کہ إِنَّ
عَلِيًّا وَشِيعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ مدرستگی علی علیہ السلام اور شیعہ اونکی رستگار
ہین اور مجاہد سی مروی ہی کہ چار آیتین اول سورہ بقرہ سی مدح مومنین میں نازل ہوی ہین
بعد اوسکی دو آیت مذمت کافروں میں إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا الی قوله وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيمٌ معنی کفر کی لغت میں پوشیدہ کرنی نعمت کی ہین اور شرع میں تکذیب
اور انکار اوس چیز کا کہ یقینا معلوم ہو پیغمبر سے اوسکو لائی ہین اور وجہ کفر نہی نام رکھنے کی
یہہ ہی اس واسطی کہ یہہ دلیل تکذیب جناب کی ہی اس جہت سی کہ شعار منکرین ہے

که وه منکر نبوت تهی اور بیهوده اخبار اون کی بی معنی استوا کی اور معنی انذار کی تخویف کی هین
اور وجه ذکر تخویف سی یهه هی که تخویف کی تاثیر قلب مین زیاده هوتی هی بخلاف جلب
نفع کی که ترک نفع ممکن هی اور حاصل ان آیات کا یهه هی بدرستیکه وه لوک که از روی
عناد انکار کیا ما جاء به النبی کا اور اصلا التفات نکیا طرف دلائل روشن کی یعنی جنکی
ایمان معلوم هو چکا نهی برابر هی اوپر اونکی خوف دلاوی تو اونکو یا نه خوف دلاوی تو اونکو
ایمان نه لاوینگے پس بسبب نظر نه کرنی اونهین کفار کی معجزات ظاهره جناب نبوی
مین بسقدر کفر راسخ هوا تها که گویا مهر کی تهی خدا نی اوپر قلوب اور اوپر کانون اونکی کی
اور بنای پر اونکی پرده هی بعضی مفسرین نی لکها هی که مراد ختم سی بیچ کفر کی نفی حق تعالی
آخرت مین کور اور کر اور بی عقل حشر کریکا اور یا مراد ختم سی ایک علامت هی که
حق تعالی ان تین عضو کافرون پر رکهی کا تا ملائکه اونکو بدین علامت پهچانین اور لعنت
کرین پس حاصل اس آیت کا یهه هی هرگاه که کفار از روی عناد اور انکار کی اصلا التفات
طرف اسلام کی نکرینگے پس گویا اس مرتبه کو پهنچی هین که امید ایمان کی انسی باقی
نهین رهی اور شعور دریافت کرنی حق مین بمنزله اوس شخص کے هین که جو ان تین اعضا
بیناوسکی هو اور اگر اس آیت کو محمول بمعانی ظاهره کرین ظلم صریح حق تعالی پر لازم آتا
هی حالانکه حق سبحانه تعالی فرماتا هی که لیس بظلام للعبید اور یهی حق تعالی فرماتا
هی لا اکراه فی الدین اور ازین قبیل اور آیات بهت سی هین بنابر طول کے
ذکر نکیا لفظ غشاوه مین متون اعراب جر زبر هین اور ضمه نکا بنابر ابتدا هی گویا که عبارت
اسطرح پر هی غشاوة علی ابصارهم وعذاب لهم یعنی پرده هی اوپر انکهون

اونکی

اونکی کی اور عذاب عظیم هی واسطی اونکی منقول هی که عبدالله بن سلول اور منعب بن قشیر او
تابعین اونکی ظاهر مین اقرار و بازبان اظهار اسلام کیا چاهتی اور دل مین اونهی عقاید پر رهنا
چاهتی تا دست مسلمانون سی رهائی پاوین اور ساته تقرب مسلمانون کی مشرف هوون حقیقت
پیغمبر مین اور اسرار مسلمانون سی مطلع هو کر کفار کو اوس سی آگاه کرین پس باتفاق گروه
حضرت رسالت کی آئی اور اظهار اسلام کیا لهذا حق تعالی نی واسطی آگاه کرنی جناب نبی
صلی الله علیه وآله وسلم کی فرمایا بالتکمیل دوم در بیان آیات رکوع اول سوره بقره
هی اور جزو اول مین شانزده رکوع مین بنابر ایکی پس وه عبارتین که قول حق تعالی
بسم الله الرحمن الرحیم الم ذلك الكتاب
لا ریب فیه هدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون
الصلوة ومما رزقناهم ینفقون سی پیدا هوتی هین مذکور هوتی هین تفصیل اسکی
یهه هی که الم ذلك الكتاب چند حرف مین عدد اسکی حساب زبر جاری سی چون مین مطابق اسکی
یهه عبارت پیدا هوتی هی علی ولی الله هو امام الحق اور حیدر و کی حساب
بینات مین سی چو بیس هوتی هین خارج هوتی هین مطابق اس عدد کی یهه عبارت
علی هو امام بالحق والمتقین سات حرف هین اور عدد اسکی حساب زبر جمیع
سا نهه مین مطابق اسکی یهه عبارت پیدا هوتی هی لموالی الائمة وحبهم
ولموالی آل النبی والاتباع حاصل اسکا یهه هوا هی که یهه کتاب هی کوئی
اسکی هدایت هی واسطی موالیان نبی کی اور واسطی دوستان آئمه کی اور هدایت هی واسطی
موالیان آل نبی کی اور شیعیان اونکی کی پس عبارت عربی اس نهج سی

شلا ہوکی ھدی گی للمتقین ای ھدی لموالی الائمۃ وحبہم وھدی گی
لموالی آل النبی والاشیاع اور عدد للمتقین کے بحساب بینات دو ہی اکہتر
ہوتی ہین مطابق اسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی ھؤلاء محبوا علی واولاد
جنا اور وھم محبوا علی واولادہ اور عدد الغیب کی کہ پانچ حرف ہین بحساب
زبر ایک ہزار تینتالیس ہین مطابق اسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی احیاء الناس
وانبساطھم وقیام المھدی الھادی واحیاء موالیہ قبل یوم
الحساب ومما رزقناھم ینفقون ستر ہ حرف ہین عدد اوسکی بحساب زبر کی چھبیس
… عبارت پیدا ہوتی ہی ومما علمنا کلامنا یقرؤن
اور تائید کرتی ہی اسکی وہ روایت کہ ذکر کیا اوسکو علی بن ابراہیم نی درایتی
اور اوسنی محمد بن ابی عمیر سی اور اوسنی جمیل بن صالح سی اور اوسنی مفضل سی اور اوسنی
جابر سی اور اوسنی ابی جعفر علیہ السلام سی کہ فرمایا اون حضرت نی کہ الم اور جو حرف
کہ قرآن مین ہی مقطع کئی گئی ہین اسم اعظم اللہ سی اور ترکیب دی ہی اوسکی رسول نی
یا امام علیہ السلام نی پس اگر کوئی دعا جو اوس حرف کری طلب کری البتہ مقرون
بالاجابت ہوتی ہی بعد اسکی جابر نی کہا کہ مینی کہا کہ قول حق تعالی کا ہی ذلک الکتاب
لاریب فیہ کیا معنی ہین فرمایا الکتاب امیر المؤمنین لاشک فیہ انہ امام ھدی
للمتقین یعنی کتاب امیر المؤمنین ہین کچھ شک وریب اوسکی نہین اور تحقیق کہ وہ امام ہادی
ہین واسطی متقین کی پس یہہ دونو جملی … ان ہماری قول کی ہین کہ ھم المتقون مین جن
وہ پرہیزگار ہی والوسی ہین … یؤمنون بالغیب … ہین یعنی شیعیان

ہمارے ایمان لاتی ہین ساتھ غیب کی وہ غیب یہہ ہی کہ عقد او برانگیختہ ھو النبی …
ہین اور ایمان لاتی ہین ساتھ حشر اور رجعت کی اور قائم ہونی قائم آل محمد کی اور …
ومما رزقناھم ینفقون قال مما علمناھم القرآن یتلون یعنی …
فرمایا کہ مراد ومما رزقناھم ینفقون سی یہہ کہ اوس چیز کی کہ ہمنی اونکو تعلیم کیا
قرآن سی تلاوت کرتی ہین اور زبر للمتقین سی لموالی علی وصی الرسول اور بینات
ھم موالی علی واحباؤہ اور زبر الغیب سی الخلف الصالح ھو
المھدی الھادی اور بینات سی کہ وہ ستر ہین ہوتی ہین یہہ عبارت پیدا ہوتی
ھو ابن الحسن اور مجموع زبر اور بینات الغیب سی کہ …
… ہوتی ہین یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی حجۃ اللہ صاحب العصر والزمان ھو
المھدی الھادی اور قول حق تعالی کا ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم
ام لم تنذرھم لا یؤمنون کہ بعد آیات سابقہ مذکور ہی پس توضیح اسکی یہہ ہے
ان الذین کفروا بارہ حرف ہین بحساب زبر ایک ہزار ایک سی اونچاس عدد
ہوتی ہین مطابق اسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی من جحدوا باللہ وبما امن بہ
ھؤلاء المؤمنون بان اللہ احد وباحمد حبیبہ وعلی وکیل نبیہ والہ
پس حاصل اس کلام کا یہہ ہی بدرستیکہ وہ مردمان کہ کافر اور منکر ہوئی ہین ساتھ
اوس چیز کی کہ ایمان لاتی ہین ساتھ مومنین بتحقیق کہ خدا واحد ہی اور احمد حبیب اوسکا ہی
اور علی وکیل نبی اللہ ہی اور عقاد آل اوسکی کا کہتی ہین برابر ہین اسطی اون کے …
خوف دلاوی تو اونکو یا نہ ڈراوی تو وہ ایمان نہ لاوینگی اور ہرگز راہ راست پر نہ آوینگی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ

اور بعضی لوگوں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے کہ ایمان لائے ہیں ساتھ خدا کے اور ساتھ روز قیامت کے اور حالانکہ نہیں وہ

بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْ

ایمان لانے والے فریب دیتے ہیں خدا کو اور لوگوں کو کہ ایمان لائے اور نہیں فریب دیتے مگر

نَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ

آپ کو اور نہیں جانتے ہیں بیچ دلوں اونکی کے بیماری نفاق کی ہے پس زیادہ کیا

اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ

خدا نے بیماری اونکی اور واسطے اونکے عذاب ہے دردناک بسبب جھوٹ کہتے تھے اور جب کہا جاتا ہے

لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ

واسطے اونکے کہ فساد کرو تم بیچ زمین کے کہتے ہیں سوا اسکے نہیں ہم مگر اصلاح کرنے والے ہیں آگاہ ہو

اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا

تحقیق وہ ہی مفسد ہیں ولیکن نہیں جانتے ہیں اور جب کہا جاتا ہے واسطے اونکے کہ ایمان لاؤ

كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ

جیسے کہ ایمان لائے ہیں اور مومنین کہتے ہیں کیا ایمان لاویں ہم جیسے کہ ایمان لائے بیوقوف آگاہ ہو تحقیق

هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وہی ہیں احمق ولیکن وہ نہیں جانتے ہیں اور جب ملاقات کرتے ہیں اون لوگوں سے کہ ایمان لائے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ

کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جبکہ خلوت کرتے ہیں طرف شیطانوں اپنے کے کہتے ہیں تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہیں سوا اسکے نہیں ہم

مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ

ہنسی کرتے ہیں خدا ہنسی کرتا ہے ساتھ اونکے اور ڈھیل دیتا ہے اونکو بیچ سرکشی کے در حالیکہ

يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

سرگرداں ہونگے یہ وہ لوگ ہیں کہ مول لیا اونہوں نے گمراہی کو عوض ہدایت کے

فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ مَثَلُهُمْ

پس نہ فائدہ کیا تجارت اونکی نے اور نہیں ہیں وہ ہدایت پانے والے مثل اونکی

كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ

مانند مثل اوس شخص کی ہے کہ روشن کرے آگ پس جب کہ روشن کر دیا گرد اوسکے کو لے گیا

اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّ

خدا نور اونکا اور چھوڑ دیا اونکو بیچ تاریکی کے در حالیکہ نہیں دیکھتے ہیں بہرے ہیں

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ

گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ نہیں پھرینگے یا مثل اونکی مانند مینہ کے ہے آسمان سے بیچ اوسکے

ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

تاریکی ہے اور گرج اور چمک کرتے ہیں اونگلیاں اپنی بیچ کانوں اپنے کے

مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

واسطے خوف آواز بجلی کے واسطے خوف مرگ کے اور علم خدا کا احاطہ کرنے والا ہے ساتھ کافروں کے

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا

قریب ہے بجلی کہ اوچک لے آنکھیں اونکی ہر گاہ روشنی دیتی ہے واسطے اونکے چلتے ہیں

فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ
بیچ اوسکی اور ہر گاہ وہ تاریکی اوپر اونکی لاحق ہوتی ہی کھڑے ہو رہتے ہیں اور اگر چاہتا خدا لیجاتا
بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
شنوائی اونکی کو اور بینائی اونکی کو تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہی
معنی خدعہ کی لغت میں یہہ ہیں کہ توہم میں ڈالنا غیر کو خلاف اوس چیز کی کو پوشیدہ رکہنا
اوسکی اور مخادعت دو شخصوں میں ہوتی ہی بطرح سی کہ خاصہ مفاعلت کا ہی اور مخادعت
کرنا اونکا ساتہہ خدا کی بظاہر ممکن نہیں ہی یعنی مکر کرنا ساتہہ خدا کی محال ہی اسواسطی کہ
نہیں ہی پوشیدہ اوپر اوسکی کوئی امور مخفیہ سی اور اسواسطی کہ کفار ونکا بہی قصد کہ
ساتہہ خدا کی نہ تہا بلکہ مراد مخادعت رسول اللہ سی بنا بر اسکی کہ معاملہ رسول معاملہ خدا ہے
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ اور حق تعالی فرماتا ہے
إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ اور یاہہ کہ صورت معاملہ کفار کے
ساتہہ خدا کی اسطرح سی کہ ظاہر میں اقرار ایمان کرتی ہیں اور باطن میں کفر رکہتی ہیں اور
صورت معاملہ خدا کی ساتہہ کفار کی اسطرح سی کہ اجرا ہی احکام مسلمین اوپر کیا حال انکا
نزدیک حق تعالی بدتر از کفار ہیں پس یہہ دونو صورت معاملہ مخادعین ہی مرض
حقیقۃ وہ چیز ہی کہ جو عارض ہوتی انسان کو اور خارج کر دی اعتدال خاص سی اور موجب
خلل افعال ہوا اور مجازا اعراض نفسانیہ کو بہی کہتی ہیں کہ جنسی خلل کمال نفس میں
ہو مثل جہل اور بد عقیدہ ہونا اور حسد اور عداوت اور حب معاصی کے
اسواسطی کہ یہہ چیزین مانع ہیں تحصیل فضائل سی اور باعث پہنچانا و[illegible]

ہیہ چیزیں طرف زوال حیات حقیقی ابدی کی اور حاصل معنی اس آیت کی یہہ ہیں کہ گویا
کہ زیادہ کیا خدا نی مرض اونکی کو بسبب ترک کرنی اوس الطاف اور توفیقات کی
کہ مومن کو عطا کرتا ہی کہ بسبب اوسکی ایمان لاتا ہی اور نسبت زیادتی کی طرف اسکے
اسواسطی ہی کہ حق تعالی ان امور کو بجالاتا ہی کہ اونکی سبب سی حسد اونکا زیادہ
ہوتا ہی پس درحقیقت یہہ نسبت طرف خدا کی مجاز ہی عاصم اور حمزہ اور کسائی نے
يَكْذِبُونَ کو [illegible] پڑہا ہی اور باقی قاریوں نی بہ تشدید پڑہا ہی اور وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
معطوف ہی اوپر یکذبون کی یا معطوف ہی اوپر يَقُولُ کی اور معنی فساد کی لغت میں
یہہ ہیں کہ ایک شی کا خارج ہونا اعتدال سی ہی اور صلاح ضد اوسکی ہی اور مراد فساد سے
بیچ زمین کی یہہ ہی کہ برانگیختہ کرنا حرب کا بسبب مکر کرنی کی ساتہہ مسلمانوں کی اور
ان پر فسیل اور فتنوں سی پس در حقیقت فساد بیچ مَا فِي الْأَرْضِ کی ہی لوگوں
اور دواب اور کہیتیوں سی ہی اور کسائی اور ہشام نے قِيلَ باشمام ضمہ اول
پڑہا ہی اور قیل سے جو فاعل سمجہا جاتا ہی وہ حق تعالی ہی یا رسول اسکا یا بعض
مومنین میں [illegible] قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ جواب ہی إِذَا کا کہ وہ اور قول آنحضرت
کہا او [illegible] کہ نہیں ہیں ہم مگر اصلاح کرنی والے اور بیضاوی نی ذیل تفسیر آیت
إِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا الخ میں لکہا ہی کہ کمال ایمان مجموع دو امر کی حاصل ہوتا ہے
ایک اعراض کرنا اوس چیز کی سزاوار نہو کرنا اوسکا چنانچہ مقصود لَا تُفْسِدُوا کا
اور عقیدہ [illegible] کا چنانچہ مقصود آمِنُوا کا ہی تنبیہ اسکلام سی معلوم
ہوتا ہی کہ بتر و مقدم ہی تولی پر اور حق تعالی [illegible] کو زبان [illegible] جاری کیا

انتہی اور مراد ناس سی وہ لوگ ہین کہ جو کامل انسانیت مین ہون کہ مقتضای عقل پر عمل کرتے
ہون اس صورت مین الف لام جنس کا مراد ہی اور یا مراد الف لام سی عہد ہی کہ اشارہ طرف
جناب نبوی صلعم کی ہی کہ وہ شخص کہ جو ساتھ اونکی ایمان لایا ہی کہا اونہون نے کہ کیا ایمان
لاوین ہم جس طرح سی کہ ایمان لائین ہین حمقا اور ہمزہ دیکھئے مین واسطی انکار کی ہی اور مراد سفہا سی
او قلت عقل اور بدی رائی کی ہی اور حلم مقابل اوسکی ہی منقول ہے کہ عبد اللہ ابن ابی
اور دستا بعان اوسکی ایک روز ساتھ جناب امیر المومنین علیہ السلام اور ایک جماعت
صحابیوں سے ملاقات کی ہر ایک نی ان مین سی خوشامد کی مدح و ستایش اونکی کی اون حضرت نے
فرمایا کہ ای عبد اللہ خدا سی خوف کر اور نفاق کو ترک کر اور بہ نیت خالص ایمان لا کہا
اوسنی کہ ای ابو الحسن ہمکو نفاق کی نسبت نکر ساتھ کی کہ ہم مانند تمہاری ایمان لائی ہین اور
ساتھ رسول کی اعتقاد رکھتی ہین حق تعالی نی بجہت تکذیب اون منافقین کی اور تصدیق
جناب امیر المومنین کی نازل کیا وَاِذَا لَقُوا الَّذِينَ اٰمَنُوا معنی لقا کی مصافحہ کی ہین کہا
جاتا ہی لقیتُہٗ و لاقیتُہٗ اِذَا صَادَفْتُہٗ یعنی ہان عرب مین کہتی ہین کہ
ملاقات کی مین اوس سی اور تیسکہ ہم صدف ہوا اوسی اور معنی خلو کی منفرد ہونیکی ہین اور مراد
شیاطین سی وہ لوگ ہین کہ جو مماثل شیطان ہین تمرد مین اور سیبویہ نی نون شیطان مین دو
قول کہی ہین ایک یہہ کہ نون اصلی ہی بنا بر اشتقاق کی شطن سی اور معنی شطن کی بعید ہونے
ہین چونکہ شیطان دور ہوا صلاح سی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ یہہ نون زائد ہی
بنا بر اشتقاق اوسکی شاط سی اور معنی شاط کی باطل ہونیکی ہین اور مراد معکم سی مومنین
دین ہی ساتھ تمہاری ہین ہم بیچ دین کی اور اعتقاد کی اور معنی استہزا کی سخریہ

کی ہین اور استخفاف کی اور معنی استہزای خدا کی ساتھ اون لوگوں کی یہہ ہین کہ جزا سخریہ کی
اونکو دیگا اور عرب مین محاورہ ہی کہ جزای گناہ کو گناہ بسبب مشاکلت اوسکی کہتے ہیں
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی روایت ہی کہ قیامت کی دن منافق بسبب نور
مومنونکی پل صراط سی گذر جاوینگے جب دروازہ بہشت پر پہنچینگے اور
بہشتکو بہ زینت اور بار آستکی تمام دیکھینگے چاہینگی کہ پاؤن اوٹھا کر داخل
بہشت مین رکھین آتش دوزخ اونہین کھینچ لیجاویگی عوض کرینگی بار الہا
ہرگاہ ہم لائق دوزخ تہی کسواسطی ہمکو منع کیا کہ ساتھ مومنونکی متوجہ بہشت ہوئی اور
بہشتکو بہ زینت سجا دیکھا خطاب الہی پہنچیگا کہ یہہ جزا اوس عمل کی ہی کہ
دنیا مین ساتھ مومنونکی سستی تہی اور معنی يَمُدُّهُمْ کی زیادہ کرنی اور
تقویت دینیکی ہین اور یہہ مشتق ہی قول عرب سی کہ مدا الجیش ہی اور یہہ اصل عرب
او سوقت بولتی ہین کہ جسوقت کہ لشکر کو زیادہ کرین تفسیر بیضاوی مین بنا بر مسلک
معتزلہ کی اسطرح سی لکہا ہی ہرگاہ کہ مانع ہوا اللہ اونہین منافقین سی الطاف اور
توفیقات اپنی کا کہ مومن کو عطا کرتا ہی اور مخذول کیا اونکو بسبب کفر اور اصرار
کرنی کی اور مسدود کیا واسطی اونکی راہ ہای توفیق کو پس بسبب اسکی زیادہ
ہوئی تاریکی قلب کی پس زیادتی اونہون نی طغیانی مین نسبت اسکی
اسناد طغیان طرف حق تعالی سے کے مثل اسناد فعل طرف سبب اسکی
ہرگاہ کہ حق تعالی سبب ترک الطاف کا ہو کہ وہ سبب برای زیادتی ظلمت
قلوب منافقین کا اللہ انتہی اس زیادتی ظلمت کی طرف حق تعالی سے

اوسپس اسناد فعل بطرف مسبب الاسباب ہی انتہی محصلہ پوشیدہ نرہی کہ
ذکر کرنا قول معتزلہ اس مقام مین حیثیت کو رہی مشعر ہی بطرف بطلان اور تضعیف
قول معتزلہ کی اور ہرگاہ کہ مسلک معتزلہ اس باب مین موافق مسلک امامیہ اثنا عشریہ
ہی لہذا اعنان قلم بطرف رضاوی کی معطوف کی جاتی ہی بنا برین علیہ مرقوم ہوتا ہی کہ
اگر متعذر ہونا ظواہر کلام الٰہی کا بنابر کسی مسلک کی لازم آتا ہوا اور یہہ دلیل بطلان
مسلک کی ہو پس چاہیی کہ کوئی مسلک مقرون بصواب نہوا سواسطی کہ کوئی مسلک
ایسا نہو گا کہ ظاہر بعضی آیات کا مخالف اوس مذہب کی نہو پس جسطرحسی کہ ظاہر بعض
آیت کا مخالف مسلک معتزلہ ہی اسیطرح سی ظواہر آیات دیگر کا مخالف مسلک اشاعرہ
ہی کہ خالق خیر وشر حق تعالی کو جانتی ہین اسواسطی کہ اکثر آیات کلام ربانی ایسی ہین
کہ جنسی حق تعالی کو خالق افعال بندگان جانتی ہین اسواسطی کہ اکثر آیات کلام ربانی
ایسی ہین کہ جنسی حق تعالی کو خالق افعال بندگان نہین جانتی ہین اسواسطی کہ اکثر
آیات کلام ربانی ایسی ہین کہ جنسی نسبت افعال کی طرف بندونکی معلوم ہوتی ہی
مثل اسکی کہ قبل ان آیت کی نسبت استہزا کی طرف منافقین کی ہے چنانچہ
إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ سی معلوم ہوتا ہی اور اسیطرحسی
وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ سی اور اسیطرح أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ
سی اور اسیطرح وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ اور اسیطرح وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ
سی اور اسیطرح آیات کثیرہ ہین کہ متتبع اور متفحص کلام الٰہی پر پوشیدہ
نہین ہین اور یہہ کمال بیحیائی ہے کہ انسان اپنی عیوب خانگی پر نظر

نظر نکری اور عیوب دیگران کا متفحص ہو اور اگر کوئی کہی کہ یہہ اعتراض بنا بر جمیع مسالک
کی لازم آتا ہی پس لازم ہی کہ جواب اسکا جانب امامیہ سی بہی غایت الامر جو کچھ
پس وہی جواب بنا بر مسلک اشاعرہ کی بہی ہوگا جواب [illegible] کہ اولا
جواب از جانب امامیہ مرقوم ہوتا ہی اور ثانیا عدم اجرای اس جواب کا
بنا بر مسلک اشاعرہ کی پس معلوم کیا چاہی کہ قاعدہ کلیہ تاویل آیات اور اخبار
مین یہہ ہی کہ جو امر بادلہ قطعیہ عقلیہ اثبات پہنچی پس وہ آیت کہ مخالف اوس
امر کے ہو تاویل کیجاتی پس اس بات مین اوس اعتقاد [illegible]
اور جسکا اعتقاد کا بادلہ عقلیہ قاطعہ ثابت ہو آیات مخالفہ اوس مذہب کی
تاویل کیا جاتا ہی چنانچہ عقیدہ امامیہ درباب افعال عباد یہہ ہی کہ افعال
بندگان باختیار اور قدرت اونکی صادر ہوتی ہین اور دلیل اونکی
اس عقیدہ پر یہہ ہے درصورتیکہ خالق افعال بندگان حق تعالی ہو ظلم
صریح حقتعالے پر لازم آتا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی مثلا اگر کوئی
شخص غلام اپنی کو باندہ کر فرش نفیس اپنی پر ڈال دی اور اوسکو اسی حال
رہنی دی یہانتکہ وہ بول اور براز کر دی اور بعد اسکی اوسپر زد و کوب
کری اس صورت مین یقین کلی ہی کہ عقلا اوس آقا کو منسوب بظلم کرینگے
اور حق سبحانہ وتعالی کلام مجید مین فرماتا ہے وَلَيْسَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيدِ اور اس سی کیا ظلم زیادہ ہوگا کہ خود حق تعالی افعال محرمہ
کو دست عباد سی صادر کری اور بعد اسکی صدور اوس فعل پر معذب کرے

اور ہرگاہ کہ یہہ موقوف اوپر بیان حسن و قبح عقلی کی ہی لہذا امامیہ کو قباحت ظلم
بادلۂ عقلی اور نقلی بوجہ احسن میسر ہوی اور اس صورت مین بادلۂ قاطعہ مقصود امامیہ
ثابت ہوا بنابر اسکی جسن آیت سی ظلم حق تعالی ثابت ہوتا ہو تاویل کی جاتی
ہی بخلاف اشاعرہ کی ہرگاہ کہ وہ عقل سے دست بردار ہوئی ہین لہذا
اون آیات کو کہ جنسی خلق افعال بندگان اوپر حق تعالی کی ثابت ہوتا ہی ظاہر پر
محمول کرتی ہین حال انکہ قباحت اسکی کالشمس فی رابعة النهار
روشن اور منجلی ہی لیکن چونکہ اشاعرہ اہل سنت نخاغیش سیرت
دیدہ و دانستہ اس امر حق سی چشم پوشی کرتی ہین اور علاوہ اس سے
عجب تر یہہ ہے کہ ہرگاہ افعال معتزلہ ہی مخلوق الٰہی بنابر مسلک اشاعرہ کے
ہین پس طعن و تشنیع کمال بیہودہ ہے الحال ادلۂ حسن و قبح عقلی بیان
ہوتی ہین اول احتجاج امامیہ یہہ ہی کہ اگر جمیع افعال مساوی ہون اور حصول رجحان
ایک کا دوسری پر نہو پس منع کرنا بعضی سی اور امر کرنا بعض پر ترجیح بلا مرجح
لازم آتی ہے اور ترجیح بلا مرجح باطل ہے دوم یہہ ہی کہ اگر حسن و قبح
منحصر بشرع ہو تو چاہئی کہ منکرین شرع قائل اسکے نہون چنانچہ براہمہ
کہ سب منکر جمیع ادیان اور شرائع ہین لیکن قائل حسن و قبح عقلی کی
ہین اور دلیل اسکی بداہت عقلی کو کہتی ہین سوم یہہ ہی کہ اگر حسن و قبح منحصر
بشرع ہو تو چاہئی کہ حق تعالی سے امر کفر اور تکذیب انبیا اور تعظیم اصنام
اور مداومت زنا اور چوری پر اور منع عبادات سی نیک ہو اسواسطی کہ

ان امور مین بنابر اس تقدیر کی در حقیقت کوئی قباحت نہین ہی پس وجہی کدام
کیا حق تعالی نے ساتھہ ان امور کی نیک ہوتی چہارم یہہ ہی کہ حق تعالی
فرماتا ہی وَاِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا
وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ اَتَقُولُونَ
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ اس آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ
فحشا کا امر ہونے پر اور قول حق تعالی اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
اور یہی ثابت ہوتا ہی کہ عدل اور احسان اور فحشا اور منکر امر و نہی سی
مقدم ہین اور مثل اسکی آیات کثیرہ ہین کہ جنسی معلوم ہوتا ہی کہ افعال امر
و نہی موصوف بحسن و قبح تھی پنجم یہہ ہی کہ روایت کیا اوسکو ابی بصیر نے
ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ اون حضرت نی فرمایا جس شخص نی گمان کیا
اس امر کا کہ خدا امر بفحشا کرتا ہی پس تحقیق کہ اوس نی تکذیب کی خدا
اور جس شخص نی زعم کیا کہ خیر و شر اوسی کیطرف سی ہے پس تحقیق کہ
تکذیب کی اوسنی خدا کی اور یہی روایت کی ہی مفضل نی اون حضرت سی کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نی جس شخص نی کہ زعم کیا کہ حق تعالی
امر بدی سی کرتا ہی پس تحقیق کہ اوسنی تکذیب کی خدا کی اور اسیطرح سی بہت سی
احادیث مین کہ ذکر کرنا اونکا باعث طول کا ہوتا ہی اور ہرگاہ کہ ان ادلۂ عقلی
اور نقلی سی ثابت ہوا کہ افعال بندگان کا کہ ثقلین انس و جان بلا واسطہ

نہین ہی پس جو بات کہ خلاف اسکی ہوتا دلیل پذیر ہی پس اس صورت مین وہ
تغیر کہ جانب متغیرلہ سی مصنف بیضاوی نی ذکر کیا ہی کمال مستحسن ہو رجائے
الحال اولہ ... بیان ہوتی ہین اول دلیل یہہ ہی کہ افعال بندگان اضطراری
ہین پس اس صورت مین بحسن وقبح موصوف نہونگی لیکن دلیل دوسری
دعوی کی یہہ ہی پس اجماع اور بداہت عقل سی معلوم ہوتا ہی کہ افعال اضطراری
موصوف بحسن وقبح نہین ہوتی اور لیکن دلیل دعوی اول کی پس یہہ ہی
کہ بندہ ترک فعل ... قادر ہی یا نہین در صورت ثانی عین اضطرار ثابت ہوا
اور در صورت اول احتیاج طرف مرجح کی ہی یا نہین در صورت ثانی ترجیح بلا
مرجح لازم آتی ہی اور وہ باطل ہی اور لزوم انسداد باب اثبات صانع
ہوتا ہی اور در صورت اول مرجح سی فعل لازم ہی پس اضطرار لازم ہوگا اور
یا لازم نہوگا تو پس اولا صدور اوسکا ممکن نہو تو پھر بعد اسکی احتیاج مرجح
کی ہوگی اور اسیطرح سی تسلسل لازم آویگا یا دور اور جواب اسکا نقض یہہ ہے
کہ اسی دلیل سی اضطرار افعال واجب تعالی بھی ثابت ہوتا ہے پس جو جواب
اسکا اشاعرہ دینگی وہی جواب ہمارا بھی ہی اور ازین قبیل اور دو دلیلین
مخالفین کی ذیل تفسیر آیہ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ مین
مذکور ہونگی ہین اس مقام مین مذکور نہوئین اور طغیان ساتھ ضمہ اور
کسرہ کے مثل لُقیان اور لِقیان کی تجاوز کرنا حد سی ہی بیچ
عصیان اور کفر کے اور اصل اسکی تجاوز الشیء عن مکانہ ہی

او رجنگی نی البصیرہ کی تحریر بیچ ایک امر کی او رمعنی تجارت کی طلب ربح بیچ
اسی اور ربح زیادتی او پر اصل مال کی ہی اور تفسیر مَا كَانُوا مُهْتَدِينَ
کی یہہ ہی کہ نہین ہین وہ کہ ہدایت پانی والی ہون واسطی ... طریقون کی
کہ مقصود ہی تجارت سی سلامتی راس المال کی ہی ساتھ زیادتی
حال اسکہ انہون نی تحقیق کہ ضائع کیا دونو مطلوب کو واسطی کہ راس
مال اونکا فطرت سلیمہ ہی اور عقل صرف ہی ... اعتقادات حقہ
ہوئی باطل ہوئی استعداد اونکی اور تخلل پذیر عقل اونکی اور نہ پانا او
واسطی اونکی راس مال کہ جسکی سبب سی متوسل ہون طرف جستجو حق کے
اور پہنچنے کمال کے پس باقی رہی وہ خائب او خاسر اور نا امید
فائدہ سی اور اصل مال سی اور پھر گاہ کہ حق سبحانہ تعالی نی حقیقت حال
بیان کی بعد اسکی واسطے زیادتی توضیح کی بضرب المثل ذکر اونکا
کرتا ہی مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي الخ اور معنی مثل کے
بیچ اصل کے نظیر کی ہین عرب مین بولتی ہین مِثْل ومَثَل ومَثِیل مانند
شِبْه اور شَبَه اور شَبِیہ جسکی نقل کی گئی لفظ مثل کی واسطی اوس
قول کے کہ جسمین تمثیل لائی گئی ہو اور خالی غرابت سی نہو اور بعد اسکی لفظ
مثل کی مستعار ہوئی ہی واسطی ہر حال کی یا قصہ کی یا صفت کی کہ جسکی شان
غرابت ہو مثل قول حق تعالی کی مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ اور
مثل قول حق تعالی کے لِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَى اور حاصل معنی اس کا

یہہ ہی کہ حال عجیبہ اونکا مانند حال اوس شخص کی ہی کہ جو جلاوی آگ کو اور
الذی بمعنی الذین کی ہے اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ الذین جمع نہین ہے
بلکہ مزید علیہ ہی الذی کا جسمین واسطی زیادتی معنی کی ہی اور اسیواسطی الذین پیدا آیا ہو
بنابر لغت فصیح کی لیے لغت فصیح کہ جسپر قرآن نازل ہوا ہی اور ہرگاہ
کہ جمع ہونا اسکا ثابت نہوا پس واحد اور جمع اوسمین برابر ہی اور معنی استیقاد کے
طلب وقود کی ہین اور وہی روشن ہونا نار کا اور بلند ہونا شعلی کا اور
تفصیل اس مثل کی یہہ ہی یعنی جسطرح سی کہ چند اشخاص واسطی دیکھنی راہ کے
اور خوف کم کرنی راہ کی شب تاریک مین آتش روشن کرین اور ہرگاہ
کہ وہ آتش اطراف کو روشن کری اور حق سبحانہ تعالی اوس روشنی کو
بجھادی اور وہ بسبب تاریکی کی بیابان مین حیران اور سرگردان
ہین اسیطرحسی حال منافقونکا ہی کہ شب تیرہ ضلالت مین بسبب اظہار
کلمہ اسلام کی خوف شمشیر مسلمانونسی امین ہوتی ہین اور ساتھہ مسلمین کے
مختلط رہتی ہین اور نفس اور مال اپنی سی بی خوف رہتی ہین حق تعالی
وقت مرگ کی نور ظاہری اونکا کہ وہ اقرار ایمان ہی ساتھہ زبان کی تاریک
کرتا ہی بسبب کفر باطنی اونکی کی اور وہ روشنی ایمان کی تاریکی عقوبت سے
بدل ہوتی ہی اور تاریکی عذاب مین رہتی ہین اور اصلا راہ باہر آنی کی اوس
نہین دیکھتی ہین ہرگاہ وہ جماعت کہ حال اونکا ایسا ہی کہ حق تعالی نی اون
کی حق مین فرمایا ہی صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ الخ پس ہو تسبیح انکی ہے

لیے ہوئی اور اوس فرشتہ کی ہی کہ ابر کو اطراف عالم مین لیجاتا ہی اور جناب امیر
المومنین علیہ السلام سی مروی ہی کہ برق روشنی ایک تازیانہ کی ہی کہ
فرشتی ہر ابر کو مارتی ہین اور بروایت دیگر ایک تازیانہ ہی نور کا کہ فرشتی ہر
طرف ابر کو مارکر لیجاتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ رعد صدا ہی برہم خوردن پارچے
ابر کی اور برق وہ آتش ہی کہ بسبب اوس برہم خوردن پارہائی ابر کی نکلتی
ہی ماحصل اسکا یہہ ہی کہ منافقین کی مثال اون لوگون سی ہی کہ گرفتار باران
ہوئی ہون اور ہر مرتبہ رعد و برق اوسمین ظاہر ہوتی ہو واللّٰہ محیطٌ بالکافرین
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ حق تعالی نی تشبیہ دی ہے
باران کو کہ آسمان سی نازل ہوتا ہی ساتھہ قرآن کی اور ظلمات و رعد
و برق کو تشبیہ دی ہی اون آیات قرآن سی کہ جنسی خوف عذاب معلوم ہو
اور روشنی اور صاعقہ کو مشابہت دی ہی ساتھہ اون آیات کی کہ جنسی
خوف آخرت معلوم ہوتا ہی اور ابن مسعود سی منقول ہے کہ دو منافق پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی فراری ہوی اور مدینہ سی باہر گئی اثنای راہ مین باران
شدید با رعد و برق لاحق ہوا جسوقت کہ بجلی چمکی چند قدم راہ چلتی تہی اور
وقت تاریکی توقف کرتی تہی اور ہرگاہ کہ آواز رعد پیدا ہوتی تہی انگشت اپنی
کان مین رکھتے تہی تا ہول اوسکی سی ہلاک نہون اور ہرگاہ کہ عتاب ہوتی
تہی کہتی تہی کاش زود تر صبح ہوتی کہ نزدیک پیغمبر خدا کے حاضر ہوتی
اطاعت اوسکی کرتے ہرگاہ کہ صبح ہوتی نزدیک پیغمبر خدا کی آئی اور ایمان لائے

اور برابر ہی نام مومن ہوئی لہذا حق تعالی نی منافقان مدینہ کو بحال ان کی
تشبیہ دی اور خبر دیا کہ مثل انکی مثل اون لوگونکی ہے کہ بجہت برسش وہم ا
...تی تہی تا صاعقہ اونکو ہلاک کری علی کل شیء قدیر تک منقول ہی
کہ ہرگاہ منافقین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آتی انگشت گوش مین
رکہتی تہی اس سبب سی کہ مبادا حکم خدا در باب قتل منافقون نازل ہو پس حق تعالی
نی اونکو تشبیہ دی ساتہہ اوس جماعت کی کہ انگشت پیچ کان اپنی کی خوف
سن لی صدائی صاعقہ سی کہتی اور ہرگاہ دین بصیرت ودلیل روشن قرائے
سنتی تہی قریب ہوتا تہا کہ قلوب انکی بجہت اوس دلیل کی نورانی ہون
لہذا حق تعالی نی تشبیہ دی اونکو ساتہہ برق کی کہ بسبب درخشندگی کی
قریب تہا کہ دیدہ ہائی سحاب باران کو روشنی پہونچی اور جیز کی اختیار
کرین اور ہرگاہ کہ علامت ظفر وفتح مسلمین دیکہتی تہی دین اسلام میل کرتی تہی بسبب حیرت
کہ مجلس مومنین مین آتی تہی متحیر ہوتی تہی لہذا حق تعالی نی سحابات کو تشبیہ دی
ہی اہل باران سے **تکملہ سوم** در بیان آیات رکوع دوم ہی ومن
الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین
... مین عدد اوسکی بحساب ابجد برابر ہزار آٹھہ سی اکاون
مطابق اسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی **اولاء بایعوا علی بن ابیطالب یوم**
الغدیر وجاحدوا من بعدہ یعنی یہہ مردمان کہ بیعت کی اونہون نے
علی بن ابی طالب کی روز غدیر مین اور انکار کیا اونہون نی بعد بیعت کے

نسبت ایمان لانی کی اور یہہ بہی عبارت پیدا ہوتی ہی ومن الناس من
یقول آمنا باللہ ما امرک یا حبیب اللہ بنصب علی الہادی اماما
وسائسا وما ہم بمؤمنین قولہ یخادعون اللہ
گیارہ حرف مین عدد اوسکی بحساب زبر آٹھہ سی سات مین اور مطابق اسکی یہہ
عبارت پیدا ہوتی ہی **ابوبکر وعمر وابن عفان** اور عدد اوسکی
بحساب بینات کی چار سو اون سٹھہ مین مطابق اسکی یہہ عبارت ظاہر ہوتی
ابوبکر والعدوی جدا والاموی اور بہی یہہ عبارت نکلتی
ابو حفص جدا والاموی بعدہ واولہم ومن والذین آمنوا
گیارہ حرف مین اور عدد اوسکی بحساب زبر آٹھہ سی چہتر مین موافق اسکی
یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی **وامیر المؤمنین سید المعصومین** اور
بحساب بینات اوسکی پانچ سی اٹھاسی مین مطابق اوسکی یہہ عبارت ظاہر
ہوتی ہی **علی ہو وصی محمد المصطفی قولہ واذا قیل لہم** ... حرف
مین اور عدد اوسکی بحساب زبر نوسی چھیس ہوتی ہین اور اس سی یہہ عبارت
پیدا ہوتی ہی **ای لیناکثی عہد علی ولی اللہ** اور بینات چار سی
تہتر ہوتی ہین اور مجموع اوسکا ہزار مین سی چہیانوی ہوتی ہین مطابق
اسکی یہہ عبارت ہوتی ہی **ای ہولاء ناکثی بیعۃ وصیک ہو ولی اللہ**
قولہ آمنوا پانچ حرف مین اور بینات اوسکا تین سی مین ... ہوتی ہین مطابق
اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی **محمد واحبوا الامام نائبہ**

يا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم

اى گروه مردمان عبادت کرو پروردگار اپنی کی ایسا وہ خدا ہی کہ پیدا کیا تم کو

والذين من قبلكم لعلكم تتقون الذي

اور ان لوگوں کو کہ آگے تھے تمہارے سے شاید کہ تم پرہیز کرو ایسا خدا ہے

جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء

کہ گردانا واسطے تمہاری زمین کو فرش اور آسمان کو چھت

وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات

اور نازل کیا آسمان سے پانی کو پس نکالا سبب اسکی انواع میووں سے

رزقا لكم فلا تجعلوا لله اندادا وانتم

واسطے روزی دینی تمہارے پس نہ قرار دو تم واسطے خدا کی شریک کو اور حالانکہ

تعلمون وان كنتم في ريب مما نزلنا على

جانتے ہو تم اور اگر ہو تم بیچ شک کی اوس چیز سی کہ نازل کی ہم نے اوپر

عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم

بندہ اپنے محمد کی پس لاؤ تم ایک سورت مثل اوس سورت کی اور بلاؤ تم حاضرین اپنے کو

من دون الله ان كنتم صادقين فان لم تفعلوا

سوائے خدا کے اگر ہو تم راست گویوں سی پس اگر نہ بجا لاتے تم

ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس

اور ہرگز نہ بجا لاؤ گے تم پس ڈرو تم آتش دوزخ سی کہ ہیزم وہاں کی انسان ہیں

سورة البقرة

والحجارة اعدت للكافرين وبشر الذين امنوا

اور پتھر سی جو ہیں کہ مہیا کیے گئے ہیں واسطے کافروں کی اور بشارت دے اون لوگوں کو کہ ایمان لائے

وعملوا الصالحات ان لهم جنات تجري من

اور کام اونھوں نے نیک کیے ہیں تحقیق واسطے اونکی بہشت ہیں کہ جاری ہیں نیچے

تحتها الانهار كلما رزقوا منها من ثمرة رزقا

درختوں انکے نہریں جب کہ روزی دی گئی اونہیں بہشت کی میووں سی جو روزی کا ملی

قالوا هذا الذي رزقنا من قبل واتوا به

کہا اونہوں نے کہ یہ وہ چیز ہے کہ روزی دی گئی تھی ہم آگے سے اور دی گئی وہ میوے

متشابها ولهم فيها ازواج مطهرة وهم فيها

مشابہ میوہ دنیا کی اور واسطے اونکی بیچ اوس جنت کی عورتیں پاکیزہ اور وے بیچ اوس

خالدون ان الله لا يستحيي ان يضرب

ہمیشہ رہیں تحقیق کہ خدا نہیں شرم کرتا اس سے کہ بیان کرے

مثلا ما بعوضة فما فوقها فاما الذين امنوا

مثل مچھر اور جو مثل کہ بیشی کی ہو یا برتر اوسکی ہو پس وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں

فيعلمون انه الحق من ربهم واما الذين كفروا

پس یقین کرتے ہیں وہ تحقیق اور وہ مثل حق ہی جانب پروردگار اپنے سے اور وہ لوگ کہ کافر ہیں

فيقولون ماذا اراد الله بهذا مثلا يضل به

وقف لازم

پس کہتے ہیں کہ کیا مراد لی ہی خدا نے ساتھ اوسکی اور اوس مثل لانی کی گویا کہ گمراہ کیا اوس نے

كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا

اکثرون کو اور ہدایت کی سبب اوسکی بہتونکو اور نہین گمراہ ہوتی ساتھہ اوسکی مگر

الْفَاسِقِينَ ۝ الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن

مردمان فاسق سے وہ لوگ فاسق کہ عہد شکنی کرتی ہین عہد خدا سے

بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ

پس از عہد کرنی سے اور قطع کرتی ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا خدا نی ساتھہ اوسکی یہہ کہ وصل کیا جاوے

وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝

اور فساد کرتی ہین بیچ زمین کی یہہ وہ لوگ ہین کہ زیانکار ہوتے ہین

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ

کسطرح سی انکار کرتی ہین ساتھہ خدا کی اور حالانکہ تہی تم مردگان سی پس زندہ کیا تمکو

ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

بعد اوسکی موت دیگا تمکو بعد اوسکی پہر زندہ کریگا بعد اوسکی طرف اوسکی رجوع کئی جاوگی تم

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

وہ ایسا خدا ہی کہ پیدا کیا واسطی تمہاری اوس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہی سب

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ

بعد اوسکی قصد کیا طرف خلق کرنی آسمانکی پس درست کیا سات آسمانون کو

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

اور وہ ساتھہ سب چیز کی دانا ہے

قولہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ یعنی شاید کہ تم پرہیز کرو عذاب سی [illegible] یا و خلوص
عبادتکی اور پرستش پروردگار اپنی کی رہائی آتش دوزخ سی پاؤ بعضی علماء
تفسیر سی منقول ہی کہ کلمہ لعل اور عسی واسطی وجوب و لزوم کی ہی اسواسطی مد
سی لائق نہین ہی کہ انکو طمع مین ڈالی اور اس سی محروم کرائی یعنی خدای
سبحانہ پر واجب و لازم ہی کہ پرستندگان اپنی کو رہائی عذاب سی دی قولہ
وَالسَّمَاءَ بِنَاءً جزمین ولمرود ہی ہر گاہ کہ حق تعالی نی چاہا کہ آسمان
زمین کو پیدا کری پہلی ایک جوہر سبز کو پیدا کیا بموازنہ ہفت آسمان اور ہفت زمین
کی بعد اسکی بنظر ہیبت اوسمین نظر کی وہ جوہر آب لرزان ہوا اور دود و کف اوسکا
کو موج اوسکی سی پیدا ہوا تہا سات طبق زمین کی اور سات آسمانکی پیدا کئی اور
منقول ہے کہ کندگی ہر طبقہ زمین اور آسمانکی اتقدر پانصد سالہ راہ ہی اور بعد از
خلق کرنی آسمان اور زمین کی حاملان عرش کو پیدا کیا اور طبقات کو اوسکی
دوش پر رکہا پس ایک فرشتہ اور پیدا کیا اور اسکو حکم کیا کہ ہاتہونکو اپنا
مشرق سی مغرب تک اور زمین کو اوٹہا اور واسطی قدم رکہنی اوس فرشتہ کی
ایک گاو پیدا کی کہ اوسکی چالیس ہزار شاخین اور چالیس ہزار دست و پا ہین
بموجب حکم فرشتہ نی کوہان گاو پر قدم رکہا اور شاخین اوس گاو کی طرف
زمین سی گذر کر نیچی عرش کے برآمد ہوئین اور منہہ اوس گاو کا دریا مین ہی ہر روز
ایک مرتبہ وہ دم کہینچتی ہے اسی باعث زیادتی اور کمی دریا مین پیدا ہوتی ہی
اور واسطی قرار گاو کی ایک پتہر پیدا کیا برابر سات آسمان اور سات زمین کے

ہے اسکی مچھلی پیدا کی اوس مچھلی کو نیچی پتھر کی قرار دیا اور مچھلی کو پانی پر اور پانی کو
ہوا پر اور ہوا کو ساتھ قدرت کاملہ اپنی کی قائم رکھا بعد اسکی زمین مانند کشتی کے
پانی میں حرکت کرتی تھی پہاڑونکو پیدا کیا اور انکو میخ زمین مقرر کیا واسطی ٹھہرانے
زمین کی قولہ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً یعنی بہیجا آسمان سے
اوس پانی کو کہ مبارک اور کثیر النفع ہے مراد اس سے آب باران ہے اور
نزدیک بعضی کی مراد بسمآء سے یہ ہے کہ آب دریا کو لیکر متوجہ ہوا کا ہوتا ہے اور
باران برساتا ہے قولہ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ حالانکہ تم جانتے ہو جسکی تم
عبادت کرتے ہو قادر نہیں ہین کسی چیز کو پیدا کرین اور نعمتونکو نہیں عطا
کرتے پس کسطرح سزاوار پرستش ہوں اور ہرگاہ جانا تم نے کہ وہ شرکا کچھ نہیں
نہیں ہین پس ظاہر ہوا کہ حق سبحانہ وتعالی یکتا ہے اور کوئی چیز اوسکی سزاوار
پرستش نہیں ہے قولہ وَالْحِجَارَةُ مراد حجارہ سے پتھر گوگرد ہے کہ حرارت اوسکی
سخت ہے اور بدبو اوسکی موذی ہے اور قول صحیح یہ ہے کہ مراد حجارہ سے وہ
پتھر ہے کہ بت بناکر کفار عبادت کرتے ہین حدیث مین وارد ہے کہ جناب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ دنیا ایک حصہ ہے ستر حصہ آتش دوزخ
اور پھر اون حضرت سے منقول ہے کہ آتش دوزخ کو ہزار مرتبہ دہوکر دنیا
مین بہیجا اور اون حضرت نے اثنای خطبہ مین فرمایا کہ اگر اس مسجد مین لاکھ
آدمی ہوں اور درمیان اونکی ایک اہل دوزخ سے دم لیوے گرمی دم اوسکی
سے سبکی سب ہلاک ہو وین قولہ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ خبر مین وارد ہے کہ وادی

گریہ بہت کرتی تھی لوگون نے کہا کہ ای داؤد گریہ کم کرو اور بقدر جفا اپنی نفس پر رو
نرکہو کہا او نہون نے ای یاران ترک کرو مجھی تا گریہ کرون مین قبل اسکی کو گرہ مبتلا
ہوا اور قبل اسکی کہ استخوان دوزخ مین سوختہ ہوں منصور عمار کہتا ہے کہ ایک سال ہم
گیا مین اور کوفی مین فروکش ہوا ایک شب کوچہ ہای کوفہ سے گذرا مین ایک
آواز سنی مین نے کہ کوئی کہتا ہے خداوندا قسم عزت وجلال تیری کی گناہ کیا مین نے
اور مخالفت تیری مراد نہ تھی اور عذاب تیری سے جاہل نہ تھا مین لیکن خطا گناہ
ہوا اور ساتھ فروگذاشت تیری کی مغرور رہا مین خداوندا ابھی غضب تیری
کون نجات دیگا اور اگر دست ہمارا ریسمان رحمت تیری سے علحدہ ہو کسکی ساتھ دست
کرون مین منصور کہتا ہے کہ مین نے وسطی سخان کی درمیان اپنا سکات در مین رکھا
اور اس آیت کی تلاوت کی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا
وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ جو نہی اس آیت کی نعرہ مارا اور ایک ساعت مضطرب
ہوا بعد اسکی ساکت ہوا مین اوس مرا کو نشان دیکر پھر آیا روز دیگر آیا ایک جنازہ
کو دیکھا کہ در سرا پر رکھا ہوا ہے ایک پیرزن اوس سرا سے آتی ہے اور رجا تی ہے کہا
مین نے کہ ای پیرزن یہ مرد کون ہے کہ پیک مرگ کی اجابت لبیک کی ہے کہا اوسنے کہ
جوان خدا ترس فرزندان رسول خدا سے ہے دیر در مناجات مین تہا کہ ایک
مرد کا گذر ہوا اور ایک آیۂ قرآن سے تلاوت کی جو نہی سنی کہ مضطرب ہو کر
گرا اور بجوار رحمت ایزدی پیوستہ ہوا مین نے اوسوقت کہا کہ اولیا
اسیطرح کی ہوتی ہین اور جاننا چاہیئے کہ خانہ ارسال پیمبر کا ذرانا کافر ونکا

اور عاصیونکا ہی عذاب آخرت سی تا کفر او عصیان سی باز رہین اور بشارت دی
مومنونکا اور متقیونکا ہی ساتہہ ثواب ابدی کی تا ایمان اور طاعت مین ثابت قدم رہین
اسی بعلی حق سبحانہ وتعالی نی وعدہ ثواب کو متقارن بوعید کیا اور فرمایا
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہرگاہ بدلیل روشن حجت کو کافرون پر لازم کی تونی اور
اونکو خوف دلایا تونی پس رغبت دلا انکو اور خوشخبری دی اونکو چنانچہ
اشارہ طرف اسکی ہی وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا الخ قولہ الْأَنْهَارُ مراد اس سی
نہرین پانی کی او بہشتی کی اور شراب اور عسل مصفا کی ہین مسروق سی منقول ہی
کہ نہرین بہشت کی ظاہر زمین پر روان ہین اور کندیدہ نہین ہین اور بقدرت خدا
اور شیر اور خمر و عسل پہلو ہی یکدیگر جاری ہین اور باہم یکدیگر آمیختہ نہین ہین منقول ہی
کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کہ اس مضمونکو بیان فرماتی تہی اور ایک ملحدین
سی حاضر تہا اوسنی کہا کہ عقل اس مطلب کو قبول نہین کرتی ہی کہ چارون نہرین پہلو
بیکدیگر سی متصل ہون اور فرق کنندہ درمیان اونکی نہوا اور باوجودیکی [illegible]
حاصل نہوا آنحضرت نی فرمایا کہ ای سفیہ نہین دیکہتا تو کہ جل شانہ نی ایک پوست
تخم مرغ مین دو چیزین جمع کی ہین کہ رنگ اور ذائقہ مین مختلف ہین اور ہرگاہ
یکدیگر مخلوط نہین ہوتی ہین ہرگاہ اوس شخص نی اس کلام حکمت نظام کو امام علیہ
السلام سی سنا ملزم اور قائل ہوا انس سی روایت ہی کہ نہرین بہشت کی
روتی زمین پر جاری ہین یکجانب کو مروارید ہی اور جانب دیگر یاقوت اور
مشک ہی مجاہد نی روایت کی ہی کہ زمین بہشت نقرہ سی ہی اور خاک اوسکی

مشک سی اور اصل درختان مروارید سفید سی ہی اور زبرجد اور یاقوت سی ہی
اور اہل بہشت اگر کہڑی ہین تا ہنوز اونکی ثمرات کو پہنچتی ہین اور اگر نشستہ یا خفتہ ہین
شاخ درخت متصل ہوتی ہی تا میوہ کو لین اور غرفہ ہای بہشت سی نظارہ درختونکا
اور آبہای روان کا کرتی ہین اور میوہ ہای پاکیزہ بہشت سی تناول کرتی ہین
قولہ مِن قَبْلُ یعنی اس قسم کی ثمرات قبل اسکی دنیا مین ہمین صورت دیکہی تہی
لیکن لذت اور ذائقہ اونکا مراتب زیادہ ہی اور حکمت اسمین یہہ ہی کہ طبیعت
اہل بہشت کی اول مرتبہ مین خواہش طرف اوسکی کریگی اور برغبت تمام اوسکو
لین گی پس اگر مشابہت میوہ دنیا سی میوہ بہشت کو نہوتی رغبت اوسکی طرف
نہوتی اور بعضی مفسرون نی لکہا ہی کہ مراد مِن قَبْلُ سی یہہ ہی کہ ہرگاہ مرتبہ دیگر
اہل بہشت ثمرات کو دیکہین گی کہ یہہ ثمر ذائقہ اور رنگ اور بو ہی خوشی مین
مثل اوس ثمر کی کہ قبل اسکی اسی بہشت مین دیکہا تہا معنی چنانچہ حسن سی مروی ہی
کہ ایکطرف طعام کو نزدیک ایک اہل بہشت کی حاضر کرین گی اور وہ شخص اوسکو تناول
کریگا بعد اسکی ایکطرف دیگر مثل اوسکی لاوین گی کہی گا وہ شخص کہ یہہ وہ چیز ہی کہ
روزی دی گئی تہی قبل اسکی اوسوقت وہ فرشتہ کہ طعام کو حاضر کیا تہی کہی گا
کہ کہا تو اسکو ہکا رنگ مثل سابق کی ہی اور ذائقہ اسکا مختلف ہی یا یہہ مراد ہی
کہ ہرگاہ بندہ مومن بہشت مین میوہ تناول کریگا فی الحال حق تعالی مثل اسکی بجای
اوس میوہ کی قائم مقام کریگا اوسوقت مومن کہیگا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا
مِن قَبْلُ مسروق سی روایت ہی کہ درختان بہشت مانند خوشہ خرما کی

ثمرات اوکی باہمدیگر پیچیدہ ہین ہرگاہ کہ ایک میوہ اوس سی لین گی حق سبحانہ وتعالی
مثل اوسکی مرتبہ دیگر اوسی جگہہ ایک میوہ اور پیدا کریگا اسواسطی تاکہ اس
کلام کی تکرار نہ ہوا ہی وَاُتُوا بِهٖ مُتَشَابِهًا یعنی دیا جائیگا مومنونکو
میوہ ہائی بہشت سی کہ مشابہ ہوگا رنگ اون ثمرات سی کہ قبل اسکی ان مومنونکو
دیا تھا لیکن ذائقہ مین تفاوت ہی اور منقول ہی کہ مراد میوہ ہائی دنیا کا
میوہ بہشت مین ہوگا اور نزدیک بعضی مفسرونکی یہہ معنی ہین کہ سب نعمتہائی
بہشت لطافت اور خوبی مین مانند یکدیگر ہونگی مثلا طعام مطابق لیاقت مسکن اور
مسکن مانند لیاقت فرش اور اقسام طعام موافق نوع دیگر اور باقی اسی پر
قیاس کر چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ بہشت مین چند طائر ہین کہ ایک
کی واسطی ستر ہزار پر ہین ہرگاہ کہ خوان کو آگی بندہ مومن کی رکھتی ہین وہ پرندہ
آتاہی اور پرونکو تکان دیتاہی ہر پر اوسکی سی طعام باہر آتاہی کہ برف سی
سفید زیادہ ہی اور شہد سی شیرین تر اور مسکہ سی نرم تر زیادہ ہی اور سب طعام
اور لذت اور بوئی خوش مشابہ یکدیگر ہوتی ہی اور نعمتہائی عالیہ مین کہ
فارغ البال ان اقسام میوہ ہا مین مشغول ہین اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ یعنی واسطی
زنان ہی حور ولنسی اور پاکیزہ عیب ہائی دنیا سی مثل بول اور غائط اور منی اور
حیض کی اور استحاضہ اور نفاس کی اور کسافات دیگر سی سعد بن عامرہ
مروی ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر کوئی زن زنان بہشت سی
دنیا کی طرف دیکھی تمام روئی زمین بوئی مشک سی پر ہوا اور آفتاب ماہ سی و

نازل ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ اگر حور العین آب دہن ہفت دریائی شور مین ڈالی مثل شہد کی شیرین
ہوجائی اور خبر مین وارد ہی کہ اگر بندہ مومن عجوزہ رکھتا ہو کہ بانواع عیوب
مبتلا ہوا اور نہایت بدہیئت ہو حقتعالی بہشت مین جمیع عیوب سی پاکیزہ کرتاہی اور
جو جمال اور حسن کہ حور العین کو ہوا وس سی زیادہ ان کو عطا فرماتاہی اور روایتون
ثابت ہوا ہی کہ مباشرت اور مجامعت بہشت مین ہوگی چنانچہ حدیث صحیح مین آیا
کہ حق تعالی ہر بندہ مومن کو قوت سو مرد کی عطا کریگا خواہ قوت اکل وشرب خواہ قوت
زنان ہو قولہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖ الخ ابن عباس اور ابن مسعود سی روایت
ہرگاہ کہ حق تعالی نی منافقونکو ساتھہ دو چیز کی تشبیہ دی ایک ساتھہ روشن
آتش کی اور دوسری ساتھہ آب باران کی جیسا کہ گذرا منافقون نی باہمدیگر کہا کہ
ذات حق تعالی کی بزرگ ہی اسطرح کی مثل دینی سی اسواسطی اونکی حق مین فرماتاہی اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖ الخ قولہ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً بعضون نی لکہا ہی کہ ما زائدہ
اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ حق تعالی نہین شرم کرتا ہی مثل دینی پشہ سی اور بعضون
نی کہا ہی کہ ما نکرہ موصوفہ ہی پس تقدیر اوسکی یہہ ہوگی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖ
اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا شَيْئًا مِّنَ الْاَشْيَآءِ اور بعوضۃ بدل اشیا ہی
قولہ وَمَا يُضِلُّ بِهٖ الخ بعضی کہتی ہین کہ حق تعالی گمراہ کرتاہی حالانکہ یہہ معنی
درست ہوتی تو کیا واسطی حضرت شیطان کی حق مین فرماتا وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ
جِبِلًّا كَثِيْرًا یعنی تحقیق کہ گمراہ کیا ابلیس نی تمہی خلق کثیر کو اور معالم

واضل فرعون قومه یعنی تحقیق که گمراه کیا فرعون نی قوم اپنی کو اور مقام
دیگر مین فرماتا ہی **واضلهم السامری** یعنی گمراه کیا سامری نی
اور مراد اوس سی یہہ ہی که اہل کفر بسبب فرط عناد اور انکار کی تفکر نہین کرتی
ہین ان مثلون مین تا حکمت اور مصلحت اونکی آگاه ہو کر عارف ساتہہ حقیقت دین
اسلام کی ہوین اور مراد گمراه کرنی سی تخلیه ہی یعنی حق تعالی کفار کو حال کفر پر
ترک کرتا ہی اور توفیق اونکو دین اسلام نہین دیتا ہی اسواسطی که از اول امر کفار معجزه
ظاہره مین التفات نہین کرتی ہین اور کفر و انکار مین نہایت قدم راسخ رکہتی ہین
حاصل اسکا یہہ ہی که گویا حق تعالی نی بسبب ذکر اس مثل کی گمراه کیا جماعت کثیر کو
قوله ویهدی به کثیرا الخ یعنی ہدایت کرتا ہی حق تعالی
بجہت تفکر کی اس مثل مین بہت سی مومنو کو اور توضیح اسکی بترتیب ما سبق
قوله ویقطعون ما امر الله به ان یوصل الخ یعنی قطع کرتی
ہین اوس چیز کو که حکم کیا الله نی ساتہہ وصل کرنی کی اور مراد اس سی کل وه
اشیا ہی که حق تعالی ساتہہ قطع اونکی کی راضی نہین ہی مثل تفرقه درمیان پیغمبران
اور کتب الٰہی کی تفصیل اسکی یہہ ہی که بعضی کتب سماوی کا قائل ہونا اور بعضی کا
نہونا چنانچه یہود اور نصاری توریت اور انجیل کا اقرار رکہتی ہین اور قرآن کا
انکار یا دوستان رسالت مآب سی دشمنی کرین اور دشمنان انکی سی دوستی
کرین یا قطع رحم کرین یا غیر اسکی **قوله اولئک هم الخاسرون الخ**
سعد بن وقاص سی روایت ہی که مراد انسی فاسقین اور خوارج ہین که پہلے

ایمان

ایمان لائی اور بعد اسکی عہد شکنی کی اور وه فضائل اور وه کلمات که حضرت رسالت
پناه صلی الله علیه وآله نی حق شاه ولایت یعنی علی بن ابی طالب مین فرمائی سنیده
معلوم کیا اور اون سی مقام کار زار مین آئی **قوله فاحیاکم ثم الخ** [illegible]
ہو کر زنده کرنا میت کا قبر مین واسطی سوال وجواب منکر و نکیر کی باتفاق کتب
فریقین مین ثابت ہوا ہی حدیث مین ہی که میت آواز نعلین لوگون کی که سر پر
پہرتی ہین سنتا ہی اور بصحت پہونچا ہی که ہرگاه که فاطمه بنت اسد نی [illegible]
جناب رسول خدا آپ بنفس نفیس مشغول تجہیز و تکفین ہوئی اور ردای مبارک
اپنی مین اونکو کفن کیا اور قبل اسکی که قبر مین رکہین آپ اونکی قبر مین لیٹتی اور
بعد اسکی باہر تشریف لائی اور اونکو دفن کیا اور بانده که زمان سر قبر بیٹہی اور
کان دہر کر سنتی تہی اور بعد اسکی فرمایا **ابنک ابنک** یعنی بیٹا تیرا
بیٹا تیرا ہرگاه رسول خدا وہان سی مراجعت فرمائی اصحابون نی عرض
کیا یا رسول الله صلی الله علیه وآله کسی کی ساتہہ اسقدر ترحم اور مہربانی نہین کی جو
اپ حضرت نی فرمایا که حق تربیت مادرانه میری اوپر ثابت ہی اور یہہ کلمه
کہتا ہی اسر قبر **ابنک ابنک ابنک** اس جہت سی تہا که ہرگاه که نکیرین آئی اور
اونہون نی سوال کیا که خدا تیرا کون ہی جواب مین کہا که رب میرا الله ہی بعد
سوال کیا که پیغمبر تیرا کون ہی جواب مین کہا که محمد صلی الله علیه وآله ہی بعد اسکی
سوال کیا که امام تیرا کون ہی جواب مین اونکی چپ ہو رہین اوس وقت مینی
تلقین کیا چنانچه ابنک تیرا علی ہی بعد اسکی منکر و نکیر نی وہانسی مراجعت کی اور

ہی واسطی سنت ہی تلقین مین تین مرتبہ کہنا علی امامی کا اور بعد پنچانی کے
بندہ کو قبر مین رکہتی ہین اوسدم حق تعالی روح کو بدن مین اوسکی داخل کرتا ہے
اور وہ سینہ تک زندہ ہوتا ہی اور حواس اوسکی درست ہوتی ہین اور بعد
اسکی خدا اور رسول وآیمہ ہدی سی سوال کرتی ہین اگر وہ عہدہ جواب وسوال سے
باہر آتا ہی کہتی ہین کہ سو رہ مثل خوب عروس کی اوسدم ایک دریچہ اور
اگی اوسکا قبر پر مارتا ہی تا قبر اوسکی فراخ ہووی اور ایک در بہشت کا اوسکی کہول
دیتا ہی کہ وہ سیر کرتا ہی اور اگر جواب سی عاجز ہوا گرز آتشی اوسپر مارتی ہین
کہ قبر اوسکی از آتش ہوتی ہی اور ایک در دوزخ کا اوس مین کہول دیتی ہین
اوسی مین سی سانپ اور بچہو جہنم کی داخل ہوتی ہین اسواسطی پیغمبر خدا نی فرمایا ہے
الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّيرَانِ
یعنی قبر روضہ ہی روضہ ہای بہشت سی یا غار ہی غار ہای جہنم سی اور جناب
صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ وہ شیعیان ہماری نہین مین جو منکر تین
چیز کا ہوا ایک معراج اور دوسری سوال قبر اور تیسری شفاعت ہماری کی
اور مضمون بعضی علمائی امامیہ کا بنا بر اکثر احادیث کی یہہ ہی کہ سوال قبر سبکو نہیں
ہوتا ہی بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر محض کی اور مردمان دیگر سی تغافل
کرتی ہین مثل مستضعفین کی اور اطفال لوگوں کی اور مجنونوں کی کہ تغافل انسی کرتی ہین قوله
يَا اَيُّهَا النَّاسُ الخ تحقیق اسکی یہہ ہی یا در اصل واسطی ندا
بعید کی ہی اور ای واسطی وصل کی ہی درمیان اوس چیز کی معرف بلام و

ولام ہو یعنی جس اسم پر کہ الف ولام لاحق ہوا اور اوسکو یا ارادہ ندا کرنا مقصود ہو
لازم ہی کہ درمیان اوسکی ای کو داخل کرین بدلیل اسکی کہ یا کو وصل کرنا اس
صورت مین اجتماع دو حرف تعریف کا ایک محل مین لازم آتا ہی اور یہہ مستبعد ہی
بنا بر اسکی ای اسم مبہم یعنی غیر معین ہی کہ اجناس کثیرہ پر واقع ہوتا اور اسی واسطے
ضرور ہی کہ بعد ای کی اسم جنس کا مذکور ہو اور وہ اسم جنس صفت اوسکا ہوے
تا اجناس کثیرہ سی وہ جنس ممتاز ہو اور ای منادی ہی کہ بعد یای ندا کی واقع ہوا
اور مفرد ہی اور معرفہ ہی اور مبنی بضمہ ہی اور لفظ ہا واسطی تنبیہ کی ہی اور لفظ
ناس کو بضمہ پڑہا چاہئی اسواسطی کہ وہ صفت ای کی واقع ہی پس حرکت اعراب
کہ موصوف کو ہووی ہی اعراب صفت کو بہی ہوتی ہی یعنی جو اعراب کہ ای کی ہی وہی
اعراب ناس کی ہی اور معنی خلق کی بجا لانا کام کا تقدیر و تخمین ہی یعنی پیدا کیا ہی
افلاک کو ایسی تقدیر و انداز سی کہ حکمت مقتضی اوس انداز کی تہی اور خلق بمعنی تقدیر
کاہی مستعمل ہوتا ہی اسواسطی خلقت طبیعت کو کہتی ہین اور خلاق بمعنی نصیب ہم وارد ہے
تکملہ چہارم دربیان آیات رکوع سوم ہی عَلٰى عَبْدِنَا آٹہہ حرف مین اور
مثنیات اوسکی تین سی ساٹہہ ہوتی ہین اور عدد مثنیات سی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی
اَيْ فِي ابْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلِيِّ الْهَادِ الْاَسْمَاءُ كُلُّهَا
گیارہ حرف مین اور مثنیات اسکی سات سی چودہ ہوتی ہین اور عدد
مثنیات سی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی اَيْ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَاُمِّ اَبِيهَا
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ جَدًّا

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَآئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي

اور جبکہ کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے میں پیدا کرنے والا ہوں بیچ

الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا

زمین کے ایک خلیفہ کہا فرشتوں نے کیا پیدا کرتا ہے تو بیچ زمین کے اوس کو کہ فساد کریگا بیچ اوس کے

وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

اور خون ریزی کریگا حال آنکہ ہم تسبیح کرتے ہیں ساتھ ستائش تیری کے اور پاکیزگی یاد کرتے ہیں تجکو

قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ

کہا تحقیق کہ میں جانتا ہوں اوس چیز کو کہ تم نہیں جانتے ہو اور تعلیم کیا آدم کو اسامی مخلوقات

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَآئِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي

سب کے پھر دکھلایا مخلوقات کو اوپر فرشتوں کے پس کہا اللہ نے آگاہ کرو مجکو

بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ

ساتھ اسامی انہیں اشیا کے اگر ہو تم راست گویوں سے کہا فرشتوں نے کہ تسبیح کرتے ہیں ہم تیرے

لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

نہیں ہے دانش ہمکو مگر جو کچھ کہ تعلیم کیا ہے تو نے ہمکو تحقیق کہ تو دانا ہے حکمت کنندہ ہے

قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ

کہا اللہ نے اے آدم آگاہ کر اونکو ساتھ اسامی ان اشیا کے پس جس وقت خبر دی آدم نے فرشتوں کو ساتھ نام مخلوقات کے

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

کہا خدا نے کیا نہیں کہا تھا میں واسطے تمہارے تحقیق کہ میں جانتا ہوں پوشیدہ چیزیں افلاک کا اور زمین کا

وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا

اور جانتا ہوں اوس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہو تم اور اوس چیز کو کہ مخفی کرتے ہو تم اور جس وقت کہ کہا ہمنے

لِلْمَلَآئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ

واسطے فرشتوں کے کہ سجدہ کرو تم واسطے آدم کے پس سجدہ کیا ملائکہ نے مگر عزازیل نے

أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ وَقُلْنَا

انکار کیا اور تکبر اور غرور کیا اور ہوا وہ کافروں سے اور کہا ہمنے

يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا

اے آدم بود و باش کرو تم اور زوجہ تمہاری فردوس میں اور کھاؤ تم دونو

مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ

بہشت سے بفراغت جس جگہ سے کہ چاہو تم تو اوسکی اور نہ نزدیک ہو تم دونو اوس درخت کے

فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ

کہ پس ہوگے تم دونو ظالموں سے پس لغزش میں ڈالا اون دونوں کو شیطان

عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا

اوس درخت سے پس نکالا اون دونو کو اوس جگہ سے کہ تھے وہیں دونو بیچ اوسکی اور کہا ہمنے آدم سے کہ نیچے جاؤ تم

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

کہ بعضی تمہارے واسطے بعضو کی دشمن ہیں اور واسطے تمہارے بیچ زمین کے قرار ہے

وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ

اور فائدہ مندی ہے تا ایک مدت پس دریافت کیا آدم نے پروردگار اپنی سے کلمات رزق کو

فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا

پس قبول کیا توبہ خدا نی اوپر آدم کی تحقیق کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنی والا ہی مہربان ہی کہا ہمنی

مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ

کہ جاو تم بہشت سی سب پس اگر اوی تمہاری پاس ہماری جانب سی ہدایت پس جو شخص کہ پیروی کریگا ہدایت ہماری

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

پس نہین خوف ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہوینگے اور وہ لوگ کہ انکار کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع٤

اور تکذیب کی ساتھہ آیات ہماری کی وہ گروہ ملازمان دوزخ ہین کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے

قولہ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ الی قولہ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی وقتیکہ کہا رب تیری نی بدرستیکہ اس آفرینش آدم مین حکم اور مصالح ہین کہ تم نہین جانتی ہو از آن جملہ ایک یہہ ہی کہ اظہار تکبر وغرور اور نا فرمانی ابلیس کی منظور تھی کہ خاطر مین تھی اور از انجملہ خلق انبیا اور ائمہ اور اولیا اور اولاد صلبی وغیرہ سی ہے لہذا ملائکہ نی درخواست کی کہ خلیفہ زمین ہم جنس ہمارے ہو اور کہا ملائکہ نی حالانکہ ہم تسبیح اور اطاعت تیری کرتی ہین اور نا فرمانی تیری نہین کرتی ہین اور وہ خلیفہ کہ غیر ہمارا ہو کا فرمان بردار تیرا نہو کا اوسوقت حق تعالی نی جواب مین کہا اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ پس ملائکہ سمجھی ہم غلطی پر ہین اور سوال اپنی سی نادم ہوئی اور بپناہ بعزت آلہی لائی اور مشغول استغفار ہوی

ص

برکاہ کہ آدم نی کتم عدم سی صحرای وجود مین قدم رکہا اور بہشت سی زمین پر آئی خطاب پہونچا کہ ای آدم زمین مین ایک خانہ بنا تا عاصی اور گنہکار اولاد تیری سی طرف اوسکی پناہ لاوین اور بصیقل استغفار زنگ عصیان کو دور کرین جسطرحسی کہ فرشتگان مغرب پناہ بعرش آلہی لائی اور استغفار مین مشغول ہوی اور برکاہ آدم نی اوس کہر کو بنا کیا مردمان عاصی سر و پا برہنہ ژولیدہ مو غبار آلودہ متوجہ طرف اوسکی ہوی اور مشغول تضرع و زاری ہوی اور بسبب اس عمل کی مغفرت اونکو حاصل ہوی حق تعالی نی فرشتونسی خطاب کیا کہ از جملہ اون حکم اور مصالحونکی ایک یہہ بہی ہے کہ سبب اسکی معاصی اونکی دور ہوتی ہین اور تم ان مصالح کو نہ جانتی تہی القصہ حق سبحانہ وتعالی بعد فرمانی اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کی قدری خاک اجزای مختلفہ زمین سے لی اور اوسکو پانی سی مخلوط کیا اسطرحسی کہ فرشتہ ابر کو حکم کیا تا چالیس روز بار چہار کو مقابل اوسکی رکہی اور چالیس روز اوس پر پانی برساوی اور بہیج وجہ سایہ ابر اوسی دور نہوا تا اینکہ تخمیر اور چسپان ہوئی باین حد کہ قابلیت بنانی صورت کی بہم پہونچی بعد اسکی بصورت انسان مصور کیا اور روح کو اوسمین داخل کیا اور وجہ نام رکہنی آدم کی بآدم یہہ ہی آدم گندم گون کو کہتی ہین لہذا بآدم مسمی کیا اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی آگاہ کرو تم مجہی نام ہای ان اشیا کو اگر ہو تم صادق تونسی یعنی اگر تم اس

امر مین صادق ہو کہ خلیفہ ہم جنس ہمارا بہتر ہو خلیفہ بنی آدم سی پس چاہیے انکو
کہ آگاہ کرو تم مجہی نامہای ان اشیا سی مع الاخلیفہ بنی آدم سی استفسار انکا
کرو تا فضیلت خلیفۂ بنی آدم خلیفۂ ملائکہ سی ثابت ہو اخبار مین وارد ہی کہ
ہرگاہ حق تعالی نی ارادہ کیا کہ فضیلت آدم فرشتگان پر ظاہر ہو حکم کیا کہ
ایک منبر آسمان ہفتم پر رکہو اور بالا اوسکی کرسی نور رکہی اور فرشتونکو
حاضر کیا اور آدم نی بامر الہی بالای منبر قدم رکہا اور نام ہر ایک ان اشیا
کی ملائکہ سی پوچہے جسوقت کہ ملائکہ نی دعوا اپنی عجز کا اور عدم علم کا کیا کہ
لا علم لنا الا ما علمتنا الخ قولہ تکتمون ہرگاہ کہ فرشتونکو
حضرت آدم نی اسما اور تمام چیزونسی آگاہ کیا ملائکہ نی اپنی عاجز ہونیکا اور فضیلت
آدم کا اقرار کیا اوسدم حق تعالی نی بجہت اعزاز اور اکرام حضرت آدم
کی حکم کیا کہ تا منبر حضرت آدم کو اوٹہا کر ساتون آسمانون پر لایا عرصہ سو برس
تک عجائب آسمانکو دیکہتی تہی بعد اسکی ایک اسپ مشک سی خلق کیا
اور دو پر موتی اور مرجان سی اوسکو عطا کئی اور حضرت آدم کو حکم کیا کہ اسپر سوار
ہوکر بکبودہ آسمانونکو سیر کرتی تہی اور حضرت آدم تمام فرشتونکو سلام کرتی
تہی اس کیفیت سی کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
جواب مین اونکی فرشتی کہتی تہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ ای خلیفہ اللہ کی اکروز حق تعالی نی از روی تعظیم خطاب کیا
ای آدم سلام اور تحیت ہماری تجہپر ہو اور فرزندان صالح پر تیری ہو تا روز

ثابت قولہ واذ قلنا الخ پوشیدہ نرہی اگر کوی کہی کہ بنا بر اصلی چاہیے
ابلیس باوجود محسوب ہونی اوسکی کی فرشتونسی کافر ہوا حال آنکہ مذہب امامیہ
مین ملائکہ کو معصوم جانتی ہین جواب اس اعتراض مین کافی ہی وہ حدیث کہ ایک
شخص نی عرض کی حضرت امام حسن عسکری سی کہ بنابر فرمانی آپکی کہ ملائکہ
معصوم ہین پس چاہیے ابلیس فرشتونسی ہو حضرت نی فرمایا کہ وہ فرشتونسی
نہین ہے بلکہ قوم جن سی ہے آیا نہین سنا تو نی قول حق تعالی کا واذ
قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس و
کان من الجن اور موضع دیگر مین فرماتا ہی والجان خلقناہ من
قبل من نار السموم یعنی جن کو پیدا کیا ہمنی آتش تیز سی اور باقرار ابلیس کہ
کہا تہا اوسنی خلقتنی من نار وخلقتہ من طین یعنی مین بہتر ہون
آدم سی کہ پیدا کیا تو نی مجکو آگ سی اور پیدا کیا اوسکو خاک سی اور قول حق تعالی
کا ہی وکان من الجن اور یہہ منع کرنا حضرت آدم کا کہانی گندم سی واسطی
حرام ہونی کی نہین ہے بلکہ واسطی کراہت کی ہی اور اگر کوی کہی کہ خطا حضرت
آدم اور ابلیس دونونسی ہوی حضرت آدم کی خطا معاف ہوی اور ابلیس کے
معاف نہوی تا اینکہ بحد کفر ہونچا جواب اسکا یہہ ہی کہ ابلیس نی نافرمانی حق
تعالی کی کی اور انکار کیا چنانچہ دلیل تام ہی قول حق تعالی کا ابی واستکبر
الخ اور آدم نی توبہ کی فتاب علیہ پس قبول توبہ کی اونسی دریافتنی
ثابت ہوا کہ حضرت آدم جہت سجدہ دینی سی ملائکہ افضل تہی اور جناب

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ افضل حضرت آدم اور انبیاء دیگر سی ہین اور
جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام کہ جنکو حق تعالی نے بنفس پیغمبر یاد کیا
ہی آیہ مباہلہ مین اور ایضاً جناب رسول خدا نے فرمایا ہی یا علی اَنْتَ مِنِّی
وَاَنَا مِنْکَ یعنی ای علی تو مجہسی ہے اور مین تجہسی ہون سزاوار ہے
کہ جو فضیلت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہو وہی فضیلت واسطی جناب امیر
علیہ السلام کے ہو بنابر اسکی علی علیہ السلام افضل ملائکہ اور انبیا اور حضرت آدم
سی ہوئے ایضاً اِسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ یعنی تکبر اور گردن کشی کی
اور دراصل کافرون سی تہا یعنی علم الہی مین تہا کہ ابلیس مسلک منافقون اور کافرون سی
تہا اسواسطی کہ روبروی ملائکہ اظہار اطاعت اور انقیاد کا کرتا تہا اور باطن
مین کفر اور انکار کو پوشیدہ کرتا تہا ہرگاہ حق تعالی نے اوسکو مامور بسجدہ
آدم کیا غش اور عیب اوسکا محک امتحان سی ظاہر ہوا پیغمبر خدا سی مروی ہے
کہ جو شخص سورہائی سجدہ کو پڑہی اور سجدہ کری ابلیس اوسی وقت بہاگتا ہی اور آغاز
گریہ کرتا ہی اور کہتا ہی وائے او پر میری کہ فرزند آدم نے سورہ عزیمہ تلاوت کی
اور سجدہ کیا اور بسبب اسکی مستحق بہشت ہوا اور ابلیس نے ترک سجدہ کیا اور
مستحق دوزخ ہوا اور روایت دیگر مین آیا ہی کہ ہرگاہ نوح علیہ السلام کشتی مین
سوار ہوئے ابلیس آیا اور دنبالہ کشتی پر بیٹہا حضرت نوح نے کہا ای ابلیس از جہت
تکبر [illegible] ہوا تو اور لوگونکو ہلاک کیا اوسوقت ابلیس نے کہا کہ اب کیا تدبیر
ہی کہا نوح نے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر قبر آدم کو سجدہ کری تو بس توبہ مقبول ہے

جواب دیا کہ ہرگاہ مینی زندگی آدم مین سجدہ نکیا اب مردہ ہوئی پر کیونکر کرون
القصہ ہرگاہ ابلیس سجدہ آدم سی باز رہا حق تعالی نے اوسپر لعنت کی اور صف
فرشتگان سی دور کیا اور سب ملائکہ نے بہی لعنت کی اوسوقت آدم کو حق تعالی نے
حکم کیا کہ بہشت مین داخل ہو چنانچہ اسی طرف اشارہ ہی قول حقتعالی کا وَقُلْنَا
یَا آدَمُ اسْکُنْ الخ اور معنی سجود کی لغت مین خضوع اور تذلل کے ہین اور
شرع مین ایک عمل مخصوص ہے نماز مین مثل رکوع وقنوت وغیرہ کی یا بکیفیت کہ
پیشانی کو زمین پر رکہی جسطرح سی کہ کتب فقہیہ مین مذکور ہوا ہی اور اختلاف واقع ہوا ہی سجود
ملائکہ مین واسطی آدم کی ائمہ علیہ السلام سی اسطرح سی وارد ہوا ہی کہ سجدہ آدم واسطی تعظیم
حضرت آدم کی تہا یعنی منظور یہہ تہا کہ عظمت شان آدم سب ملائکہ پر ظاہر ہو اور یہہ
سجدہ کرنا درحقیقت واسطی خدا کی تہا ہرچند کہ بظاہر طرف آدم کی ہی چنانچہ سجدہ
طرف بیت اللہ کی اسی کیفیت سی ہی ابن ابی الحدید نے اعتراض اسپر کیا ہی کہ
بنابر اسکی لازم آتا ہی کہ حضرت یوسف افضل ہون یعقوب سی از جہت سجدہ کرنی یعقوب
کی یوسف کو جواب اسکا یہہ ہی کہ سجدہ بدون فضیلت مسجود لہ کی متصور نہین ہوتا
پس اگر یا وقطعی ثابت ہو کہ سجدہ یعقوب واسطی یوسف کی اسی حیثیت سی تہا
البتہ فضیلت یوسف کی یعقوب سی ثابت ہوتی ہی جس طرح کہ جناب سید المرسلین
افضل ہین جمیع انبیا سی از انجملہ حضرت ابرہیم واسمعیل اور آدم اور اجداد
آنحضرت کی ہین پس بنابر اسکی افضل ہونا یوسف کا یعقوب سی کچہہ قباحت
نہین رکہتا والا جواب اس اعتراض مین کہا جائیگا کہ اس موضع مخصوص

تعظیمی واقع نہیں ہوا بخلاف سجدہ ملائکہ واسطی آدم کی یقیناً واسطی تعظیم کی تہا اور
موید اسکی وہ روایت کہ عیون اخبار الرضا مین جناب امام رضا علیہ السلام سی
منقول ہے بواسطہ آبای کرام کی سے علی ابن ابیطالب سی اور انہون نی جناب
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سی فرمایا کہ حق تعالی نی کسی خلق کو افضل اور
گرامی تر مجھسی نہیں پیدا کیا عرض کیا علی ابن ابیطالب نی کہ یا رسول اللہ آپ
جبرئیل سی بہی افضل ہو پس حضرت نی فرمایا کہ ای علی اللہ تعالی نی فضیلت دی ہی
انبیاء مرسلین کو ملائکہ مقربین پر اور فضیلت دی ہمکو انبیاء مرسلین سی اور بعد
میری فضیلت تجھی ہے ای علی اور وہ ائمہ کہ بعد میری ہونگی اور بدرستیکہ
ملائکہ خادم ہماری اور دوستان ہماری ہین ای علی وہ ملائکہ کہ حامل عرش الہی ہین اور دور
عرش ہین تسبیح اور استغفار کرتی ہین واسطی اشخاص کی کہ تصدیق ہماری ولایت
کا کرتی ہین ای علی اگر نہوتی ہم ہرگز حق تعالی پیدا نکرتا آدم و حوا و بہشت و دوزخ
و آسمان و زمین کو پس کس وجہ سی ہم افضل ملائکہ سی نہوی باوجود اینکہ سبقت
کی تہی ہمنی ملائکہ سی معرفت پروردگار مین اور تسبیح و تقدیس و تہلیل مین اسواسطی کہ اول
حق تعالی نی ارواح ہماری کو پیدا کیا تہا پس حق تعالی نی اون روح کو گویا
کیا تہا بتوحید و تمجید اپنی کے بعد اسکی ملائکہ کو پیدا کیا پس ہرگاہ کہ اونہونی نور
ہماری کو دیکہا بزرگ معلوم کیا شان ہماری کو پس اسوقت بسم اللہ کہا ہمنی
تا ملائکہ جانین کہ ہم مخلوق خدا ہین اور حق تعالی پاک و منزہ ہی صفات ہماری
سی پس اسوقت ملائکہ بسبب تسبیح ہماری کی تسبیح کہنی لگی اور حق تعالی کو منزہ

جانا صفات ہماری سی پس ہرگاہ بزرگی عزت ہماری کی ملائکہ نی دیکہی اسوقت مین
لا الہ الا اللہ کہا تا ملائکہ الوہیت ہماری کی انکار کرین اور عبودیت ہماری کا اقرار پس
ہرگاہ جلالت مکان ہماری کو مشاہدہ کیا اللہ اکبر کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ خدا اسی سی
چیز بزرگتر نہیں ہے پس ہرگاہ ملائکہ نی عزت و قوت ہماری مشاہدہ کی اوسوقت
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ جو قوت ہی جانب خدا سی ہے بعد
اسکی ملائکہ نی دیکہا اون نعمتونکو کہ حق تعالی نی ہمین عطا کی تہین اور وجوب
اطاعت کو اوسوقت الحمد للہ کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ عوض نعمت حمد الہی بجا لانا ہے
پس ملائکہ نی ہمسی حمد الہی کو سیکہا پس بسبب ہماری توحید حق تعالی و تسبیح
و تہلیل و تمجید و تحمید کو دریافت کیا اور بعد اسکی حق تعالی نی حضرت آدم کو
پیدا کیا اور ہمکو امانت صلب وسکی مین رکہا اور ملائکہ کو از جہت تعظیم ہماری کے
بسجود آدم حکم کیا اور سجدہ ملائکہ واسطی حق تعالی کی از جہت عبودیت اسی
اور واسطی آدم کی از جہت عظمت ہماری کی تہا پس کسطرح افضل ملائکہ سی نہون ہم
بدرستیکہ ہرگاہ مجہی آسمان پر لیگی حضرت جبرئیل نی اذان و اقامت دو دو مرتبہ
کہی بعد اسکی کہا کہ ای محمد آگی کہڑی ہو مینی کہا کہ ای جبرئیل آیا آگی تیری کی استعداد
ہون مین جبرئیل نی کہا آری حق تعالی نی فضیلت دی جب انبیا کو سب ملائکہ
پر علی الخصوص تمہین بعد اسکی آگی کہڑا ہوا مین اور ہمراہ ملائکہ کی نماز بجا لائین
اور یہہ اظہار از جہت فخر نہیں ہے بلکہ اظہار حقیقت حال بعد اسکی ہرگاہ نزدیک
پردہای نور کی پہونچا جبرئیل نی کہا ای محمد پیشتر جا اور مین ہمراہ نہیں جا

اوسوقت مین پیغمبر نے فرمایا کہ ای جبرئیل اسوقت مین مجھی تنہا کر جبرئیل نی عرض کی
کہ ای محمد انتہای درجہ میری کی یہہ ہی اگر اس جگہہ سی تجاوز کرون مین حق تعالی
پر ونکو میری جلا دیگا پس میری تئین طرف بالا پردہای نور کی لیگئی تا اینکہ ہونچا
مین ساتہہ اس موضع کی کہ حق تعالی کو مرکوز تہا بعد اسکی ندا آئی کہ ای محمد اوسوقت
عرض کی کہ خدمت مین تیری حاضر ہون اور تو سب سی برتر ہی بعد ندا آئی ای
محمد اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ فَاِیَّایَ فَاعْبُدْ یعنی ای محمد تو بندہ میرا ہی
اور مین پروردکار تیرا ہون پس مخصوص میری ہی بندہ کی کر بدرستیکہ تو ادا
کریکا رسالت میریکو اور تو رسول اور حجت میری جانب سی خلق پر ہی بہشت
کو واسطی تابعین تیری کی پیدا کیا ہی اور جہنم کو واسطی مخالفین تیری کی اور واسطی
اوصیا تیری کی کرامت عطا کی مینی اور واسطی شیعیان کی ثواب کو
پس کہا مینی کہ ای پروردکار کون ہین اوصیا میری پس آواز آئی کہ ساقہای
عرش پر اسامی اون اوصیا کی دیکہہ لی دیکہا مینی بطرف ساق عرش پارہ نور کو
نور مین سطر سبز ایک اسم اوصیای سی مرقوم تہا کہ اول اونکی علی ابن ابیطالب علیہ
السلام اور آخر اونکا مہدی امت ہی پس پیغمبر نی عرض کی کہ ای پروردکار یہی
ہین اوصیا میری پس آواز آئی کہ ای محمد یہہ ہین اولیا ہماری اور برگزیدہ ہماری
وحجت ہماری اوپر خلق بعد تیری اور اوصیا تیری اور خلفا تیری ہین اور بہترین
خلق ہین بعد از تیری قسم بعزت وجلال خود کہ ہر آئینہ بسبب اونکی دین کو ظاہر کرین
گی ہم اور زمین پاک کرینگی دشمنونسی بسبب اجرا اونکی اور مالک کرینگی تمام

مشرق اور مغرب کا اور مسخر کرینگی باج کو اور مرتبہ اونکا بلند کرینگی از جہت
اسباب ظاہر کی اور لشکر خاص اپنی سی یاری کرینگی اونکی تا دعوت
ایمان ظاہر بظاہر دین ہمارکو آشکارا کرین اور جمع کرین مخلوقات کو ساتہہ کلمہ توحید
کی بعد اسکی سلطنت اونکی ہمیشہ رہی گی اور سلطنت مین کو دست بدست مجانب
ہی کو پہیرین گی انتہی بعد اسکی والد ماجد علیین باب فی مواعظہ حسنیہ مین سطر حسی
لکہا ہی کہ اس حدیث سی جسطرح کہ فضیلت جناب سید المرسلین بلکہ سایر انبیا کی
ملائکہ پر ثابت ہوتی ہی اسطرحسی فضیلت ائمہ معصومین ملائکہ پر ثابت ہوتی ہی اور
بہی موید اسکی وہ حدیث ہی کہ جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جمع
ہوئی فرزند آدم ایک کہر مین بعد اسکی نزاع واقع ہوی بعضون نی کہا کہ بہترین
خلق ملائکہ مقربین ہین اور بعضون نی کہا کہ بہترین خلق خدا حاملان عرش الہی ہین
فی الحال ہبۃ اللہ پسر آدم داخل ہوئی بعضون نی کہا کہ آئی وہ شخص کہ حل اس مشکل کا کرینگی
ہبۃ اللہ نی سلام علیک کی بہی استفسار کیا کہ کس سخن مین مشغول تہی جواب مین اونہون
نی کہا کہ افضلیت خلق خدا کا مذکور تہا کہ کونسا انمین افضل ہی ہبۃ اللہ نی کہا کہ
تم صبر کرو تا اینکہ مین تحقیق کر کی تمہاری پاس آون بعد اسکی نزدیک پدر آدم ا
کی آئی اور اس حالکو عرض کیا آدم نی کہا کہ ای فرزند مین نزدیک خدا کی کہڑا تہا
دیکہا مینی کہ روی عرش پر ایک سطر مرقوم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ محمد و
آل محمد خیر من برایا اللہ یعنی محمد و آل محمد بہترین خلق خدا ہین خلق ا
سی اور ازین قبیل احادیث دیگر ہین کہ فضیلت چہاردہ معصوم کی سایر

مخلوقات پر رکہتی ہے بنا بر طول مذکور نہوا قولہٗ فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا
كَانَا فِيْهِ پس نکالا اون دونوکو بہشت سی شیطان نی پوشیدہ نرہی کہ
اخراج آدم و حوا از بہشت بر سبیل عقوبت نتہا بلکہ واسطی حکمت و مصلحت
کی تہا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ حکمت حق تعالی مقتضی تہی کہ بہشت
سی دار تکلیف کہ دار دنیا ہی نقل کرین اور مشقت امتحان اوٹہا کر مستحق
زیادتی مرتبہ کی ہون جسطرحسی کہ گاہی غنی کو مصلحت فقیر کرتا ہی اور صحیح کو بیمار
اور نکالنا خلعہای بہشت کا از روی تفضل تہا نہ از روی استحقاق اور بہی
جانا چاہئی کہ باہر لانا آدم کا بہشت سی ضرور تہا اگرچہ درخت گندم نہ کہاتی
اسواسطی کہ واسطی تمام جہت اہل زمین کے مخلوق ہوئی تہی چنانچہ قول حق تعالی
اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً دلیل اس مضمون پر ہی لیکن خروج
بہشت سی اگر بدون کہانی گندم کی ہوتا آسان تر ہوتا اور ہر گاہ کہ بعد کہانی گندم
کی واقع ہوا نہایت شاق ہوا چنانچہ مرقوم ہی کہ ہرگاہ آدم و حوا نی گندم تناول
کیا لشکر بلا متوجہ ہوا فی الحال تاج شرف سر اونکی سی دور ہوا اور خلعہای بہشت
بدن سی اونکے گر پڑی اور غلمان اور حورین کہ ملازمت اونکی مین تہین فراری ہوین
اور خجالت برہنگی سی پس درخت بہشت پنہان ہوی آخر الامر برگ انجیر سی ڈہکی
پوشنی کے بعد اسکی حکم ہوا کہ باہر جاؤ و آدم علیہ السلام نی دست حوا کا لیا کہ
بہشت سی باہر آوین اوسوقت کلمہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اونکی زبان پر
جاری ہوا جبرئیل نی کہا کہ ای آدم کلمہ بزرگ کہا تمنی پس توقف کرو کہ شاید

حق تعالی بہ برکت این اسم خطا تمہاری سی درگذری خطاب آیا کہ ای جبرئیل ترک کر
کہ بسبب باہر جانی آدم کی فردای قیامت مین ہزارون ہزار گنہگارونکو ہمراہ
اپنی بہشت مین لیجاوین تا وسعت رحمت میری آشکارا ہو قولہ تعالی وَزَوْجُكَ
الْجَنَّةَ ابن عباس سے مروی ہی ہرگاہ کہ آدم بہشت مین داخل ہوی بسبب تنہائی
کی وحشت عارض ہوی حق تعالی نی خواب کو اوپر غالب کیا اور بعد اسکی ایک
استخوان پہلوی چپ اونکی سی جدا کیا اور حوا کو اوس سے پیدا کیا ساتہہ صورت
حسین کے اور حلہای بہشت پہنائی اور بانواع زینت آراستہ کیا ہرگاہ آدم نے
حسن و جمال اونکا دیکہہ کر انس اور محبت تمام پیدا کی اور نزدیک بعضون کے
ہی کہ حوا کو بقیہ گل آدم سی پیدا کیا اور یہہ قول صحیح تر ہی قولہ تعالی مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ الخ اور ہرگاہ ثابت ہوا کہ انبیا اول عمر سی تا آخر عمر معصوم ہوتی
ہین پس یہہ منع کرنا از روی کراہت کی ہی منع تحریمی نہین ہے منقول ہی اخبار
عیون الرضا سی ہرگاہ کہ حق تعالی نی حضرت آدم اور حوا کو سریر کرامت پر بٹہایا
اور تاج عزت سر پر رکہا اور جامہ بزرگواری پہنایا اور غلمان واسطی خدمتگاری
کی مقرر ہوی اور حورین بابی ملازمت مین مقرر ہوئین ابلیس علیہ اللعنہ نی حسد کہا کر
اندیشہ کیا کہ کسی ہیچ سے آدم کو اس منصب عالی سی معزول کیا چاہی اور ہرگاہ کہ
حق تعالی نے آدم کو درخت گندم سی منع کیا تہا ابلیس نے فرصت دیکہہ کر
دہن سانپ مین گیا اور اس سی درخواست کی کہ مجہی نزدیک آدم کی بہشت میں
طاؤس پہونچا اوسنی بہشت مین پہونچایا اور رہرار آدم اور حوا آیا او

اونکی حال پر رویا اور آدم اور حوا نی اوسکو نہ پہچانا اوسنی کہا کہ تو کسواسطی
یہان روتا ہی کہا اوسنی کہ واسطی موت تم لوگونکی اور زائل ہونی اس نعمت
عظیم کی نسی کہا آدم اور حوانی کہ علاج اسکا کیا ہی کہا اوسنی کہ کہانا درخت
گندم کا ہی یہہ باعث ہمیشگی اور جاویدانی تمہاری کا ہی اور بجانب درخت
گندم اشارہ کیا آدم اور حوانی کہا کہ ہمکو حق تعالی نی کہانی اسکی سی منع کیا
ہی ہم کسطرحسی کہاوین کہا اوسنی کہ یہہ وہ درخت نہین ہی کہ جسسی تمکو منع
کیا ہی اور قسم خدا کی دی کہ مین اس امر مین خیرخواہ تمہارا ہون اور مین محض خیرخواہی
سی عرض کرتا ہون ہر گاہکہ آدم اور حوا علیہما السلام گمان نرکہتی تہی کہ کوئی قسم
جہوٹی بنام ایزد پاک کہاتا ہو بنابر اسکی فریب اوسکی مین آئی اور کہانے
درخت گندم مین مشغول ہوئے وکان ذلک من آدم قبل النبوة
ولم یکن ذلک کبیرا یستحق بذنبه دخول النار
وانما کان من الصغائر الموهوبة التی تجوز علی الانبیاء
قبل نزول الوحی علیهم فلما اجتباه الله تعالی وجعله
نبیا کان معصوما لا یذنب صغیرة ولا کبیرة قال
الله عز وجل وعصی آدم ربه فغوی ثم اجتباه ربه فتاب
علیه وهدی وقال الله عز وجل ان الله اصطفی آدم
ونوحا وآل ابراهیم وآل عمران علی العالمین انتهی
موضع الحاجة اور کہانا گندم کا آدم سی قبل نبوت کی تہا اور نہ تہا یہہ گناہ

کبیرہ کہ بسبب اسکی مستحق دخول نار ہوتی اور تہا یہہ صغائر سی ایسی صغائر کہ قبل نزول
وحی انبیا سی جائز ہی ارتکاب اوسکا پس ہر گاہکہ خدا نی برگزیدہ کیا اونکو اور گردانا
اونکو نبی ہوئے اوسوقت مین معصوم کہ نہ صغیرہ اور کبیرہ کی مرتکب ہوتی تہی کہا
اللہ تعالی نی عَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ
عَلَيْهِ وَهَدَىٰ یعنی نافرمانی کی آدم نی رب اپنی کی پس گمراہ ہوئی بعد
اسکی برگزیدہ اونکو کیا رب اونکی نی پس قبول توبہ کی اونسی اور ہدایت پائی اور حق تعالی
نی فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ الخ یعنی حق تعالی نی برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح
اور آل ابراہیم اور آل عمران کو سب عالم پر انتہی ترجمتہا رَوَى عَلِيُّ بْنُ جَهْمٍ قَالَ حَضَرْتُ
مَجْلِسَ الْمَامُونِ وَعِنْدَهُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْمَامُونُ يَا ابْنَ
رَسُولِ اللّٰهِ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِكَ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ مَعْصُومُونَ قَالَ بَلَىٰ قَالَ فَمَا مَعْنَىٰ
قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ
وَتَعَالَىٰ قَالَ لِآدَمَ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اَيِ الْحِنْطَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ وَلَمْ يَقُلْ لَهُمَا لَا تَأْكُلَا
مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ وَلَا مِمَّا كَانَ فِي جِنْسِهَا فَلَمْ يَقْرَبَا تِلْكَ الشَّجَرَةَ وَاِنَّمَا اَكَلَا
مِنْ غَيْرِهَا لَمَّا اَنْ وَسْوَسَ الشَّيْطَانُ لَهُمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ
الشَّجَرَةِ وَاِنَّمَا نَهَاكُمَا اَنْ تَقْرَبَاهَا وَلَمْ يَنْهَكُمَا عَنِ الْاَكْلِ مِنْهَا اِلَّا اَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ
اَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ وَقَاسَمَهُمَا اِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ وَلَمْ يَكُنْ آدَمُ
وَحَوَّاءُ شَاهَدَا قَبْلَ ذٰلِكَ مَنْ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ كَاذِبًا فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ

منہا ثقة بمینہ علی بن جہم سی مروی ہی کہ حاضر تہا مین مجلس مامون رشید مین درحالیکہ جناب
امام رضا علیہ السلام اوس مجلس مین تہی پس کہا مامون رشید نی یا ابن رسول اللہ آیا نہین ہی
قول تمہاری سی کہ بدرستیکہ انبیا معصوم ہین حضرت نی فرمایا آری کہا مامون نی پس کیا
معنی ہین قول حق تعالی کی وَعَصیٰ آدَمُ رَبَّہٗ فَغَویٰ یعنی گناہ کیا آدم نی رب
اپنی کا پس گمراہ ہوی بعد اسکی اونحضرت نی فرمایا بتحقیق اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے
واسطی آدم کی اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ یعنی رہو تم اور زوجہ تمہاری جنت مین
پس کہاو تم بیچ جنت کی از روی فراغت کی جس جگہہ سی کہ چاہو تم اور نہ قریب ہو تم اس درخت
گندم سی پس ہو تم ظلم کنندگان سی اور نہین فرمایا او نہین دونونکو لَا تَاْکُلَا مِنْ ہٰذِہِ
الشَّجَرَةِ وَلَا مِمَّا کَانَ مِنْ جِنْسِہَا یعنی نہ کہاو تم اس درخت سی اور نہ اوس درخت سی کہ ہو اوس جنس سی پس نہین
قریب ہوی آدم اور حوا اوس درخت سی اور نہین کہایا تہا اون دونونی مگر غیر اوس درخت منہی عنہ
سی فقط وسوسہ لایا تہا شیطان نی اون دونونکو اور کہا شیطان نی نہین منع کیا تمکو رب تمہاری نی اس
درخت سی اور نہین منع کیا تمکو قریب ہونی اس درخت سی اور نہین منع کیا تہا تمکو کہانی او
درخت سی مگر اینکہ ہو تم فرشتہ یا ہو تم ہمیشہ رہنی والون مین سی قسم دی اون دونونکو
بدرستیکہ مین واسطی تمہاری ہر آینہ نصیحت کنندگان سی ہون اور نہ تہی آدم اور حوا
مشاہدہ کرنی والی قبل اسکی اوس شخص کو کہ قسم اللہ کی از روی کذب کہاوی پس
اون دونونکو شیطان نی فریب بازی کیا اذیں دونون نی گندم کو از جہت اعتماد
قسم اوسکی کی قولہ الی حین ہر گاہ کہ آدم وحوا کو حکم ہوا کہ جدائی اختیار کرو پس آدم
تیرہ بار سراندیب پر گری اور حوا کنارہ دریای سندہ پر گری کہ اوس موضع کو جدہ کہتی ہین

اور دو تہی کہ ہر تک پہاڑ سراندیب پر رہتی تہی ہر گاہ کہ آدم خطا اپنی کو یاد کرتی
تہی بیہوش ہو جاتی تہی اس مین نہین اسقدر روی کہ رخسار مبارک مین نالی پیدا ہوئی ایک
شب آدم علیہ السلام بیتاری جوش رقت سی بیہوش ہوی تہی کہ جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوئی اور سر آدم کا اپنی زانو پر رکہا اوسدم آدم نی خواب مین دیکہا کہ حوا ایک
کنارہ دریا کی بیٹہی روتی ہین اور کہتی ہین ای ہوش ہمدم کس طرح سی ہو آیا کہ بہی
ہو یا برنہ ہو آیا بیداری مین ہو یا خواب مین ہو آدم نی چاہا کہ جواب و نکا دین ناگاہ
ہوش مین آگر بیدار ہو گئی اور پہر اس بیتابی اور دردسی روی کہ جبرئیل بہی رونی لگی
اور دعا کی کہ الہی ان دونوکو ملا اور رحم فرما خطاب آیا کہ آدم کو بشارت دی کہ
نزدیک ہی کہ شب فراق آخر ہو اور ماہ مراد مشرق امید سی طلوع کری اون اسماکو
زبان پر لا کہ یاد کیا تہا تونی ای آدم مگر بہول گیا تو اور اکثر کتب معتبرہ مین مذکور ہی
ہر گاہ کہ حق تعالی نی آدم کو بعد خلق کرنی کی آسمان پر لی گیا ساق عرش پر چند اسم دیکہی
نور سی مشابہ صورت اپنی کی اور نام ہر یک کا بالای نام اونکی کی لکہا تہا آدم نی
عرض کی کہ خداوندا مثل میری مشابہ صورت کی کوئی خلق پیدا کی ہی فرمایا کہ نہین
پہر عرض کی کہ یہہ کون ہین فرمایا کہ یہہ فرزندان تیری سی ہین اگر غرض میری خلق
کرنا انکا نہ ہوتا تو تجہکو ہرگز پیدا نہ کرتا اور نہ پیدا کرتا زمین اور آسمان کو ای آدم
ان نامونکو یاد کر کہ وقت درماندگی تیری یہہ فریاد رس ہین چنانچہ اسطرف
اشارہ ہی قول حقتعالی کا فَتَلَقّیٰ آدَمُ مِنْ رَبِّہٖ کَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ
یعنی نام ہای آل عبا کو کہ یاد کیا تہا جب وقت قبول توبہ کا ہوا جبرئیل نی کہا کہ

آدم گروہ نام کو بساق عرش پر دیکھی تہی لکھی ہوئی فراموش کی تہی جبکہ یہہ بات آدم
نی سنی او سدم ہاتہہ اوتہایا اور عرض کیا یا قاضی الحاجات بحق محمد مصطفی و
بحق علی مرتضی و بحق فاطمہ زہرا و بحق حسن مجتبی و بحق حسین شہید کربلا صلوات اللہ
علیہم کی توبہ میری قبول فرما پس قبول کی توبہ کی تکملہ پنجم در بیان آیات رکوع چہارم
ہی وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ سترہ حرف ہین اور عدد اوسکی بحساب زبر
دو ہزار و تین سو ہین اور بینات اوسکی چھ سو اٹہائیس ہین مجموع اون سبکی تین ہزار اٹہائیس ہوتی
ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلتی ہی هِيَ شَجَرَةُ عِلْمِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَزْكِيَاءِ مِنْ بَيْتِنَا أُولُو
مِنْهَا أُلْهِمُوا الْعُلُومَ كُلَّهَا مِنْ دُونِ تَعَلُّمٍ كَلِمَاتٍ پانچ حرف ہین عدد اوسکی
بحساب ابجد چار سو اکانوی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی مُحَمَّدٌ
وَعَلِيٌّ هُوَ وَأُمُّ أَبِيهَا وَالْحَسَنَانِ اور بینات اوسکی دو سو تراسی ہوتی ہین مطابق اوسکی
یہہ عبارت نکلتی ہی أَوْلَادُ فَاطِمَةَ وَأَبُوهَا وَبَعْلُهَا وَبَنُوهَا
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي
اے بنی اسرائیل یاد کرو تم نعمت میری کو ایسی نعمت کہ انعام کی میں نے اوپر تمہارے اور وفا کرو تم ساتھ عہد میری کی
أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا
تا وفا کرون میں ساتھ عہد تمہاری کی اور مجھی سے پس ڈرو تم اور ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کی کہ نازل کیا میں نے تصدیق کرنیوالا
لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا
واسطی اوس چیز کی ساتھ تمہاری ہی توریت سے اور نہو تم اول منکر قرآن سی اور نہ مول لو بعوض آیتون ہماری کی قیمت تھوڑی کو
وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ
اور مجھی سے ڈرو تم اور نہ ملاؤ تم صحیح کو ساتھ باطل کی اور نہ چھپاؤ تم حق کو

وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ
حالانکہ تم جانتی ہو اور برپا رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور رکوع کرو تم ساتھ
الرَّاكِعِينَ ۝ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ
رکوع کرنیوالون کی آیا حکم کرتی ہو تم لوگون کو ساتھ نیکی کی اور بھلاتی ہو نفسون اپنی کو اور حالانکہ تم
تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ
تلاوت کرتی ہو کتاب توریت کو آیا پس نہین سمجھتی ہو اور مدد چاہو تم ساتھ صبر کے
وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۝ الَّذِينَ يَظُنُّونَ
اور نماز کی اور بدرستیکہ وہ نماز ہر آئینہ بزرگ ہی مگر اوپر ڈرنیوالونکے اونہی ڈرنیوالی کہ یقین جانتی ہین
ع٥ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝
تحقیق کہ وہ ملاقات کرنیکی رب اپنی سی اور بدرستیکہ وہ طرف اوسکی رجوع کرنی والی ہین فوائد
نِعْمَتِيَ الَّتِي یعنی وہ نعمت صحت بدن ہی اور بسیاری مال و فرزندان اور امنیت
اور جمعیت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد نعمت سی یہہ ہی کہ خدا نی آبا و اجداد
اونکی کو فرعون سی اور غرق ہونی سی نجات دی تہی اور عبادت گوسالہ کی بعد
قبول توبہ کی آور یا مراد نعمت سی حصول زمانہ خاتم انبیا کا ہی یعنی تم شکر جمیع نعمتون
کا کرو اور ساتھ نعمت پیدا ہونی حضرت محمد اور اہلبیت علیہم السلام کی عَهْدِي
یعنی وہ عہد و پیمان کہ حق آخر الزمان میں لیا ہی بیچ کتاب توریت کی حاصل کلام
یہہ ہی کہ وفا کرو ساتھ ایمان لانیکی اور وحدانیت ہماری کی اور تصدیق کرو ساتھ
محمد و آل اوسکی کے بِعَهْدِكُمْ تا وفا کرون میں ساتھ عہد تمہاری کی کہ نیکی
کرو تا ثواب عطا کرون میں قَلِيلًا مراد علمای یہود میں مثل کعب بن اشرف

وغیرہ کی ہدایا اور تحفہ یہودی لیتے تھے اور آیات توریت تبدیل کرتی تھی اور صفت پیغمبر
کی تغیر کرتی تھی مع الراکعین تخصیص رکوع بعد ذکر اسواسطی ہی کہ نماز یہود مین
رکوع نہین ہے لہذا بر سبیل توبیخ اور سرزنش کے فرمایا ہی اور یہان سی تاکید نماز
جماعت کی نکلتی ہے چنانچہ درمیان مفسرین مشہور ہی کہ مراد اس سے نماز جماعت ہے
جر کا ہے اور امر قرآن واسطی وجوب کی ہوتی ہین اور اکثر احادیث بھی وجوب نماز
جماعت پر دلالت کرتی ہین لہذا جناب ملا محمد باقر علیہ الرحمہ نے حکم بلا غدغہ
وجوب نماز جماعت کیا ہی ہرچند کہ علمای سابق قائل اسکی نہین ہوئے ذکری شیخ شہید
مین مرقوم ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہی کہ جو شخص چہل
صباح نماز جماعت بجا لای باین ترکیب کہ اول تکبیر احرام شریک ہو حق تعالی
اوسکو آتش جہنم سی نجات دیتا ہی اور نفاق سی بری کرتا ہی اور حضرت امام رضا
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فضیلت نماز جماعت نماز تنہا سے یہہ ہی کہ بعوض
ہر رکعت ہزار رکعت مرقوم ہوتی ہی اور جناب سید المرسلین سے مروی ہی کہ
ہرگاہ بندہ خدا نماز جماعت ادا کرتا ہی حق تعالی کو شرم آتی ہی کہ دعا اوسکی رد کری
اور خصال ابن بابویہ مین جناب سید المرسلین سے منقول ہی کہ صفوف جماعت
فرشتگان ہی بالای آسمان اور ایک رکعت جماعت کی برابر ہی ثواب چوبیس رکعت
ایسی رکعت کہ ہر رکعت اوسکی دوستر نزدیک حق تعالی از عبادت چہل سالہ کے
اور مولانا مجلسی نے بحار الانوار مین تنبیہ الخاطر سی نقل کی ہی کہ جناب سید المرسلین
صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہی کہ جس وقت بندہ خدا نماز جماعت ادا کرتا ہی حق تعالی

کو شرم آتی ہی کہ دعا اوسکی رد کری اور کتاب نفلیہ مین او مختصر تسی منقول ہی کہ نماز
بجماعت ادا کیا جاوے ہرچند کہ بقدر سر آہن یا بین نیزہ میسر ہو اور ایضاً
او مختصر تسی منقول ہی کہ جو شخص نماز جماعت کو حاضر نہو گواہی اوسکی عدالت کے
نہ ہو اور ایضاً اوحضرت نے فرمایا ہی کہ نماز پشت سر عالم برابر ہی ہزار رکعت
سی اور پشت سر قریش برابر ہی نماز اور پشت سر آزاد برابر ہی پنجاہ نماز کی
اور پشت سر غلام برابر ہی چالیس نماز سی اور شہید ثانی نی شرح ارشاد مین بعضے
کتب معتبرہ سی نقل کیا ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہے
کہ ایک روز حضرت جبرئیل ہمراہ ہفتاد ہزار ملک نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ آئی اور کہا یا رسول اللہ حق تعالی نے تمکو سلام کہا ہی اور دو تحفے
ہدیہ کی واسطی تمہاری بھیجی ہین ایک نماز وتر ہی کہ تین رکعت ہین بعد نافلہ شب کے
اور نماز پنجگانہ بجماعت ہی پیغمبر نے استفسار کیا کہ ای جبرئیل ثواب اسکا کیا ہی
جبرئیل نے عرض کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہرگاہ امت تیری دو شخص نماز جماعت
ادا کرتی ہین بعوض ہر رکعت کی ثواب ایک سو پچاس نماز کا ہی اور اگر تین شخص
ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب چھسو نماز کا ہی اور اگر چار شخص ہون بعوض ہر رکعت
کی ثواب ایکہزار دوسو نماز کا ہی اور اگر پانچ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب
دو ہزار چارسو نماز کا ہی اور اگر چھ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب چار ہزار
ساتے نماز کا ہی اور اگر سات شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثو[اب] ہزار چھ سی
نماز کا ہی اور اگر آٹھ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب تنہا [illegible] ہزار اور دو

نماز کا ہی اور اگر نو شخص ہوں بعوض ہر رکعت کی اٹہتیس ہزار چار سی نماز کا ثواب ہی اور اگر
دس شخص ہوں بعوض ہر رکعت کی ثواب ستر ہزار نماز کا ہی اور جس وقت کہ دس شخص سی
زیادہ ہوں پس اگر دریاہای زمین و آسمان سیاہی ہوں اور درختان جہان قلم ہوں اور تمام جن
وانس نویسندہ ہوں تو ثواب ایک رکعت کا نہیں کتابت کر سکتی ہی رسول خدا اگر مومن ایک تکبیر
ہمراہ امام پاوے بہتر ہی سات ہزار حج وعمرہ سی اور ایک حج بہتر ہی دنیا اور مافیہا سی بقدر ہفتاد ہزار مرتبہ
کی اور اگر ایک رکعت ہمراہ امام کے پاوے بہتر ہی لاکھ اشرفی سی کہ راہ خدا میں تصدق کری اور اگر ایک سجدہ ہمراہ امام
پاوے بہتر ہی آزاد کرنی سو غلام سی أَفَلَا تَعْقِلُونَ لکہا ہی کہ جناب رسول خدا نی فرمایا
کہ شب معراج میں ایک جماعت کو دیکہا میں نی کہ اونکی لب مقراض سی کاٹی جاتی تہی جبرئیل سی پوچہا میں نی کہ یہہ کون
لوگ ہیں کہا کہ واعظ ہیں کہ یہہ لوگ لوگوں کو حکم نیکی کرتی تہی اور آپ عمل میں نہ لاتی تہی بِالصَّبْرِ مراد صبر
سی صبر کرنا ہی مشقت اور طاعت پر اور بعضوں نی لکہا ہی کہ مراد صبر سی روزہ ہی صبر کرنا ہو یا ہی پس
یعنی مدد چاہو بوسیلی مقاصد دنیا اور آخرت کی بسبب روزہ رکہنی اور نماز کی تکملہ ششم دربیان
آیات کی ... فَآمِنُوا یہہ حرف ہیں بینات اوسکی تین سی تجنیس ہیں پس نکلا اوسی أَيُّهَا
الْيَهُودُ يَا مَنْ جَاهَدُوا آلَ الْعَبَا بِمَا أَنْزَلْتُ آٹہ حرف ہیں زبر اوسکی پانچ سی اکتیس اور بینات
اوسکی تین سی تیرہ اور مجموع اوسکا نو سی ایک ہی نکالا اوسی عَلِيٌّ أَحْمَدُ الْمُصْطَفَى بِأَنَّهُ نَبِيٌّ مُحَمَّدٌ
وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِمَامٌ وَأَوْلَادُهُ الْحَقُّ چار حرف ہیں او زبر اوسکی اٹہ سو پچاس
ہیں اور بینات اوسکی دو سی تین مجموع اوسکا نو سی بہتر ہوتا ہی یہہ عبارت اوسی پیدا ہوئی
ہی حُبُّ أَحْمَدَ بِأَنَّهُ نَبِيٌّ وَحَبِيبُهُ عَلِيٌّ وَلِيُّ الرَّاكِعِينَ آٹہ حرف ہیں زبر اوسکے
تین سو ... ہی اور یہہ عبارت اوسی نکلتی ہی النَّبِيُّ وَعَلِيٌّ هُوَ بَابُهُ وَأَوْلَادُهُمَا

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
اے فرزندان یعقوب یاد کرو نعمت میری کو وہ کہ عطا کی میں نی اوپر تمہارے
وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ○ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي
اور تحقیق کہ میں نی فضیلت دی تمکو اوپر تمام عالم کی اور ڈرو تم اوس روز سی کہ نہیں کام آویگا
نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ
کوئی نفس نفس کی کسی چیز کو اور نہ قبول کی جاویگی اوس نفس سی کوئی شفاعت اور نہیں لیا جاویگا
مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ○ وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ
اوسی نفس سی بدلہ واسطی رہائی عذاب کی اور نہ وہ یاری کی جاوینگی اور یاد کرو جبکہ نجات دی ہمنی تمکو
مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ
آل فرعون سی کہ ستم پہنچاتی ہیں تمکو بد ترین عذاب
يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي
ذبح کرتی تہی فرزند تمہارے کو اور زندہ رکہتی تہی دختروں تمہاری کو اور بیچ
ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ○ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ
اس بات کی آزمایش ہی جانب پروردگار تمہارے سی بزرگ اور یاد کرو جبکہ جدا کیا ہمنی واسطی تمہارے
الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ○
دریا کو پس نجات دی ہمنی تمکو اور غرق کیا ہمنی آل فرعون کو اور حالانکہ تم دیکہتی تہی
وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
اور جبکہ وعدہ کیا ہمنی موسی کو چالیس شبوں کا بعد اوسکے لیا تمنی گوسالہ کو

مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ

واسطی عبادت کی بعد جانی موسی کی اور تم ظالم تھی پھر درگذر کی ہم نی تم سی بعد عبادت گوسالہ کی

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

شاید کہ شکر کرو تم — اور یاد کرو جبکہ دی ہم نی موسی کو توریت

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

اور فرقان فرق کنندہ حق و باطل کی شاید کہ تم ہدایت پاؤ — اور جبکہ کہا موسی نی

لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ

واسطی قوم اپنی کی کہ ای قوم میری بدرستیکہ تم نی ظلم کیا نفسوں اپنی پر بسبب پکڑنی تمہارے گوسالہ کو معبود

فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

پس رجوع کرو طرف پروردگار اپنی کی پس قتل کرو نفسوں اپنی کو یہہ قتل ہونا تمہارا بہتر ہی واسطی تمہارے

عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

نزدیک آفریدگار تمہارے کی پس رجوع کی اللہ نی اوپر تمہارے بدرستیکہ وہی ہی بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً

اور جبکہ کہا تم نی ای موسی — ہمیں ایمان لاوینگی واسطی تیری جب تک دیکھیں ہم اللہ کو ظاہر میں

فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَاكُم

پس لیا تمکو — اور تم دیکھتی تھی — پھر زندہ کیا تمکو

مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَظَلَّلْنَا

بعد موت تمہاری کی — شاید کہ تم شکر کرو — اور سایہ بان کیا تمہارے اوپر

عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ كُلُوا مِن

اوپر تمہاری ابر کو — اور نازل کیا ہم نی اوپر تمہاری ترنجبین اور سمانی کو — کہا کہ تم اون چیزوں

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا

پاکیزہ سی کہ روزی دی ہم نی تمکو — اور نہیں ظلم کیا اونہوں نی ہمپر ولیکن تھی

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ

نفسوں اپنی پر ظلم کرنی والی — اور جبکہ کہا ہم نی کہ داخل ہو تم بیت المقدس میں

فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ

پس کہاؤ تم اوس سی جس جگہ چاہو بفراغت — اور داخل ہو تم دروازہ بیت المقدس میں

سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ

در حالیکہ تم سجدہ کرنی والی ہو اور کہو تم کلمہ حطہ کو تا بخشیں ہم واسطی تمہاری گناہوں تمہاری کو اور زیادہ دینگی ہم

الْمُحْسِنِينَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي

نیکوکاروں کو — پس بدل ڈالا اونہوں نی کہ ستم کیا تہا اور بات کہ سوای کلمہ کی کہ غیر تہا اوس چیز کی کہ

قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ

کہا گیا تہا واسطی اونکی پس نازل کیا ہم نی اوپر اون لوگوں کی کہ ظلم کیا تہا اونہوں نی عذاب کو آسمان سی

ع بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝

بسبب اوس چیز کی کہ تھی — نافرمانی کرتی تھی

قولہ علی العالمین بسبب علم اور ایمان اور عمل صالح فضیلت دی ہم نی تمکو
پیغمبر اور بادشاہ عادل کیا اور اولاد اونکی نی ستایش آبا و اجداد کی نیکی

اور ساتھ کفر اور معصیت کی مشغول ہی قولہ آلَ فِرْعَوْنَ اصل آل کے
اہل ہی اس جہت سے کہ تصغیر اوسکی اہیل آئی ہی بعد اوسکی ہ کو الف سے بدل کیا
اور استعمال اسکا مخصوص واسطی صاحبان عظمت کی ہی مانند سلاطین وغیرہ کی اور باعث
سی [illegible] کیا جاتا ہی آل الحجام قولہ نِسَاءَكُمْ اور سبب قتل کرنی فرزندونکا
یہہ تہا کہ فرعون نے خواب مین دیکھا تہا کہ ایک آتش جانب بیت المقدس سے شعلہ زن
ہی اور تمام خانہای مصر کو جلا دیا اور خانہای بنی اسرائیل کو ضرر نہ پہنچایا فرعون
اس خوابکو دیکھہ کر ہراسان ہوا اور کاہنون کو بلا کر اس خواب کو بیان کیا
کاہنون نے جواب مین کہا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک طفل پیدا ہوگا کہ ہلاکت
تیری اوسکی ہاتھہ سی ہوگی فرعون نے قابلہ عورتونکو زنان حاملہ پر معین کیا جو طفل
پیدا ہو قتل کرو منقول ہی کہ فرعون عمران کو گہر نہ جانی دیتا تہا بجہت اس ملاحظہ کے کہ با
اہلیہ اپنی سے خلوت کرین اور کوئی طفل پیدا ہو ایک شب فرعون نے مکان مین سوتا تہا
اور عمران بہی نزدیک اوسکی سوتی تہی ہرگاہ کہ عمران زوجہ اپنی بیدار ہوئی دیکھا کہ اہلیہ
اونکی حاضر ہین دیکھکر متعجب ہوا اور کہا کہ تم کس طرح یہان آئین باوجودیکہ سب دروازے
بند ہین اور نگہبان دروازون پر بیٹھی ہین اہلیہ نی اونکی جواب مین کہا خود متعجب ہون
کہ یہان کیونکر آئی عمران نی جانا کہ بحکم خدا یہہ امر ہی بعد اسکی بالین فرعون کی
خلوت کی اور اوسیوقت حاملہ بموسی ہوئین اور جو فرشتہ کہ اونکو لایا تہا پہر اونکو گہر
لی گیا اور حق تعالی نے حمل اونکی کو نظر غمازون سی پوشیدہ رکہا تا اینکہ موسی پیدا
ہوئی اور لوگ واسطے تجسس کے آئی مادر موسی نی خوف سی موسی کو تنور مین پوشیدہ کیا

اور ہمراہ اونکی کہ خالہ موسی تہین نی خبر جاکر خانہ تنور مین آگ رکہی ہو واسطی روٹی پکانے
کی [illegible] شعلہ بلند ہوا اور لوگ اوسدم واسطی تجسس کے پہونچی اور خوب تجسس کیا کچہہ
اثر طفل کا نہ پایا بعد اسکی سر تنور پر گئی آتش عظیم دیکہہ کر فرعون سی عرض کی
کہ ہمکو کسی نے غلط خبر دی فرعون کو اوسدم اطمینان ہوا اور خوش ہوا [illegible]
موسی سر تنور پر گئین شعلہ کو دیکہہ کر مضطرب ہوئین اور رونی لگین اور پہر جب تمام
گئین دیکہا کہ موسی آگ سی بازی کر رہی ہین خوشحال ہوئین اور کہا کہ [illegible]
سی ہی اور موسی کو لیکر پوشیدگی مین پرورش کیا اور یہہ قصہ آئندہ مذکور ہوگا
قولہ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ منقول ہی ہرگاہ کہ بنی اسرائیل نی بعد مقتول [illegible]
کی وحدانیت حق کا اقرار کیا حق تعالی نے موسی کو خطاب کیا کہ بار دیگر ساتھ
جماعت بنی اسرائیل کے ہماری مناجات کو آؤ اور عذر پرستش گوسالہ کی کرو
اور شرف سماع کلام ہماری سی مشرف ہو موسی ستر شخص بزرگان اسرائیل سے
انتخاب کرکی ہمراہ اپنی کوہ طور پر لی گئی جبکہ ارادہ مناجات کا کیا ایک حجاب نور میان
موسی اور اون ستر آدمی کی واقع ہوا خدا نی موسی سی تکلم ساتہ امر و نواہی
اور مواعظ اور نصائح کی کیا اور وہ سب لوگ سنتی تہی بعد اوسکی حق تعالی نی
خطاب اونسی کیا کہ مین وحدہ لا شریک ہون سوائے میری کوئی خدا نہین ہے
اور مین خداوند زمین و آسمان ہون اور تمکو زمین مصر سی پیدا کیا ہی تمام عبادت میری
کرو اور عبادت غیر کی ترک کرو اوسدم حضرت موسی سی کہا اونہونی کہ ہم ایک آواز
سنتی ہین نہین جانتی کہ یہہ آواز خدا کی ہی یا شیاطین کی [illegible] کہ ہم خدا کو [illegible]

نہ دیکھیں گی ہم اور نہ کرین گی اور سدم ایک آگ آسمانسی نازل ہوئی اور سبکو جلا دیا
اور موسی ایک شبانہ روز بیہوش رہی جبکہ ہوش مین آئی اور اسحال کو ملاحظہ
کیا روئی اور عرض کی خدا سی کہ مین جا کر بنی اسرائیل سی کیا کہونگا جبکہ اون
مجسی پوچھینگے کیا جواب دونگا حق تعالی نی پہر اونکو زندہ کیا قولہ
والسلوی کلوا الآیۃ ہر گاہ کہ موسی نی بنی اسرائیل سی کہا کہ بیت المقدس
مین جاؤ اور جابرین اور گردن کشونکو قتل کرو اور جنگ کرو اون لوگون نی
نافرمانی کی اور جنگ سی باز رہی حق تعالی اون پر غضبناک ہوا اور مدت چہل سال
تک دس بیابان مین اونکو سرگردان کہا کہ مسافت اوسکی پانچ فرسخ تک تہی اور
اس مدت مین گرمی بیابان اور تابش آفتاب سی ایذا پاتی تہی اور ہر گاہ جس جگہ سی
کوچ کرتی شبکو پہر اوسی موضع مین اپنی تئین دیکھتی ہر گاہ کہ سوزش آفتاب سی بیتاب ہوئی
بتضرع وزاری موسی سی عرض کی کہ تو درگاہ الہی مین عرض کر کہ حق تعالی
ہمکو سایہ عطا کری پس موسی نی دعا کی حق تعالی نی ایک ابر سفید کو بہیجا اور [illegible]
سی ہوائی سرد آتی تہی ہر گاہ کہ سایہ اوسکی سی راحت پائی کہا کہ ای موسی اب آفتاب
سی ہمنی امن پائی لیکن طعام نہین ہی کہ ہم اپنی گرسنگی دفع کرین حقتعالی نی حکم
کیا کہ بجائی باران ترنجبین مانند برف کی طلوع صبح سی تا طلوع آفتاب ونپر برستی اور
ہوائی جنوب [illegible] ہوا کہ پرندہ آسمانی بریان کرکی اونپر گراوی اور بعضی تفسیر مین یون
آیا ہی کہ وہ پرندہ [illegible] خون پر بیٹھی رہتی تہی اور بصدائی خوش آواز کرتی تہی ناگاہ
ایک ہوا چلتی [illegible] بریان ہوکر گرتی تہی استخوان اوسکی باقی نہ رہتی تہی اور بعضی

کہتی ہین کہ سمانی تہی قولہ حطۃ کلمہ استغفار ہی یعنی کہو تم بخش دی ہمکو
اور ہماری گناہونسی درگذری قولہ فبدل الذین یعنی کہا گیا واسطی اونکی کہ کہو تم لفظ حطۃ کو
اونہون نی اوسکی عوض مین حنطۃ کو اور حنطہ گندم کو کہتی ہین قولہ رجزا من السماء
اور رجز سی طاعون ہی روایت مین آیا ہی کہ ایکساعت مین [illegible]
مین ہی کہ ستر ہزار [illegible] سی مرگئی اور فرزند اونکی باقی رہی تکملہ [illegible]
رکوع ششم الباب پانچ حرف ہین [illegible] اوسکی دو [illegible]
عبارت نکلتی ہے لحمد وعلی التائب للباب ظلموا [illegible]
۹۲ ۱۱ ۵۲
اور اوسکی ایک ہزار [illegible] اور [illegible] چار [illegible]
اوسکی دو ہزار دوسی [illegible] مطابق [illegible] عبارت ظاہر ہوتی ہی الذین
۷۹۱
ظلموا آل محمد الازکیاء الہادین حقہم
۱۵۲ ۱۴۲

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
اور جبکہ درخواست کی پانی کی موسی نی واسطی قوم اپنی کی پس کہا ہمنی کہ مار ساتھ عصا اپنی کے
الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ
پتھر کو پس نکلا اوس سی بارہ چشمی بتحقیق جان لیا ہر قوم نی بنی اسرائیل کے [illegible]
اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ
[illegible] کہاؤ تم اور پیو تم رزق خدا سے
وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِذْ قُلْتُمْ
اور نہ تجاوز کرو بیچ زمین کے درحالیکہ فساد کرنی والی ہو — اور جسوقت کہا تھا تمنے

يا موسى لن نصبر على طعام واحد فادع لنا
اے موسیٰ ہرگز نہ صبر کر سکینگے ہم اوپر کھانے ایک کی پس طلب کر واسطے ہمارے
ربك يخرج لنا مما تنبت الأرض من بقلها
پروردگار اپنے سے کہ موجود کرے واسطے ہمارے اوس چیز سے کہ پیدا کرتی ہے زمین ترکاری سے
وقثائها وفومها وعدسها وبصلها قال
اور ککڑی اوسکی اور لہسن سے اور مسور سے اور پیاز سے کہا حق تعالیٰ نے
أتستبدلون الذي هو أدنى بالذي هو خير
کہ آیا بدل کرتے ہو تم اوس چیز کو کہ وہ ذلیل ہے بعوض اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہے
اهبطوا مصرا فإن لكم ما سألتم وضربت
جاؤ شہر مصر کو یا اور شہر کو پس بدرستیکہ واسطے تمہارے وہ چیز ہے کہ سوال کیا تمنے اور لازم کی گئی
عليهم الذلة والمسكنة وباءو بغضب من
اوپر انکے خواری جسمی کی اور درویشی کے اور سزاوار ہوئے ساتہہ غضب کی خدا کے
الله ذلك بأنهم كانوا يكفرون بآيات الله
یہ لزوم خواری سبب اسبات کی بدرستیکہ تھے کہ انکار کرتے تھے ساتہہ آیات خدا کے اور
ويقتلون النبيين بغير الحق ذلك بما عصوا
قتل کرتے تھے پیغمبروں کو بدون حق کے یہ لزوم ذلت سبب اسکے تھا کہ نافرمانی کی اونہوں نے
وكانوا يعتدون ۝
اور تھے حد سے گذرنے تھے

ع

قوله تعالى بعصاك الحجر اور وہ پتھر مربع تھا بقدر سر آدمی کی کہ حق تعالیٰ نے
بہشت سے واسطے موسیٰ کے بھیجا تھا کوہ طور سے لایا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ آدم [illegible]
بہشت سے لائے تھے اور میراث شعیب سے آیا تھا اور شعیب نے اوسکو [illegible]
موسیٰ کو دیا تھا اور تفسیر المنبع علیہ السلام میں مذکور ہے کہ [illegible] موسیٰ نے
کی پانی کی اور ہاتھہ واسطے دعا کی اوٹھایا اور عرض کی الٰہی بحق محمد المصطفیٰ
وعلی سید الاوصیاء وبحق سید الاولیاء حسن المجتبیٰ وبحق الحسین افضل الشہداء
وبحق عترتہم وخلفائہم سادات الاذکیاء ان تسقنا پس تو انکو آب عطا فرما اور سدم حق تعالیٰ
نے فرمایا اے موسیٰ عصا کو پتھر پر مار قوله تعالى [illegible] روایت ہے کہ بارہ چشمے
آب شیرین سے رواں ہوئے اور ہر گاہ کہ سب سیراب ہوئے تو مرتبہ دیگر عصا کو پتھر پر مارا
کہ وہ چشمے بند ہو گئے اور ہر روز چھ لاکھ آدمیوں کو سیراب کرتے تھے قوله تعالى
وباءو عرب میں بولتے ہیں کہ باء فلان بفلان ہر گاہ کہ سزاوار ہو وے کہ ایک
قتل کیا جائے بعوض دوسرے کی بنا بر مساوی ہونے دونوں کی قوله تعالى یعتدون
بیچ حدیث کی وارد ہے کہ اکثر روز صبح کی وقت ستر پیغمبروں کو قتل کرتے تھے اور
دوسری نماز کی وقت ایسا افلاس اونپر واقع ہوا کہ ساگ بیچنے لگے اور روایت
کی ہے کہ یہود بعد موسیٰ علیہ السلام کی پانسو برس اختلاف کرتے رہے اور فرقے ایک
طریق اختیار کیا اور بعد عیسیٰ علیہ السلام کی تین سو برس [illegible] اختلاف کی
إن الذين آمنوا والذين هادوا والنصارى والصابئين
بیشک وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور وہ لوگ یہود ہوئے ہیں اور نصرانی ہوئے ہیں اور وہ کہ [illegible] دین میں کافر تھے

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ

جو شخص کہ ایمان لاتی انمین سی ساتھ خدا کی اور دن قیامت کی اور کار شایستہ کی پس واسطی انکی

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

مزد انکی ہے نزدیک پروردگار اونکی کی اور نہین ہی خوف اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہوویںگے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

اور یاد کرو جب کہ لیا ہمنی عہد ساتھ تمھاری کہ توریت مین ہے اور بلند کیا ہمنی اوپر تمھارے

الطُّوْرَ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ

کوہ طور کو تم جس چیز کو کہ دیا ہمنی تمکو ساتھ زور کی تمام اور یاد کرو اوس چیز کو کہ بیچ اوسکی ہی

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَلَوْلَا

شاید کہ تم ڈرو پس منہ پھیرا تمنی بعد از قبول کرنی کی عہد سی پس اگر نہ ہوتا

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ

فضل خدا کا اوپر تمہاری اور بخشش اوسکی ہر آینہ ہوتے تم

الْخٰسِرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي

زیانکارون سی اور ہر آینہ تحقیق کہ جانتی ہو تم اون لوگونکو کہ تجاوز کیا اونہوں نی تم مین سی بیچ

السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝

حکم روز شنبہ کی پس کہا ہمنی واسطی اونکی کہ ہو جاؤ تم بصورت بندر ایسی کہ خوار ہونی والے

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

پس کر دیا ہمنی اوس مسخ ہونی کو عبرت واسطی اون لوگون کی کہ اوسکی سامنی تھے اور وہ لوگ کہ بعد اوسکی تھے

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ

اور نصیحت ہی واسطی پرہیزگارونکی اور وقتیکہ کہا موسی نی واسطی قوم اپنی کی تحقیق خدا نی

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ

حکم کیا ہی تمکو یہ کہ ذبح کرو تم گاؤ کو کہا اونہوں نی کیا پکڑتا ہی تو ہمکو ٹھٹھا کہا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ

کہ پناہ لیتا ہون مین خدا سی اس بات سی کہ ہوون مین ناوانون سی کہا اونہون نی کہ سوال کر

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

واسطی ہمارے رب سے کہ بیان کری واسطی ہمارے کیا ہی وہ گاؤ کہا موسی نی تحقیق وہ خدا فرماتا ہی کہ وہ ایک گاؤ ہی

لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا

نہ بوڑھی اور نہ جوان ہے میانہ ہی درمیان اون دونو کی پس کرو تم

مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا

اوس چیز کو کہ حکم کئی گئی ہو کہا اونہون نی کہ سوال کر واسطی ہمارے پروردگار اپنی کو کہ بیان کری واسطی ہمارے

مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا

کیا ہی رنگ اوسکا کہا موسی نی تحقیق وہی خدا فرماتا ہی تحقیق وہ گاؤ ہی زرد رنگ کہ نہایت زرد ہی رنگ اوسکا

تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ

کہ خوش کرتی ہی دیکھنی والونکو کہا اونہون نی کہ سوال کر واسطی ہمارے رب سے کہ بیان کری واسطی ہمارے کیا ہی

اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝

تحقیق گاؤ مشتبہ ہی اوپر ہمارے اور تحقیق ہم اگر چاہے خدا ہر آینہ ہدایت پانی والی ہین

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا
کہا موسیٰ نے بدرستیکہ خدا فرماتا ہی بدرستیکہ وہ ایسی گائے ہی کہ نہین تابع ہی کہ جوتے زمین کو اور نہ
تَسْقِی الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ
پانی دے کہیتی کو سلامت ہی عیبون سی نہین ہی کوئی رنگ سوای زردی کی بیچ اوسکی کہا اونہون نی اب لایا تو
بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع۸
ساتہہ حق کے پس ذبح کیا اوسی گائے کو اور بعید تہا کہ بجالاوین اوسکو سبب

قولہ نَصَارٰی جمع ہی نصرانی کی مانند ندمان اور ندمی کی کہا جاتا ہی رَجُلٌ
نَصْرَانٌ وَامْرَاَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ اور یا لفظ نصرانی مین واسطی مبالغہ کی ہی
مانند احمری کی اور نصاریٰ کو اسواسطی نام نصاریٰ رکہا ہی کہ نصرت کی اونہون نے
عیسیٰ کے قولہ صَابِئِيْنَ یعنی وہ لوگ کہ دین کفر سی اور ادیان کفار کے
طرف گئی ہین وہ لوگ ہین کہ ہر مذہب سی بعضی امور اختیار کرلیتی ہین کہ ملائکہ کی
پرستش کرتی اور زبور کو پڑہتی ہین اور نماز طرف کعبہ کی ادا کرتی ہین یہہ
وہ لوگ ہین کہ ستارہ پرست ہین صابئین مشتق ہی صبا سی سانہ ہمزہ کی
عرب مین بولتی ہین جسوقت کہ کوئی خارج ہوا دین سی صَبَاَ فُلَانٌ یعنی خارج ہوا
وہ شخص دین اپنی سی اور مراد صابئین سی ایک قوم ہی مشابہ نصاریٰ کے قولہ فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ
اور سبب اسکا یہہ تہا کہ بنی اسرائیل نے نزول توریت سی سرکشی کی اور احکام
اوسکی قبول نکی حق تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم کیا کہ ایک پہاڑ کو کوہ ہای فلسطین سے
اکہاڑ کے اوسکو طور کہتی تہی کہ طول اور عرض مین ایک فرسخ تہا بقدر لشکرگاہ اونہون

کی اوٹہایا اور بفاصلہ قامت آدمی کی سرون اونکی سی دور رکہا اور آگ اونکی
ایک طرف روشن کی اور پیچہی اونکی دریای عظیم پیدا کیا ہر گاہ کہ اونہون نے
جای فرار نپائی بتضرع و زاری سجدہ مین گئی اور بگوشہ چشم طرف پہاڑ کی دیکہتی
تہی کہ مبادا پہاڑ سر پر گری قولہ فِی السَّبْتِ روایت مین آیا ہی کہ یہود
کو منع کیا تہا صید ماہی سے اور مامور ہوئی تہی کہ صبح سی تا بشام عبادت کرین
ولیکن اون لوگون نے بحیلہ شکار ماہی کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ ماہیان
دریا روز شنبہ بسبب امنیت کی اوس موضع مین جمع ہوتی تہین اور سر پانی
سی باہر لاتی تہین اور سوا روز شنبہ تمام ہوتا تہا اوس موضع سے
چلی جاتی تہین اس حالکو دیکہہ کر نہایت وہ لوگ آزردہ ہوئی اور ایک حیلہ پیدا کیا
اسطرحسی کہ قرب اوس دریا کی حوض صغیر صغیر درست کئی اور روز جمعہ مین
آب دریا کو اون حوضون مین لاتی تہی کہ اون حوضون مین مچہلیان جمع ہوتی
تہین آخر روز شنبہ کو راہ دریا کی بند کرتی تہی اسواسطی کہ مچہلیان دریا مین
پہر نہ جائین اور روز یکشنبہ کو شکار ماہی کرتی تہی اور کہتی تہی کہ ہم مخالفت امر خدا نہین
کرتی اور یہہ لوگ بیشتر ہزار تہی ہر گاہ کہ مدت مدید اسپر گذری دلیر ہو کر روز
شنبہ کو بہی بصید ماہی مشغول ہوئی ہر چند صالحون نے منع کیا نہ مانا آخر الامر
داؤد علیہ السلام کی دعا سی بدا اونکی جو تہین گئے تا آنکہ حق تعالیٰ نے اونکو بصورت
بندر مسخ کیا قولہ وَاِذْ قَالَ اور یہہ معرکہ اوسوقت مین ہوا تہا کہ قوم
بعضی نی اپنی درمیان مین ایک مقتول پایا تہا عامیل اوسکا نام تہا جیسا کہ

تھی کہ قاتل اوسکا معلوم کریں قولہ ھزوا یعنی وہ کہتی تھی کہ ہمارے
ساتھہ تم ہنسی کرتی ہو ہم استفسار کرتی ہین کہ عامیل کو کسنی قتل کیا اور تم کہتی
ہو کہ گاو کو ذبح کرو قولہ ان شاء اللہ حضرت رسالت مآب سی منقول
ہی کہ اگر بنی اسرائیل کلمہ ان شاء اللہ کو نکہتی تو ہرگز اوس گاو کو نہ پاتی قولہ
جئت بالحق اور اوسکو نزدیک ایک جوان کی پایا کہ وہ نہایت متقی اور
صالح تھا اور ہمیشہ خدمتگاری اوسکی مین مشغول رہتا تھا اور نام اوس گاو
کا مذہبہ رکھا تھا اور قیمت بازاری اوسکی تین درہم سی زیادہ نتھی ہرچند کہ بنی اسرائیل
قیمت اوسکی زیادہ کرتی تھی وہ جوان بیچنی اوسکی سی انکار کرتا تھا بسبب اسکے
کہ مرضی والدہ نہ پاتا تھا تا بحدیکہ نوبت یہان تک پہنچی کہ بنی اسرائیل نی کہا
جس قدر کہ طلا اسکی جلد مین آئی کا ہم تجکو وجہ قیمت اوسکی مین دین کی اوس جوان
صالح نی اپنے مادر مہربان سی سب حقیقت حال عرض کے تب والدہ نی اوسکو
اجازت بیچنی کے دی اور سلو بسی منقول ہی کہ وزن طلا کا مطابق اون
دس گاؤنکی تھا بسبب بہتر کاری اور اطاعت مادر اپنی کی قیمت اوس گاو
کی اس حد کو پہنچی تھی اور زیادہ قیمت اوس گاو کی دینی کی وجہ یہہ تھی کہ تا
سرزنش کو سا... ہنکو ہو اس جہت سی ہر گاہ کہ ایسی گاؤ خوبصورت
اور خوش ... کہ نہایت جمال مین تھی قابل ذبح کی ہوی پس گاؤ ہای
... ن بطریق اولی سزاوار ذبح کی ہووین
کے نہ کہ قابل عبادت کے

وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ
یاد کرو وہ وقت کہ قتل کیا تمنی نفس عامیل کو پس اختلاف کیا تمنی بیچ اوس مقتول کی اور نہ ظاہر کرنی والا ہی اوس چیز کو
تَكْتُمُونَ ۞ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَٰلِكَ
کہ چھپاتی ہو تم ۞ پس کہا ہمنی مارو اوس مقتول کو ساتھہ بعضی اوس گاؤ کی اسطرحسی
يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
جلاتی کا اللہ اموات کو قیامت مین اور دکھلاتا ہی تمکو دلائل اپنی کو شاید کہ تم
تَعْقِلُونَ ۞ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ
سمجھو بعد اسکی سخت ہوی قلوب تمہاری بعد زندہ ہونی اوس مقتول کے
فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ
پس وہی قلوب مانند سنگ کی ہین یا شدید تر ہین از روی سختی کی اور بدرستیکہ بعضی
الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا
پتھرونسی ہر آئینہ وہ پتھر ہین کہ روان ہوتی ہین اونسی نہرین اور بدرستیکہ بعضی وہ ہو نسی البتہ وہ پتھر ہین
يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ
کہ شق ہوتی ہین پس جاری ہوتا ہی اونسی پانی اور بدرستیکہ اونہین پتھرونسی ہر آئینہ وہ ہی کہ گرتا ہے
مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۞
خوف خدا سی اور نہیں اللہ غافل اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہو تم
أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ
آیا پس طمع رکھتی ہو تم یہہ کہ ایمان لاوین یہود واسطی تمہاری اور تحقیق کہ تہی

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ

ایک گروہ اونمین سی کہ سنتی تہی کلام خدا کو پس بدل ڈالتی تہی اوسکو

مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا لَقُوا

بعد اسکی کہ دریافت کرتی تہی اوسکو حالانکہ جانتی تہی وہ کہ یہ افترا ہے اور جب ملتی تہی

الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ

اون لوگونسی کہ ایمان لائی ہین کہتی تہی کہ ایمان لائی اور جب کہ خلوت کرتی تہی بعضی اونکے طرف

بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

بعضی کے کہتی تہی کیا خبر دیتی ہو تم ساتہہ اوس چیز کی کہ کہولا ہے اللہ نی اوپر تمہاری

لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

تاکہ حجت لاوین اوپر تمہاری ساتہہ اوسکی نزدیک رب تمہاری کیا پس نہین سمجہتی تم

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا

کیا نہین جانتی وہ بدرستیکہ خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ چہپاتی ہین وہ اور اوس چیز کو

يُعْلِنُونَ ۝ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ

کہ ظاہر کرتی ہین وہ اور بعضی اونمین سے جاہل ہین نہین جانتی ہین توریت کو

إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ

مگر آرزوہای ہی نہین وہ مگر گمان کرتی والی پس عذاب ہی واسطی اون لوگونکی

يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ

کہ لکہتی ہین کتاب ساتہہ دست اپنی کی بعد اسکی کہتی ہین وہ کہ

هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُم

یہ نزدیک خدا کی ہی تا مول لین عوض اسکی قیمت کمتر کو پس عذاب ہی واسطی اونکی

مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝

اوس چیز کی کہ لکہتی ہین دستہای اونکی اور عذاب ہی واسطی اونکی اوس چیز کی کہ کسب کرتی ہین

وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً قُلْ

اور کہتی ہین وہ نہ مس کریگی آتش مگر روزہای چند کہہ تو محمد

أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ

آیا لیا ہی تمنی نزدیک خدا کی عہد کو پس نہین خلاف کرتا خدا عہد اپنی سے

أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ بَلَىٰ مَن كَسَبَ

آیا کہتی ہو تم اوپر خدا کی وہ چیز کہ نہین جانتی ہو تم آری جو شخص کہ کری

سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

بدی کو اور گہیر لی اوسکو گناہ اوسکا پس وہ گروہ اہل

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

دوزخ ہین وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگی اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور عمل

الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ

نیک کئی یہہ گروہ اہل بہشت ہین وہ

فِيهَا خَالِدُونَ ۝

اوسمین ہمیشہ رہینگی

قوله فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا یعنی بعد اسکی کہا ہمنی مارو تم اس
مقتول کو ساتھ بعضی اوسی گاو کی مراد اوس بعضی گاو سی اصل دم ہی یا زبان
یا کوئی عضو ہے اور ہر گاہ کہ مارا اوس مقتول کو پس زندہ ہوا اور خون گردن
اوسکی سی جاری تھا اور نام قاتلین اپنی کا ذکر کرتا تھا اور وہ دو بہائی تھے
کہ بواسطی مال صحرا مین لیکئی اور قتل کیا اور بعضی نے کہا پسر عم مقتول کی تھے
اور ہر گاہ کہ نام اونہین کشندگان کا اظہار کیا مجرد اس کہنی کی مر گیا
قوله لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنی جو شخص کہ قدرت زندہ کرنی نفس کی رکھتا
ہو ہر آئینہ ہر ذی حیات کو زندہ کر سکتا ہی اور ذکر اس قصہ کا صدق نبوت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر دلالت رکھتا ہی اسواسطی کہ وہ حضرت امی تھی اور
بنی اسرائیل کو اس قصہ سی آگاہ کیا اور بنی اسرائیل جانتی تھی کہ علم اس
قصہ کا اوسی شخص کو ہوگا کہ کتب سابقین کو دیکھا ہوا اور یہہ بطریق وحی اونکو
پہونچا اور اونہون نے بسبب عناد کی صداقت اونکی نہ کی چنانچہ حق تعالی
بعد اسکی بیان طغیان اونکے مین فرماتا ہی قوله ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ الخ
قوله مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ یعنی بعد اسکی جانا
اونہون نے حقیقت کو ہر گاہ درمیان قوم اپنی کی آئے کہا کہ سخن حق درباب امر و
نہی سنا ہمنی لیکن آخر الامر کہا اس نی پیغمبر نی اگر چاہو کرو چاہو نکرو حال آنکہ جانتی تھے
وہ کہ یہہ محض دروغ ہی ابی جعفر علیہ السلام سی منقول ہی کہ مراد اس سی یہود زمان
حضرت رسالت پناہ ہی کہ توریت کو سنتی تھے اور تبدیل کرتی تھی مانند اسکی

۵

کہ مدح پیغمبر کو نکال ڈالتے تھی یا حسب خواہش اپنی تفسیر کرتی تھی خبر مین وارد ہی کہ
اکثر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ یہودی بعد اسکی مدینہ مین آوینگا
اسواسطی کہ آنی اونکی سے فساد ہوتا ہی چنانچہ بعضی منافقین یہودسی اول روز مدینہ
مین آئے تھی اور اظہار کرتی تھے کہ ہم مسلمان ہین اور آخر روز ہر گاہ اپنی جماعت سے
ملتی تھی کہتے تھی کہ ہم ایمان نہین لائی ہین اور بنا بر اسیکی حق تعالی خبر دیتا ہے
وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا الخ قوله أَفَلَا تَعْقِلُونَ ایا کسواسطی
نہین عقل مین لاتے کہ اسرار اور امور مخفیہ دشمنونسی اظہار نکرو اور ایک قول مین
ایا ہی بعضی یہود ان مدینہ سی قبل از بعثت رسول اصحاب کو اوصاف آنحضرت
سی کہ توریت مین تھے آگاہ کرتی تھی ہر گاہ کہ کعب وغیرہ اونسی آگاہ ہوئی منع
کیا کہ تم اصحاب کو صفات محمد سی خبردار نکرو تا حجت اونکی اوپر غالب نہو قوله
إِلَّا أَمَانِيَّ یعنی جو کچھ کہ توریت مین موافق آرزو ہای اونہونکی ہی اور اعتقاد
انکا یہہ ہی کہ جو رطب و یابس علما اپنی سی سنتی ہین صحیح اور درست جانتی
ہین چنانچہ مطابق قول اونکی بہشت کو مخصوص اپنی جانتی ہین اور آبا و اجداد
شفیع اونکی ہونگی قوله ثَمَنًا قَلِيلًا یعنی علمای یہود بواسطی رشوت لینی کی
تبدیل صفات حضرت رسالت پناہ کرتی تھی مثلا صفت آنحضرت کی توریت مین
باین تفصیل ہے کہ مرد ہی نیکو رو و پیچیدہ مو و گندم گون سیاہ چشم سفید یوست
دراز مو یک چشم خال انکہ یہہ صفات دجال کی ہین اور ساتھہ جہلا قوم اپنی کے
کہتی تھے کہ یہہ صفات پیغمبر خاتم الانبیا کی ہین قوله إِلَّا أَيَّامًا

مَعْدُوْدَةً مراد اس سے سات دن ہیں یا چہل روز بعدد ایام گوسالہ پرستی کی

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا
یاد کرو ہر گاہ کہ لیا ہم نے پیمان کو فرزندان یعقوب سے کہ نہ عبادت کرو تم مگر
اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
اللہ کی اور ساتھ والدین کے نیکی کی اور صاحبان قرابت کی اور یتیموں کے
وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا
اور مسکینوں کے اور گفتگو کرو آدمیوں سے بخلق اور برپا رکھو
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا
نماز کو اور دو تم زکوٰت کو بعد اسکے برگشتہ ہوئے تم عہد سے مگر تھوڑے
مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا
لوگ تم سے حال اینکہ تم روگردانی کرنے والے ہو اور بھی یاد کرو وقتیکہ لیا ہم نے پیمان کو تم سے کہ نہ
تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ
گراؤ تم خون اپنوں کا اور نہ نکالو تم قوم اپنی کو
مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ثُمَّ
گھروں اپنے سے پس اقرار کیا تم نے حال اینکہ تم سب گواہی دینے ہو اوپر اسکے پس
اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا
تم ایسے گروہ ہو کہ قتل کرتے ہو تم قوم اپنی کو اور نکالتے ہو تم گروہ ایک کو

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
اپنوں سے گھروں انکے سے باہم مددگاری کرتے ہو تم اوپر انکے ساتھ گناہ اور سرکشی کے
وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
اور اگر آتے ہیں نزدیک تمہارے اسیران بنے اسرائیل مول لیتے ہو تم انکو حال آنکہ وہ حرام کیا ہے
عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ
اوپر تمہارے اور نکالنا انکا کیا ایمان لاتے ہو تم ساتھ بعض کتاب کے اور
تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
انکار کرتے ہو ساتھ بعض کتاب کے پس کیا ہے جزا اسکی جو کرے ایسا تم میں سے
اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ
مگر خواری و رسوائی بیچ زندگانی دنیا کی اور روز قیامت کی اور پھیری جاوینگے
اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝
طرف سخت تر عذاب کی اور نہیں ہے خدا غافل اوس چیز سے جو کہ کرتے ہو تم
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ
یہ وہ لوگ ہیں کہ مول لیا حیات دنیا کو بعوض آخرت کی
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝
ع ۱۰
پس نہیں تخفیف کیا جائیگا انسے عذاب اور نہیں وہ یاری کئے جاوینگے
قوله وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ یعنی
یاد کرو ہر گاہ کہ لیا ہم نے توریت میں عہد و پیمان بنی اسرائیل سے یعنی فرزندان یعقوب

سی اور مراد انسی یہود ہین اور کہا ہمنی اونکو کہ پرستش نکرو مگر اوس خدا کی کہ سزاوار
پرستش ہے قولہ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ انتہی یعنی نیکی کرو
پدر اور مادر سی بروش نیک اور حسن کی مثل شفقت اور رحمت کرنیکی حال والدین
پر بانفقہ وبنی اونکی مین یاد دعای خیر کرنیمین واسطی اونکی اور نیکی کرو خویشان اور اقربا
سی اور فرزندان بی پدر سی اور درویشون سی قولہ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ
یتامی جمع یتیم ہی مثل ندیم اور ندامی کے اور یتیم وہ ہی کہ جوان نہوا اور مرگیا
ہو باپ اوسکا اور جو کہ مرگئی ہو مادر اوسکی یتیم اوسکو نہین کہتے ہین اور برعکس
اسکی حیوانات دیگر مین ہے یعنی اگر مادر اوس حیوان کی مرگئی ہو اوسکو یتیم کہتی ہین
اور یتیم جواہر مین وہ ہی کہ مثل اوسکی نہو اور فرق مسکین اور فقیر مین اسوجہ سی کتب
مین مسطور ہی کہ فقیر وہ شخص ہی کہ جسکی واسطی کچہہ مالبت ہو اگرچہ قوت سالیانہ نرکہتا ہو
بہ روایت ابن سکیت سی ہی اور مسکین وہ شخص ہے کہ اصلا مالبت نرکہتا ہو اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ مسکین بدتر از فقیر ہی اصمعی نے کہا ہی کہ مسکین احسن فقیر سی ہے
اور یونس نی کہا ہی فقیر احسن ہی مسکین سے اور بعضی محققین نے کہا ہی فقیر
اور مسکین ہیچ نرکہتی قوت سالیانہ کی متحد ہین اور خلاف اس امر مین ہی کہ بدتر ان دونو
مین کون ہی چنانچہ فراء اور تغلب اور ابن سکیت نی کہا ہی کہ مسکین بدتر فقیر سی
ہی اور ابوحنیفہ بھی اسی کا قائل ہی اور علمای شیعہ سی مانند ابن جنید اور سلار
اور شیخ طوسی نے کتاب نہایہ مین مسکین کو بدتر از فقیر مظنون کیا ہی اور
دلیل اونکی قول حق تعالی ہی اَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ اور معنی اوسکی

ہین کہ مسکین وہ شخص ہے کہ شدت احتیاج سی خاک پر افتادہ ہی اور کہا ہی شافعی نی
مثل قول اصمعی کے اور مثل اسکی قائل ہوی ہین امامیہ سی ابن ادریس اور شیخ ابوجعفر
طوسی کتاب مبسوط اور خلاف مین اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ حق تعالی نی آیہ زکوٰۃ مین
فقیر کو پہلی ذکر کیا ہی اور مسکین کو بعد اسواسطی کہ اہتمام فقیر کا مسکین سی زیادہ ہی
اور بجہت پناہ مانگتی تہے کی فقیر سی اور طلب کرتی مسکینت کو چنانچہ قول اونحضرت
کا ہی اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي مَعَ الْمَسَاكِينِ یعنی خداوندا
زندہ رکہہ مجہکو درحالتیکہ مسکین ہون مین اور وفات دی مجکو درحالیکہ مسکین ہون مین
اور حشر کر میرا ہمراہ مساکین کی اور حق یہہ ہی کہ مسکین بدتر ہی حال مین فقیر سی چنانچہ
وارد ہوا ہی بہ روایت صحیح مین عبد اللہ بن مسکان سی اور اسی طرحسی روایت کی ہی
ابی بصیر سی کہ کہا انہی نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ قول حق تعالی کا إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ
لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ قولہ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ
إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ یعنی برپا رکہو نماز کو اوسی طریق سے
کہ شرع مین مبین ہوا اور دو تم زکوٰۃ کو اوس وجہ سی کہ حکم کیا گیا ہی پس برگشتہ ہوی
تم عہد سی مگر چند مردمان تم سی کہ ایمان لائی تہی حالانکہ تم روگردانی کرنی والی تہی حکم
توریت سی اور باب اطاعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی یعنی عادت تمہاری ہوا روگردانی
ہی ایفاء عہد و قول و اطاعت سی قولہ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ
دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ
تَشْهَدُونَ ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا

منكم من ديارهم تظاهرون عليهم بالاثم والعدوان
یعنی یاد کرو وقتیکہ لیا ہمنی پیمان اپنا او تمہارے سی کہ خونریزی نکرو اور اخراج نکرو
کو خانمان اونکی سے بعد اسکی اقرار کیا تمنی حالانکہ تم گواہی دیتی تہی بعد اسکی تم
ایسی گروہ ہو کہ پیمان کو توڑا تمنی باین وجہ کہ قتل کرتی ہو اپنی لوگونکو اور نکالتی ہو تم ایک
فریق کو ہم قوم سے اپنا اپنی سی درحالیکہ ہم پشت ہوتی ہو اوپر اوس قوم کی اور
باہمدیگر یاری کرتی ہو بسبب گناہ اور تعدی کی مروی ہی کہ مدینہ مین دو قبیلہ تہی
یہود سی ایک کو قریضہ اور دوسری کو نظیر کہتی تہی کہ باہمدیگر مقاتلہ کرتی تہی
اور قبل از ہجرت دو قبیلہ مشرکین سی تہی ایک اوس دوسری خزرج بنی قریظہ
اوس کے متفق ہوی اور بنی نظیر خزرج سی اور ہر فرقہ ہو د معاونت ہم عہد اپنی
کی دوسری فرقہ سی کارزار کرتی تہی بعد غلبہ کی منازل انکی مین شبخون
تہی با اینکہ قوم مغلوب مضطر ہو کر جلای وطن کرتی تہی اور جب کوی اسیر ہوتا تہا
باتفاق اسکو مول لیتی تہی جسطرحسی کہ حق تعالی فرماتا ہی قولہ وان یاتوکم
اسارى تفادوهم وهو محرم عليكم اخراجهم افتؤمنون
ببعض الكتاب وتكفرون ببعض فما جزاء من يفعل ذلك
منكم الا خزي في الحيوة الدنيا ويوم القيمة يردون الى اشد
العذاب وما الله بغافل عما تعملون اولئك الذين اشتروا
الحيوة الدنيا بالاخرة فلا يخفف عنهم العذاب ولا هم ينصرون
یعنی اگر آویں نزدیک تمہاری اسیران بنی اسرائیل دست دشمن مین گرفتار ہو کر اور مول

لی ہو حالانکہ نکالنا انکا حرام کیا گیا ہی اوپر تمہاری اخراج اونکا پس ایمان لاتی ہو تم
ساتہہ بعض کتاب تورات کی اور وہ فدیہ اسیران ہی اور انکار کرتی ہو تم ساتہہ بعض
اوسی کتاب کی کہ وہ قتل کرنا اور جلا وطن کرنا اونکا ہی دیار سی پس نہین جزا ہی اوس
شخص کی جو بجالاوی اوسکو مگر خواری اور رسوای زندگی دنیا مین اور روز قیامت
مین پھیری جاوینگی وہ سخت ترین عذاب کہ وہ آتش دوزخ ہی اور نہین خدا غافل
اوس چیز سی کہ بجالاتی ہو تم ای یہود مثل توڑنی عہد وغیرہ کی اور وہ توڑنی
والی عہد کی یہہ لوگ ہین کہ مول لیتی ہین دنیا کو بعوض آخرت کی پس سبک کیا جاویگا
اونسی عذاب اور نہ وہ یاری کیتی جاوینگی ۞
ولقد اتينا موسى الكتاب وقفينا من بعده
اور بالتحقیق دی ہمنی موسی کو کتاب توریت اور لائی ہم پس اسکی
بالرسل واتينا عيسى ابن مريم البينات وايدناه
رسولون کو اور دیا ہمنی عیسی پسر مریم کو معجزات ظاہر اور مدد کی ہمنی اوسکی
بروح القدس افكلما جاءكم رسول بما لا تهوى
جبرئیل کی آیا پس جسوقت آیا نزدیک تمہاری رسول کی ساتہہ اوس چیز کی دوست رکہتی نہین
انفسكم استكبرتم ففريقا كذبتم وفريقا تقتلون
نفوس تمہاری طلب تکبر کی تمنی پس ایک گروہ کی تکذیب کی تمنی اور ایک گروہ کو قتل کرتی ہو
وقالوا قلوبنا غلف بل لعنهم الله بكفرهم
اور کہا یہودیون نی دل ہماری غلاف مین ہین بلکہ لعنت کی انکو خدا نی بسبب کفر اونکی

فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ
پس کم ہی وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہیں اور جسوقت کہ آئی اونکو کتاب نزدیک
عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ
خدا سے تصدیق کرنی والی ہی واسطی اوس چیز کے ساتھ اونکے ہی درحالیکہ تھی پہلی اس سے فتح مانگتے
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا
اوپر اون لوگون کی کہ کافر ہی پس جسوقت کہ آئی اونکو وہ چیز کہ پہچانا تھا کافر ہوے
بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ
ساتھ اوسکی پس لعنت ہی خدا کی اوپر کافرون کی بُری وہ چیز کہ بیچا اونھون نے ساتھ اوسکی اپنی جانی
أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن
یہ کہ کفر کرتے ہیں ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کیا خدا نے ضد سے اوپر اسکی کہ بھیجتا ہی خدا فضل
فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ
اپنی سے اوپر جسکی چاہی بندونکا اپنی سے پس پھرے ساتھ غضب کے اوپر غضب کے
وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا
اور واسطی کافرونکی ہی عذاب خوار کرنی والا اور جسوقت کہا گیا واسطی اونکی ایمان لاؤ ساتھ
أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا
کہ نازل کیا اللہ نے کہا اونھون نی کہ ایمان لاتی ہم ساتھ اوسکی کہ نازل کیا گیا اوپر ہمارے اور انکار کرتے ہیں ساتھ
وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ
اوسکی سے اور وہی حق ہی درحالیکہ تصدیق کرنے والا ساتھ اوس چیز کے ساتھ اونکے کہہ پس کسواسطی قتل کرتے

أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن قَبْلُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَلَقَدْ
پیغمبران خدا کو اگلی اس سے اگر ہو تم مومنین سے اور پہر آیا
جَاءَكُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ
نزدیک تمہارے موسی ساتھ معجزات روشن کی بعد اسکی لیا تمنے گوسالہ کو خدا بعد جانی موسی کے
وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا
اور تم سب ظلم کرنی والی ہو اور یاد کر جسوقت کہ لیا عہد کو پکا تمسی اور بلند کیا اوپر
فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا
اوپر سر تمہارے کی طور کو کہ لو تم اوس چیز کو کہ دیا ہمنے تمکو بسبب تمام اور سنو تم احکام
قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ
کہا اونھون نے سنا ہمنی اور نافرمانی کی ہمنی اوس کا اور داخل کی گئی بیچ دلہا اونکی کے دوستی گوسالہ کی
بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُم
بسبب کفر اونکی کے کہہ تو بری چیز کو امر کرتا تمکو ساتھ اوسکی ایمان تمہارہ اگر ہو تم
مُّؤْمِنِينَ ۝ قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِندَ
ایمان لانی والی کہہ تو اگر ہی واسطی تمہارے در آخرت نزدیک
اللَّهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن
خدا کی درحالیکہ مخصوص تمہارے نہ واسطی اور مردمان کی پس آرزو کرو مرگ کو اگر
كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ
ہو تم راست گویون سے اور نہیں آرزو کرنی کی موت کے ہمیشہ بسبب عملون کی کہ آگے بھیجا ہاتھون نے اونکی

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى

اور اللہ عالم ظالمون کا اور البتہ پاتاہی تو اونکو حریص ترین مردمان اوپر

حَيٰوةٍ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ

زندگی کی دنیا اور زیادہ اون لوگونسی کہ شرک لائی ہین دوست رکہتا ہی ایک اونکا کاش عمر دیجاوے ہزار

سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ وَاللّٰهُ

سال اور نہین کوئی دور کرنی والا اوسکو عذاب سی ہرچند عمر درازکی جاوی اور اللہ

بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ ع

بیناہی ساتہہ اوس چیز کی کہ عمل مین لاتی ہین وہ

قوله وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ

رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا

تَقْتُلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا

يُؤْمِنُوْنَ یعنی بدرستیکہ دی ہمنی موسی علی نبینا وعلیہ السلام کو کتاب

توریت کہ دربیان احکام یہودی ہی اور پیچہا ہمنی بعد موسی کی رسولونکو مانند

یوشع اور شمویل وشمعون وداود وسلیمان وشعیب وارمیا وعزیر وحزقیل والیاس

ویونس وزکریا ویحیی علی نبینا وعلیہم السلام کی اور دیا ہمنی عیسی علیہ السلام

کو کہ پسر مریم تہا نشانہای روشن اور معجزات ہویدا اور مدد کی ہمنی اوسکی بروح

پاکیزہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین کہ رفیق ہمنشین عیسی علیہ السلام تہی وریا

عیسی علیہ السلام ساتہہ روح پاکیزہ کی آراستہ تہی یا ساتہہ اسم اعظم کی کہ برکت سی

اوسکی مردیکو زندہ کرتی تہی یا انجیل کہ تازگی اور زندگی جان کی اوس سی تہی

پس جسوقت کہ آیا تمکو رسول ساتہہ اوس چیز کی کہ دوست نہین رکہتی ہین اوسکو

نفوس تمہاری یا سخن اوسکا موافق مدعای نفس اور خواہش تمہاری کی نہین تہا

تہا سرکشی کی تمنی ساتہہ اوسکی یعنی تہا دیکہہ کر اوامر اور فرمان اوسکا بجا

نہ لائی پس ایک گروہ کو اونکی تکذیب کی تمنی مثل مصطفی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی اور ایک گروہ کو اونسی قتل کیا تمنی مانند زکریا ویحیی علیہ السلام

کی کہا یہودیونی دل ہماری غلافین مین یعنی خدانی اونکو پس پردہ

پیدا کیا ہی بحث سکی کہ جو کچہہ اوپر ہماری پڑہتا ہی تو یا ساتہہ ہماری لاتا ہی تو

نہین [illegible] اور نہین سمجہتی ہین ہم اوسکو پس حق تعالی رد قول اونکی

مین فرماتا ہی بلکہ ترک کیا اللہ نی اونکو رحمت اور لطف اپنی سی بسبب کفر

اونکی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ کفر فعل بندہ کا ہی کسواسطی کہ اگر فعل خدا

ہوتا تو سزاوار لعن کی نہوتی پس کم وہ چیز ہی کہ جسکا ایمان لاتی ہین وہ

لوگ کہ ایمان لائی ہین مانند عبد اللہ بن سلام اور تابعین اوسکی

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ

قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ

اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا

اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

ہرگاہ کہ آئی اونکو کتاب تصدیق کرنی والی جو نزدیک اونکی ہی مثل توریت بابت حمد اور نبوت
اور روز قیامت وغیرہ کی حال اُنکہ قبل ورود قرآن در وقت دربارے
طلب نصرت اور فتح کرتی تھی ساتھ اوسکی اوپر اون لوگون کی کہ کافر ہوئی مراد
مشرکین عرب ہین اور معنی یستفتحون کی چار وجہ سی ہین ایک یہہ ہی کہ معنی
نصرت ہی یعنی طلب نصرت کرتی تھی باین کیفیت کہ کہتی تھی وہ در وقت محاربات
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِحَقِّ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا
بِحَقِّ النَّبِيِّ الْمَبْعُوثِ إِلَيْنَا یعنی ای خدا کھول اوپر ہماری اور فتح
دی ہمکو اور یاری اور تائید کر ہماری بحق نبی امی کی ای بارالٰہ نصرت دی ہمکو
بحق نبی کی مرسل ہی طرف ہماری آور دوسری وجہ یہہ ہی کہ کہتی تھی وہ
اون لوگونسی کہ مناظرہ کرتی ساتھ اونکی کہ یہہ محمد نبی کہ آیا ہی زمانہ اوسکا اور
وہ نصرت ہماری کریگا اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ معنی یستفتحون کی یہہ ہین کہ
سب کہتی تھی علما اپنی سی صفات نبی کو کہ عرب مین مبعوث ہوگا اور تھی وہ
عالم بصفات نبی پس ہرگاہ مبعوث ہوئی انکار کیا اونہون نی اوسی نبی کا
اور وجہ چہارم یہہ ہی کہ طلب احکام قرآن کرتی تھی رب اپنی سی واسطی
نکلنی کی کفار عرب سی پس جسوقت کہ آئی اوپر اونکی وہ چیز کہ پہچانا تھا اونہون نے
بیچ توریت کی کہ وہ محمد اور قرآن ہی کافر ہوئی ساتھ اوسکی وجہ شبہہ اونکے
کی یہہ تھی کہ پیغمبر آخرالزمان نسل اونکی سی ہوا اور ہرگاہ کہ اسمعیل سی ہی حسد
عناد کیا اور اوسکا کافر ہوئی اور بسبب قوت ریاست کی اونسی ایمان نہ لائے

پس لعنت اور دوری رحمت خدا سی کفار پر کہ بعلم خود کار کرتی تھی عناد کا اور کفر
انکار رکھتی تھی بعد اسکی درمیان مدت اونکی کی کہ اختیار کرتی وہ دنیا کو
دین پر فرماتا ہی بری وہ چیز کہ بدل کیا اوسکو بیچا اپنی نفس خود باین حیثیت
کہ منکر اور کافر ہوئی اوس چیز سی کہ نازل کیا تھا خدا نی امور حقہ سی کہ
قرآن ہی حاصل یہہ ہی کہ کفر کو ہلاکت نفس پر اختیار کرتی تھی واسطے
اس امر کی کہ خدا جسپر چاہتا قرآن کو نازل کرتا پس سزاوار غضب خدا کی
ہوئی اوپر غضب دیگر کی اس جہت سی اولا بسبب انکار عیسی اور
انجیل کی مستحق غضب ہوئی اور ثانیا بسبب انکار محمد اور قرآن کی آور
ممکن ہی کہ تکرار غضب بجہت ذلت اور خواری اونکی کے ہوا ایسا عذاب
کہ خوار کرنی والا اور رسوا کرنی والا ہی قوله وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا
أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ
وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ
مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ یعنی جسوقت
کہا گیا یہودیون کو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی
انجیل اور قرآن سی اور سب کتابہای آسمانی سی کہا اونہون نی ایمان
لاتی ہین ہم ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی اوپر ہماری یعنی توریت کو
درحالیکہ کافر ہوئی ہین اوس چیز سی کہ غیر کتاب توریت کی اور وہی حق ہے

یعنی قرآن کہ نازل ہوا ہی نزدیک خدا سی درحالیکہ تصدیق کنندہ ہی
اور موافق ہی اوس کتاب کے کہ نزدیک تمہاری ہی یعنی توریت سی بعد اسکی
اعراض فرمایا ہی قولہ قل فلم تقتلون الخ یعنی کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پس کسواسطی قتل کرتی تہی پیغمبرون کو قبل اسکی اگر تم ایمان لانی
والی توریت سی اور بدرستیکہ آیا طرف تمہاری موسی ساتھہ معجزہ ہای روشن
کی اور مراد اس معجزات سی وہ معجزات ہین کہ اشارہ اونکا اس آیت مین
ہوا ہی قولہ ولقد آتینا موسی تسع آیات بینات یعنی نو معجزات
موسی کو خدا نی دی تہی ید بیضا جاری ہونا آب کا سنگ سی پہاڑ کا دریا کا
عصا کا مار ہوجانا طوفان پانی کا جراد یعنی ٹڈی قمل یعنی چچڑی ضفادع یعنی مینڈک
دم کو قمل بعضی بعضی کہتی ہین وہ کرم کہ گندم سی نکلتا ہی کہ ہندی مین گھن
کہتی ہین بعد اسکی لیا تمنی گوسالہ کو خدا پس از جانی موسی کی طرف
طور کے اور تم بیدا کرنی والی تہی اور بر نفس اپنی کی بسبب گوسالہ پرستی
پایا اور زیر کہتی تہی معجزات کی قولہ واذ اخذنا میثاقکم
ورفعنا فوقکم الطور خذوا ما آتیناکم بقوة واسمعوا
قالوا سمعنا وعصینا واشربوا فی قلوبهم العجل
بکفرهم قل بئسما یأمرکم به ایمانکم ان کنتم مؤمنین قل ان کانت
لکم الدار الآخرة عند الله خالصة من دون الناس فتمنوا الموت ان
کنتم صادقین یعنی یاد کرو ہر گاہ کہ لیا ہمنی عہد و پیمان سی اور اوٹھایا اوپر

پر تمہاری کی کوہ کو کہ موسوم تہا طور کر کی اور نہ اگر کو تہا ای فلسطین سی کہ وہ ایک
شہر ہی شہر ہای شام سی اور کہا ہمنی ساتھہ تمہاری کہ جو ہم نی
دیا ہمنی تمکو ساتھہ قصد درست و کوشش تمام کی اور سنو تم احکام کو کہا
انہون نی سنا ہمنی گفتار تیری کو اور نافرمانی کی ہمنی امر تیری کی اور داخل
کی گئی قلوب اونکی مین محبت گوسالہ کی بسبب گمراہ کرنی سامری کی بسبب کفر
اونکی کہ وہ خدا کو مجسم جانتی ہین اور کوئی جسم بہتر گوسالہ سی نہ پایا تہا بعد
حق تعالی فرماتا ہی کہ اے محمد بد وہ چیز ہی کہ حکم کرتا ہی ساتھہ اوسکی ایمان
تمہارا کہ وہ انکار نبوت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور قرآن اگر ہو تم
ایمان لانی والی توریت بہہ اثبات عدم ایمان اونکا ہی ساتھہ توریت کی
یعنی اگر ایمان لائی ہوتی ساتھہ توریت کی امر کرتی ساتھہ اس قبایح کی
اور ہر گاہ کہ تمسی اعمال قبایح صادر ہوئی پس البتہ توریت سی نہین پایا
لائی اور باوجود اس اعمال قبیحہ کی دعوا کرتی ہو کہ بہشت سوا ہماری
کوئی نہ پاویگا لہذا حق تعالی فرماتا ہی کہ کہہ تو اے محمد جواب دعوی
مین کہ آرزو کرو مرگ کی اگر ہو تم راست گو یونسی واسطی کہ اہل بہشت
البتہ مشتاق جنت ہین کہ وہ موضع استراحت ہی اور آرزو کرتی مرگ کی
کرنی مین اور انواع لذت پاتی ہین اوس قولہ ولن یتمنوه ابدا
بما قدمت ایدیهم والله علیم بالظالمین ولتجدنهم احرص
الناس علی حیوة ومن الذین اشرکوا یود احدهم لو یعمر

أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ

یعنی آرزو کرینگی وہ مرگ کی ہمیشہ بسبب اسکی کہ آگی عمل مین لائی ہین وسیتہا
اونکی اعمال موجبہ دوزخ سی مانند قتل انبیا وتحریف بعثت رسالت پناہ اور
انکار اوس حضرت کا باوجود علم اونکی حقیقت آن امور کو اور خدا دانا ہی
باحوال ستمکاران اور دروغ گویان یہہ تنبیہ اسپر ہی کہ دروغگو ہین اپنی
دعوی مین اور ہرآئینہ پاتا ہی تو یہود ان کو حریص ترین مردمان زندگانی پر
اور ان لوگونسی کہ شرک کرتی ہین اور ذکر مشرونکا باوجود داخل ہونی
زمرۂ ناس مین اس جہت سی ہی کہ حرص انکو بہت ہی اسواسطی کہ
سوای اس حیات کی حیات دوسری نہین جانتی یعنی حرص اہل
کتاب کی بیشتر ہی اہل شرک سی اس وجہہ سی کہ دوست رکھتا ہی ہر ایک
انکا کاش عمر دیجای ہزار سال نہین ہی کوئی دور کرنی والا عذاب
آتش دوزخ سی اگرچہ عمر دراز کیجائی دفع عذاب اونسی یہود کا خدا دانا ہی
اوس چیز سی کہ عمل مین لاتی ہو وغیرہ اونکی مروی ہی کہ بعضی یہود کہتی تہی کہ جبرئیل
صاحب محمد ہی وہی اونپر لاتا ہی اور تنبیہ رحمت اور عذاب بہت پہونچی
واکثر بلاد ونکو اونکی تباہ کیا اگر بجای اوسکی میکائیل ہوتا ہم ساتہہ محمد کی ایمان
لاتی تکملہ هشتم در بیان آیات رکوع یازدہم سوال چار حرف مین بینات
اوسکی ایک سی نو ہوتی ہین نکلی موافق اوسکی یہہ عبارت هو محمد
جاء بما لا تهوى انفسکم بندرہ حرف مین بینات اوسکی جمع سی اسی

ہین نکلی اوسی یہہ عبارت بمولات علی وکیله هو جلا فریقا
مین بینات اوسکی ایک سی بچانوی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوئی
انّی بنا ال احمدی ان یکفروا بما انزل اللّٰه اونیس حرف مین بینات اوسکی
نوسی انیس ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی ای یکفروا
بما انزل اللّٰه فی علی الهادی ولی اللّٰه

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ
کہدی ای محمد جو ہو دشمن واسطی جبرئیل کی پس تحقیق لاتا ہی کتاب اوپر دل تیری کے
بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَ
ساتہہ حکم خدا کی درحالیکہ تصدیق کنندہ ہی واسطی اوس چیز کے جو پہلی اسکی نازل ہوئی اور راہ نما اور
بُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ
بشارت دہندہ ہی واسطی مومنین کے جو شخص ہو دشمن واسطی خدا کی اور ملائکہ اوسکی
وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ
اور انبیا اوسکی کی اور جبرئیل اور میکائیل کی پس تحقیق خدا دشمن ہی واسطی کافرونکی
وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا
اور ہر آئینہ نازل کیا ہمنی طرف تیری آیتہای روشن کو اور نہین کافر ہوتی ساتہہ اوسکی
إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ
مگر فسق کرنے والی آیا نہین ہی جب کہ عہد کیا اونہون نی عہد کو پہینکدیا اوسکو

نبذہ فریق منہم بل اکثرہم لا یؤمنون ۝ ولما جاءہم
ایک گروہ نے اونمیں سے بلکہ اکثر اونکے ایمان نہیں لاتے ہیں ۝ اور جب آیا اونکو
رسول من عند اللہ مصدق لما معہم نبذ فریق من
رسول نزدیک خداسے تصدیق کنندہ واسطے اوس کے کہ ساتھ اونکے ہی پھینکدیا ایک گروہ نے
الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظہورہم
اونمیں سے وے دی گئی تھی اونکو کتاب کتاب خدا کو پس پشت اپنی گویا کہ
کانہم لا یعلمون ۝ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین
نہیں جانتے تھے اور پیروی کی اونہوں نے اوس چیز کی کہ تلاوت کرتے تھے شیاطین
علی ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین
اوپر ملک سلیمان کے اور نہیں کافر ہوئے سلیمان و لیکن شیاطین
کفروا یعلمون الناس السحر وما انزل علی الملکین
کافر ہوئے سکھلاتے تھے آدمیوں کو سحر کو اور جو نازل کی گئی تھی اوپر دو فرشتوں کے
ببابل ہاروت وماروت وما یعلمان من احد
شہر بابل میں کہ ہاروت اور ماروت اور نہیں تعلیم کرتے تھے دونوں کسیکو
حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر فیتعلمون
تا آنکہ کہتے تھے وہ نہیں ہم مگر آزمایش پس نہ کافر ہو تم پس دریافت کیا
منہما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ وما ہم
اونہیں دونو فرشتوں میں سے اوس چیز سے کہ جدائی ڈالتے تھے بسبب اوسکے درمیان مرد اور اوسکی جورو کے اور نہیں وے

بضارین بہ من احد الا باذن اللہ ویتعلمون ما
ضرر پہنچانے والے بسبب اوسکے کسیکو مگر بعلم خدا اور دریافت کرتے ہے
یضرہم ولا ینفعہم ولقد علموا لمن اشترٰہ
کہ ضرر پہنچاتی تھی اونکو اور نہیں نفع دیتی اونکو اور ہر آئینہ جانتے تھے اوس شخص کو کہ مول لیا سحر کو
مالہ فی الاخرۃ من خلاق ولبئس ما شروا بہ
اور نہیں واسطے اوسکی بیچ عقبی کی کچھ حصہ اور ہر آئینہ بری وہ چیز کہ بیچ کیا بہا سا اوسکے اور
انفسہم لو کانوا یعلمون ۝ ولو انہم
نفسہا اپنی کو اگر تھے وہ جاننے والے اور اگر بدرستیکہ
امنوا واتقوا لمثوبۃ من عند اللہ خیر لو
ایمان لاتے اور پرہیز کرتے ہر آئینہ ثواب باقی نزدیک خداسے بہتر اگر
کانوا یعلمون ۝ ع
تھے وہ جانتے

قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ مصدقا
لما بین یدیہ وہدی وبشری للمؤمنین ۝ من کان عدوا للہ وملئکتہ
ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین ۝
یعنی اے محمد اونکی جو کہتے ہیں کہ جبرئیل نے وحی اتاری ہے الہی کی ہی پس جو کوئی دشمن ہوا جبرئیل کا
بلاشک دشمن خدا کا ہوا پس تحقیق کہ وہ لایا ہے قرآن نزدیک تیری بفرمان الہی کے اوپر دل کے
درحالیکہ قرآن تصدیق کنندہ ہے اوس چیز کو یعنی اوس کتاب کو کہ آگے تھی

نازل ہوئی مانند توریت وانجیل کی اور راہ دکہلانی والاہی اور مژدہ دینی والا ہے
واسطی مومنین کی نجات سی دوزخ اور پر درجات کی اور جو شخص کہ ہی دشمن خدا او ملائکہ
اور رسول اور جبرئیل اور میکائیل کا پس بدرستیکہ خدائی تعالی دشمن ہی واسطے
کافروں کی کہ دشمن ملائکہ اور پیغمبران ہیں پس لامحالہ یہود ان اہل جہنم سی ہوں
روایت ہی کہ ابن صوریا اعلم علمای یہود تہا کہا اوسنی ای محمد جو کچہہ واسطی ہمارے
لایا تو اوسکو جانتی ہیں ہم اور سمجہتی ہیں اور جو کچہہ اوپر تیری نازل ہوئی اتباع حق ہیں ہم
حق تعالی رد قول اونکی میں فرماتا ہی قولہ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا
نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ
اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی ہر آیینہ نازل کیا ہمنی طرف تیری نہایت
روشن کو یعنی قرآن اور نہیں کافر ہوتی ہیں اوس سی مگر وہ کہ ایمان سی نکل گئی ہیں ایمان کی میدان سی
سرکشان اہل کفر میں یعنی ابن صوریا اور مثل اوسکی ہی مروی ہی کہ مالک بن
صیف یہودونکو کہتا تہا کہ حق تعالی نی زبان موسی کی ہمسی عہد لیا ہی کہ ہر گاہ
پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہو اوسکا ایمان لاؤ اور تصدیق کرو اور کبہی نہیں درمیان خدا اور ہمارے
کوئی عہد تہا کہ جسکا مذکور توریت میں ہوا ہی لہذا حق تعالی نی یہہ آیہ بہیجا
قولہ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا الخ آیا نہیں ہی کہ عہد کیا اونہوں نی اور بعد اوس عہد
کی نقض کیا اوسکا ایک گروہ نی اونسی بلکہ بہت اونسی ایمان نہیں لاتی ہیں

توریت کی اور اوسوقت کہ آیا واسطی اونکی رسول نزدیک خدا سی مانند محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کی کہ تصدیق کرنی والا ہی واسطی اوس چیز کی کہ ساتھہ اونکی ہی مراد اوس
کتاب توریت ہی ترک کیا ایک فریق نی اون لوگوں سی کہ دی گئی تہی اونکو کتاب
پس پشت اپنی اور وجہ عدم ایمان اونکی ایسی پیغمبر کی کہ تصدیق کنندہ ہو توریت اور انجیل
یہہ ہی کہ درحقیقت ایمان بتوریت نہیں رکہتی ہیں اسواسطی کہ توریت میں اخبار موجود
اون پیغمبر کی ہیں کہ معجزات ظاہرہ رکہتی تہی اور اوس میں مرقوم ہی کہ یہود نقض عہد
کرینگی اور ازین قبیل اور احکام مبین ہوئی ہیں کہ جنسی تصدیق اخبار سلیمن معلوم ہوتی ہے
منقول ہی کہ عہد سلیمان میں شیاطین اور دیو وغیرہ شعبدونکو ہمراہ کہانت تعلیم
علم لاتی تہی اور اوسکو میان جہلا شایع کرتی تہی سلیمان علیہ السلام مطلع
ہوئی اون نوشتونکو طلب کیا اور ایک صندوق میں مقفل کرکی نیچی تخت اپنے
مخفی اور پوشیدہ رکہا بعد وفات حضرت سلیمان شیاطین وغیرہ نی اوسکو
نکالا اور عوام الناس کو آگاہ کیا یہ سلیمان نہیں سحر و شعبدہ بادشاہی کرتی
اور اسی واسطی یہود سلیمان کو بسحر و جادو منسوب کرتی تہی بنا بر اسکی رد قول
اونکی میں فرماتا ہی قولہ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ
سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ
وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ
مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ
فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
یعنی پیروی کی یہودیون نی اوس چیز کی کہ تلاوت کرتی تھی شیاطین درزمان
بادشاہی سلیمان کی اور نہین کافر ہوی سلیمان بسبب جادو کی آور وجہ تسمیہ جادو
بکفر یہہ ہی کہ سحر بروجہ حلال جانتی تھی جادو کی کفر ہی اور انبیا معصوم از خطا
ہوتی ہین لہذا نفی اوسکی حق تعالی کرتا ہی لیکن شیاطین بسبب سامری کی
کافر ہوتی تھی درحالیکہ تعلیم جادو بمردمان کرتی تھی اور پیروی کرتی تھی اوس
چیز کی کہ نازل کی گئی تھی دو فرشتون پر شہر بابل مین از شہر ہای کوفہ کہ نام
اون دونو کا ہاروت وماروت ہی سبب وہ تہا کہ در زمان ادریس
اور جادو درمیان مردمان فاش اور ظاہر ہوا تہا اور انواع فسق وفجور
بسبب اوسکی ظہور مین آئی تھی اور اسیطرح سی فسق وفجور مشتہر رہا تا زمانہ
نوح مردمان بساحری مشغول رہی اور ترک دین اسلام کرتی تھی حق تعالی نی
ان دونو فرشتونکو دنیا مین نازل کیا اور متمثل بصورت انسان ہوئی تاکہ اونکو
اس جادو سی منع کرین اور عقوبت خبر اوسکی خوف دلاوین اور حقیقت سحر کے
اونکو آگاہ کیا تا ابطال اوسکا معلوم کر کی اجتناب کرین اور مثل اسکی کہ کو
زہر ہلاہل کی حقیقت سی آگاہ کری تا اوسی مجتنب ہو کہاوی اور وہ دونو
فرشتی تعلیم نکرتی تھی کسیکو جادو کو تا اینکہ بطریق نصیحت اور موعظہ قبل تعلیم
اوسی کہتی تھی کہ یہہ آزمایش کی واسطی آئی ہین اور ہم فتنہ ہین کہ تم اسکو
اخذ کرو اور مجتنب ہو اسی اور ثابت قدم رہو اپنی ایمان پر اور کافر نہو کہ بال

سکی کہ نبی جادو مین کچہہ گناہ نہین ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک جماعت
زمان نیک سی بسبب اخذ علم سحر مدعیان نبوت کاذبہ کو بسحر معارضہ کرتی تھی تا نبوتی منکشف
ہو کہ مدعیان نبوت کاذبہ سحر کو معجزہ ٹہراتی ہین حقیقت مین سحر معجزہ نہین ہی اور معجزہ کو سحر باطل نہین
کرسکتا ہی بعض نیز کرتی تھی لوگ اون دونو سی اوس جادو کو کہ جدائی واقع ہو
بسبب اوسکی درمیان شوہر اور زوجہ کے اور وہ فرشتی منع کرتی تھی کہ تم عمل
مین نہ لاؤ اور نہین ہین جادو گران ضرر پہنچانی والی اوسی سحر سی کسیکو مگر
باذن خدا اور معنی اذن کی علم کی آئی ہین ہر چند معانی دیگر بہی اسکی ہین لیکن
مناسب شان حق یہی معنی علم ہین اسواسطی کہ اگر معنی اسکی بحکم خدا ہون پس لازم
ہی کہ زنا اور قتل پیغمبران اور دزدی اور غصب حقوق مردمان درست ہو
ہرگاہ کہ یہہ قال باطل ہی پس مقدم بہی ہی مثل اسکی بخلاف اہل سنت اور جماعت کے
کہ وہ قائل ہین کہ خالق افعال بندگان حق تعالی ہی اور یہہ ظلم صریح ہی کہ تمام
بندونسی صادر کراوی اور وہی بعد اس کے عذاب کری قولہ تعالی و
يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى
الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
یعنی اخذ کرتی تہی اوس چیز کو کہ ضرر پہنچاتی ہی اونکو اور نہین نفع دیتی ہی اونکو
اور ہر آئینہ خوب جانتی ہین یہودی اوس شخص کو کہ خرید کرتا ہی جادو کو یعنی
بدلتا ہی دین حق کو بجادو کہ نہین ہی واسطی اوسکی آخرت مین بہرہ اور نصیب یعنی

کہتی ہین مراد خلاق سی خلاصی ہی یعنی دار آخرت مین خلاصی نہین واسطی اوسکی
اور ہر آئینہ بُری ہی وہ چیز کہ خرید کیا ہی اوسکو نفسہای اونکی نی اگر ہی کہ تفکر کرتی
او ہین اور معلوم کرین بدی اوسکی یعنی ہر گاہ کہ عمل مین نہ لائی مطابق علم کی
پس گویا کہ علم اوسکا نہ تھا اگر یہودی ایمان لاتی محمد اور قرآن کا
پرہیز کرتی جادو وغیرہ مذہب اپنی سی اور معاصی سی ہر آئینہ ثواب اوسکا
نزدیک خدا بہتر ہی اگر جانتی اوسکو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا
ای وہ لوگ کہ ایمان لای ہو تم نہ کہو تم لفظ راعنا کی اور کہو تم انظرنا کو یعنی ملاحظہ کر ہمارا اور سنو تم
وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
اور واسطی کافروں کی عذاب دردناک ہی نہین دوستی کرتی اونسی جو کہ کافر ہوی ہین صاحب کتاب
وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ
اور شرک لانی والونسی اس امر کو نازل کیا جاوی اوپر تمہاری نیکی سی جانب پروردگار تمہاری کی اور خدا
يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَا
مخصوص کرتا ہی رحمت اپنی سی جسکو چاہتا ہی اور خدا صاحب بزرگی کی اور بزرگ تر ہی نہین
نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ
باطل کرتی ہم کسی آیتسی یا بھلا دین ہم اوسکو مگر یہ کہ لاتی ہین ہم بہتر اوسکی یا مانند اوسکی آیا نہین معلوم ہوا تجکو
أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ
کہ تحقیق خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہی آیا نہین جانتا تو کہ بدرستیکہ خدا کی واسطی ہی بادشاہی

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ
آسمانوں کی اور زمین کی اور نہین ہے واسطی تمہاری سوای خدا کی کوئی دوست
وَلَا نَصِيرٍ ۝ أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ
اور نہ یاری کرنی والا آیا ارادہ کرتی ہو تم یہہ کہ سوال کرو تم رسول اپنی سی جیسا کہ سوال کیا گیا
مُوسَى مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ
موسی پہلی اسکی اور جو کہ بدل کرتا ہی کفر کو ساتھہ ایمان کے
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ
پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سی اور دوست رکھتی ہین بہت صاحب
الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا
کتاب سی یہہ کہ پھیرین تمکو بعد ایمان تمہاری کی کافر ہونی کو واسطی
حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ
حسد کی قریب نفسہای اونکی ہی بعد اوس چیز کی ظاہر ہوا واسطی اونکی حق
فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى
پس عفو کرو اور درگذر کرو تا کہ آوی خدا ساتھ حکم اوسکا بدرستیکہ خدا اوپر
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا
ثلث
ہر چیز کی قادر ہی اور برپا کرو نماز کو اور دو زکوۃ کو اور جس چیز کو
تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ
کہ بھیجوگی تم واسطی ذات اپنی کی نیکی سی پاوگی تم اسکو نزدیک خدا کے

إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا
بیشک الله ساتهه اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم دیکہنے والا ہے اور کہا اہل کتاب نی کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر
مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا
وہ شخص یہودی یا نصرانی ہو یہہ ہی آرزوا اونکی کہ اے محمد لاؤ تم
بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ
حجت اپنی اگر ہو تم راست گویون سی ہان جو شخص کہ اسلام لایا
وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا
واسطی رضامندی خدا کی اور وہ نیکی کرنی والا ہی پس واسطی اوسکی ثواب اوسکا ہی نزدیک پروردگار اوسکی نہی
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ع
خوف ہی اوپر اونکی اور نہین محزون ہون گے

قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ
وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا
الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ
مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ یعنی وہ لوگ کہ ایمان
لای ہو نہ کہو تم لفظ راعنا کو وقت سخن کرنیکی محمد مصطفی صلی الله علیہ وآلہ سی کہ
اگر تم اسطرحسی کہوگی تو یہودی کفار تمہاریکو دست آویز کرکی پیغمبر خدا کو
اسی کلمہ سی نسبت دینگی اور قصد دشنام اور فحش کرینگی اور کہنا مومنین کا

اس کلمہ کو اس جہت سی تہا کہ لحاظ اور رعایت احوال ہماری کی کرو اور بتامل ودقت
آیات قرآنی کو تلاوت کرو تا اسکو بخوبی اپنی فہم مین لاوین اور یہودی بقول مخوتین ارادہ
معنی رعونت لفظ راعنا سی کرتی تہی اور ارادہ دشنام کرتی تہی لہذا حق تعالی
مومنین کو کہنی اس کلمہ سی منع کیا اور فرمایا کہ کہو تم بجای راعنا کی لفظ انظرنا کو اور
معنی اسکی یہہ ہین کہ نظر کر ہماری حال کو یا مہلت دی ہمکو کہ بخوبی وتامل تیری سخن کو
اپنی فہم مین لاوین اور بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی کہ سنو تم سخن خدا کو بسمع قبول تاکہ
احتیاج کہنی لفظ راعنا کی نہو اور واسطی کافرونکی یعنی یہودونکی کہ ازروی مذمت اور
دشنام کہتی ہین لفظ راعنا کو عذاب ہی دردناک کہ ہرگز کم نہوگا نقل کی ہی کہ ایک جماعت
مسلمانون نی کہا کہ ای جہودو اور مشرکین آو ساتہہ محمد کی ایمان لاؤ یہودونی کہا کہ [illegible]
لائین محمد کی ساتہہ کچہہ نہین ہی اگر کچہہ ہوتا تو ہم بہی ایمان لاتی اور تمکو بہی پسند کرتے
خدای تعالی نی قول ونکار و کی فرمایا نہین دوست رکہتی وہ لوگ کہ کافر ہوی اہل
کتاب سی اور نہ شرک لانی والونسی یعنی پرستندگان صنم سی اس امر کو کہ نازل کی جاتی
اوپر تمہاری نیکی سی از جانب پروردگار تمہاری سی مرادی ہی کہ یہودی کارہ تہی کہ نبوت اسمعیل
پر منتقل ہو اور مشرکین خواہش رکہتی تہی کہ نبوت منتقل بولید بن مغیرہ ہو اور زعیم ثقفی ہو
اسواسطی حق تعالی رد قول اونکی مین فرماتا ہی واللہ یختص برحمتہ من یشاء یعنی الله مخصوص فرماتا ہے
رحمت اپنی سی جس شخص کو کہ چاہتا ہی اور خدا صاحب فضل وبزرگواری ہی یعنی
جس شخص کو کہ خدا چاہتا ہی نبوت عطا کرتا ہی منقول ہی کہ کفار طعن کرتی تہی کہ محمد
رای نیک اور تدبیر صائب نہین رکہتا اسواسطی کہ بعضی ہنگام حکم کرتا ہی امر

پشیمان ہوتا ہی یا مرتبۂ اول حکم کرتا ہی اور بار دیگر خلاف لہذا حق تعالی اونکی دشمن ہی جنہی مانا
کہ یہہ کام تعلق مجہسی رکہتا ہی نہ محمد سی جسطرحسی کہ نبوت تابع مصلحت ہی اوسیطرحسی
احکام شریعت بہی تابع مصلحت ہین مثلاً مصلحت ایکوقت مین مقتضی تہی کہ موسی
یہود پر مبعوث بہ پیغمبری ہوا اور توریت کتاب اونکی آوی اور وقت دیگر مناسب ہی کہ عیسی
پیغمبر اونکا ہوا اور انجیل کتاب اونکی اسیطرح اب مصلحت یہہ ہی کہ محمد پیغمبر ہوون اور
قرآن کتاب ہوا اور احکام شریعت بہی اسیطرح سی یعنی بعضی اوقات مین مناسب
ایک حکم ہی اور دوسری وقت برعکس اوسکی بنابر مصلحت خلق کی تکلیف عباد
مین کہ علم اوسکا نہین رکہتی ہین آور اسی واسطی ایک وقت ایک حکم ایک آیت مین
مذکور ہوتا ہی اور دوسری آیت اوسکی ناسخ ہی چنانچہ ما ننسخ الخ اشارہ اسیطرف
ہی یعنی جس آیت کو آیات قرآن سی منسوخ کرتی ہین ہم موافق مصلحت خلق اور مناسب
وقت یا فراموش کرتی ہین ہم اوسکو قلوب سی لاتی ہین ہم بہتر اوسی منسوخ سی
انتفاع خلائق مین مثلاً جہاد کافرین اولا حق تعالی نی حکم کیا تہا کہ ایک شخص دس
کافر سی فرار نکری بعد اسکی اس حکم سی منع فرمایا اور کہا کہ ایک شخص دو کافر
سی عاری نہو یا زیادتی ثواب ناسخ کی منسوخ سی لاتی ہین ہم منفعت اور رعایت
مین باوجود رعایت مصلحت کی جسطرح کہ گردانا قبلہ کا بیت المقدس سی
طرف کعبہ کی روایت کی ہی کہ ایک شخص مجلس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
مین کہڑا تہا اور کہا یا رسول اللہ چند آیات قرآن یاد تہین مجہکو نماز تہجد مین
پڑہا کرتا تہا کل کی رات فراموش کیا مینی ہر چند چاہا لیکن یاد نہوئین دوسری

شخص نی عرض کی کہ ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اسی صورت سی چند
آیات مجہی بہی فوت ہوئین تیسرا آدمی بہی کہڑا ہوا اور یہی عرض کی آنحضرت
نی فرمایا کہ حق تعالی نی اوسکو نسخ کیا اور جس آیت کو باطل اور نسخ
کرتا ہی فراموش کرتا ہی اور دلونسی بہولا دیتا ہی روایت ہی کہ یہود
کہتی تہی کہ نسخ کرنا آیت کا خدا کو روا نہین کسواسطی کہ یہہ پشیمانی ہی خدا
اوس سی پاک و منزہ ہی اور مصلحت خدا مین نسخ سی غافل تہی بنابر اسکی خدا
نی از روی انکار اور ملامت کی فرمایا کہ آیا نہین جانتا تو بدرستیکہ حق تعالی
سب چیز پر مثل نسخ اور اثبات بلکہ کل مقدورات پر قادر ہی اور موافق
مصلحت کی نسخ حکم کرتا ہی قولہ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ
تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ یعنی آیا نہین جانتا ہی تو تحقیق کی واسطی اللہ کی بادشاہی
آسمانکی اور زمین کی اور جس امر کو چاہی کر سکتا ہی اور نہین تمکو سوای خدا کی
کوئی دوست کہ اوس سی فائدہ ہو تمکو اور نہین ہی کوئی مددگار کہ دفع ضرر کا کری
اور اوس سی بہی بہتر تمہاری نسخ و اثبات امر کا کرتا ہی بنابر مصلحت کی روایت
کی ہی کہ جب یہود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی از روی تحکم کی چیزین طلب کرتی
تہی از انجملہ کہتی تہی کہ ہم ایمان نہین لاتی تاکہ ظاہر نکرین کہ خدا تعالی کتاب کو
آسمان سی نازل کری حق تعالی نی فرمایا کہ آیا چاہتی ہو تم کہ سوال کرو تم

پتہی سی جیسا اسی کہ سوال کئی گئی موسی قبل اسکی یعنی محمد سی طلب کرتی ہو تم
چنانچہ موسی سی پدران تمہاری طلب کرتی تہی اور جو کہ بدل کرتا ہی کفر کو
ایمان سی ہر آینہ گمراہ ہوا وہ راست سی یعنی ہر گز معجزات پیغمبر پر یقین نہیں کرتے
تہی ایک معجزہ دیکہتی تہی ازروی عداوت دوسرا معجزہ طلب کرتی تہی پس راہ
راست کو گم کر کی میدان ضلالت مین پڑتی تہی ذکر کیا ہی فنحاص بن عازورا
اور زید بن قیس نی روز جنگ احد کی عمار یاسر اور حذیفہ بن الیمان سی
کہتی تہی کہ اگر پیغمبر تمہارا حق پر ہوتا تو شکست اور ہزیمت نہوتی پیغمبر سی تم
جاو اور ترک اسلام کرو اور ہمارے خانون مین در آو تمہاری واسطی بہتر ہی
عمار نی کہا کہ ہم ہر گز اسلام سی نہ پہرین گی اور تابع تمہاری نہونگی بعد اسکی
دونون نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی اور پیغمبر جناب کو اوسی آگاہ کیا
اوس جناب نی عمار کی حق مین دعای خیر کی حق تعالی نی یہہ آیت نازل کی
قولہ وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا
مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ
يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ
وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ یعنی تمنا کرتی ہین اکثر مردمان
اہل کتاب سی مثل حی بن اخطب اور کعب بن الاشرف فنحاص بن عازورا کہ
بتشدد انکاری اور زائل اوسکی تاکہ پہیرین ای مومنون تمکو بعد ایمان تمہاری کی

یعنی چاہتی ہین تمکو کافر کرین ازروی حسد کی کہ نبوت محمد کو آئی اور ریاست
یہود ونسی برطرف ہوئی اور یہہ حسد اونسی ظاہر ہوا بعد ظاہر ہونی حق کی
کہ راہ راست ہی کہ وہ رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور حقیقت قرآن
اور صحت دین اسلام نسبت معجزات اور مدایح کی کہ توریت مین مذکور ہی
پس ای مومنین دست بردار ہو اونکی عذاب سی اور جنگ سی اور
باز آو ضرر پہچانی سی تا وقتیکہ نازل کری خدا حکم اپنی کو درباب قتل یا اخذ جزیہ
مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ آیہ قتال منسوخ ہوئی کہ سورہ براۃ
مین ہی فَاقْتُلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ
اور ربیع اور سدی نی کہا کہ ناسخ اس آیت کی یہہ ہی اقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ
حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ بدرستیکہ خدا قادر ہی اوپر ہر شی کی جس وقت کہ حکم کیا
خدا نی مسلمانون کو کہ ترک کرو جنگ وغیرہ کو کافرون سی آیہ ناسخ کی مسلمانونکو
بسبب شدت عداوت یہود وغیرہ کے لہذا مامور ہوی مسلمان بہ ادای زکوۃ
اور قیام نماز قولہ مَا تُقَدِّمُوا الخ یعنی جس چیز کو پیش کرو گی تم واسطی اپنی
نفس اپنی کی اطاعت اور احسان اور عمل نیک سی پاؤ گی تم ثواب اوسکا
نزدیک خدا سی کہ آمادہ ہی واسطی تمہاری اور بعضون نی کہا ہی معنی تجدوہ
کی حفاظت مین نزدیک خدا کی بدرستیکہ خدا اعمال تمہاری سی آگاہ اور بینا
ہی چنانچہ مروی ہی کہ جو کوئی ایک لقمہ یا ایک خرما صدقہ دیتا ہی خدای تعالی
اوسکو پرورش کرتا ہی کہ مثل کوہ عظیم ہوتا ہی روایت ہی کہ جب سنو لفظ

مبعوث ہوئی شریعت ترسا اور یہود کو نسخ کیا بنا بر آن انہون نے کمر عداوت
اوس جناب پر باندہی اور دفع اونحضرت مین کوشش کرتی تہی اور کہتی
تہی کہ بہشت مخصوص واسطی ہم لوگون کی ہی اور جو ہمارے دین مین نہین ہی بہشت
مین نہ جاویگا خدای تعالی فرماتا ہی قولہ قَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ
كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ

یعنی کہا یہود و نصاری نے کہ ہرگز کوئی داخل بہشت نہوگا مگر جو کوئی ہو یہود اور
نصاری یہہ تمنا اور آرزوی باطل یہود اور ترسا کی ہی کہہ اے محمد جواب مین
اونکی کہ لاؤ تم دلیل اور حجت اپنی اس دعوی پر اگر ہو تم راست گو لیکن بہشت
ایسی نہین ہی جو وہ کہتی مین قولہ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
یعنی آری بہشت مین جاویگا وہ شخص کہ اسلام لایا واسطی رضای الہی کی اور پاک
کیا دل اپنی کو واسطی بندگی خدا کی اور عبادت مین اوسکی کسیکو شریک نکیا
اور وہ نیکوکار ہو افعال اور اقوال مین اور بموجب حکم کی بجا لایا پس واسطی
اوسکی ہی اجر و ثواب نزدیک خدا کی اور نہ کچہہ خوف ہی نہ غمگین ہونگی وہ آخرت مین نقل
لکہی ہی کہ ایک جماعت ترسایان نجران مدینہ مین آئی اور علمای یہود اور ترسا کی
بحث اور مناظرہ ہوا حاصل کہ دانشمند یہود کا تہا ترسا کو کہا تم کچہہ نہین ہو اور
انکار نبوت عیسی کیا بعد اسکی ایک ترسائی یہود کو کہا کہ تم کسی دین مین نہین ہو

عمل نیک نہین کرتی ہو اور انکار نبوت موسی کا کیا حق تعالی نے یہہ آیت بہیجی

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ
اور کہتی ہین یہود نہین ہین نصاری اوپر کچہہ چیز کی یعنی کسی مذہب پر اور کہتی
النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ
نصاری نہین ہین یہود اوپر کسی چیز کی یعنی کسی مذہب پر اور حالانکہ وی پڑہتی ہین کتاب کو
كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللَّهُ يَحْكُمُ
اسیطرح جیسی کہا اون لوگون نے کہ نہین علم رکہتی ہین مانند قول اونکی پس خدا حکم کریگا
بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَمَنْ
درمیان اونکی روز قیامت کی بیچ اوس امر کی کہ تہی وی بیچ اوسکی اختلاف کرتی اور کون شخص
أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ
ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ منع کیا مسجدون کو یہہ کہ یاد کیا جاوی اون مین نام خدا کا
وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا
اور کوشش کی منہدم کرنی مین مسجد کی وہ گروہ نہین ہی واسطی اونکی یہہ کہ درآوین مسجد مین
إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ
مگر ڈرنی والی واسطی اونکی ہی دنیا مین رسوائی اور واسطی اونکی عقبی مین عذاب
عَظِيمٌ ۝ وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ
بزرگ ہی اور واسطی خدا کی ہی مشرق اور مغرب پس جسطرف کہ متوجہ ہو تم پس وہان ہی ذات

اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ

اللہ کی بدرستیکہ خدا فراخ کرنی والا ہی دانا ہی کہا انہوں نی کر لیا ہی خدا نی فرزند پاک ہی خدا

بَلْ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ ۝ بَدِیْعُ

بلکہ واسطی اوسکی ہی جو چیز بیچ آسمانوں کی ہی اور زمین کی ہی سب واسطی اوسکی اطاعت کرنی والی ہین پیدا کرنی والا

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ

آسمان کا اور زمین کا ہی اور جسوقت کہ چاہی کیا امر کو پس سوای اسکی نہین ہی کہ کہی اوسکو

کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا

ہو پس ہو جاوی امر اور کہا اون لوگون نی کہ نہین جانتی ہین کسواسطی نہین کلام کرتا ہم سی

اللّٰہُ اَوْ تَاْتِیْنَآ اٰیَۃٌ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ مِّثْلَ

خدا یا لاوی ہم کو کوئی حجت اسیطرح سی کہا اون لوگون نی تھی سابق اونسی مانند

قَوْلِہِمْ تَشَابَہَتْ قُلُوْبُہُمْ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝

کہنی اونکی کی مشابہت رکھتی ہین دل اونکی بدرستیکہ ظاہر کیا ہمنی توحید کو واسطی اوس قوم کی کہ یقین لاتی ہین

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ

تحقیق بھیجا ہمنی تجھکو ساتھ حق کی بشارت دینی والا اور ڈرانی والا اور پوچھا نجاویگا اہل

الْجَحِیْمِ ۝ وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَہُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ

دوزخ سی اور ہرگز نہین راضی ہونگی تجھسی یہود اور نصاری تاکہ متابعت کری

مِلَّتَہُمْ قُلْ اِنَّ ہُدَی اللّٰہِ ہُوَ الْہُدٰی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَہْوَآءَہُمْ

مذہب کی اونکی کہہ بدرستیکہ راہ دکھانی خدا کی وہی ہی راہ راست ہی اور اگر پیروی کریگا تو خواہشون کو اونکی

بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ

بعد اوسکی جو آیا تجھکو علم سے نہو گا واسطی تیری خدا سی کوئی دوست

وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰہُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ

اور نہین یاری کرنی والا وہ لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب پڑہتی ہین اوسکو جو حق ہی پڑہنی کا

ع اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

یہی گروہ ایمان لاتی ہین ساتھ اوسکی اور جو شخص انکار کری ساتھ اوسکی پس وہی لوگ ہین زیانکار

قولہ وَقَالَتِ الْیَہُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَہُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ وَّہُمْ یَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِہِمْ فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ یعنی کہا یہودیون نی کہ نہین ہین گروہ ترسا کسی مذہب پر کہ باعث مستحق ثواب ہون اور کہا نصاری نی کہ نہین ہین یہود کسی مذہب پر کہ باعث رستگاری آخرت ہو درحالیکہ تلاوت کرتی ہین اور یہودی جانتی ہین نصاری کو بجہت قرار دینی زن و فرزند کی واسطی خدا کی باطل پر ہین اور نصاری بسبب انکار عیسی کی یہودیون کو کافر جانتی ہین اور کہا ایسی طرح مجوس اور مشرکین نی ایسی بات مانند یہود اور نصاری کی پس خدا حکم کریگا درمیان اونکی روز قیامت کو اوس چیز مین کہ جسمین اختلاف کرتی ہین حق و باطل سی اور ہر ایک جزائی اعمال اپنی پاویگا نقل ہی کہ جب بخت النصر بنی اسرائیل پر غالب ہوا نصرانیون کو جمع کیا اور ساتھ اعانت اونکی تاخت و تاراج یہود

عمل مین لایا مردونکو اونکی قتل کیا اور عورتون لڑکون کو اونکی غارت کیا اور
بیت المقدس کو ویران کیا قوله وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ
یُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا کَانَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا
خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ یعنی اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ منع کری مساجد
خدا کو یہہ کہ ذکر کیا جاوی اومین نام خدا کا اور کوشش کری خرابی اور ویرانی مساجد
مین مراد بیت المقدس ہی کہ ہر مقام اوسکا مسجد ہی اور بعضی نی کہا ہی کہ مراد
اوس شخص سی طیطوس بن اسپانوس رومی تہا کہ بیت المقدس کو خراب کیا اور
علمای بنی اسرائیل کو قتل کیا اور حضرت ابی عبدالله سی روایت ہی کہ مراد کفار
سی قریش ہین کہ جناب رسولخدا کو منع کیا صلح حدیبیہ مین داخل ہونی مکہ معظمہ اور
مسجد الحرام سی اور مراد خرابی منع کرنا نماز کا اور خارج کرنا مومنونکا اوس مقام سے
بہر تقدیر وہ گروہ مانع ہوتی تہی ذکر خدا سی اور کوشش کرتی تہی انہدام مسجد مین
اور نہین لائق اونکو کہ در آوین مسجد مین مگر در حال خوف کی دست مسلمین سی اسواسطے
کہ ترسا اور سب کفار طاقت داخل ہونی بیت المقدس کی نہین رکہتی تہی اور یہود
اور سب کفار کو جانی قدرت مسجد حرام کی نہ تہی لیکن سبکو جرأت داخل ہونی کی
مسجد الحرام مین خوف اہل اسلام سی نہ تہی واسطی اہل کتاب کی دنیا اور عقبے
مین رسوائی اور خواری ہی اور غارت اور جزیہ دینا ہی باین حیثیت کہ لینا جزیہ
کا اونکی ہاتہ سی ہونہ دست وکیل سی تاکہ موجب یادتی خواری کا ہو اور

کہ نہایت رسوائی اونکی زمان خروج صاحب الزمان مین ہی کہ قسطنطنیہ کو فتح کرینگی
اور اونکو قتل کرینگی ابن عباس رضی الله عنه سی منقول ہی کہ جب آیہ تحویل قبلہ کے
نازل ہوئی مسلمانون نی مونہہ طرف قبلہ کیا یہودی اونپر طعن کرتی تہی اور
عیب جانتی تہی اور نہایت انکار کرتی تہی اوس وقت مین خدا نی یہہ آیہ نازل کیا
قوله وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ یعنی واسطی خدا کی ہی مشرق اور مغرب اور رجوع بلاد کی اونمین
مثل خانہ کعبہ اور مکہ اور بیت المقدس کی اور جس جگہہ ہو تم متوجہ ہو تم طرف
قبلہ کی کہ وہی جہت مامور بہا ہی اور تفاسیر دیگر مین ہی کہ مشرکین مومنون کو
مسجد مین جانی سی ممانعت کرتی تہی حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ
اور بنابر اسکی مراد مشرق اور مغرب تمام زمین ہی یعنی تمام جگہہ مخصوص خدا کے
ہی پس اگر منع کئی جاو مسجد الحرام سی پس خدا نی سب زمین کو مسجد مقرر کی ہی
کہ ہر مکان مین کہ بطرف قبلہ متوجہ ہو وہی جہت جگہہ سجدہ کی ہی اور بعضی
مفسرون نی یہہ کہا ہی کہ ابتدای اسلام مین مسلمین مختار تہی کعبہ کی طرف نماز
پڑہین یا بیت المقدس کی جانب بعد اوسکی یہہ حکم منسوخ ہوا آیہ فَوَلِّ وَجْهَكَ
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سی اور بعضی کہتی ہین کہ نزول اس آیہ کا مخصوص بواسطہ دعا
اور ذکر کی واسطی نماز کی جابر انصاری سی روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ
صلی الله علیه وآله نی ایک جماعت فوج کو کسی جنگ مین بہیجا تہا کہ شب کو
بسبب تاریکی اور ابر کی سمت قبلہ مین باہم اختلاف واقع ہوا ہر ایک
مطابق عقل متوجہ ایکطرف ہوئی جب صبح ہوئی اونکی اوپر ظاہر ہوا کہ قبلہ

منحرف ہوئی تہی بعد اسکی جب مدینہ مین آئی بنا بر اعادۂ نماز رسول خدا اسکی مستغفر
ہوئی آیہ نازل ہوا اور ہرگاہ کہ حتی الامکان سمت قبلہ کی کوشش کی تہی عا
نماز ضرور نہین ہی تمام سمت اور ہر ایک جہت خدا تعالی کی ہی بندی سکی
حق تعالی مغفرت کرنی والا اور بہت بخشنی والاہی اور رحمت کرنی والاہی اسنی مشقت سی
تکلیف و بار انماز پڑہنی کی نہین دیتاہی اور دانا ہی ساتہہ مصلحت احوال مسلمانونکی
اور تفسیر صافی مین چند حدیث وارد ہوئی ہین کہ مراد فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ سی نماز سنتی ہے
کہ رسول خدا اوسی راہی سمت قبلہ پڑہی بعد اسکی حق تعالی مشرکین کی حق مین فرماتا ہے
قولہ تعالی قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ
لَهُ قَانِتُونَ بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَضٰى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ
یعنی کہا مشرکون اور ترسایون نی کہ خدا اولاد رکہتا ہی یعنی عزیر اور عیسی و ملائکہ
اوسکی فرزند ہین بنا بر اسکی خدا فرماتا ہی کہ حق تعالی منزہ اور پاک ہی نسبت فرزند سے
یعنی صاحب اولاد ہونی سی بلکہ واسطی اوسکی ہی جو آسمانون مین اور زمین مین ہی اور
ہرگاہ کہ اہل آسمان اور زمین مخلوق اور مملوک اوسکی ہین از انجملہ عزیر اور عیسی اور
ملائکہ ہین پس یہہ چیزین فرزند نہین ہو سکتی ہین اسواسطی کہ فرزند جنس پدر سی ہوتا ہی اور
خدا کسی جنس سی نہین ہی اور جمیع مخلوقات اوسکی فرمان مین ہی اور اطاعت
کرنی مین پیدا کرنی والا آسمانون کا اور زمین کا ہی اور جسوقت کہ چاہتا ہے

موجود کری ایک چیز کو پس جز این نیست کہ حکم کرتا ہی اوسکو کہ ہو پس ہو جاتی ہی
اور ہرگاہ ثابت ہوا کہ وہ سبحانہ تعالی پیدا کرنی والا ہر چیز کا ہی بانکہ موجود سابق
مادہ اور مدت اوسکی ہی پس بتحقیق معلوم ہوا کہ جسم اور جوہر نہین رکہتا ہی اور فرزند کا
ہونا لوازم جسمیت سی ہی کہ مہلت اور مدت اور مادہ چاہتا ہی وہ ان چیزون سی
منزہ اور بی پرواہی اور ہرگاہ حق تعالی بیان حال اونکی سی اور انکار ونکی
سی اور فرزندی سی فارغ ہوا بالفعل عقب اسکی مخالفت اونکی در باب نبوت
بر سبیل عناد فرماتا ہی کہ کہا اون لوگون نی جو جاہل تہی اہل کتاب سی کیسواسطی
نہین گفتگو کرتا ہی خدا ہمسی جسطرحسی کہ فرشتون سی بات کرتا ہی یا جسطرح گفتگو
ہماری باپ دادی سی کرتا تہا اور کسواسطی وحی نہین بہیجتا تیری باب مین ہمارے
پاس کہ تو پیغمبر اوسکا ہی نہین لاتا ہی کوئی دلیل تصدیق تیری نبوت پر لیکن یہہ
کلام اونکا از روی عداوت کی تہا ورنہ معجزات اوس جناب کی دلالت
صریح رکہتی تہی تصدیق نبوت پر اور وہ مردمان ہرگاہ نہایت انکار رکہتی تہی
معجزات دیگر وراے معجزات ظاہرہ کی طلب کرتی تہی کہا ایسی طرحسی ان لوگون
نی جو پہلی ان کافرونکی تہی باوجود مشاہدہ کرنی معجزات صریح کی اپنی پیغمبرونسی
معجزہ دیگر طلب کرتی تہی از انجملہ موسی سی یہودی کہتی تہی کہ اپنی خدا کو ہمکو
دکہلا اور نصاری کہتی تہی حضرت عیسی سی کہ دعا کر کہ خدا مائدہ اوپر ہماری
نازل کری کہ ہم لوگ ظاہر اور آشکارا دیکہین بالکہ مگر مشابہت رکہتی ہین قلوب
ان کافرونکی اون کفار سی کہ آگی اونکی تہی در بات تاریکی اور کجروی اور عناد

کی بدرستیکہ روشن کیا ہمنی نشانہای توحید کو واسطی اونکی جو ارباب یقین حق
ہوویں لوگ کہ تابع عناد اور دہر رد قول مشرکین مین فرماتاہی قولہ تعالی اِنَّا
اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ
وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ
هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ
مِنَ الْعِلْمِ مَا لَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ
حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ
یعنی بدرستیکہ بہیجا ہمنی تجکو ای محمد حق اور براستی درحالیکہ بشارت دینی والا
مومنونکو ثواب عظیم سی اور خوف دہندہ ہی عذاب دردناک سی اور تجہسی مواخذہ
نہین ہی اگر اہل عناد کفر اور سرکشی کرین سوال نکیا جائیگا تو قیامت مین اونکی
کہ جو اہل دوزخ سی ہین یعنی تجہسی سوال نکرینگی کہ کسواسطی ایمان نہ لائی مقاتل
سی روایت ہی کہ ایکروز زبان جناب رسول خدا پر یہہ امر جاری ہوا کہ اگر
خداتعالی واسطی یہود کی ایک دروازہ عذاب کا مفتوح کرتا اور اپنا غضب
اونکو دکہلاتا خوف عذاب سی راہ مستقیم کو اختیار کرتی اور کفر سی باز آتی
لیکن جو کہ درصورت امتحان مطیع اور عاصی معلوم ہوتا بنابر اسکی حق تعالی نی
فرمایا کہ درباب اہل دوزخ تجہسی سوال نکرونگا مین کہ کیون نہ ایمان لائی کہ کار
تجہکو رسالت کافی ہی کہ اونکو دین کی دعوت کر اور مجہکو لازم ہی کہ اہل شقاوت
پر عذاب کرون بر رسولان بلاغ باشد و بس بعد اسکی ناامید ہونا رسول خدا کا

قبول کرنی اسلام یہود اور نصاری کی فرماتاہی کہ ہرگز راضی تجہسی ہونگی یہود و
ترسا تاوقتیکہ تو مذہب اونکا اختیار نکری اور تجہکو قبول کرنا اونکی مذہب کا
جائز نہین ہی کہہ ای محمد اونسی بدرستیکہ خدا نی راہ نیک دکہائی کہ دین اسلام ہی
اور وہی راہ راست ہی نہ وہ دین جو تری کہ یہود اور نصاری تجہکو دعوت
کرتی ہین اگر پیروی کریگا تو ای محمد اونکی شہوات کی بعد اس راہ شیطان ہی بعد
دینی علم کی کہ اسلام باطل کرنی والا اونکی مذہب کا ہی نہوگا تجہکو خداتعالی سی کوئی
دوست رہا کرنی والا اور یہہ کلام نسبت پیغمبر خدا سی تعرض محال ہی اسواسطی
کہ وہ جناب ایسی امور سی پاک اور منزہ ہین بعد اسکی ذکر احوال کفار مومنونکا
بیان فرماتاہی یعنی وہ لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب توریت اور تلاوت کرتی ہین اسکو
جو حق تلاوت ہی بی تغیر اور تبدیل کی مراد عبداللہ بن سلام ہی اور جو تابع اونکی
گروہ ایمان لائی ہین کتاب سی اور جو کافر ہوی اوس کتاب سی پس وہ گروہ
زیانکار دنیا مین قتل و غارت اور جزیہ دینا ہی اور قیامت مین گرفتاری عذاب دوزخ کی

تکملہ نہم در بیان آیات رکوع چہاردہم

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ اٹہارہ حرف ہین مینات اوسکی نوسی بارہ ہین
کل اوسی یہہ عبارت هُمْ اَهْلُ الْبَیْتِ وَالْقُرْاٰنِ

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَ
ای فرزندان یعقوب کی یاد کرو تم نعمتین میری کو وہ کہ انعام کیا مین نی اوپر تمہاری او

أَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِي

بدرستیکہ میں نے بزرگی دی تمکو اوپر تمام عالم کی   اور ڈرو تم اوس دن سی کہ نہیں عوض ہوگا

نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنفَعُهَا

کسی کا کسی سی   کسی چیز کی ساتھہ اور نہیں قبول کیا جاویگا نفس سے کوئی عوض اور نہ نفع دیگا

شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ

کوئی شفاعت اور نہ وہ یاری کی جاویگی   اور یاد کرا ای محمد جبکہ آزمایش کی ابراہیم کو

رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

خدا نے اوسکی ساتھہ چند کلمات کی پس تمام کیا ابراہیم نے اونکو کہا خدا نے بدرستیکہ میں کرنے والا ہوں تجھکو لوگونکا

إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ

پیشوا کہا ابراہیم نے اور بعضی میری فرزندان کو کہا حق تعالی نے نہیں پہنچیگا عہد امامت میرا ستمگارونکو

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا

اور یاد کرا ای محمد جبکہ کردانا ہمنی خانہ کعبہ کو جای ثواب کی لوگونکی اور جای امن کی اور لو تم

مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ

موضع ابراہیم   جای نماز کے   اور عہد کیا ہمنی طرف ابراہیم   اور اسماعیل کے

أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَ

یہ کہ پاک رکھو گھر ہمارے کو واسطی طواف کرنے والونکی اور ٹھہرنے والونکی اور واسطی رکوع کرنی والے اور سجدہ کرنے والونکے

إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ

یاد کرا ای محمد جبکہ کہا ابراہیم نی ای پروردگار کردان تو اس مکانکو شہر امن کا   اور روزی دی

أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ

اہل اوس شہر کو میوون سی   اوس شخص کو کہ ایمان لاوی ہو ان میں سی ساتھہ خدا کی اور روز قیامت کے

قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ

کہا خدا نی اور جو شخص کہ کافر ہوا پس فائدہ مند کرونگا اوسکو تھوڑا پس مضطر کرونگا ہم اوسکو طرف عذاب

النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ

دوزخ کی اور بد جگہ ہی بازگشت اوسکی   اور یاد کرا ای محمد جبکہ اوٹھاتا تھا ابراہیم بنیادی دیوارین

مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ

خانہ کعبہ کی   اور اسمعیل بھی اور کہتا تھا ای پروردگار ہمارے قبول کر ہم سی بدرستیکہ تو

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ

شنوا اور دانا ہی   ای خداوند ہمارے کردان ہم دونو کو مسلمین واسطی تیری اور

مِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ

بعضی فرزندان ہماری سی ایک گروہ خالص واسطی تیری اور دکھلا ہمکو جای حج ہمارے کو اور

تُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا

قبول کر توبہ اوپر ہمارے بتحقیق کہ تو ہی توبہ قبول کرنی والا او بڑا رحم کرنی والا   ای پروردگار ہمارے

وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

اور کردان بیچ انہین کے ایک رسول اونہین میں سی کہ تلاوت کری اوپر اونکی آیات تیری کو

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ

اور سکھلاوی انکو قرآن کو اور دانائی کو اور پاک کری انکو

إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

تحقیق کہ تو غالب ہی ایسا کہ دانا ہے

ق ع يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي ع ٥
فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَ
لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝ وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ
رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝ یعنی ای فرزندان یعقوب یاد کرو نعمت
میری کو کہ انعام کیا مینی اوپر تمہارے بدرستیکہ بزرگی دی مینی پدران تمہاریکو اوپر تمام
عالم کی پس شکر نعمت کرو اور کفران نکرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ رسول میرا ہے
ایمان لاؤ اور ڈرو تم عذاب اوس روز سی کہ نیابت اوسکی سی کفالت نکریگا کوئی
کسی کی کچھہ عذاب سی اور قبول نکیا جائیگا کسی سی عدل یعنی وہ چیز کہ بعوض اوسکی
عذاب نکرین یا وہ چیز کہ اپنی کو اوس عذاب سی بچاوی اور فایدہ نکریگا کسی نفس کو
شفاعت کرنا کسیکا اور نہ وہ سب یعنی کافر یاری کئی جاوینگی بیچ دفع عذاب کی
اونکو فایدہ نکریگی یاری یار کی اور ہرگاہ کہ یہہ آیہ اول قصہ یہود اور نصاری مین
مذکور ہوا اور آخر مین بہی مکرر ہوا لہذا بمبالغہ شکر گذاری نعمت مین اور خوف دلانا
کفران نعمت سی بتکرار ہوا و [illegible] اور بعد ذکر موسی اور رحمت اوسکی کی بیان قصہ
ابراہیم کا کرتا ہی کہ جد حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ اور تمام بنی اسرائیل مین یاد کر
ای محمد اوسوقت کو کہ آزمایش کی ساتھ بہتی تکلیف کی ابراہیم کو پروردگار اوسکی نی

بچند کلمات یعنی با وامر و نواہی کی پس ابراہیم بجا لائی اون سبکو جسطرح کی حکم خدا کا تہا
اور مراد کلمات سی افعال حج مین اور علی بن ابراہیم نی تفسیر اپنی مین تحریر کیا ہی کہ
مراد کلمات سی دس احکام مین پانچ علاقہ سر سی رکہتی مین ایک یہہ ہی کہ فرق کرنا
موئی سر کو واسطی مسح کی اور شارب لینا اور مضمضہ کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور
مسواک کرنا اور پانچ علاقہ جسم سی رکہتی مین ختنہ کرنا اور ناخن لینا اور موئی
بغل لینا اور ازالہ موئی زہار کرنا اور استنجا اور بہتر یہہ ہی کہ مراد کلمات سی تمام طاعت عقلیہ
اور شرعیہ ہون بر تقدیر ہرگاہ ابراہیم نی اون کلمات کو با تمام پہونچایا کہا خدا نی
کی متابعت فرمان بجا لایا تو تحقیق کرنی والا ہون مین تجہکو واسطی آدمیونکی پیشوا کہ
سب صلحا پیچہی تیری اقتدا کرین اور یہہ کہ حق تعالی نی ہماری پیغمبر کو فرمایا اتبع
ملت ابراہیم اور امت مرحومہ مامور ہوئی کہ ملت ابراہیم ایکم واسطی فاکرنیکی ساتہہ
اوس عہد کی ہی جسوقت ابراہیم کو شرف امامت ممتاز کیا کہا ابراہیم علیہ السلام
نی ساتہہ حق تعالی کی کہ بعضی فرزندان میریکو بہی امام کر کہا حق تعالی نی بیچ جواب کی
نہین پہونچتا ہی کہ عہد امامت ستمگار یعنی عاصی اور گنہگار و نکو ذریت تیری کی نصیب
امامت عطا نکرونگا بلکہ صالحون اور متقیونکو عنایت کرونگا اور یہہ آیہ دلیل ہی
عصمت انبیا اور ائمہ کو اور ہرگاہ کہ والد ماجد [illegible] اللہ فی فرادیس الجنان نی
نی کتاب عماد الاسلام مین کلمات چند کہ متعلق توحید [illegible] آیت کی تہی اور ذکر ہو
اس مقام مین مناسب ہی لہذا وہ کلمات مذکور ہوتی مین بزبان ہندی اور وہ
کلمات یہہ مین کہ روایت کی ہی جزوی نی حمد بن موسی نی اسناد خود عبداللہ بن

مسعودی کہا اونسی فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ منتہی ہوئی دعا ابراہیم کی
طرف میری اور علی کی اور کسی نی ہم دونو نی سجدہ نہین کیا کسی بت کو پس گرفت
مین پس مجھکو نبی اور علی کو وصی اور ابن مغازلی شافعی نی بہی روایت کی
ہی بنا بر اسکی دلالت کرنا اس آیہ کا امامت علی بن ابیطالب پر بانضمام حدیث
مذکور کی روشنترین دلالت ہی ہرچند کہ فضیلت علی بن ابیطالب علیہ السلام
پربہی آیہ دلالت کرتا ہی لیکن اول اوضح ہی اسواسطی کہ مراد قول نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ سی کہ دیا علی کو وصی یہہ ہی کہ علی کو منصب امامت عطا کیا ازین جہت کہ
ابراہیم نی سوال کیا وہ منصب رتبی بعد فرمانی خالق کی انی جاعلک للناس اماما
بہی مقابلہ نبوت اور وصایت مین معلوم ہوتا ہی بسبب اسکی جناب نبوی نی
فرمایا کہ لیا مجھکو نبی اور علی کو وصی پس اگر وصی بمعنی امامت نہو مقابلہ نبوت کا
با وصایت بخوبی جلوہ نہین ہوتا انتہائی کلام اور اسی روایت سابقہ سی معلوم ہوا
کہ جسنی سجدہ صنم کو کیا ہو وہ قابل خلافت اور امامت نہین ہوتا اور اسی ثابت ہوتا ہے
کہ خلافت خلفای باطل تہی کہ سجدہ کرنا اونکا قبل اسلام ثابت ہی اور بعض نے
بنا بر پاس خلفا کی معنی ظالمونکی کا فرون کہی ہین ہرچند یہہ مفہوم نکلیا کہ یہہ احتمال اقتضا
یا روایت سابقہ نہین کہتا ہی بلکہ تجاہل اس روایت سی کیا ہی اور بنا بر اسکی کہ
دروغ گو را حافظہ نباشد ... ل تفسیر آیہ فقد صغت قلوبکما مین ذہبی نحو کم صدقہ کی تحریر کیا ہے
کہ جملہ دس مسائل سی کہ علی بن ابیطالب نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سی استفسار
کیا تہا ایک یہہ ہی کہ حق کیا ہی جناب نبوی نی فرمایا کہ اسلام ... اور قرآن ہی

ولایت ہی جبکہ منتہی اونکی طرف تیری ہو پس معلوم ہوا کہ ولایت خلفا باطل تہی
اور جبکہ ولایت علی بن ابیطالب کی طرف منتہی ہوئی حق تہی قولہ تعالی وَاِذْ
جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
وَعَهِدْنَا اِلَى اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ اَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ
اَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُم بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَن كَفَرَ
فَاُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهُ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ
یعنی اور بہی یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اوس وقت کو کہ کیا ہمنی خانہ کعبہ کو بازگشت کی جگہ واسطے
مردمانکی یا موضع ثواب اونکی ہی کہ مراد حاجیان ہین کہ ہرسال ساتھہ اوسکی رجوع
کرین اور ثواب بحساب پاوین اور جائی پناہ قتل سی اور عذاب سی کسواسطی کہ
حج اور عمرہ موجب مغفرت گناہ ہی اور لوائی موسون بعد پہچان شرف حرم کی
مقام ابراہیم کو کہ منسوب ہی ساتھہ ابراہیم کی جگہہ نماز کی جابر کی روایت ہی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ طواف حج سی فارغ ہوئی متوجہہ مقام ابراہیم کی ہوئی اور
دو رکعت نماز اوس موضع مین ادا کی اور یہہ آیہ کو پڑہا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی
اور یہہ آیت دلالت رکہتی ہے اسبات پر کہ نماز فریضہ ہی مقام ابراہیم مین اور وہ مقام
ابراہیم موضع ہی کہ جہان اوسکی ایک سنگ جلا ہی کہ نشان قدمہای آنحضرت کا ہے
اور عہد کیا ہمنی [illegible] ابراہیم اور اسمعیل کی کہ پاک کرو گہر ہمارا کو بتون سی اور انواع
نجاسات سی اور معاصی سی اور اوس چیز سی کہ لائق نہو واسطی طواف کرنی والونکی

اور وسطی رہنی الوکی اور وسطی سجن کرنی والوکی حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی اپنی
مین ایک سو اوربیس جزو رحمت کی کعبہ مین نازل کرتا ہی ساٹھہ وسطی طواف کرنی والو
اور چالیس وسطی نماز پڑہنی والوکی اور بیس وسطی نظر کرنی والوکی ہر گاہ کہ خانہ کعبہ
اوس مقام مین واقع ہوا کہ آب و گیاہ سی بعید ہی لہذا موجب اضطرار طلبیان تہا
حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نی وسعت رزق چاہی چنانچہ حق تعالی نی فرمایا
کہ یاد کر ای محمد وقتیکہ کہا ابراہیم نی یعنی دعا کی کہ ای پروردگار میری اس
مکانکو واسطی تیری کہر بنایا ہی مینی شہر بناہ قحط سی و مسخ وغیر آن سی اور انواع
عذاب سی اور روزی دی اہل اس شہر کو انواع ثمرات سی بنا بر اسکی حق تعالی
نی دعا اونکی قبول کی اور حکم کیا جبرئیل کو کہ ایک دیہہ کو دیہات فلسطین سی کہ بہت
سبزا اور مزروع تہا اوکہاڑکی مکہ مین لائی اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کی طواف دیا
سر راہ مرحلہ نصب کیا اور اسی واسطی دیہہ کو طائف کہتی ہین اور ثمرات وہانکی
اہل مکہ کی تصرف مین آتی ہین بعد اسکی حضرت ابراہیم نی روزی کی ساتہہ مومنین کی
تخصیص فرمایا کہ کہا کہ روزی دی اوسکو جو ایمان لایا ہو ساتہہ اوسکی کہ سا کن ہو
اس شہر کا ساتہہ خدا کی اور ساتہہ روز واپسین کی کہ قیامت ہی کہا حق تعالی نی
بیچ جواب اوسکی کہ روزی مومنین کو دیتا ہون مین اور جو کوئی کہ کافر ہو وی بس بہرہ ور
کیا مینی کافر کو بہرہ وری تہوڑی پس مضطر کیا مینی اوسکو اور ساتہہ عجز و بیچارگی
کی کہینچا مینی اوسکو طرف عذاب دوزخ کی اور بد بازگشت ہی دوزخ
قوله وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا
أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
اور بہی یاد کر ای محمد اوس وقت کو کہ اوٹہاتا ابراہیم نی بنا اور آثار خانہ کعبہ کی
اور اسمعیل بہی بمشارکت پدر اپنی کی خانہ خدا کو تعمیر کرتی تہی چنانچہ منقول ہی کہ
حضرت اسمعیل سنگ جمع کرتی تہی اور حضرت ابراہیم کی ہاتہہ مین دیتی تہی تا ایکہ
بنای کعبہ طیار ہوی اسواسطی کہ اسمعیل علیہ السلام کو مہارت کار بنا مین تہی اس سبب سی
سند بنا کی منسوب انسی ہوئی اور ائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین سی مروی ہی کہ آدم
علیہ السلام نی بنا کعبہ کی کی ہر گاہ کہ زمانہ بہت گذرا ویران ہوا حق تعالی نی ساتہہ
ابراہیم کی امر کیا تا موافقت اسمعیل کی تجدید اسکی کی جب اسکو تمام پہنچایا کہا انہون نی
کہ ای پروردگار میری قبول کر مجہسی خیر کو بدرستیکہ تو شنوا ہی دعا کا اور دانا ہی
ساتہہ نیتہای کی ای پروردگار ہماری کر ہمکو اسلام لانی والی سی اور کر بعضی فرزندان ہماری سی
گروہ ایک کو گردن نہندہ و فرمان لیجانی والا اور حضرت صادق علیہ السلام سی
مروی ہی کہ مراد ذریت ہاشم بن عبد مناف ہی اور دکہلا ہمکو اون جگہونکو کہ جا لانی
افعال حج کو حیطہ حسی کہ میقات احرام ہی اور عرفات واسطی توقف کی اور منی واسطی
قربانی کی اور قبول کر توبہ ہماری معلوم ہو کہ توبہ پیغمبران از راہ خضوع اور خشوع
کی ہی اور بی غفلتی کرنا سوائی خدا کی جو ہی اوسی بالکل توجہ کرنا ساتہہ خدا کی ہی بدرستیکہ
تو ہی ہی بڑا قبول کرنی والا توبہ کا گنہگارونکی اور بخشنی والا اور مہربانی کرنی والا
قوله رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم ۞ یعنی ای پروردگار ہمارے مبعوث کر درمیان
اونہین اولاد کی رسول کو اونہین مین سی تا موجب بزرگی ہیر کا ہو حق تعالی نی دعا
حضرت ابراہیم کی قبول کی اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری کی بہیجا
اور سوائی انحضرت کی کوئی ذریت ابراہیم اور اسمعیل سے پیغمبر نہین ہوا تہا سوائے
کہ اور انبیا بنی اسرائیل کہ حق تعالی نی بہیجی تہی نسل اسحاق کی تہی اور قول انحضرت کا
ہی انا دعوۃ ابی ابراہیم اشارہ طرف اسکی ہی یعنی اثر دعائی پدر اپنی ابراہیم
کی ہون کہ خدا سی درخواست کی تہی یتلوا علیہم صفت رسول ہی کہ پڑہی اونپر آیات
کتاب تیری کو ساتہہ نشانی وحدانیت کی اور سکہلائی اونکو قرآن اور دانائی کہ تا تہذیب
اونکی نفوس کمال پاتی ہین معرفت احکام شریعت سی اور پاکیزہ کری اونکو شرک اور
عصیان سی بسبب شرائع احکام کی بدرستیکہ تو ہی ہی غالب کہ ہرگز مغلوب نہین ہوتا
اوس سی کہ ارادہ کری تو اور دانا ہی اور استوار کار ہی تو یعنی جو کہ تو کرتا ہی موافق
حکمت کی ہی روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن سلام سلیمہ اور مہاجر کو کہ پسران برادر اوسکے
کی تہی طرف دین اسلام کی دعوت کی اور کہا کہ جانتی ہو صفت محمد کی کہ توریت مین
تحریر ہی کہ پس سلمہ اسلام لایا اور مہاجر نی انکار کیا یہہ آیہ یعنی جو کہ بعد اسکی مذکور ہوگی نازل ہوئی

تکملہ دہم بیچ بیان آیات رکوع پانزدہم

بکلمات یہہ حرف ہین نہ ہر اوسکی چار سی تیرا نوبی ہوتی ہین مطابق اوسکی بعد عبارت
پیدا ہوتی سے بالکنیہ ووصیہ وابیھا
والحسنین

ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ
اور نہین کوئی ہو منہہ پہیرتا ہی دین ابراہیم سی مگر وہ شخص کہ جاہل ہو نفس اپنی کا
ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن
اور البتہ تحقیق کہ مقبول کیا ہمنی ابراہیم کو بیچ دنیا کی اور تحقیق وہ بیچ آخرت کی البتہ
الصٰلحین ۞ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب
نیکوں سی ہی یاد کر ای محمد وقتیکہ کہا ابراہیم کو پروردگار اوسکی نی طاعت کر کہا ابراہیم نی طاعت کی مینی پروردگار
العٰلمین ۞ ووصّٰی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب
عالموں کے اور وصیت کی ساتہہ اوسی طاعت کی ابراہیم نی فرزندان اپنی کو اور یعقوب نی
یٰبنی ان اللہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم
کہ ای فرزندان میری بدرستیکہ خدا نی اختیار کیا واسطی تمہاری دین کو پس مرو تم مگر در حالیکہ تم
مسلمون ۞ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب
مسلمان ہو کیا تہی تم حاضر وقتیکہ آئی یعقوب کو
الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا
موت وقتیکہ کہا یعقوب نی فرزندان اپنی کو کہ کس چیز کی عبادت کروگی تم پیچہی میری کہا انہون نی
نعبد الٰھک والٰہ اٰبآئک ابراھیم واسمٰعیل
عبادت کرینگی ہم خدا تیری کی اور خدا پدران تیری کی کہ وہ ابراہیم ہی اور اسمعیل
واسحٰق الٰھا واحدا ونحن لہ مسلمون ۞ تلک امۃ
اور اسحاق اور وہ خدای یگانہ ہی اور ہم واسطی اوسکی فرمان دار ہین یہہ جماعت گروہ ہین

قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُونَ

تحقیق گذر چکی ہے واسطے اوسکے جو کچھ کسب کیا اوسنے اور واسطے تمہارے ہے جو کچھ کسب کیا تم نے اور نہ سوال کیے جاؤگے

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ

اوس چیز سے کہ تھے عمل کرتے والے اور کہا اونہوں نے اہل کتاب نے ہو جاؤ تم یہودی یا نصاری

تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ

تا ہدایت پاؤ تم کہہ تو اے محمد بلکہ پیروی کرینگے ہم ابراہیم کے دین کو درحالیکہ راہ راست پر تھے اور نہ تھے ابراہیم

الْمُشْرِكِينَ ۝ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

مشرکوں سے کہو تم اے مومنین کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی طرف ہمارے

وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

اور ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق اور یعقوب

وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ

اور اسباط کے اور ساتھ اوس چیز کی کہ دی گئی موسی اور عیسی اور ساتھ اوس چیز کی کہ دیے گئے انبیا

مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝

جانب رب اپنے سے نہیں جدائی ڈالتے ہیں ہم درمیان کسی کے اونمیں سے اور ہم واسطے اوسکے فرمانبردار ہیں

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا

پس اگر ایمان لاویں اہل کتاب ساتھ اوس چیز کی کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اوسکے پس تحقیق راہ پائی اونہوں نے اور اگر منہ پھیریں

فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ

سوای اوسکے نہیں ہے کہ وہ بیچ نزاع حق کے ہیں پس قریب ہے کہ کفایت کریگا تجکو اونسے خدا اور وہ سننے والا ہے

الْعَلِيمُ ۝ صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً

والا ہے دین خدا اور کون ہے نیکوتر خدا سے ازروی دین کے

وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ۝ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا

اور ہم واسطے اوسکے عبادت کرنے والے ہیں کہہ تو اے محمد کیا خصومت کرتے ہو ساتھ ہمارے بیچ دین اللہ کے اور وہ رب ہمارا ہے

وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ۝

اور پروردگار تمہارا اور واسطے ہمارے ہیں اعمال ہمارے اور واسطے تمہارے ہیں اعمال تمہارے اور ہم واسطے اوسکے خالص کرنے والے ہیں

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَ

آیا کہتے ہو تم درستیکہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور

يَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ

یعقوب اور سبط زادے اونکے تھے یہودی یا نصارے

قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً

کہہ اے محمد آیا تم دانا تر ہو یا خدا اور کون ظالم تر ہے اوس شخص سے کہ چھپاوے گواہی کو

عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

کہ نزدیک ہے اوسکے خدا سے اور نہیں ہے خدا غافل اوس چیز سے کہ عمل میں کرتے ہو تم

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا

یہ جماعت ہے قوم کہ تحقیق گذر چکی واسطے اوسکے ہے جو چیز کہ کسب کیا اونہوں نے اور واسطے تمہارے ہے جو چیز

ع ١٦ كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

کسب کیا تم نے اور سوال نہ کیے جاؤگے تم اوس چیز سے کہ وہ عمل کرتے تھے

قوله وَمَن يَّرغَبُ عَن مِّلَّةِ اِبرٰهِيمَ اِلَّا مَن سَفِهَ نَفسَهٗ وَلَقَدِ
اصطَفَينٰهُ فِي الدُّنيَا وَاِنَّهٗ فِي الاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ وَاِذ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ
اَسلِم قَالَ اَسلَمتُ لِرَبِّ العٰلَمِينَ وَوَصّٰى بِهَا اِبرٰهِيمُ بَنِيهِ
وَيَعقُوبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصطَفٰى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَ
اَنتُم مُّسلِمُونَ یعنی اور کون ہی کہ مونہہ پہیرتا ہی یعنی کوں ہی وکردان نہین ہوتاہی
دین ابراہیم علیہ السلام سی مگر وہ کہ سبک اور خوار کری اپنی نفس کو یعنی نادان
ہو اپنی ذات سی کہ فکر نہ کی اپنی دل مین پس قائم مقام جہل کی سفہ کو بیان کیا
گویا تقدیر یہی کہ سفہ فی نفسہ تہائی کو حذف کیا اور ہر آئینہ برگزین کیا ہی
ابراہیم کو اس سرای فانی مین بخشش یا جوانمردی کی یا بشرف پیغمبری یا بزیادتی
بندگی یا بطاعت یا بصفت خلت اور دوستی کی یا بنای خانہ کعبہ کی اور عقبی مین وہ
نیکوکارونمین ہی اور بصفت صلاحیت آراستہ ہی ور جو شخص ایسا ہو اوسکی مذہب
سی جو کوئی پہر جاوی بتحقیق وہ نادان ہوا اور اپ کو ذلیل اور خوار کیا اور پہر ابراہیم
علی نبینا وعلیہ السلام کی تعریف مین خدا فرماتا ہی اور یاد کر ای محمد جس وقت کہا
ابراہیم سی اوسکی پروردگار نی کہ تسلیم کر جو کچھ کہ واقع ہو قضا اور قدر سی کہا
ابراہیم نی قبول کیا مینی واسطی پروردگار کی تا اینکہ جو کچھ چاہی فرماوی اور میری
حق مین حکم جاری کری اور وصیت کی ابراہیم نی وقت وفات اپنی بیٹونکو کہ پیروی
کر مذہب اسلام کی اور التزام کر و اوسکا اور یعقوب علیہ السلام نی بہی یہی وصیت کی
اپنی فرزند دوازدہ گانہ کو بدرستیکہ برگزیدہ کیا واسطی تمہاری دین اسلام کو حق تعالی

نی پس چاہیی کہ نہ مرو تم مگر در حالیکہ ہو مسلمان یعنی اوپر دین اسلام مراد اوسکا وہ ہی کہ
کہ موت آوی اور عطف یعقوب کا لفظ ابراہیم پر ہی یعنی وصیت کی سا تہہ اوس
الطاعت کی یعقوب نی بامین وجہ کہ یا بنی اور ضمیر بہا کی کہ وصی بہا مین ہی راجع جانب
ملت کی ہی یا طرف کلمہ اسلام کی کہ قال اسلمت سی ہی معلوم ہوتا قوله اَم كُنتُم
شُهَدَاءَ اِذ حَضَرَ يَعقُوبَ المَوتُ اِذ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعبُدُونَ مِن بَعدِي
قَالُوا نَعبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبرٰهِيمَ وَاِسمٰعِيلَ وَاِسحٰقَ
اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحنُ لَهٗ مُسلِمُونَ تِلكَ اُمَّةٌ قَد خَلَت لَهَا مَا
كَسَبَت وَلَكُم مَّا كَسَبتُم وَلَا تُسـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا
يَعمَلُونَ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا اَو نَصٰرٰى تَهتَدُوا قُل
بَل مِلَّةَ اِبرٰهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ المُشرِكِينَ
بعد ازان حق تعالی برسبیل انکار خطاب اہل کتاب سی کرتا ہی یعنی آیا تہی تم وقت
وفات یعقوب کی حاضر کہ وصیت کی اپنی بیٹونکو اور یہہ لفظ ام کی استفہام انکاری
یعنی نہی تم موجود وقت وصیت کی پس کس جہت سی تم ادعا کرتی ہو کہ وصیت اوسی
دین یہود کی تہی پس بحث زیادتی توضیح حق تعالی فرماتا ہی کہ تعین ہی کہ تم حاضر نہی
وقتیکہ کہا یعقوب علیہ السلام فرزندونکو کہ کسکی پرستش کروگی بعد میری غرض یعقوب کی یہہ تہی کہ
انسی عہد و پیمان لین دین اسلام کی فرزندون نی جواب مین کہا عبادت کرینگی ہم
خدا کی اور خدای آباء تیری کی کہ وہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق ہین اور وہ خدا ایسا ہی
اور الہنا واحد اعدل ہی از آبائک سی یا منسوب ہی بتقدیر یرید کی ای اردک ما الہا

واحد اتیعنی ارادہ کرتی ہین ہم ساتہہ ہدران تیرکی کہ وہ خدا یکتا ہی اور ایک ہی اور ہم
سب اوسی خدا کی واسطی گردن جہوکانی والی اور فرمان برداری کرنی والی ہین مخفی نرہی کہ
ابراہیم کہ باوجود اسکی کہ وہ جد یعقوب تہی ذریت یعقوب نی اونکو زمرۂ آبا مین
داخل کیا ازین جہت جد کا حکم پدر کا ہی اور اسیطرح عم اسمعیل کو کہ یعقوب کی چچا تہی
اسواسطی کہ عرب مین عم کو پدر کہتی ہین اسی جگہہ سی معلوم ہوا کہ آزر عم ابراہیم کو حق تعالی نی
پدر ابراہیم کہا حالانکہ آزر تارخ کا بہائی چچا ابراہیم علیہ السلام کا تہا یہہ جماعت یعنی ابراہیم
اور یعقوب اور اولاد اونکی ایک گروہ ہی کہ گذر گئی واسطی اونکی ہی وہ چیز کہ کیا اونہون نی
اور واسطی تمہاری ہی وہ چیز کہ کرتی ہو تم ہی اور ہر ایک اونسی اور تمسی اپنی کردار
عمل کی جزا پاویگا اور نہ سوال کئی جاوگی تم اوس چیز سی کہ تہی وہ عمل کرتی یعنی کافر
اونکی برائیو کی سبب تم پر عذاب ہوگا اسیطرح سی اونکی نیکیو کی باعث سی ثواب تمکو
نملیگا اور یہودیونکا عقیدہ یہہ تہا کہ اولاد کو بسبب عبادت بزرگون کی ثواب ملیگا
اور بکفر سی بزرگونکی عقاب ہوگا حق تعالی اونکی رد قول کا اس آیت سی فرماتا ہی
کہ ابن صوریا نی با جماعتی از یہودان پیغمبر خدا اور صحابونسی کہا کہ راہ راست راہ
یہودیونکی ہی سزاوار ہی کہ مذہب یہودیونکا اختیار کرو اور نصاری کہتی تہی کہ
مذہب نصاری اختیار کرو تا راہ ہدایت پاؤ خدا فرماتا ہی کہ کہہ ای محمد جواب مین
کہ ایسا نہین ہی بلکہ عبادت کرینگی ہم مذہب اسلام کی کہ وہ مذہب ابراہیم علیہ السلام
درحالیکہ راہ راست اوسی سی پاوین کسواسطی کہ اونکا خالص ہی دینہای باطل سی اور نتہی
وہ شریک کرنی والی ذات خدا مین یہہ کنایہ ہی اہل کتاب سی کہ یہود عزیر کو کہتی

ہین کہ وہ فرزند خدا کا ہی اور نصاری عیسی کو خدا قرار دیتی ہین باوجود اسکی
دعوی کرتی ہین کہ ہم تابع دین ابراہیم ہین قولہ قولوا آمنا باللہ وما
انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق
ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی
النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ
مسلمون فان آمنوا بمثل ما آمنتم بہ فقد اہتدوا وان
تولوا فانما ہم فی شقاق یعنی کہو ای صاحبان ایمان جواب مین یہود
اور نصاری کی کہ تمکو اپنی مذہب کی دعوت کرتی ہین کہ ایمان لائی ہین ہم ساتہہ
خدا کی اور اوس چیز کی کہ بہیجی گئی طرف ہماری کتب اور معجزات کی اور وہ چیز کہ
نازل کی گئی ہی طرف ابراہیم کی کہ وہ بیس صحیفی تہی اور اسمعیل اور اسحق ساتہہ
کہ فرزندان اونکی ہین اور ساتہہ یعقوب کی اور ساتہہ اسباط کی کہ فرزند
یعقوب ہین اگرچہ صحیفی ابراہیم پر نازل ہوئی تہی اونکی اولاد پر نہین آئی تہی
لیکن چونکہ وہ سب عمل کرتی تہی اوسپر گویا کہ اونپر نازل ہوا اور اسیطرح کو قرآن
بہی گویا ہمپر نازل ہوا اور ساتہہ اوس چیز کی کہ دی گئی تہی موسی اور عیسی کو
یعنی توریت وانجیل اور ساتہہ اوس چیز کی کہ دی گئی تہی اور پیغمبرونکو کتب اور معجزات
سی اونکی پروردگار کی طرف سی نہین فرق کرتی ہین ہم کسیمین اونہون سی
مثل یہود کی کہ تفاوت کرتی ہین کہ بعضی کا ایمان لاوین اور بعضی کا نلاوین اور
لفظ احد کی معنی جماعت ہی اسواسطی درست ہوا لانا لفظ بین کا اوپر احد کی اور ہم

خدا کی اطاعت کرنی والی ہین پس اگر ایمان لاوین یہود اور نصاری جسطرح سی جناب
اور انصار ایمان لائی ہین یعنی ساری کتابون اور پیغمبرون کا برحق ہین اور خدا کی
طرفسی ہین تحقیق ہدایت پائی اونہون نی اور اگر روگردان ہوئی ایمان سی تو پس خصومت
اور نزاع مین ہین خدا کی ساتہہ بعد اسکی واسطی تسلی مومنون کی خوشخبری دیتا ہے
حضرت کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ دشمنونکی نزاع اور خصومت سی اندیشہ مکر
قوله فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ صِبْغَةَ
اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ٥ قُلْ
أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ
وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ
قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُونَ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ
یعنی قریب ہی کہ حق تعالی باز رکہی اور حفاظت کری تیری شر اور فساد یہود
اور نصاری سی اور سبہونکو ذلیل اور خوار کری اور خدا سننی والا ہی گفتگو کی
صاحب ایمان اور کفار کو اور اقرار اور انکار اونکی سی اور واقف ہی عقیدہ
دو لوگروہ سی وابت کی ہی یہودی بالکل متابعت رسول خدا سی پہر گئی تہی
اور ترسائے بہی برخلاف کرکی مسلمانونسی اپنی بزرگی کرنی لگی
صبغہ سی منقول ہی کہ نصاری مولود اپنی کو آب زرد مین غوطہ دیتی تہی اور اب

اب کو معمودیہ نام رکہا تہا اور اعتقاد رکہتی تہی کہ یہہ آب پاک کنندہ مولود ہی غیر دین عیسی
اور اسکو تمام مقام ختنہ کا جانتی تہی اور یہودی خلاف رنگ نصرانی مولود انکا
غوطہ دیتی تہی حق تعالی نی واسطی رد اونکی کہا صبغة اللہ الخ یعنی ای مسلمانو جو ہمنے
رنگ کیا ہی ہمکو خدا نی ایسی رنگ سی کہ جو نزدیک اوسکی ہی اور یہہ رنگ فطرت
خدا کی ہی کہ اوپر اوسکی لوگونکو پیدا کیا ہی اسواسطی کہ پیدا ہونا اوپر اسلام کی زیور
انکا ہی جسطرح سی کہ رنگ زیب جامہ ہی اور یا مراد صبغہ سی ہدایت ہی یعنی ہدایت
کی ہمکو خدا نی ساتہہ حجت اپنی کی یا مراد تطہیر قلوب ہی یعنی پاکیزہ کیا ہی ہمکو ساتہہ
اوس پاکیزگی کی کہ جانب خدا سی ہی یا معنی دین کی آئی ہین یعنی دین اللہ اور کون
نیکو تر خدا سی از روی شعار ملت وعلامت دین و پاک کرنا نجاسات شرک سی مراد
یہہ کہ کوئی دین بہتر دین اوسکی سی نہین ہی اور اس جگہہ صبغہ مصدر موکد ہی کہ مضمون
امنا باللہ سی اور ہم اوسی خدا کی پرستش کرنی والی ہین یہہ کنایہ ہی مشرکونسی کہ ہم
شریک خدا کی ذات مین نہین لاتی ہین جیسا کہ تم شرک لاتی ہو منقول ہی کہ یہود اور
نصاری اس بات سننی سی بہت پیچ وتاب مین آئی اور کہنی لگی کہ ہمکو بزرگی خدا
فرزند ہونی کی ثابت ہی ہم بہتر ہین مسلمانونسی لہذا حق تعالی نی پیغمبر کو فرمایا کہ
ای محمد اونکی جواب مین کہ أَتُحَاجُّونَنَا الخ یعنی آیا خصومت اور جدال کرتی ہو
دین خدا مین یا دعوی بہتری اور فضیلت کا کرتی ہو ہمسی درحق مین طرف اپنی حالانکہ
وہ پروردگار ہمارا اور تمہارا ہی اور عداوت نہین ہی اوسکو کسی قوم سی وہ سبحانہ
تعالی آفریدگار تمام عالم کا ہی پس عبادت اوسکی واجب ہی اور معبود ہونا اوسکا

ہی اونکی کہ اونکا دہو واسطی ہماری ہی جزا اعمال کی اپنی کی اور واسطی تمہاری ہی جو اعمال
تمہاری کی ہی اور ہم خالص ہین اعتقاد اور ایمان اور بندگی مین اور تم لوگ نہین ہو
اَمْ تَقُوْلُوْنَ ابی بکر نی ساتہہ یا تحتانی کی پڑہا ہی اور ابو حفص نی تا فوقانے
سی پڑہا ہی اور لفظ ام کی اس مقام مین مقابلہ ہمزہ تہا جو نا کی ہی یعنی ایا کہتی ہو تم اے
یہودان و ترسایان کہ بدرستیکہ ابراہیم اور اسمعیل اور یعقوب اور بارہ فرزندان یعقوب کی
پیغمبر اور پیغمبر زادی مین یہودی یا نصرانی تہی اونکی رد کرنی کو خدا فرماتا ہی کہ تو کہتو
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور ملامت کی کہ آیا تم واقف زیادہ ہو دین پیغمبر وکی
یا خداوند تعالی کہ جسنی ونکو پیغمبری بہیجا تہا اور خدا تعالی نفی اور انکار انکی مذہب کا
جائی دیگر مین کرتا ہی مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا پس تم
کیونکر یہودی و نصرانی ہونیکا اونکی حکم کرتی ہو اور کون بڑا ستم کرنی والا ہی اوپر
نفس اپنی کی اوس شخص سی کہ پوشیدہ کری گواہی کو کہ کتاب خدا سی ثابت ہوتی
ہو مطابق کتاب سی یہود و نصاری میں اور حق تعالی غافل نہین ہی دشمن حرف
کہ تم اوسکو کرتی ہو مثل پوشیدہ کرنی گواہی کی تصدیق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
سی اور پوشیدہ کرنی گواہی کی سبب سی خدا انکو اوسکی مکافات دیگا اور وہ جماعت
مذکور اس جہان سی کوچ کر گئی مین جو اعمال اوس جماعت نی کیا اونکی واسطی ہی
اور جو افعال تمنی کی جزا اوسکی ہو افعال کی تمکو ملیگی اور اونکی افعال تمسی پوچھی نجاوینگے
اور یہہ تکرار واسطی مبالغہ کی ہی تکملہ یازدہم بیچ بیان
ایات رکوع شانزدہم وَلَا تُسْئَلُوْنَ

چودہ حرف ہین بینات اوسکی سات سی اونچاس مین نکلی اوسی یہہ عبارت
بولایۃ علی وصی الاحمد قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا
چھبیس حرف ہین بینات اوسکی ایکہزار چارسی دون سینتیس مین مطابق اوسکی عبارت یہ ہی مولی
ما عنی بذلک الا علی مولی اللہ وام ابیہما الحسنین فَاِنْ اٰمَنُوْا
اٹہہ حرف ہین بینات اوسکی پانسی مین نکلے اوسی یہہ عبارت
یعنی هٰٓؤُلَآءِ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ
تیرہ حرف ہین بینات اوسکی پانسی بائیس مین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی
عنی علیا وام ابیہا والحسنین ایضا عنی علیا وام ابیہما بنیہما المهاة
وان تولوا اٹہہ حرف ہین بینات اوسکی تین سو چالیس ہوتی مین نکلی موافق اسکے
یہہ عبارت یعنی الا ناس کلہا صِبْغَةَ اللّٰهِ اٹہہ حرف ہین برابر
ایکہزار پانسی اٹھاون مین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی ولایۃ
محمد نبی اللہ وعلی الہادی وعترتہما ایضا صِبْغَةَ اللّٰهِ
اٹہہ حرف ہین برابر اوسکی ایکہزار پانسی اٹھاون مین نکلی اوسی یہہ عبارت
هی العلامة لما یعرف المؤمنون من دونهم ای الایمان بینات اوسکی دو
سو ساٹھ ہوتی ہین نکالا اوسی یہہ عبارت ولاء النبی وآل محمد
مجموع اونتیس بینات کا ایکہزار اٹھسی اٹہارہ ہوتی خارج ہوتی اوسی یہہ عبارت
وہی ولایۃ محمد وعلی وعترتہما روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ مکہ معظمہ مین وقت نماز متوجہ کعبہ ہوتی تہی بعد ہجرت مدینہ طیبہ مین حکم

ہونا تھا کہ متوجہ ہوئے طرف بیت المقدس کی ہو کی نماز پڑہو ہو اس بات سی خوش نہ
اور رہا ہم کہتی تہی اگرچہ محمد ہماری دین پر نہیں ہی لیکن سمت قبلہ ہماری کی نماز پڑہتی ہی
اور ابن عباس سی منقول ہی کہ یہود کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور اصحاب اوسکی
قبلہ کو نہ جانتی تہی تا آنکہ ہماری نماز دیکہی اور قبلہ کو پہچانا غرض پیغمبر خدا استماع اس
کلام سی آزردہ ہوئی حکم خدا ہوا نماز میں جہت المقدس سی رو گردان ہو اور کعبہ
کیطرف بدستور متوجہ ہو ہو وان اور منافقین بعد مقرر ہونی قبلہ کی زبان طعن
سی کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مشتاق اپنی مکہ کا اور مولد کا ہوا ہی اسواسطے
نماز اوس طرف پڑہتا ہی حق تعالی نی قبل اسکی کہ اونکی زبان پر جاری ہو خبر دی

الجزو الثانی

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ
قریب ہی کہ کہینگی بی عقل لوگون سی کہ کس چیز نی پہیرا اونکو قبلہ اونکی سی
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي
وہ کہ ثابت تہی اوپر اوسی قبلہ کی کہہ تو اے محمد صلی اللہ کی مشرق اور مغرب ہی ہدایت کرتا ہی
مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
جس شخص کو چاہتا ہی طرف راہ درست کی اور اسیطرح کردانا ہمنی تمکو
أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
امت متوسط تا ہوو تم گواہی دینی والی اوپر مردمان کے اور ہووے

لکو رحیم

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ
رسول اوپر تمہاری گواہ اور نہیں کیا ہمنی قبلہ کو وہ جہت کہ تہا تو
عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ
اوپر اوسی جہت کی مگر تاکہ جانیں ہم کون شخص پیروی کرتا ہی رسول کا اوس سے جو دوسی سی کہ پہر گیا ہوا او
عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ
پاشنہ ہائی اپنی کی اور اگرچہ ہی وہی قبلہ گرانیہ بزرگ اوپر لوگوں کی مگر اوپر اون مخصوصوں کی کہ
هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
ہدایت کی ہی اللہ نی اور نہیں ہی اللہ کہ ضایع کرے ایمان تمہارا تحقیق کہ خدا ساتہہ لوگوں کی
لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ
مہربان ہی بخشش والا ہی تحقیق کہ دیکہتی ہیں ہم پہیرنی منہہ تیرے کو جہت آسمان میں
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
پس البتہ پہیرا دینگی ہم تجکو ساتہہ قبلہ کی کہ راضی ہی تو اوسکا پس پہیر تو منہہ اپنی کو جانب
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
مسجد حرام کی اور جس جگہہ کہ ہو تم پس پہیرو تم روہائی اپنی کو جانب اوسکی
وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
اور بدرستیکہ وہ لوگ کہ دی گئی ہیں توریت کہ البتہ جانتی ہیں کہ وہی تحویل حق ہی جانب
رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ وَلَئِنْ أَتَيْتَ
رب اپنی سی اور نہیں ہی خدا بیخبر اوس چیز سی کہ کرتی ہیں عمل وہ اور ہر چند اگر لاوے تو

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ
اون لوگونکو کہ دی گئی کتاب ہر ایک نشانی معجزہ اور نہ پیروی کرینگی قبلہ تیری کی

وَمَا أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ
اور نہین تو پیروی کرنے والا اونکی قبلہ کی اور نہین بعض اونکی پیروی کرنے والی قبلہ

بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ
بعضی کی اور اگر پیروی کریگا تو آرزوئی اونکی کو بعد اس چیز کی کہ آئی ہی تجھکو جانی سی

الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۘ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ
علم قبلہ سی بدرستیکہ تو اوسوقت ہر آئینہ ہوگا ستمگاروں سی وہ لوگ کہ دی ہمنی اون کو کتاب تورات

يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ
پہچانتے ہین اوسی محمد کو جیسی کہ پہچانتے ہین بیٹونکو اپنے اور بدرستیکہ ایک گروہ اون مین سے ہر آئینہ چھپاتی ہین

الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ
حق کو حالانکہ وہ جانتے ہین حق ہے پروردگار تیرے سی پس نہو تو شک کرنے والون مین سے

قوله سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا
قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ
أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا
الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ
وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ
اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ یعنی قریب ہی کہ کہینگی نادان انسانونسی یعنی یہودون

وقف لازم

ع

اور منافقین اور مشرکین نے کہ کس چیز نے پھیرا مسلمانونکو قبلہ سے کہ وہ بیت المقدس ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جواب اونکا یہ ہے کہ واسطے خدا کی ہے سمت مشرق کی کہ خانہ خدا اوس سمت کو ہے اور مغرب بہی کہ بیت المقدس اوس جانب کو ہے یعنی مالک جہت مشرق اور مغرب اور تمام جہانکا ہے پس جسطرف کہ مصلحت دیکہتا ہے اوس طرفکو قبلہ مقرر کرتا ہے اور نماز کا اوسیطرفکو حکم دیتا ہے اور ہدایت کرتا ہے لطف وکرم سے جسکو چاہتا ہے بطرف راہ راست اور دین کی کہ از انجملہ ایک یہہ کہ متوجہ ہونا نماز مین بیت المقدس کیطرف اور دوسری بار بطرف کعبہ معظمہ کی موافق مصلحت اور حکمت کی پس بنا بر ذکر کی فضیلت امت مرحومہ جناب نبوی کا بیان ہوتا ہے وکذلک یعنی کردانا تمکو راہ یافتہ اور کیا تمکو گروہ ایک برگزیدہ یا جمیع عدالت بعلم وعمل تاکہ تم گواہ اوپر انبیا کی واسطی اون آدمیونکی کہ منکر نبوت مین تا رسول کہ وہ محمد ہی اوپر تمہاری گواہی دینی والا تا معلوم کرو تم سب ساتہہ فکر کی کہ جو کچہہ تمسی کی نسبت دی ہی اور نازل ہوئین اوپر تمہاری صحیفین اور بہیجی گئین کتابین جانب خدا تعالی کی اور سستی بخل نہین کیا اور کسی پر ظلم نہین کیا بلکہ ظاہر کی خدائی راہ راست کو اور سچا پیغمبرونکو اور اون پیغمبرون نی حکم رسالت کا اونکو پہنچایا اور نصیحت کی لیکن جو کافر من خواہش باطل رکہتی مین انکار کیا تبلیغ رسالت سے پس گواہی دینگی امت اوپر صاحبان زمان اپنی کی اور اوپر اونکی جو تہی پہلی تمہاری اور جو پیدا ہونگے بعد تمہاری اور رسول ساتہہ راستی اونکی کی گواہی دیگا منقول ہی کہ روز قیامت کو امم انبیاء سابق انکار رسالت رسولون اپنی کا کرینگی ہر گاہ کہ حق تعالی انبیاء سے

اوپر تبلیغ احکام کی شاہد طلب کریگا پس امت محمد کو عرصات مین لاوینگی اور وہ
گواہی دینگی انبیا نی امم سابق کی کہ جمیع احکام تیری اپنی امت کو پہچائی مین امم سابق
اوسی سنکار کہینگی کہ تمکو کس جہسی معلوم ہوا کہ انہون نی احکام پہچائی ہین
جواب مین کہینگی کہ حق تعالی نی قرآن مین کہ پیغمبر ہماری پر نازل کیا ہی خبر دی تہی
بعد اسکی حضرت رسالت کو حاضر کرینگی اور حال امت استفسار کیا جاوی گا حضرت
نبوی اونکی عدالت کی گواہی دینگی چنانچہ ابو القاسم حسکانی نی کتاب شواہد التنزیل
مین سلیم بن عیسی ہلالی سی روایت کی ہی کہ امیر المومنین نی فرمایا کہ حق تعالی
نی آیۂ کریمہ لتکونوا شہداء علی الناس سی ہمکو ارادہ کیا ہی اور سوای ہمارے
کوئی شریک نہین ہی پس رسول خدا گواہ ہین اوپر ہماری اور ہم اوپر خلق کی اور حجت
اوسکی زمین مین ہم ہین بعد ذکر فضیلت امت مرحومہ کی کہ آگی گذری ہین ساتہہ تحویل
قبلہ کی بیان حکمت تحویل قبلہ کی فرماتا ہی یعنی نہین کیا مینی قبلہ تیرا مکو اوسطرف کہ تہین کیا
تو اکی اسکی منقول ہی کہ پیغمبر خدا مکہ مین نماز بجانب قبلہ ادا کرتی تہی پہر کہ مدینہ مین
ہجرت کی حکم ہوا کہ نماز کو بجانب بیت المقدس پڑہو واسطی الفت و دلجوئی یہود کی
تا بالکلیہ پہر نجاوین اور بعد اسکی مامور ہوئی ساتہہ توجہ خانہ کعبہ کی جسطرح سی کہ
قبل از ہجرت کی مامور تہی پس حق تعالی فرماتا ہی کہ نہین کیا ہی قبلہ تمہارا اوس جہت کہ
قبل اسکی مقرر تہی مگر تا کہ جانین ہم یعنی امتحان کرین ہم اون لوگونکا یعنی یہودونکا
کہ پیروی کرتی ہین رسول کی بعد پہرنیکی کعبہ سی اوس شخص سی کہ پہرتی ہی اوپر ایڑیون
اپنی کی یعنی مرتد ہوئی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی بجہت الفت قبلہ پدران اپنی

یا واسطی اس بات کی کہ تمیز دین اونکو کون ثابت ہین اسلام مین اور کون نہین
بدرستیکہ ہی قبلہ یعنی تحویل اسکی بزرگ اور گران آدمیوں پر مگر وہ شخص کہ جنکو ہدایت
کی خدا نی موافق حکمت اور مصلحت کی احکام اپنا کو مانند حضرت امیر المومنین کی
کی بیان نماز ظہر کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مامور ہوئی کہ طرف کعبہ کی منہ پہیرین
جناب امیر المومنین علیہ السلام ساتہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی کعبہ کی جانب پہر گئی
ابن عباس سی منقول ہی کہ نماز پڑہی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی طرف بیت المقدس
کی بعد ہجرت کرینکی سترہ مہینی تک حکم نماز طرف کعبہ کی ہوا اور علی
بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی نقل کیا ہی کہ خلاصہ یہہ ہی کہ تیرہ
برس پیغمبر خدا نی نماز مکہ مین طرف بیت المقدس کی پڑہی بعد ہجرت فرمانی
مدینہ مین سات مہینی کی بعد اوسکی طرف کعبہ مامور ہوئی کہ نماز پڑہین اور بعضی
شخص کو سست ایمان تہی نہ ٹہری اپنی طور پر بحال رہی منقول ہی کہ بعد از تحویل
قبلہ کی یہودی طعن کرتی تہی اور شبہہ کرتی تہی از انجملہ ایک یہہ ہی کہ اگر قبلہ حق جہت
کعبہ ہی پس وہ اصحاب محمد کی طرف بیت المقدس کی نماز پڑہتی تہی اور قبل از
ورود آیۂ تحویل کی وفات پائی چاہی کہ گمراہی پر مری ہون مانند اسعد بن زرارہ
وغیرہ کی خدا نی رد اوسکا فرمایا وما کان اللہ نہین ہی خدا اسطرح کا اور
اوسکی لائق نہین ہی کہ تمہاری ایمان کو ضایع کری اور نماز تمہاریکو رائگان
نہین کرتا ہی کہ باعتقاد تمام منہہ طرف بیت المقدس کی کرتی ہو بتحقیق حق تعالی
مہربان ہی اور مزدوری اونکی ضایع نہین کرتا ہی اور بخشش الاہی اور بہشت کی

فرو کہ انہیں کرتا ہی روایت ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ اول جانب
طرف بیت المقدس کی نماز ادا کرتی تہی یہود ی کہتی تہی کہ محمد ہماری قبلہ کی طرف
نماز پڑہتی ہین حضرت اس امر سی ملول ہوئی تا اینکہ جبرئیل سی از روی تحویل
قبلہ کی اظہار کیا جبرئیل موجہ مقام اپنی کی ہوئی سید کائنات ہر ساعت بعد
جانی اونکی کی آسمان کیطرف دیکہتی تہی اور منتظر وحی کی تہی تا اینکہ جبرئیل آئی
اور اس آیہ کو لائی قد نری تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضىها فول وجهك
شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره وان الذين اوتوا الكتاب
ليعلمون انه الحق من ربهم وما الله بغافل عما يعملون ولئن اتيت
الذين اوتوا الكتاب بكل اية ما تبعوا قبلتك وما انت
بتابع قبلتهم وما بعضهم بتابع قبلة بعض ولئن اتبعت اهواءهم
من بعد ما جاءك من العلم انك اذا لمن
الظالمين يعنی بتحقیق دیکہتی ہین ہم مونہہ تیرا کو طرف آسمانکی
انتظار وحی کی پس مقرر کیا ہمنی اوس قبلہ کو کہ جسکا چاہتا تہا ہر آینہ پہیر تو مونہہ
اپنی کو طرف مسجد حرام کی کہ کہیری ہی خانہ کعبہ کو وجہ سی اس نکتہ تمام بدن اوسکی
منقول ہی کہ وہ حضرت روز دوشنبہ نیمہ ماہ رجب کو سال دوم ہجرت قبل از
واقع جنگ بدر کی مسجد بنی سلمہ مین دو رکعت نماز ظہر کی ادا کی تہی کہ یہہ حکم نازل ہوا
فول وجهك الخ پس پہیرا مونہہ بیت المقدس سی اور متوجہ محراب ہوا کہ مقابل
خانہ کعبہ ہی اور اوس مسجد کو مسجد ذو القبلتین مشہور کیا بعدہ واسطی التصریح کی ساتہ

امت آنحضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی فرماتا ہی کہ جس جگہہ ہو تم بیچ جنگل اور
دریا اور مشرق اور مغرب کی اور چاہو تم نماز پڑہو پہیرو مونہہ کو اپنی طرف مسجد
الحرام کے بعد ازان بیان عداوت یہود کا کرتا ہی کہ بدرستیکہ وہ لوگ کہ
دی گئی ہی کتاب توریت یعنی علمائی یہود کہ ہر آینہ جانتی ہین کہ پہرنا بیت المقدس کی
سی درست اور بہت ہی اور حکم اوسکا صادر ہوا پروردگار اونکی سی کیسوا سطی
کہ توریت مین یہہ ذکر مندرج تہا یعنی علمائی یہود جانتی تہی کہ وہی تحویل قبلہ حق
اس جہت سی کہ توریت مین دیکہا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان دو قبلہ کیطرف نماز
پڑہیگا اور وہ قبلہ کہ جسپر قرار رہیگا کعبہ ہی باوجود اوسکی انکار کرتی ہین از راہ عناد
رکہتی ہین اور نہین ہی خدا تعالی غافل اون خبر سی کہ عمل کرتی ہو تم یعنی یہود ان
باوجود علم ساتہہ حقیقت قبلہ کی منقول ہی کہ یہود ی کہتی تہی اگر محمد معجزہ دکہلاوی
اوپر صدق دعوی اپنی کی درباب توجہ کعبہ ہم ساتہہ اوسکی ایمان لاوینگی
حق تعالی نی واسطی تکذیب اونکی کی یہہ آیہ نازل کی اگر لاوی تو اے محمد ساتہہ
اون لوگ کی کہ دی گئی ہی جنکو کتاب توریت اور انجیل کہ وہ یہود اور ترسا
ہین ہر معجزہ کہ تجہسی چاہین بیچ متوجہ ہونی کعبہ کی پیروی نہین کرینگی قبلہ تیری کی ازانکہ
کہ اہل کتاب کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اگر ہماری قبلہ کیطرف نماز پڑہی ہم او سپر
ایمان لاتی ہین حق سبحانہ وتعالی نی واسطی قطع طمع اونکی فرمایا تو نہین پیروی
کرنی والا اونکی قبلہ کی اور نہین پیروی کرنی والا بعض قبلہ بعضی اونکی کی قبلہ
نصاری کا مشرق ہی اور قبلہ یہود کا مغرب ہی پس یہہ متابعت ایکدوسری

نکرینگی جسطرحسی کہ تیری پیروی نہین کرتی اگر پیروی کری تو بسبب فرض و ربطہ آیتی کی
خواہشین اونکی کو بعد اوسکی کہ بعد اوس چیز کی کہ آئی ہی تجھکو از راہ دانستگی کہ قبلہ ابراہیم
کا حق ہی تحقیق ہوگا تو اوس وقت کہ متابعت کری تو اونکی منجملہ ستمکارون سی ہوگی اور
نفس اپنی کی اور یہہ مبالغہ ہی اور قطع ہونی طمع اونکی کی متابعت کرنی پیغمبر صلی اللہ
علیہ و آلہ سی قبلہ اونکی سی اور پہر بیچ بیان عداوت اہل کتاب کی وہ سبحانہ
وتعالی فرماتا ہی الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ
أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ یعنی وہ لوگ کہ دی ہمنی اونکو کتاب توریت پہچانتی پیغمبر صلی اللہ
علیہ و آلہ کو کہ جسطرحسی پہچانتی ہین بیٹون اپنی کو یعنی اوصاف پیغمبر کی کہ توریت کی
مین لکہی تہی اور بہت معجزات سی پہچانتی تہی صدق نبوت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
جیسی کہ اپنی اولاد کو پہچانتی ہین کہ کچہ شبہہ نہو ولیکن بسبب عداوت اور انکار کی
تصدیق نہین کرتی تہی اور بتحقیق اکثر تہا اونمین سی مانند ابوبن اخطب و کعب بن
اشرف اور مثل اونکی ہر آینہ چہپاتی تہی حق کو یعنی صفت حضرت محمد صلی اللہ کو عوام
اپنی سی حالانکہ وہ جانتی ہین کہ چہپاتی ہین پس خطاب بحضرت نبی کرکی فرماتا ہی
کیونکہ جو کچہ درست اور راست ہی پروردگار تیری سی مراد حق سی وہ ہی کہ چہپاتی ہین
وہ نبوت اوس حضرت کو یا مراد قبلہ سی ہی کہ توریت مین احوال مقرر ہونی قبلہ کا
طرف کعبہ کی لکہا تہا پس مت ہو شرک لانی والون سی خطاب طرف اوس حضرت
کی ہی اور مراد تمام اونکی امت ہی پس مت ہو شرک لانی والون مین سی بیچ اسکی

کہ وہ خدا کی طرف سی ہی یا بیچ چہپانی اونکی کی جو بیچ وہ چہپاتی ہین یعنی انکار جو
کرتی ہین تکملہ رکوع اول سیپارہ دوم ہی آیۃ و سطاسات حرف پنجم آیات
اوسکی تین سی اونتالیس مین کلمی اوس کی یہہ عبارت علی بن ابیطالب و آلہ الاولیاء
شہداء پانچ حرف ہین زبر اوسکی تین سی گیارہ ہوتی ہین خارج
ہوئی اوسکی یہہ عبارت لهو لا علی بن ابیطالب و ولدہ

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

اور واسطی ہر ایک کی ایک جہت کہ پہیرتی والا ہی منہ کو طرف اوسکی پس سبقت کرو طرف نیکیون کی

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

جس جگہہ کہ ہو تم لاویگا تمکو خدا بالتمام بدرستیکہ حق تعالی اوپر ہر چیز کی قادر ہی

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ

اور جس مکان سی خارج ہو تو پہیر منہ اپنی کو طرف مسجد حرام کی

إِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

بدرستیکہ وہی ہر آینہ حق ہی جانب رب تیری کی اور نہین ہی اللہ بیخبر اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہو تم

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ

اور جس مکان سی باہر ہو تم پس پہیر تو منہ اپنی کو طرف مسجد حرام کی اور

حَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ

جہان کہین ہو تم ای امت پس پہیرو تم منہ اپنی کو طرف اوس مسجد کی تاکہ نہ ہوے

لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا

واسطی لوگون ... [illegible]

تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
ڈرو تم اونسی اور ڈرو مجھسی اور تاکہ تمام کردوں مین نعمت اپنی کو اوپر تمہارے اور تاکہ تم
تَهْتَدُونَ ۝ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُوا
ہدایت پاؤ جسطرحسی کہ بھیجا ہمنی درمیان تمہارے ایک رسول کو تم مین سی کہ پڑھتا ہی
عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ
اوپر تمہارے آیتین ہماری کو اور پاک کرتا ہی تمکو شرک سی اور تعلیم کرتا ہی تمکو قران
وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝
اور احکام شریعت کی اور تعلیم کرتا ہی تمکو جو چیز کہ نہ تھے تم جانتے ۝
فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ
پس یاد کرو تم میری تئین بطاعت تاکہ یاد کرون مین تمکو بثواب اور شکر کرو تم واسطی میرے نعمتونکی اور ناشکری مت کرو

قوله وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور تخصیص ہریک امت کی واسطی قبلہ ایک ہی کہ متوجہ ہین یا ہر صاحب شریعت کی واسطی قبلہ ایک ہی کہ توجہ کرنی والی مین اپنی موںہہ کو بانداہیہ دینی والا اپنی موںہہ کا ہی اوسطرف کو ہرگاہ ہر صاحب شریعت کا کر قبلہ ایک ہی پس کس واسطی تمکو عیب کرتی ہین پس پیشدستی کرو اے مسلمانون اور دوسری امور خیر مین از قبیل امر قبلہ او رغیر اوسکی کی تا بسبب اوسکی سعادت دارین کو پہنچو جس جگہہ کہ ہو تم اور ساتہہ جس قبلہ کی موںہہ لاو تم اے اہل کتاب لاویگا خدا تمکو اور جمع کریگا روز قیامت کو واسطی امتیاز کرنی حق و باطل کی در سنیگے حق تسیحانہ

ع

وتعالی قادر ہی اوپر ہر شی کی یعنی اوپر تمام چیزونکی قادر ہی مثل حضار محشر کی اور جزا دینی نیک و بد کی اور زندہ کرنی اور موت دینی اور جمع کرنی تمہاری اور غیر تمہاری کی قوله وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ یعنی اور جس مکان سی باہر آوی تو پس متوجہ کر اپنی تئین وقت نماز کی طرف مسجد الحرام کی اور جس مقام پر ہوا ی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پہیرو تم موںہہ اپنی کو یعنی تمام بدن کو طرف اوس مسجد کی تاکہ نہو مخصوص حجت واسطی کو اوپر تمہاری منیج باب توجہ مسجد اقصی کی کہ حجت ایک کہ جائین سبب اوسکی اوپر تمہارے غالب ہوین یعنی یا یہود و نکہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ منکر دین ہمارے کا ہی و باوجود اس اعتقاد کی ہمارے قبلہ کیطرف رو کرتا ہی اور متوجہ اوسکی طرف ہوتا ہے مگر وہ لوگ کہ ستم کیا اپنی ذات پر ساتہہ عداوت اور تکبر کی مراد منہم سی یہودی ہین کی اور بت پرستان مکہ کی مین اسواسطی کہ یہود کہتی تہی کہ سبب خواہش اقربا موںہہ مکہ کی طرف کرتی ہین اور بت پرستان مکہ کی طعن کرتی تہی کہ محمد نی جانا کہ ہم بر حق ہین اس جہت سی بار دیگر موںہہ ہمارے قبلہ کیطرف لائی پس ڈرو تم مجادلہ اونکی مخالفت حکم میرے سی اور تمام کرونگا مین نعمت اپنی کو یعنی جسطرحسی کہ ارسال کیا ہمنی تم مین سی نبی کو اسیطرح سی تمام کرینگی ہم نعمت اپنی کو آخرت مین یعنی تمام کر

ثواب کرکی خوش ہوئی تم اوسکی بہت خصوصاص ملک کی شاہد کہ تم راہ پاؤ شناسا ہو بہ نعمت
اور احکام دین کی فوقع کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم
ایاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا
تعلمون یعنی جسطرحسی بھیجا ہمنی رسول درمیان تمہاری سی اہی عرب کے
وہ جناب محمد صلعم ہی پڑہتا ہی اوپر تمہاری آیتین ہماری کہ قران ہی اور پاک کرتا ہی
تمکو حرکات ناشایستہ شرک سی در باب شریعت کی اور سکہلاتا ہی تمکو قران اور
علم اور احکام حلال و حرام سی اور سکہلاتا ہی تمکو وہ چیز کہ جو تم نہین جانتی ہو
تاکہ معلوم کرو تم فکر اور نظر سی اور دریافت کرو تم کہ کوئی طور نہین ہی ان
احکام کی معلوم کرنیکا سوائی وحی کی فوقع فاذکرونی اذکرکم
واشکروا لی ولا تکفرون حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت ہی کہ حق تعالی
فرمایا کوئی بہت مشغول ہوئی ذکر میری مین بیان حاجت اپنی سی غافل ہو بہترین
حاجت اوسکی عطا کرتا ہون مین اور پدر بزرگوار میری ہموارہ ذکر خدا مین مشغول
رہتی تہی اسطرحسی کہ راہ چلنی مین اور بیٹہنی مین اور تناول کرنی مین طعام کے اور تکلم
ہونی مین اور اشغال دیگر مین اور زبان بکلمہ لا الہ الا اللہ متحرک رہتی تہی
اور قبل از صبح ہمکو جمع کرتی تہی تا طلوع آفتاب اور فرماتی تہی ذکر خدا مین مشغول رہو
کہ جس گہر مین ذکر خدا اور تلاوت قران کثرت سی ہو حق تعالی اوس گہر مین برکت زیادہ
کرتا ہی اور ملایک اوس گہر مین حاضر ہوتی مین اور شیاطین دور بہاگتی ہین اور
روشنی دیتا ہی اہل آسمان کو جسطرحسی کہ ستارہ ہای آسمانی روشنی دیتی ہین اہل

زمین اور جس گہر مین کہ ذکر خدا اور تلاوت نہو تنگ ہو اوس گہر سی دور ہوتی مین اور شیاطین
اوس گہر مین سکونت کرتی ہین اور اوحضرت سی روایت ہی کہ لشکر سلیمان بن داود
ہزار و سو فرسخ تہا پچیس فرسخ واسطی جنکی اور پچیس فرسخ واسطی پرندکی اور پچیس واسطی
جانوران وحشی کی اور پچیس واسطی انسانکی اور ہزار گہر تہی شیشہ کی اور ان
گہرون مین سو منکوحہ تہین اور سات سو سریہ اور واسطی اوکی بنی جان ایک فرش
طلا اور ابریشم کا بنایا تہا کہ دو فرسخ کی کمسر مین تہا منبر حضرت سلیمان کا بیچ مین رکہتی
اور حضرت سلیمان اوسپر جلوس کرتی تہی اور تین لاکہہ کرسی طلا او نقرہ کی طرف
منبر کی رکہتی تہی انبیا بالائی کرسی ہای طلاکی بیٹہتی تہی اور علما بالائی کرسی ہای
نقرہ کی اور اطراف مین اوسکی بنی آدم اور بنی جان ہوتی تہی اور مرغان پرواز
کنندہ بالیدیگر پر ہای اپنی کو مجتمع کرتی تہی کہ تا شعاع آفتاب سی اونکو محفوظ
رکہین اور ہوا فرش اونکی کو اوٹہا کر کہاں صدراہ ایک روز مین طی کرتی تہی اور حق تعالی
نی ہوا کو حکم کیا تہا کہ گفتگوی ہر شخص کو سمع شریف حضرت سلیمان مین پہنچاتی ایک روز
بااین حشمت وجاہ ہوا مین چلی جاتی کہ گذر ایک دہقان پر ہوا اوسنی کہا سبحان اللہ
حق تعالی نی بادشاہی عظیم اپسر داود کو دی ہی اس سخن کو ہوا نی گوش سلیمان تک پہنچایا
حضرت سلیمان نیچی اوترکی نزدیک دہقان کی آئی اور کہا تسبیحۃ واحدۃ یقبلہا
اللہ خیر مما اوتی آل داود یعنی ایک تسبیح کہ حق تعالی قبول کری بہتر ہی اوس
چیز سی کہ دیا ہی آل داود کو حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ امیر المومنین
صلوات اللہ علیہ فرماتی تہی کہ تسبیح نصف ترازو کی ہی اور حمد کرنا بہر دیتا ہی ترازو کو

اور الله اکبر بھر دیتا ہی آسمان اور زمین کو اور جملہ اون کا رسی کہ ثواب
دکھتا ہی بیہوہی کہ أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له إلها واحدا أحدا
صمدا لم يتخذ صاحبة ولا ولدا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
سی منقول ہی کہ جو شخص اس کو پینتالیس مرتبہ پڑہی حق تعالی اوسکی واسطی پینتالیس
ہزار نیکیان لکہتا ہی اور پینتالیس ہزار گناہ محو کرتا ہی اور پینتالیس ہزار درجہ
اوسکی بلند کرتا ہی اور ثواب بارہ ختم قرآن عطا کرتا ہی اور واسطی اوسکی ایک گہر
جنت مین بناتا ہی اور آنحضرت نی فرمایا ہی کہ ایسی پانچ کلمہ تعلیم کرتا ہون کہ
کہنی مین زبان پر سبک ہین اور میزان مین بہاری ہین اور خدا کو خوشنود کرتے
ہین اور شیاطین کو دور اور کنجہائی جنت سی ہین اور صالحات باقیہ سی حق
تعالی نی مراد ہی والباقیات الصالحات خير عند ربك ثوابا وخير أملا
یعنی باقیات صالحات بہتر ہین نزدیک رب تیری کی ازروی ثواب کی اور
ازروی آرزو کی صحابہ نی عرض کی کہ حضرت ارشاد کرین پس حضرت نی فرمایا
سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا
قوة إلا بالله العلي العظيم کسقدر یہ کلمات بہتر اور خوش آیند ہین اور
کسقدر بہاری کرتی مین ترازوی عمل کو ثواب سی اور حضرت ابی جعفر سی روایت
ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات اربع کہی
حق تعالی بعوض ہر تسبیح کی دو درخت بہشت مین لگاتا ہی کہ جمیع انواع کی
میوی لگتی ہین اور باقیات صالحات سی ہین کہ بیج اوسکی زمین مین اور

شاخین اوسکی آسمان مین اگر ین اپنی کو ہر چیز سی نجات دیتی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ سی روایت ہی کہ شب معراج کو دیکہا مینی فرشتونکو کہ وہ بہشت مین عمارت
بناتی ہین کہ ایک خشت طلا کی اور ایک خشت نقرہ کی ہی اور بعض ہنگام مین
توقف بنائی اوسکی مین کرتی ہین مینی اونسی باعث اسکا پوچہا کہا اونہون نے
ہر گاہ خرچ ہمکو ملتا ہی بنائی مین اوسکی مشغول ہوتی ہین مینی استفسار کیا کہ خرچ
کیا ہی عرض کی اونہون نی پڑہنا تسبیحات اربع کا ہی جسوقت بندہ خدا
پڑہتی ہین اسکی مشغول ہوتا ہی ہم عمارت بنائی مین مشغول ہوتی ہین والا ترک
کرتی ہین حضرت رسالت پناہ فرماتی ہین کہ چار چیزین خصلت مومن کی ہی
ایک خاموشی گفتار بی فائدہ سی اور دوسری انکسار قربۃ الی اللہ تیسری
ذکر حق تعالی کا سب حال مین چوتہی کمی مال کی اور پہر آنحضرت سی منقول
ہی کہ حق تعالی نی خطاب کیا ساتہ میری کہ اگر بندہ میرا ذکر میری مین مشغول
ہوا اور نفس اوسکا ارادہ گناہ کا رکہتا ہو مین ترک نہین کرتا ہون اوسکو
گناہ اوس سے سرزد ہوا اور اگر لوگ اوس شہر کی لائق نزول بلا ہون بجہت
اس ذکر کی بلا کو اونسی دفع کرتا ہون اور اون حضرت سی منقول ہی کہ
جس مجلس مین ذکر خدا ہوتا ہو حق تعالی اہل مجلس کو ندا کرتا ہی کہ برخاست
ہو کہ گناہ تمہاری بہ نیکی بدل گئی ہین اور فرشتونکو حکم ہوتا ہی کہ تم جائی اس
مجلس ہو اور ثواب ذکر اپنی کو اہل مجلس کو عطا کرو اور آئمہ ہدی سی روایت
کہ بہشت مین ایک صحرای نہایت وسیع ہر گاہ بندہ مشغول ذکر خدا مین ہوتا ہی

فرشتی واسطی وسکی اوس بیابان میں درخت لگاتی ہیں اور جسکا کہ توقف
کرتا ہی فرشتی بہی لگانی درخت سی باز رہتی ہیں
ع يا أيها الذين آمنوا استعينوا بالصبر والصلوة إن
اے وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو مدد طلب کرو ساتھ صبر کی اور ساتھ نماز کی بیشک
الله مع الصابرين ۝ ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل
خدا ساتھ صابروں کی ہی اور نہ کہو تم واسطی اوس شخص کی کہ قتل کیا جاوی بیچ راہ
الله أموات بل أحياء ولكن لا تشعرون ۝ ولنبلونكم
خدا کی کہ وہ مردی ہیں بلکہ وی زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں جانتی ہو اور البتہ آزماوینگی ہم تمکو
بشيء من الخوف والجوع ونقص من الأموال والأنفس
ساتھ تہوڑی کی خوف سی اور گرسنگی سی یعنی قحط اور نقصان مال سی اور نقصان نفسوں کا
والثمرات وبشر الصابرين الذين إذا أصابتهم مصيبة
اور نقصان میووں کا اور خوشخبری دی صابرین کو ایسی وہ صابر ہرگاہ کہ پہنچتی ہی انکو مصیبت
قالوا إنا لله وإنا إليه راجعون ۝ أولئك عليهم
کہتے ہیں بیشک ہم واسطی خدا کی ہیں اور بیشک ہم طرف اوسکی رجوع کرنی والی ہیں وہ گروہ اوپر انکی
صلوات من ربهم ورحمة وأولئك هم المهتدون ۝
مہربانی ہی جانب رب انکی سی اور رحمت عظیم ہی اور وہی گروہ ہدایت یافتگان ہیں
إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت
بیشک کوہ صفا اور کوہ مروہ نشانیوں سی ہیں خدا کی پس جس شخص نے قصد کیا خانہ کعبہ کا

أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما ومن تطوع
یا عمرہ کیا پس نہیں گناہ اوسپر کہ سعی کری بیچ انکی اور جو شخص کہ خوشی سی کری
خيرا فإن الله شاكر عليم ۝ إن الذين يكتمون ما أنزلنا
نیکی پس بیشک اللہ قدردان جاننی والا ہی بیشک وی لوگ کہ چھپاتی ہیں اوس چیز کو کہ نازل کیا ہم نی
من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في
نشانیاں سی روشن سی اور ہدایت سی بعد اس کی کہ بیان کیا ہم نی اوسکو واسطی لوگوں کی بیچ
الكتاب أولئك يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون ۝
توریت کی وہ گروہ ہیں کہ لعنت کرتا ہی انکو خدا اور لعنت کرتی ہیں انکو لعنت کرنی والی
إلا الذين تابوا وأصلحوا وبينوا فأولئك أتوب
مگر وہ لوگ کہ پہری کفر سی اور درست کیا احوال اپنی کو اور بیان کیا پس وہ گروہ ہیں کہ توبہ قبول کرتا ہوں
عليهم وأنا التواب الرحيم ۝ إن الذين كفروا وماتوا
اوپر انکی اور میں ہوں بہت قبول کرنی والا توبہ کا مہربان بیشک وہ لوگ کہ کافر ہوئی اور مر گئی
وهم كفار أولئك عليهم لعنة الله والملائكة والناس
حال آنکہ وہ کافر تہی وہ گروہ ہیں کہ اوپر انکی ہی لعنت خدا کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی
أجمعين ۝ خالدين فيها لا يخفف عنهم العذاب ولا هم
سب کی در حالتی کہ ہمیشہ رہنی والی بیچ اوسکی نہ سبک کیا جاویگا اونسی عذاب اور نہ وی
ع ينظرون ۝ وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم ۝
مہلت دی جاوینگی اور خدا تمہارا خدا ہی یکتا نہیں ہی کوئی خدا مگر وہی کہ رحمان رحیم ہی

قولہ مع الصابرین یعنی ساتھ صابرونکی ہی بسبب حفاظت اور حمایت کی
سب احوال مین اور نزدیک بعضونکی مراد صبر سی روزہ ہی کہ اوپر بھوک
پیاس کی صبر کرنا ہوتا ہی اور نزدیک جماعت دیگر کی مراد جہاد ہے کفار سے اور ہر گاہ
حق تعالی نی امر کیا ساتھ طلب کرنی مدد کی نماز سی اور صبر سی اوپر عبادت
کی اور عظیم ترین عبادتونکا جہاد ہی اسی واسطی بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی قولہ
لمن یقتل روایت ہی کہ صحابہ بعد از جنگ بدر کی ذکر شہیدونکا کرتی تہی
اور جو وہ شخص شہید ہوئی تہی چھہ مہاجرین اور آتھہ انصار سی اور بر سبیل حسرت
کی کہتی تہی کہ بیچارہ فلانی فلانی شخص نی جنگ بدر مین جان شیرین دی اور لذات
دنیا سی محروم ہوئی حق تعالی نی فرمایا کہ انکو مردہ نکہو بلکہ زندہ ہین اور ابن
عباس سی منقول ہی کہ شہید زندہ ہین نزدیک خدا کی ساتھ نعمتون ارواح اور
اجسام کی صبح اور شام کو روزی پہنچتی ہی اور یہہ خرم وشادمان مین بسبب اس
چیز کی کہ خدا نی عطا کی ہی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ حق تعالی نی شہید کو چھہ خصلتین عطا
کی ہین ایک یہہ ہی کہ اول قطرہ خونکا کہ بدن سی زمین پر گرتا ہی جملہ گناہ اوسکی عفو
ہوتی ہین دوسری یہہ ہی کہ بہشت مین منزل عالی نام زد اوسکی ہوتی ہی تیسری
بہتر حورین واسطی خدمت کی معین ہوتی ہین چوتہی فزع اکبر سی اور عذاب قبر سے
پناہ مین ہوتا ہی پانچوین تاج شرف اور بزرگواری کا یاقوت سرخ سی کہ بہتر دنیا
اور مافیہا سی ہی اوسکی سر پر رکہتی ہین چھٹی شفاعت اوسکی حق مین ستر شخص اقربا
اوسکی سی قبول کرتا ہی اور بعد از امر کرنی بندون کی ساتھ صبر کرنی اور عبادت شاقہ کے

بیان اون امور کا کرتا ہی کہ بسبب اوسکی انکو آزمایش کری انواع مصیبتونکی اور
فرماتا ہی قولہ ولنبلونکم یعنی تمہاری ساتھ مثل معاملہ آزمانی والونکا کرتا ہون
اگرچہ حال تمہارا پوشیدہ نہین ہی لیکن چاہتا ہون کہ بسبب امتحان کی خلق پر ظاہر ہو
کہ کون تم مین سی صابر ہی اوپر بلاونکی اور سر تسلیم ہماری رضا پر جہکاتی ہی
اور کون شخص بہت بی صبری کی ہماری قضا پر راضی نہین قولہ من الخوف
یعنی ساتھ خوف قلیل کی کہ دشمن سی جنگ مین ہوتا ہی اور قلت خوف سے
مراد یہہ ہی کہ زمانہ خوف کا قلیل ہی یا یہہ مراد ہی کہ بہ نسبت اون ثوابونکی کہ واسطی
اونکی جہاد مین مقرر ہین یہہ خوف قلیل ہی یا مراد ہی کہ بہ نسبت خوفہائی آخرت
کی یہہ خوف دنیا قلیل ہی اور یہہ وجہ آخری اقرب الصواب ہی خصوصا بلحاظ
اسکی کہ لفظ من کی تبعیضیہ ہی قولہ والجوع یعنی گرسنگی قحط کی یا صوم کی قولہ
ونقص من الاموال یعنی نقصان بعضی اموال کا بسبب صرف ہونی مصرف جہاد کے
یا زکوۃ اور خمس دینی مین یا ہلاک ہونا مواشی کا قولہ والانفس یعنی نقصان
نفسونکا بسبب قتل یا زخمی یا بسبب مرگ اور پیری کی قولہ والثمرات یعنی نقصان
میوونکا بسبب آفات سماوی اور ارضی کی یا مراد مرگ فرزندان ہی کہ ثمرۃ الفواد
یعنی میوہ ہای قلوب مین مروی ہے کہ ہر گاہ فرزند بندۂ مومن فوت ہوتا ہی حق تعالی
ملائک سی فرماتا ہی کہ ہر گاہ کہ تمنی قبض روح فرزند بندۂ مومن میر کی کی کہ میوہ
دل اوسکی کا تہا کہا اونہی فرشتگان عرض کرتی ہین کہ حمد تیری بجا لایا انا للہ وانا
الیہ راجعون بازبان لایا بعد اسکی حق تعالی خطاب کریگا کہ ایک گہر واسطی اوسکی جنت میں بنا کر

اور نام اوس کہر کا بیت الحمد رکہتی ہیں قولہ تعالی انا للّٰہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی مروی ہی کہ حضرت رسول اللہ فرماتی تہی کہ جو شخص ساتہہ چار
چیز کی عمل کری اللہ اہل بہشت سی ہی ایک تحکم کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ ہی دوسرے جب
وقت نعمت کی الحمد للہ کہنا تیسری بوقت گناہ استغفر اللہ چوتہی بوقت مصیبت انا للہ
وانا الیہ راجعون کہنا انس بن مالک سی روایت ہی کہ ایک مرد اصحاب رسول سی
کہ ہمیشہ ملازمت میں رہتا تہا ایک فرزند اوسکا فوت ہوا اور بہت سا گریہ و بکا
کرتا تہا حضرت رسالت پناہ صلعم نی اوسکو طلب کیا اور فرمایا کہ بہشت کی آٹہہ دروازے
ہیں اور دوزخ کی سات راضی نہیں ہی تو کہ جس دروازہ بہشت سی کہ داخل ہو
دیکہی تو کہ فرزند تیرا کہڑا ہی اور کہتا ہی کہ ای پدر بدون تیری جنت میں نہ داخل
ہونگا وہ شخص اس کو سنکر خوش ہوا اصحاب نی عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ یہہ
کرامت سب کی واسطی ہی یا مخصوص اوسیکی حضرت نی فرمایا نہیں بلکہ جس
شخص مومن نی کہ کبہی مصیبت میں کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہو یہہ کرامت واسطی
اوسکی ہی حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ بشر الصابرین حق امیر المومنین
میں ہی چنانچہ در وقت خبر شہادت برادر اپنی جعفر طیار کی زبان مبارک اونکی
سی کلمہ انا للہ وانا الیہ جاری ہوا اور قبل اسکی یہہ کلمہ کسی کی زبان سی جاری نہوا
تہا حق تعالی نی فرمایا کہ ہمنی اسکو سنت مقرر کیا کہ جو مصیبت زدہ پیروی اون
کی کرے کہنی اس کلمہ میں صلوات اور رحمت اپنی اوسکو کرامت کرتا ہوں مصنف
دار کی نی ذیل تفسیر آیہ بشر الصابرین میں ایک نقل کی ہی کہ کل ہوا چراغ رسول اللہ کا

فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون استفسار کیا گیا کہ آیا یہہ مصیبت ہی ارشاد کیا کہ ہاں ہر
جو چیز کہ ایذا دی مومن کو پس وہ مصیبت ہی واسطی اوسکی کاش کوئی اس کی
مستفسر ہوتا کہ بنا بر اسکی خلیفہ ثانی کہ مانع دوات و کاغذ کی ہوئی تہی ورثہ کلمہ
ہجر کا ارشاد کیا تہا کسقدر موذی ہوا ہو گا خصوصا بنظر اس کلمہ کی کہ جناب سی
نی کہ جنکی حق میں حق تعالی فرماتا ہی انک لعلی خلق عظیم اوس ہنگام میں ہاں ورنا
اپنی سی ارشاد کیا کہ اوٹہہ جاؤ یہاں سی اس صورت میں بمقتضای قولہ تعالی ان الذین
یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا
ملعونیت خلیفہ ثانی کی ثابت ہوئی اور اہل سنت و جماعت بسبب پیروی کرنی
خلیفہ ثانی کی حسبنا کتاب اللہ دست آویز اس آیہ کتاب اللہ سی کرکی لعن کرتی
خلیفہ ثانی میں مشغول ہوں کہ پیروی خدا کی اور ہم پیروی خلیفہ ثانی کا حاصل ہو
ہی اور معنی آیہ مذکور کی یہہ ہیں بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایذا دیتی ہیں خدا کو اور رسول
اوسکی کو لعنت کرتا ہی اونکو خدا دنیا میں اور آخرت میں اور مہیا کیا ہی اونکی
واسطی عذاب ذلیل کنندہ قولہ تعالی ان الصفا والمروۃ بدرستیکہ صفا اور مروہ دو کوہ ہیں
مکہ میں کہ نشانہای خدا سی ہیں بیچ حج خانہ کعبہ کی یعنی نشانہای افعال حج
ہیں کہ خدا نی معین کئی ہیں قولہ تعالی فلا جناح علیہ عبد اللہ ابن عباس سی مروی
ہی کہ سبب نزول آیہ یہہ ہی کہ در حال جاہلیت اور کفر کی دو بت تہی سنگ
ایک کا نام اساف رکہا تہا اور دوسری کا نائلہ اساف کو کوہ صفا پر رکہا تہا
اور نائلہ کو کوہ مروہ پر ہر گاہ زور اسلام ہوا اور خانہ کعبہ اصنام سی پاک کیا

اوراون دونو کو توڑا مسلمانان مکروہ جانتی تہی سعی کرنی کو درمیان اون دونو
کوہ کی حق تعالی واسطی تسلی خاطر اونکی کی فرماتا ہی کہ فلا جناح علیہ ... من البینات
اخبار یہود کی یعنی علما اونکی مثل کعب بن اشرف وعبداللہ صوریہ کہ علامات
اور صفات حضرت رسالت کی کہ توریت مین بیان ہوئی تہی پوشیدہ کرتی
تہی قولہ یلعنہم اللاعنون ظاہر یلعنہم اللاعنون کا دلالت کرتا ہی اوپر بہتر ہونی
کرنی والونکی یہہ خلاف ہی اکثر اہل سنت جماعت کا کہ وہ قائل ہین کہ کسی کو
لعنت نکیا چاہی قولہ والہکم الہ واحد فرد ہی الہیت مین
نہین ہی شریک بیچ الہیت اوسکی کی اور نہین درست ہی کہنا الہ کا غیر اوسکی کو

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
درستیکہ بیچ پیدا کرنی آسمانونکی اور زمین کے اور مختلف ہونی رات
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ
اور دن کی اور بیچ کشتیونکی کہ روان ہوتی ہین دریا مین ساتھہ اوس چیز کی کہ نفع دیتی ہی لوگونکو
وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ
اور بیچ اوس چیز کی کہ اتارا خدا نی آسمان سی پانی سی پس زندہ کیا ساتھہ اوسکی زمین کو
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ
بعد مردہ ہونی اوسکی کے اور پراگندہ کیا ہی بیچ اوس زمین کی ہر جنبش کرنی والی سی اور بیچ پہیرنے
الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ
ہواون کی اور بیچ ابر کی کہ فرمانبردار کیا ہی درمیان آسمان اور زمین کے ہر آئینہ نشانیان ہین

لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ
واسطی گروہ عقلمند کی اور بعضی لوگونسی وہ شخص ہی کہ لیتا ہی
دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ
سوائی خدا کی شریک دوست رکہتی ہین اونکو مثل دوست رکہنی اللہ کی اور وہ شخص
آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ
کہ ایمان لائی ہین قوی تر ہین ... اور اگر دیکہین وہ لوگ کہ ظلم کیا انہونی ...
الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ
عذاب کو تحقیق کہ قدرت واسطی خدا کی ہی سب ... اور بدرستیکہ خدا ... سخت ہی عذاب کا
إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ
دیکہینگی ... وہ لوگ کہ ... اون لوگونسی ... اور دیکہینگی عذاب کو
وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ
اور قطع ہوگئی اونسی اسباب دوستی اور کہینگی وہ لوگ کہ پیروی کی انہونی
أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ
اگر تحقیق واسطی ہمارے ... بیزاری کرتی ہم ... جس طرح ... اسی طرح
يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ
دکہلاویگا اونکو خدا اعمال اونکی کو ... پشیمانیونکو اوپر اونکی اور نہ ہونگی نکلنی والی ...
قولہ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ الآیہ اشارہ ہی طرف اسکی کہ اثر سی ... طرف موثر
پہچانتی ہی چنانچہ ایک شخص نی ایک اعرابی سی سوال کیا کہ کس دلیل سی رب اپنی کو

سجایا تونی جواب مین اوسنی کہا البعرۃ تدل علی البعیر واثر الاقدام علی
المسیر افسماء ذات ابراج فجاج تدل علی الصانع الخبیر یعنی شکل دلالت
کرتی ہی اور نقش قدم چلنی پر آیا پس یہہ آسمان کہ اوسمین برجہا ہین اور یہہ زمین جسمین
راہین دلالت نہین کرتی ہین اوپر خالق اپنی کی ایسا خالق کہ صانع ہی اور خبیر کہ جسنی
اس طرح سی پیدا کری اسمان اور زمین ہین اور اختلاف لیل و نہار مین اور امور
دیگر مین کہ جو اس ایۃ مین مذکور ہوئی ہین براہینہ دلائل روشن ہین اوپر ہونی
خالق کی واسطی اون قوم کی کہ صاحبان عقل ہین یہہ ایک دلیل ہی وجود
واجب الوجود سی اور ہر گاہ کہ تکمیل اصول دین واجبات سی ہی لہذا مین دلیلین
اور ذکر کی جاتی ہین چنانچہ التزام کیا گیا ہی کہ جو آیت کہ متعلق اصول دین کی ہی
اوسکو موافق اپنی کی بخوبی بیان کیا چاہتی ایک دلیل ہونی واجب الوجود کے
یہہ ہی کہ اس عالم مین مثل انسان اور دیگر ذی حیات کی چشم سر دیکھتی ہین کہ
ہم خلعت حیات پہنی ہین اور بعد چندی پیک اجل کو لبیک اجابت کہی
شربت ممات چکھتی ہین اور جس شخص ہی کہ اندک شعور رکھتا ہی پرسش کیا جا کہ
کرایا ذات انکی چاہنی والی ہی ہستی اپنی کو کہ ہمیشہ ہستی اوسکی لازم رہی یا ہستی
کی لازم نہ جانی کو چاہتی جواب مین کہا جایگا کہ صورت اول نہین اجابت پیک
اجل کی معنی نہ ہین کی اور صورت ثانی مین پہنا خلعت حیات کا نہ
معنی ہو گا پس اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ وجود اور عدم ان چیزونکا ذات
انکی سی نہین ہی اور ایسی موجود کو ممکن الوجود کہتی ہین پس

وجود انکا ان کا غیر انکی سی ہوگا اور وہ غیر دو حال سی خالی نہین ہی یا ممکن ہی
یا واجب الوجود ہی صورت اول مین اوسکی واسطی بہی چاہئی اور سبیل حسی الی
غیر النہایۃ ہر خالق مفروض کو ایک خالق چاہئی اور تسلسل لازم آتی گا اور
اور بطلان اسکا تمام اپنی مین ثابت ہوا ہی اور در صورت دوم مطلوب ثابت
ہوا اور ایک دلیل یہہ ہی کہ ہر شخص وقت واقع ہونی صدمون کی اور عارض ہونے
بیماریونکی ہر طرف سی مایوس اور ناامید ہو کر رجوع طرف خالق اپنی کی کرتا ہی
تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک شخص نے
اون سی سوال کیا وجود حق تعالی سی حضرت نے فرمایا کہ آیا کبہی کشتی پر سوار ہوا تو کہا کہ ہان حضرت ولا
ایسا بہی ہوا ہی کہ کشتی تیری شکست ہو گئی ہی اور اور کشتی نہوا اور نہ تیرنا جانتا
ہو تو اور اوس وقت امید نجات کی رکہتا تو کسی سی کہا اوسنی کہ ہان حضرت
نی فرمایا کہ پس اوس وقت مین عقل تیری حاکم تہی کہ کوئی شخص قادر ہی کہ تجہی
اوس سی نجات دیوی کہا اوسنی کہ درست ہی حضرت نے فرمایا کہ پس وہی خدا
کہ قادر ہی نجات دینی پر اوس وقت کہ جای نجات اور جای فرار نہ رکہتا ہو اور
قادر ہی مدد کرنی پر جس وقت کہ کوئی قادر نہوا اور ایک دلیل یہہ ہی کہ انسان
قصد ایک کام کا کرتا ہی اور موافق مطلوب اوسکی کی سر انجام اوس کام کا
نہین ہوتا اور یہہ اتفاقات اکثریہ سی ہی اوسوقت واضح ہوتا ہی کہ کوئی
مدبر ہی کہ مطابق قصد اوسکی کی نہین ہونی دیتا چنانچہ منقول ہی کہ ایک
شخص نی بچہ کا ورکوہی کو گرفتار کیا اور وہ کاورکوہی بسبب الفت کی بچہی

اوس شخص کی پیچہی جاتی تہی اور صدا کرتی تہی ہر گاہ دیکہا اوسنی یہہ کسی طور سی
رہا نہین کرتا ہی رجوع بطرف خالق کی اور تین بار سر طرف آسمان کی بلند کیا گویا
تضرع بجناب کبریائی کرتی ہی ناگاہ قدم اوس شخص کا ایک گرہی مین پڑا اور
بچہ اوسکا چہٹ گیا اور اپنی ماں سی ملحق ہو کر صحرا کو گیا پوشیدہ نرہی کہ وہ شخص
نی عزم کیا تہا کہ اوس بچہ کو گہر لیجائی لیکن قضای آلہی نی نچاہا بسبب گرنی
ہاتہہ اوسکی سی چہٹ گیا اور واضح ہو کہ حیوانات بی زبان پر بہی وجود صانع
پوشیدہ نہین ہی چہ جائی اینکہ انسان کہ اشرف مخلوقات سی ہی اوس پر پوشیدہ
ہو منقول ہی کہ ایک شخص نی خدمت امیر المؤمنین علیہ السلام کی ایستادہ ہو کر
عرض کی کہ ای امیر المؤمنین علیہ السلام بسبب کس علامت کی حاصل معرفت
رب اپنی کی کی حضرت نی فرمایا بسبب فسخ ہونی قصد کی اور منع ہونی ارادی
اگر ارادہ ایک امر کا کرتی ہین ہم چیز دیگر درمیان ہماری ارادی کی حائل ہو
ہی اور قصد جس چیز کا کرتی ہین قضا مخالفت کرتی ہی پس بسبب اسکی جانا
ہمنی کہ مالک اور مدبر اور ہی بعد اسکی اوسنی پہر عرض کی کہ کسواسطی شکر اوسکی
نعمتونکا کرتی ہو فرمایا کہ ہمنی دیکہا کہ بلا کو ہمسی دور کیا اور اور کو مبتلا کیا
پس تحقیق جانا ہمنی کہ حق تعالی نی ہمپر فضل کیا اس سبب سی شکر اوسکا کرتی
ہین قولہ تعالی وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ الخ یعنی مختلف ہونا شب و روز کا نور اور ظلمت
مین اور طول اور قصر مین اور پی در پی ہونا آنی جانی مین قولہ تعالی فَأَحْيَا بِهِ
یہہ کنایہ ہی خشک ہوئی زراعتون سی اور زندہ کرنا کنایہ سرسبز کرنی مین

قولہ تعالی لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ یعنی یہہ امور مذکورہ نشانیان ہین اوپر حکمت اور تمامی حجت
[illegible] کی اور دلیل ہین اوپر وحدانیت کی اون لوگونکی کہ عقل رکہتی ہین اور فکر
اوس مین کرتی ہین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ وائی اوس
شخص پر کہ آیہ پڑہی اور فکر اوسمین نکری شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار قولہ تعالی اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ یعنی محبت مؤمنین کی ساتہ
خدا کی شدید اور قوی تر ہی نسبت محبت کفارونکی ساتہہ اصنام کی اسواسطی کہ
کفار خداؤن اپنی سی بوقت بلا اور مصیبت کی عدول کرکی رجوع بجانب حق تعالی کی کرتی
ہین اور بعضی ہنگام مین ایک بت سی طرف دوسری بت کی میل کرتی ہین
قولہ تعالی شَدِيدُ الْعِقَابِ حق تعالی کہتا ہی کہ معنی یہہ ہین ہر گاہ ظالمین روز قیامت مین
دیکہین کی کہ دوزخ پانصد سالہ راہ سی استقبال انکی کو آتی ہی اور جسطرح سی کہ
مرغ دانا چنتا ہی انکو انتخاب کریگی اوسوقت علم قدرت کا خدا اور شدت عذاب
خدا کو معلوم کرینگی قولہ تعالی حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ حسرات یعنی ندامتونکو ہی اور یہہ تیسرا
مفعول ہی نظیر يُرِيهِمُ کا حاصل یہہ ہی کہ وہ جہال کہ جنسی طمع ثواب رکہتی تہی
وہ کہ مردود درگاہ آلہی ہونگی نہایت ندامت اونکو حاصل ہوگی بامکافات
اعمال بد دیکہین کی اور اوس وقت مین حسرت ہوگی کہ یہہ اعمال کیون عمل مین لائی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا
ای وہ لوگ کہاؤ تم [illegible]
تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ إِنَّمَا
پیروی [illegible] قدم [illegible]

يَأْمُرُكُم بِالسُّوٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا

وہ حکم کرتا ہی تمکو ساتھ برائی کی اور کام بیحیائی کی اور یہ کہ کہو تم اوپر خدا کی اوس چیز کو کہ نہیں

تَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ

جانتی ہو تم اور جسوقت کہا جاتا ہی واسطی اونکی پیروی کرو تم اوس چیز کی کہ اتاری اللہ نی کہتی ہیں بلکہ

نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا

پیروی کرینگی ہم اوس چیز کی کہ پایا ہی ہمنی اوپر اوسکی پدران اپنی کو کیا اگرچہ ہوں پدران اونکی کہ نہ

يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا

سمجھتی ہوں کسی چیز کو اور نہ ہدایت پاتی ہوں اور مثل ان لوگوں کی کہ کافر ہوئی ہیں

كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَآءً وَنِدَآءً ۚ صُمٌّ

مثل اوس شخص کی کہ آواز کرتا ہی اوس جانور کو کہ نہیں سنتا ہی مگر بلانی کی آواز [illegible] بہری

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن

گونگی ہیں اندھی ہیں پس وی نہیں سمجھتی ہیں ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو کہاؤ تم

طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝

پاکیزہ اوس چیز کی کہ روزی دی ہی ہمنی تمکو اور شکر کرو تم واسطی خدا کی اگر ہو تم کہ اوسیکی عبادت کرتی

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ

نہیں سوائی اسکی حرام کیا ہی اوپر تمہاری مردار کو اور لہو کو اور گوشت سوئر کو اور وہ چیز کہ [illegible] ذبح کی

لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

[illegible]

رَّحِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَ

مہربان ہی تحقیق جو لوگ کہ چھپاتی ہیں اوس چیز کو کہ نازل کیا ہی خدا نی توریت سی اور

يَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ

خرید کرتی ہیں عوض اوسکی قیمت کم کو وہ لوگ نہیں کہاتی ہیں اپنی شکموں میں

إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ

مگر آتش کو اور نہ کلام کریگا اونسی اللہ روز قیامت کی اور نہ پاک کریگا اونکو

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ

اور واسطی اونکی عذاب ہی دکھ دینی والا وہ لوگ ہیں کہ مول لیا ہی اونہوں نی گمراہی کو

بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى

بعوض ہدایت کی اور عذاب کو بعوض بخشش کی پس کیا چیز صبر دیتی ہی اونکو اوپر

النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۗ وَ

آتش دوزخ کی یہ عذاب بسبب اسکی ہی کہ خدا نی نازل کیا کتاب کو ساتھ حق کی اور

ربع ع إِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝

[illegible]

قولہ خطوات در اصل یا میں قدم میں چلنی والی کو کہتی ہیں اور عرب میں بولتی ہیں اتبع خطواتہ یعنی پیروی کی خطوات اوسکی کو جسوقت کہ کوئی پیروی کری اوسکی اور اوسکی طریقہ پر چلی قولہ بما لا یسمع یعنی جس طرح سی کہ حیوان نہیں سمجھتا ہی مگر آواز صدا کنندہ ہانکی کی اور معنی اوسکی نہیں جانتا ہی اسی طرح سی کافران آواز بلند کنندہ کو سنتی ہیں اور مطابق فکر او تامل نہیں کرتی

قولہ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ حدیث قدسی مین وارد ہی کہ حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ
مجھکو ساتھہ آدمیان اور پریان کی عجب کار عظیم پڑا ہی مین اونکو خلق کرتا ہون
وہ اور کی عبادت کرتی ہین مین اونکو روزی دیتا ہون وہ اور کا شکر کرتی
ہین حضرت رسالت پناہ سی مروی ہی کہ جو کوئی چاہی کہ دعا اوسکی قبول ہووی
چاہیی کسب حلال اور طعام پاکیزہ حاصل کری ایک شخص نی عرض کیا کہ
چاہتا ہون کہ جو دعا کرون مستجاب ہو فرمایا کہ طعام حلال پیدا کر اور حرام کو
شکم اپنی مین جانہ دی حدیث قدسی مین وارد ہی کہ ای بندہ دعا مجہسی کرنا ہی
اور مجہسی قبول کرنا پس کسکی دعا رد نہین کرتا ہون مگر کہانی والی طعام حرام
کی اور بسند عالم سی روایت ہی کہ ترک ایک لقمہ حرام کا دوست تر ہی ہزار
رکعت سنتی سی اور رد کرنا ایک دانہ حرام کا برابر ہی ستر حج کی قولہ
اِنَّمَا حَرَّمَ یعنی سوای اوس خوکی کہ باز ماندہ ہو بعد ذبح کی گوشت مین بار کی من
وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ اہلال بیچ ذبیحہ کی بلند کرنا آواز کا ہی ساتھہ بسم اللہ کی
اور مشرک بوقت ذبح نام بتونکا لیتی تھی اور مسلمان نام خدا کا فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ
معنی بغی کی طلب کی ہین اور یہہ معلوم ہوتا ہی قول عرب سی یعنی رجل باغ حاجۃ
اور اس آیت مین معنی یہہ ہین کہ غیر خواہش کنندہ ہو قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ
اخْتَلَفُوْا یعنی وہ لوگ کہ اختلاف کیا کتاب توریت
مین بسبب تاویل باطل کی یا وضع کرنی کلمات باطل کی یا تغیر
دینی اوصاف محمد کی صلعم

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ
نہین ہی نیکی یہہ کہ پہیرین تم اپنی مونہہ کو طرف مشرق اور مغرب کی
لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ
ولیکن نیکی اوس شخص کی ہی کہ ایمان لایا ساتھہ اللہ کی اور روز آخرت کی اور ساتھہ فرشتون کی اور ساتھہ کتاب کی
وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى
ساتھہ پیغمبرون کی اور دیوی مال کو اوپر دوستی اوسکی صاحبان قرابت کو اور یتیمون کو
وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ
اور مسکینون کو اور مسافرون کو اور سوال کرنی والون کو اور بیچ چھوڑانی گردنون کی اور قائم کیا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَ
نماز کو اور دی زکوۃ کو اور وفا کرنی والی ساتھہ عہد اپنی کی جب عہد کرین اور
الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ
صبر کرنی والی بیچ فقر اور فاقہ کی اور بیچ دکھون اور وقت لڑائی کی یہہ وہ لوگ
الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ
ہین کہ راست گوئی کی اور یہہ وہ لوگ ہین پرہیزگاران ای وہ گروہ
اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ
کہ ایمان لائی ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری قصاص بیچ مقتولون کی آزاد بعوض آزاد کی اور غلام
بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ
بعوض غلام کی اور عورت بعوض عورت کی پس جو شخص کہ عفو کیا جاوی واسطی اوسکی برادر دینی اپنی سی کچھہ

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن
پس چاہیے کہ تابعداری کرے ساتھ دستور کے اور ادا کرنا طرف اسکی ساتھ نیکی کے یہ حکم سبکی ہی جانب
رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ
تمہارے رب کی اور رحمت ہی پس جو شخص کہ حد سی گذری بعد اسکی پس واسطی اسکی عذاب ہی دردناک
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
اور واسطی تمہاری بیچ قصاص کی زندگی ہی اے صاحبان عقول شاید کہ تم خوف کرو
كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ
فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری جسوقت کہ ظاہر ہو ایک تمہارے کو موت اگر چھوڑ جاوی
خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى
مال کو وصیت کرنا ہی واسطی والدین کی اور اقربا کی ساتھ عدل کی یہہ حق ہی واجب اوپر
الْمُتَّقِينَ فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ
پرہیزگاروں کی پس جو شخص کہ بدل ڈالی اسکو بعد اسکی کہ سنا ہو اسکو پس سوای اسکی نہیں کہ گناہ اوسکا اوپر ان لوگون کی ہی
يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا
کہ بدل کرتی ہین اسکو بیشک خدا سننی والا ہی جاننی والا ہی پس جو شخص کہ خوف کری وصیت کرنی والی سی جانب داری
أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
یا گناہ کو پس اصلاح کر دی درمیان انکی پس نہین ہی گناہ اوپر اسکی بیشک خدا بخشنی والا ہی مہربان
قوله لَيْسَ الْبِرَّ خبر مین وارد ہی کہ یہودی اور نصاری کہتی تھی کہ قبلہ
ہمارا بہتر ہی اور طاعت منحصر ہماری قبلہ مین ہی ہو واسطی خدا نی اوکی

مین فرمایا ہی کہ لیس البر الخ قوله والکتاب یعنی جنس کتاب مدال
یا مراد قرآن ہی قوله علی حبه یعنی ساتھ خواہش مال کی یا دوستی
خدا کی یا دوستی عطا کرنی راہ خدا مین قوله ذوی القربی تفسیر علامہ
مین لکھا ہی کہ مقدم کیا ذو القربی کو اوپر مساکین وغیرہ کی اسواسطی کہ فرمایا
نبی علیہ السلام نی کہ صدقہ دینا اوپر مساکین کی فقط صدقہ ہی اور اوپر
ذوی رحم کی صدقہ ہی اور صلہ رحمی ہی افسوس صد افسوس کہ رسول
نی باوجود ارشاد کرنی اس کلام کی اور نازل ہونی اس آیہ کی کیونکر
جناب فاطمہ کو محروم کیا ہوا اور کچھ نہ عطا کیا ہو واسطی اوس مذہب پر کہ بنا
اوسکی پیغمبر خدا از جملہ اولئک الذین صدقوا اور اولئک هم المتقون سی خارج
ہون باوجود اسکی کہ سردار صدیقون اور متقیون کی ہین اور خود شاہجان
کی کہتی ہین کہ یہہ آیہ وآت ذا القربی حقه بعد عطا کرنی فدک کی جناب فاطمہ
کو نازل ہوا اور ذا القربی حضرت فاطمہ والیتامی یعنی وہ اطفال کہ بی پدر ہون اور حد
نہ پہونچی ہون اور فقیر احتیاج رکھتی ہون اور مراد مسکین سی وہ محتاج ہین
کہ سوال نکرین اور قوت سالیانہ سی عاجز ہو اور ابن سبیل سی وہ مسافر
مراد ہی کہ اپنی وطن سی جدا ہو کر مفلس ہو گئی ہون اور طاقت بازگشت کے
بسبب محتاجی کی نرکھتی ہون اور مراد سائلین سی وہ درویش ہین کہ فقر
نی انکو بسوال مضطر کیا ہو اور فی الرقاب وہ مراد ہی کہ غلامونکو خرید کر کے
سی غلامی دیکر آزاد کرین قوله اولئک هم المتقون تفسیر مجمع البیان

مین لکہا ہی کہ اصحاب ہمارے نی استدلال کیا ہی کہ مراد اس آیہ سی علی ابن ابیطالب
ہین اسواسطی کہ امت محمد سی کسینی اختلاف نہین کیا اسبات مین کہ وہ حضرت
تمام ان خصلتون سی موصوف تہی انتہی اول خصلت ایمانکی ہی اور اونکا
ایمان اونحضرت کی تواتر فریقین مین ثابت اور آیہ ویطعمون الطعام علی
حبہ مسکینا ویتیما واسیرا دلالت کرتا ہی تین خصلتون پر اون حضرت پر کہ وہ کہلانا
فقیر اور یتیم اور اسیر کا ہی اسواسطی کہ اتفاق کیا ہی مفسرون نی اور
راویون نی اہل سنت اور جماعت سی اور امامیہ سی کہ یہ آیہ بلکہ تمام سورہ
ہل اتی شان مین علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام مین نازل ہوا ہی جناب
صاحب مدارک نی تفسیر آیہ وجزاہم بما صبروا کی تحریر کیا ہی کہ یہ آیت نازل
ہوئی ہی بیچ حق علی اور فاطمہ اور فضہ کی کہ جاریہ ان دونونکی تہی و
حسنین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئی نذر کی اون تینونی کہ روزہ رکہین کی
ہم تین دن پس قرض لیا علی نی ایک یہودی سی تین صاع جو کی پس
مین جناب فاطمہ نی ایک ایک صاع ایک ایک دن کی واسطی پیسا اور چند
روٹیان پکائین پس اپنی اوپر تین دن بوقت شام مسکین اور یتیم اور اسیر کو
اختیار کیا اور بغیر پانی کی بوقت افطار کی کچہہ نکہایا انتہی اور ازین قبیل اور
مفسرون نی بہی لکہا ہی اور مقام تعجب یہہ ہی کہ یہہ حکایت سزاوار اسکی
تہی کہ مصنف مدارک تفسیر آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا
ذکر کرتا لیکن بنابر تعصب کی اوس مقام مین ذکر نہین کیا اور پہر حق تعالی

فرماتا ہی الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار سرا وعلانیۃ فلہم اجرہم
عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنی وہ لوگ کہ صرف کرتی ہین مالہای
اپنی کو شب مین اور روز مین پنہان و آشکارا پس واسطی اونکی ہی اجر نزدیک
رب اونکی سی اور نہین ہی خوف اوپر اونکی اور نہ وہ محزون ہونگی جناب
مولانا محمد باقر علیہ الرحمۃ نی کتاب حق الیقین مین تحریر کیا ہی کہ ثعلبی مفسر نی
کہ اہل سنت وجماعت سی ہی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ روایت کی ہی مجاہد نی
ابن عباس سی کہ پاس حضرت امیر المومنین کی چار درہم تہی اور سوا اسکی کچہہ
نتہا پس ایکدرہم کو مخفی اور پنہان اور ایکدرہم ظاہر اور آشکارا اور ایکدرہم
روز کو اور ایکدرہم شب کو تصدق کیا اوسوقت مین یہہ آیہ نازل ہوئی
الذین ینفقون اموالہم الخ انتہی تمام ہوا کلام ثعلبی کا اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ
نی فرمایا ہی کہ بہت سی روایتون مین وارد ہوا ہی کہ یہہ آیہ شان امیر المومنین مین
نازل ہوا ہی اور خلاف نہین کیا ہی کسینی کہ اونحضرت نی ساتہہ کوشش ہاتہہ
اپنی کی جماعت کثیر غلامونکی خرید کر کی آزاد کئی ہین کہ شمار اوسکا نہین ہی اور برپا
رکہنا نماز اور دینا زکوۃ کا حق تعالی نی اس آیہ مین ذکر کیا ہی انما ولیکم اللہ
ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وہم راکعون
اور حال وفای عہد کا یہہ تہا کہ کوئی شخص موالف اور مخالف کہین نہین سکتا ہی کہ
جناب امیر نی جو وعدہ اور عہد کہ ساتہہ پیغمبر خدا کی نصرت کرنی مین یا جانفشانی
کرنی مین کیا ہی کبہی خلاف اوسکی عمل مین نہین آیا اور حال صبر کا بلاؤن مین اور

شہداء احد لڑائیون مین معلوم ہی کہ سوائی اون حضرت کی کسی سی نہو سکتا اور بت
دشمن متفق ہین کہ کسی جنگ مین پشت اونکی دشمن نی نہین دیکھی اور تعبیر اوسکی بلفظ جمع
واسطی تعظیم اور بزرگی اونکی کی ہی اور یا سائر ائمہ معصومین مراد ہین اسواسطی کہ
باقی ائمہ بھی شریک انحضرت کی ان صفات مین تھی تمام ہوا کلام شیخ علیہ الرحمہ
کا بابت تغییر اور تبدیل کی قولہ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ اہل توریت پر
قصاص لازم تھا اور عفو اور دیت حرام اور اہل انجیل پر عفو لازم تھا اور دیت
اور قصاص حرام حق تعالی نی اس امت مرحومہ کو فضل اپنی سی قصاص مین
اور دیت لینی مین بعد عفو کی اختیار دیا ہی قولہ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ
ای بعد اسکی عفو کیا ہوا اور دیت لی ہو قاتل کو وہ شخص قتل کری یا قاتل حد
تجاوز کری اس معنی سی کہ ایک کو قتل کری اور دیت دیگر دوسری کو قتل کری
واسطی اوسکی ہی عذاب درد ناک قولہ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ یعنی ہر گاہ کوئی شخص
قصد قتل کرنی کسیکا کری اور از جہت خوف قصاص کی قتل اوسکی سی باز رہے
وہ شخص مقتول ہونی سی اور یہہ قصاص سی سلامت رہا پس اس صورت مین معین
ہوتا قصاص کا حافظ دونونکا اور باعث حیات کا ہی قولہ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا
حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ایام جاہلیت مین کفار والدین اور اقربا کو ترکہ سی محروم
کرتی تھی لہذا حق تعالی نی اوپر وصیت واجب کی بعد چندی یہہ حکم ساتھ آیہ
میراث کی منسوخ ہوا اور اب وصیت کرنا سنت مؤکدہ ہی قولہ فَمَنْ خَافَ مِن
مُّوصٍ جَنَفًا یعنی جو کوئی خوف کری اور جانی کہ تجاوز کریگا خواہ وارث ہو

ہو یا امام یا قاضی ہو قول وصیت کرنی والی سی اصلاح کری درمیان اوسکی
اور وارث کی کچھہ گناہ نہین اصلاح کرنی والی پر کہ تبدیل باطل کو کری حق سی
خدا تعالی آمرزگار اور مہربان ہی تبدیل کرنی والی پر

تکملۂ سوم در بیان ایت رکوع ششم سپارہ دوم

وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ
وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ نازل ہوئی حق مین زبیر اوسکی الکہر اردو سی وثنالیس
ہوتی ہین کلی اوسی یہہ عبارت وَاللهِ فَهُوَ الَّذِي قَالَ سُبْحَانَهُ فِيهِ وَفِي زَوْجَتِهِ
وَبَنِيهِ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری روزہ رکھنا جیسا کہ فرض کیا گیا تھا اوپر
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ
اون لوگون کہ اگلی تمسی تھی شاید کہ تم پرہیز کرو گناہون سی روزہ ہای چند گنتی کی یعنی ماہ رمضان کا
فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى
پس جو شخص کہ ہو تمسی بیمار یا اوپر سفر کی پس شمار کیا ہوا نگی ایام دیگر سی اور اوپر
الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا
اون لوگون کی کہ طاقت رکہتی ہون افطار کرنی ہو فدیہ ہی کھلانا کہانا مسکین کا ہی پس جو شخص زیادہ کری جہت نیکی کو
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝
پس وہ بہتر ہی واسطی اوسکی اور یہہ کہ روزہ رکھنا بہتر ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم کہ جانتی فضیلت روزہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
ماہ رمضان وہ مہینا ہی کہ نازل کیا گیا ہی بیچ اوسکی قرآن درحالیکہ راہ دکہانی والا ہی واسطی آدمیوں کی
وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
اور دلالتین روشن بیچ ہدایت کی اور جدا کرنی والا ہی حق و باطل مین پس جو شخص کہ حاضر ہووی تم مین سی اس مہینی مین
فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ
پس چاہی کہ روزہ رکہی اور جو کہ ہووی بیمار یا بیچ سفر کی پس شمار افطار دنوں کا دوسری دنوں سی
اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
چاہتا ہی الله ساتہہ تمہاری آسانی کو اور نہین چاہتا ہی تمہاری دشواری کو اور تاکہ تمام کرو تم شمار روزون کا
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَ
اور تاکہ بزرگی یاد کرو خدا کو بنابر اسکی کہ ہدایت کی تمکو اور شاید کہ تم شکر کرو اور
اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
جسوقت کہ سوال کرین تجکو ای محمد بندی میری مجہسی پس مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون دعا دعا کرنیوالی کی
اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ
جسوقت کہ مجکو طلب کری پس چاہی کہ قبول کرین واسطی میری اور چاہی کہ ایمان لاوین ساتہہ میری شاید کہ وہ راہ راست پاوین
اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ
حلال کیا گیا ہی واسطی تمہاری شب روزی کو جماع کرنا ساتہہ زنان اپنی کی وی پوشش ہین واسطی تمہاری
وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ
اور تم پوشش ہو واسطی اونکی دانا ہی خدا اسکا کہ ہو تم کہ ظلم کرتی ہو تم

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ
اوپر نفسون اپنی کی پس قبول توبہ کیا اوپر تمہاری اور معاف کیا تمسی پس اب جماع کرو اونسی شب کو
وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ
اور ڈھونڈو اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی خدا نی واسطی تمہاری اور کہاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو
لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا
واسطی تمہاری رشتہ سفید رشتہ سیاہی کی دو رشتہ کہ صبح سی ہی بعد اوسکی تمام کرو
الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي
روزیکو طرف رات کی اور نہ جماع کرو اونسی حال اونکہ اعتکاف کرنی والی ہو بیچ
الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
مسجدونکی یہہ حدین خدا کی ہین پس نزدیک اون کی نہ جاؤ اسی طرح ظاہر کرتا ہی
اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ
خدا آیات اپنی کو واسطی لوگونکی شاید کہ خوف کرین اور نہ کہاؤ مالون اپنی کو
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا
درمیان اپنی ساتہہ باطل کی اور نہ نزدیک کرو انہین لوگونکو طرف حاکمونکی تاکہ کہاؤ تم بعضی
مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
اموال لوگونسی ساتہہ گناہ کی حال اونکہ تم جانتی ہو

قولہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ روایت کی ہی سلیمان
ابن داود منقری نی حفص نخعی سی کہا اونی کہ سنا مینی امام جعفر صادق سی

اور آنحضرت نے فرمایا کہ حق تعالی نے روزہ ماہ رمضان کو کسی امت پر قبل ہمارے
واجب نہیں کیا پس عرض کی یہ معنی کہ قول حق تعالی کا یا ایہا الذین امنوا کتب
علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم کیا معنی رکہتا ہے حضرت نے فرمایا
کہ روزہ ماہ رمضان واجب تہا مگر انبیا پر نہ امم سابقہ پر پس حق تعالی نے
اس امت کو سائر امم سے فضیلت دی اور روزہ ماہ رمضان کو رسول خدا اور امت
اوسکی پر واجب کیا اور جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک
جماعت یہودیونکی نزدیک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے آئی اور عالم
اونکی نے چند مسئلہ پوچہے اور جملہ اون مسائل میں سے ایک یہہ ہے کہ کس جہت سے
حق سبحانہ وتعالی نے تیس روزے تیری امت پر واجب کئے اور امم سابقہ پر
زیادہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہر گاہ حضرت آدم نے گندم تناول کیا تیس روز
شکم آنحضرت میں رہا اسیواسطے حق سبحانہ وتعالی نے ذریت آنحضرت پر تیس
روزے واجب کئے اور کہانا کہانا شبکو تفضل الہی سے ہے اور حضرت آدم
پر بہی تیس روزے واجب تہے پس حق تعالی نے میری امت پر بہی وہی تیس روزے
واجب کئے پس حضرت نے آیہ کتب علیکم الصیام الخ پڑہا یہودی نے کہا درست
فرمایا آپ نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکے کہا اوسنے کہ کیا ثواب ہے
اوس شخص کی کہ اس مہینے میں روزہ رکہے حضرت نے فرمایا کہ جو مومن کہ ماہ رمضان
میں روزہ رکہے واسطے رضا الہی کی حق سبحانہ واسطے اوسکی سات خصلتین
دیتا ہے ایک یہہ ہے کہ حرام اوسکی بدن میں گہل جاتا ہے اور دوسرے نزدیک

الہی

ہو گئے ہیں ساتہہ رحمت حق سبحانہ وتعالی کی تیسرے کفارہ خطا پدر انکی آدم کا ہے
اور چوتہے سکرات مرگ آسان کرتا ہے اور پانچوین امان میں جوع وعطش قیامت کے
اور چہٹے عطا کرتا ہے حق تعالی اوسکو بیزاری آتش جہنم سے اور ساتوین میوہ ہائے
بہشت سے روزی کرتا ہے کہا یہودی نے کہ درست فرمایا تمنے اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ قولہ تعالی او علی سفر فعدة من ایام اخر یعنی اوسپر لازم ہے بقدر شمار اون روزونکی
کہ افطار لیا ہے بیماری یا سفر میں قضا کرے قولہ تعالی وان تصوموا خیر لکم کنز العرفان میں
لکہا ہے کہ یہہ حکم نزدیک بعضونکی ابتدای اسلام میں تہا اور بعد اسکی ساتہہ آیہ فمن
شہد منکم الشہر فلیصمہ منسوخ ہوا اسواسطے کہ اول میں روزہ رکہنا دشوار بہت تہا
بسبب عادت نہونیکی اور ہر کا وبعد چندے کی یہہ حکم اختیار کا باطل ہوا اور وجوب
روزہ رکہنا ہوا اور نزدیک بعضونکی منسوخ نہین ہے بلکہ مراد اس سے وہ عورت ہے
کہ ایام وضع حمل کی قریب ہون یا وہ زن کہ شیر کم ہو اوسکا یا وہ مرد کہ نہایت
پیر ہون یا وہ شخص کہ مرض تشنگی رکہتا ہو اور یہہ قول اخیر کا جناب صادق
علیہ السلام سے مروی ہے اور معمول فقہای امامیہ کا ہے قولہ تعالی شہر رمضان فرمایا
شہر واحد ہے جمع قلت اسکی اشہر ہے اور جمع کثرت شہور ہے اصل اسکی اس
قول سے ہے کہ اشتہار و بالہلال یعنی مشہور ہوا ماہ کا ہلال نوسے ہے کہا
جاتا ہے عرب میں شہرت الحدیث اے اظہرتہ یعنی ظاہر کیا میں نے اوسکو واشہر بسیفہ
ان تصیبتہ یعنی نکالا میں نے سیف کو اور اصل رمضان رمض ہے اور وہ شدت
سے پڑنا شعاع آفتاب کا ہے ریت پر یا غیر اسکی پر اور وجہہ نام رکہنی اس مہینے کی

ساتھہ رمضانکی یہہ ہی کہ جس ماہ مین جو چیز واقع ہوا اوسکی مناسبت سی نام رکھتی ہیں
پس ایام اوس مین ہر کا بسبب صیام کی اور تشنگی کی گرمی زیادہ ہوتی ہی اس لئی
سی نام اسکا رمضان رکھا ہی اور بعضون نی کہا ہی اسمای الٰہی سی ہی مجاہد سے
روایت ہی کہ فقط رمضان نہ کہو چاہئی کہ ماہ رمضان کہو یہہ دلیل اسکی ہی کہ رمضان
کہ اسمای الٰہی سی ہی اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ وجہ نام رکھنی اس ماہ کی ساتھہ
رمضانکی یہہ ہی کہ یرمض الذنوب یعنی جلا دیتا ہی گناہونکو اور شہر رمضان کے
اس مقام مین تین ترکیبین ہین ایک یہہ ہی کہ خبر مبتدا محذوف کی ہی کہ دلالت
کرتا ہی اوسپر قول حق تعالیٰ کا ایاما معدودات ہی شہر رمضان یعنی وہی ایام
شہر رمضان ہی اور دوسری ترکیب یہہ ہی بدل ہی لفظ صیام سی پس گویا کہ تقدیر
یہہ ہی کتب علیکم شہر رمضان یعنی واجب کیا اوپر تمہاری روزہ رکھنا شہر
رمضان کا اور تیسری ترکیب یہہ ہی کہ مرفوع ہی بنابر ابتدا کی اور خبر اسکی الذی
انزل فیہ القرآن ہی کعب الاحبار نی روایت کی ہی کہ حق تعالیٰ نی وحی کی موسیٰ کو
کہ ای موسیٰ مین نی روزہ ماہ رمضان کا بندونپر واجب کیا ہی جو کوئی کہ روز قیامت
آوی اور دہ ماہ روزی کی نامہ اعمال اوسکی مین لکھی ہون جملہ محسنون سی ہوگا
اور اگر صحیفہ مین اوسکی بیس مہینی مین جملہ ابرار سی ہوگا اور اگر تیس مہینی
ہون میری نزدیک مرتبہ اوسکا شہیدونسی بلند تر ہی ای موسیٰ جس وقت کہ ماہ رمضان
داخل ہوتا ہی حاملین عرش کو فرماتا ہون ہم کہ عبادت اپنی سی باز رہو اور کہو
بدعای روزہ داران رکھو بجہت اسکی کہ جس وقت دعا مانگین تم آمین کہو اور مجھے

قسم کھائی ہی کہ دعا اونکی رد نکرونگا موسیٰ نی عرض کی کہ وہ امت کہ ماہ رمضان
مین عبادت تیری کرتی ہین اور تو گناہان گذشتہ اونکی عفو کرتا ہی امت میری
کروان حق تعالیٰ نی فرمایا کہ یہہ زیادتی ثواب کی سوائی امت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ کی اور کسیکو نہ عطا کرونگا سعید بن جبیر سی منقول ہی کہ سوال کیا مین نی ابن
عباس رضی اللہ عنہ سی واسطی اوس شخص کی کہ روزہ رکھی شہر رمضان کا اور پہچانے
حق اوسکی کو کیا ہی کہا ابن عباس نی کہ ای پسر جبیر مہیا ہو کہ خبردار کرون مین تجھکو
اوس چیز سی کہ کبھی تیری گوش تک نہ پہنچی ہو اور نہ خطور کیا ہو دل تیری مین اور
خارج کر نفس اپنی کو واسطی اوس چیز کی کہ سوال کیا ہی تو نی پس تحقیق کہ وہی علم
اولین آخرین ہی کہا سعید بن جبیر نی کہ باہر آیا مین نزدیک اونکی سی پس تہیا
کیا مینی صبح روز دیگر کا بعد اسکی بوقت صبح حاضر ہوا مین بخدمت ابن عباس
کی پس کہا ابن عباس نی کہ سن لو مجھسی اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین کہ سنا ہے
مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ فرماتی تہی کہ اگر جانو تم اوس چیز کو کہ ہی
واسطی تمہاری بیچ ماہ رمضانکی ہر آئینہ زیادہ کرو تم شکر حق تعالیٰ کو ہر گاہ کہ اول
شب ماہ رمضان ہوتی ہی حق تعالیٰ تمام گناہ امت میری کو بخش دیتا ہی اور بلند
کرتا ہی واسطی تمہاری ہزار ہزار درجہ اور بنا کرتا ہی واسطی تمہاری پچاس شہر اور
لکھتا ہی بیچ روز دوم کی بعوض ہر قدم کی عبادت ایک برس کی اور ثواب
ایک نبی کا اور ثواب روزہای ایکسال اور روز سوم بعوض ہر بال کی کہ جو
بدن پر ہی ایک قبہ فردوس مین موتی سفید سی کہ اوپر اوسکی مین بارہ ہزار گھر نور کے

اور بیچ اوسکی بہی بارہ ہزار گہر مین ہزار تخت مین کہ ہر روز داخل ہوتی مین باون
ہزار فرشتی ہدیہ لیکر اور روز چہارم عطا کرتا ہی جنت خلد مین ستر ہزار محل ہر
محل مین ستر ہزار گہر مین اور ہر گہر مین پچاس ہزار تخت مین اور ہر تخت کی آگی حور
ہی کہ آگی ہر ایک حور کی ہزار جاریہ مین کہ ایک اونمین سی بہتر ہی دنیا اور
مافیہا سی اور روز پنجم مین عطا کرتا ہی حق تعالی جنت ماوی مین ہزار ہزار شہر
بیچ ہر شہر کی ستر ہزار گہر مین کہ بیچ ہر گہر کی ستر ہزار دستر خوان بچہی مین کہ اوپر
ہر دستر خوان کی ستر ہزار خوان کہ بیچ ہر خوان کی ستر ہزار رنگ کا کہانا ہی کہ ایک
دوسری سی مشابہ نہین ہی اور روز ششم حق تعالی عطا کرتا ہی جنت دار السلام
مین لاکہہ شہر ہر شہر مین لاکہہ محل مین ہر محل مین لاکہہ گہر مین اور ہر گہر مین لاکہہ
تخت مین طلائی کہ طول اونکا ہزار ہاتہہ کا ہی ہر تخت پر ایک زوجہ حور سی بیٹہی ہی
کہ جسکی تیس ہزار چوٹیان مین کہ بیچ مین موتی اور یاقوت سی کہ ہر چوٹی کو سو جاریہ
اوٹہاتی ہوتی ہی اور روز ہفتم مین حق تعالی عطا کرتا ہی بیچ جنت نعیم کی ثواب
چالیس ہزار شہید کا اور چالیس ہزار صدیق کا اور ہشتم مین حق تعالی عطا کرتا ہی
ثواب ساٹہہ ہزار عابد کا اور ساٹہہ ہزار زاہد کا اور روز نہم حق تعالی عطا کرتا ہی
وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہی ہزار عالم کو اور ہزار اعتکاف کرنی والونکو اور ہزار ان
مردمونکا کہ جو سرحد کفار پر واسطی محافظت کی بیٹہی مین اور روز دہم مین حق تعالی
عطا کرتا ہی یعنی بر لاتا ہی ستر ہزار حاجتین اور طلب مغفرت کرتی مین واسطی
تمہاری شمس اور قمر اور ستاری اور پرندی اور درندی اور ہر نہر اور جنگلا

اور ہر تر و خشک اور ماہیان دریا اور برگہای درختان اور روز یازدہم حق تعالی
اوسکی واسطی لکہتا ہی چار حج اور چار عمرہ کہ گویا حج ہمراہ نبی کی کیا ہو یوسی اور ہر عمرہ
ہمراہ صدیق کی یا شہید کی کیا ہو اور روز دوازدہم مبدل کرتا ہی حق تعالی بدیونکو ساتہہ
نیکی کی اور نیکیونکو دو چند سہ چند دہ چند کرتا ہی اور بعوض ہر نیکی کی ہزار نیکیان
لکہی جاتی مین اور روز سیزدہم مثل ثواب عبادات اہل مکہ و مدینہ کی لکہتا ہی اور
عطا کرتا ہی حق تعالی بعوض ہر ذری اور پتہر کی کہ جو درمیان مکہ و مدینہ کی ہی حق تعالی
اوسکی اور روز چہاردہم کو بس گویا کہ ملاقات کی تمنی ساتہہ آدم اور نوح کی اور
بعد ان دونوں کی ابراہیم اور موسی کی اور بعد ان دونوں کی داود و سلیمان علیہما السلام
سی اور گویا کہ عبادت کی تمنی حق تعالی کی ساتہہ ہر نبی کی سو برس اور روز
پانزدہم کو بر لاتا ہی حق تعالی حوائج دنیا و آخرت کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی
وہ چیز کہ عطا کی ہی ایوب علیہ السلام کو اور طلب مغفرت کی کرتی مین واسطی تمہاری
اوٹہانی والی عرش کی اور عطا کرتا ہی حق تعالی روز قیامت کو چالیس نور دہنی
دہنی طرف اور دس بائین طرف دس آگی دس پیچہی اور شانزدہم کو لکہتا ہی
تمہاری وقتی کہ خارج ہوگی تم قبر سی ساتہہ حلی پہناوینگی تمکو اور ایک ناقہ پر سوار
کرینگی تمکو اور بہیجیگا حق تعالی ایک بدلیکو کہ سایہ کریگی اوپر حرارت اوس دن
اور روز ہفدہم کو فرماتا ہی حق تعالی کہ مین بخشا تمکو اور اجداد تمہاریکو اور دور
کی جاتی ہے تم سی روز وار ونسی شدائد روز قیامت کو اور روز ہجدہم حق تعالی امر کرتا
جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور حاملان عرش کو اور فرشتونکو کہ استغفار کرو

واسطی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سال آیندہ تک اور عطا کرتا ہی حق تعالی
روز قیامت کو ثواب شہدا جنگ بدر کا اور روز نوزدہم نہین باقی رہتا کوئی فرشتہ
آسمان اور زمین مگر یہہ کہ طلب اذن کرتی ہن رب اپنی سی واسطی زیارت اہل
قبور تمہاری کی ہر روز ساتہہ ہر فرشتہ کی ایک تحفہ ہوتا ہی اور شراب طہورا اور
روز بستم بہیجتا ہی حق تعالی ستر ہزار فرشتی کہ محافظت کرتی ہن تمکو شیطان
رجیم سی اور حق تعالی لکہتا ہی واسطی تمہاری بعوض ہر دن کی کہ روزہ رکہا ہی تمنی
ثواب روزہ سو برس کا اور درمیان تمہاری اور درمیان آتش جہنم کی ایک
خندق بناتی ہن اور عطا کرتا ہی واسطی تمہاری ثواب قاریان توریت اور
انجیل اور زبور اور فرقان کا اور لکہتا ہی حق تعالی بعوض ہر پر ہای جبریل کی
عبادت ثواب ایک برس کا اور عطا کرتا ہی ثواب تسبیح عرش اور کرسی کا اور
تزویج کرتا ہی ساتہہ تمہاری بعوض ہر آیہ کہ جو قرآن مین ہی ایک حور اور روز بست و
یکم وسیع کرتا ہی حق تعالی قبر تمہاری کو ہزار فرسخ اور دور کرتا ہی سی ظلمت کو اور روز
اور قبر مثل قبور شہدا کی کرتا ہی اور مونہہ اونکا مثل روی یوسف کی کرتا ہی اور روز بست
دوم بہیجتا ہی حق تعالی ملک الموت کو جس طرح سی بہیجا جاتا ہی طرف انبیا علیہم السلام
کی اور دفع کرتا ہی ہول منکر و نکیر کو اور دور کرتا ہی تم سی غم دنیا اور عذاب آخرت
کو اور روز بست و سوم کی گذر جاؤ گی تم پل صراط سی ساتہہ نبیونکی اور صدیقونکی
اور صالحونکی اور گویا کہ کہلایا تمنی یتیمونکو ہت سیری سی اور پہنایا ہو امت کی ننگی
برہنونکو اور روز بست و چہارم نہین خارج ہوتا ہی دنیا سی تا آنکہ دیکہتا ہی مکان

اپنی

اپنی کو جنت مین اور عطا کرتا ہی ہر واحد کو ثواب ہزار مریض کا اور ثواب ہزار
غریب کا کہ خارج ہوی راہ خدا مین اور عطا کرتا ہی تمکو ثواب آزاد کرنی ہزار غلام
کا اولاد اسمعیل سی اور روز بست و پنجم بنا کرتا ہی حق تعالی واسطی تمہاری زیر
عرش ہزار قبہ سبز اور بالای ہر قبہ ایک خیمہ ہی نور سی اور فرماتا ہی حق تعالی
کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین رب تمہارا ہون تم بندی اور لونڈیان میری
ہو سایہ عرش میری مین رہو بیچ ان قبونکی کہاؤ اور پیو تم در حالتی کہ کچہہ خوف
نہین ہی تمپر اور نہ غمگین ہو تم ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ قسم ہی عزت و
جلال اپنی کی کہ ہر آینہ بہیجونگا مین تمکو طرف جنت کی اس جنت سی کہ تعجب کرینگی مردمان
اول و آخر اور ہر ایک کو ہزار تاج نور کا پہناؤنگا مین اور سوار کرونگا ہر ایک ناقہ
نور پر کہ لجام اوسکی نور سی ہی ہزار حلقہ مین طلا سی و ہر حلقہ مین ایک فرشتہ
کہڑا ہی کہ ہاتہہ مین اوسکی ایک گرز ہی نور کا تا آنکہ داخل جنت ہوونگی بغیر حساب و
روز بست و ششم نظر رحمت کرتا ہی طرف تمہاری پس عفو کرتا ہی گناہونکو
تمہاری مگر خون اور غصب اموال اور بستر گناہ کبیرہ بخش دیتا ہی مثل غیبت اور
کذب او بہتان کی اور روز بست و ہفتم پس گویا کہ نصرت کی تمنی ہر مومن و
مومنہ کی اور پہنایا تمنی ستر ہزار ننگونکو اور خدمت کی تمنی ہزار مرابط کی اور
گویا کہ تلاوت کی تمنی تمام کتب آسمانی کی اور روز بست و ہشتم بناتا ہی حق تعالی
واسطی تمہاری جنت خلد مین لاکہہ شہر نور کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی جنت
الماوی مین لاکہہ محل نقرہ کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی جنت فردوس مین

لائق شہر کہ ہر شہر میں ہزار حجرہ ہیں اور عطا کرتا ہی حق تعالی تمکو جنت عدن میں لاالہ
سینہ مشک کی اور شکم ہر عنبر میں ہزار گھر ہیں زعفران سی اور ہر گھر میں ہزار تخت ہیں
موتی اور یاقوت سی ہر تخت پر ایک زوجہ ہی حور سی اور روز زیست و ہم عطا کرتا
اوسکو حق تعالی ہزار محل درمیان ہر محل کی ایک قبہ سفید ہی اور ہر قبہ میں ایک تخت
ہی کافور کا کہ نہایت سفید ہی اور اوس تخت پر ہزار فرش ہیں سندس اخضر سی کی
اور ہر فرش کی ایک حور ہی کہ ستر ہزار حلی پہنی ہوگی اور اسکی ہزار چوٹیاں
ہیں اور ہر چوٹی تنی ہوئی ہی موتی اور یاقوت سی اور روزہ ام بعوض ہزاروں کے
کہ گذر گئی ہیں ثواب ہزار شہید کا اور ثواب ہزار صدیق کا اور ثواب ہزار روزہ انکا
ابعد دکیاہ کہ آب دریای نیل سی آتی ہی اوتنی درجی بلند کرتا ہی اور بیزاری آتش
جہنم سی اور گذرنا اوپر صراط کی اور امان عذاب سی اور واسطی جنت کی ایک دروازہ
ہی کہ نام اوسکا ریان ہی وہ کشادہ نہیں ہوتا ہی تا روز قیامت مگر واسطی روزہ
داران امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی پس ندا کرتا ہی رضوان خازن جنت کا
کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ آو طرف ریان کی پس داخل ہوگی امت میری اوس دروازے
جنت میں قولہ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ مراد ابتدای نزول قرآن ہی اور روز شب
قدر کی ہوا ہی یا تمامہ آسمان دنیا پر نازل ہوا تہا اور آیہ آیہ اور سورہ سورہ موافق
مصلحت کی عرصہ بیست سالمین نازل ہوا تہا اور یہہ قول ابی عبد اللہ علیہ السلام
سی مروی ہی یہہ حاصل یہہ کہ قرآن ماہ مبارک رمضان میں نازل ہوا ہی اور معنی
ذرائکی لغت میں جمع کرینکی ہیں قولہ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ یعنی اور اوسکی قضا ہے

اون روزونکی کہ سفر میں یا مرض میں کہائی ہوں اور دنوں میں رکہی قولہ
يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ یعنی خدا چاہتا ہی تمکو آسانی میں ہو یعنی وقت مرض یا سفر
کی روزی کی تکلیف نہیں دی اور نہیں چاہتا ہی ساتہہ تمہاری دشواری کو وہ
کیا ہی کو روزہ رکہو سفر میں یا بیماری میں قولہ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ یعنی تا تمام کرو
عدد ایام سفر اور مرض کو کہ بیچ ماہ رمضان کی افطار کئی ہوں حاصل کلام یہہ ہے
کہ قضا کرو مانند اوس عدد کی قولہ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ اکثر علما کہتی ہیں کہ مراد اس سے
وہ تکبیر ہی کہ بعد از نماز شام شب عید کی اور نماز عشا اور صبح اور نماز عید کے
پڑہا چاہی وہ یہہ ہی اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ
اللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا مشہور درمیان
علما کی یہہ ہی کہ پڑہنا اس کا سنت موکدہ ہی و فقہای مذکورین اور کتاب علامہ رحمۃ اللہ علیہ سی
معلوم ہوتا ہی کہ ابن جنید نی واجب جانا ہی بہر حال احوط یہہ ہی کہ ترک نکیا چاہی قولہ
إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ یعنی علم ہمارا تم سبکو احاطہ کرتی ہی
اور قریب ہی روایت میں ہی کہ ایک اعرابی نی حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ سی سوال کیا خدا ہمسی نزدیک کہ با آہستگی دعا پڑہیں یا دور ہی کہ آواز بلند
دعا کریں یہہ آیہ اوس وقت میں نازل ہوا اور ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک
جماعت یہود نی کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خدا کس طرح سنتی دعا ہماری سنتا ہی
حال آنکہ زمین سی تا بہ آسمان پانچ سو برس کی راہ ہی اور درمیان ہر آسمان
تا بآسمان دیگر ساتوں آسمان تک یہی طرح ہی پس اتنی دوری سی دعا ہماری

برخلاف سمجھا ہو کہ اللہ تعالی نی رد قول اوسکی مین فرمایا فَأَنّٰى تُصْرَفُونَ منقول
کہ بعہد خلیفہ ثانی مین ایک عالم یہودی نی سوال کیا کہ خدا کہان ہی جواب مین کہا
کہ آسمان پر ہی اوپر عرش کی یہودی نی کہا پس زمین خدا سی خالی ہی خلیفہ ثانی نی
کہا یہہ کلام زندیقونکا ہی دور ہو یہانسی والا حکم کرونگا مین گردن مارنیکا
اور رویت صدق اس خبر کا مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی کہ قائل مین کہ خدا کو
قیامت کی دن دیکھینگی کہ عرش پر بیٹھا ہی بعد اسکی یہودی باہر آیا اور
اسلام پر ہنستا تہا یہی ایمان اور یہی اسلام جبکہ اس مذہب کی ہوئین قول
کلام خوشا بحال اوس اسلام کی کہ جسپر یہودی ہنستا ہو اور خوشا بحال مذہب امامیہ
کی کہ جو پیروی علی ابن ابیطالب کی کرتی مین کہ جنکی حق مین جناب نبوی نی فرمایا ہی
عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ یہہ حدیث فریقین مین ثابت ہی اور قول
آنحضرت کا یہہ ہی کہ خدا کسی طرف مین نہین ہی اور قابل دیکہنی کی نہین ہی چنانچہ
بقیہ اس نقل سی معلوم ہوتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ بعد باہر آنی کی یہودیکی جناب
علی بن ابیطالب علیہ السلام سی اثنائی راہ مین ملاقات ہوئی فرمایا کہ ای
یہودی سوال وجواب تیرکی مجہی خبر ہی جواب اپنی سوال کا مجہہ سی سن اسنی کہا
ارشاد کیجئی فرمایا کہ وہ حق تعالی مکانکا پیدا کرنیوالا ہی اور مکان اور جہت نہین رکہتا
اور سب جگہہ مین ہماری ساتہہ ہی نہ ساتہہ ہوسکنی اور ملنی کی بلکہ ہماری ساتہہ
ہی بعلم وقدرت کی کہ ہمکو احاطہ کئی ہی اور اگر مین تجہکو خبر دون اوس چیز کی
کہ تیری کتاب مین ہی قول میریکی تصدیق کریگا اوسنی کہا آری فرمایا کہ توریت

مین

لکہا ہی کہ ایک مرد نزد موسی بیٹہی تہی کہ چار فرشتی نزدیک اونکی آئی موسی نی اونسی
کہا کہ تم کہانسی آتی ہو ایک نی کہا آسمان ہفتم سی نزدیک خدا سی دوسری نی
کہا تمامی مشرق سی نزدیک خدا سی تیسری نی کہا تمامی مغرب زمین سی نزدیک
خدا سی چوتہی نی کہا زمین ہفتم سی نزدیک خدا سی موسی نی کہا کہ پاک وہ خدا ہی
کہ کوئی مکان اوس سی خالی نہین ہی کہ کہا جاوی کہ کسی مکان سی خدا دور ہی
یا نزدیک ہی اور تائید اس قولکی یہہ آیہ قرآنکی ہی وقتیکہ موسی نی بوقت
استدعا کرنی اون ستر آدمیونکی کہ جسکو ساتہہ اپنی کوہ طور پر لیگئی تہی جناب
کبریا مین عرض کیا تہا کہ دکہلا تو ہمکو اپنی کو حق تعالی نی جواب مین کہا کہ لن
ترانی نہ دیکہہ سکیگا تو پس یہانسی معلوم ہوا کہ خلیفہ ثانی خلاف قرآن اور
توریت کی اور خلاف مذہب علی ابن ابیطالب کی قائل ہوئی اور اس امر کی
مین کہ حق تعالی عرش پر بیٹہا ہی کذب صریح قریب الی اللہ بولی ہین اور حالانکہ
قرآن مین حق تعالی فرماتا ہی لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ اور اگر کوئی
شیعہ امامیہ بنا پر تمسک کرنی قول خلیفہ ثانی کی حسبنا کتاب اللہ مطابق
ای لعنت اللہ علی الکاذبین کی خلیفہ ثانی پر لعن کری حیث عبث تقریر ہائی
ناشناسندہ کی دماغ اوسکا خالی کرتی ہین اور حکم گردن مارنیکا کہ خلیفہ ثانی نی
کیا جانتی تہی معلوم نہین کہ کس آیہ سی یہہ حکم سمجہی تہی حالانکہ قرآن مین حق تعالی
فرماتا ہی کہ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ یعنی جو شخص کہ نہ
حکم کری ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی پس وہ گروہ کافرونکا ہی

اور حق تعالی نی واسطی تہدید حضرت عمر کی خلق کو بتفصیل اونکی بیان کیا ہی لو
تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا
مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ حاصل یہ ہے کہ اگر بعضی قول اپنی طرفسی وضع کریگا تو ہم
پکڑینگی ہم تجہسی اور قطع کرینگی رگ گردن کو پس کوئی بچانی والا تیرا انہو کا پس
بنابران دو آیتونکی چاہی خلیفہ ثانی حکم کردن مارنیکا تامل کرتی لیکن مقتضای
اسکی کہ بارہ برس مین سورہ بقرہ یاد کیا تہا یہہ عذر ہو سکتا ہی کوئی پرواہ نگا
کہی کہ یہہ دو آیتین اوسوقت خاطر مبارک مین نہ تہین قولہ تعالی أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ
الصِّيَامِ الرَّفَثُ مروی ہی کہ اول اسلام مین شبہای ماہ رمضان کو تا وقت
ادای نماز عشا اجازت کہانی اور پینی اور مجامعت کی تہی اور منقول ہی کہ
عمر خطاب کو بعد نماز عشا کی شہوت نی غلبہ کیا اور ساتہ اہلیہ اپنی کی جماع
کیا اور آخر الامر پشیمان ہوئی صورت حال کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کی
حضرت نی فرمایا کہ معصیت کی تونی اور ایک جماعت دیگر نی بہی عرض کی
کہ ہمسی بہی یہہ امر صادر ہوا ہی باعث شرم سی ہم عرض نکر سکتی تہی اس تکلیف
مین تخفیف فرمائی حضرت نی فرمایا کہ یہہ امر میری ہاتہہ مین نہین ہی حق تعالی
نی بمحض فضل اپنی کی اوسوقت مین اس تکلیف کو موقوف کیا اور فرمایا کہ
قولہ أُحِلَّ لَكُمْ الخ اور تفسیر مدارک مین بہی اس نقل کو لکہا ہی مکرر وہ ایک فقرہ
بنابر پاس خلیفہ ثانی کی خارج کی ہین چنانچہ ترجمہ عبارت اوسکی کا بعینہ ذکر
کیا جاتا ہی تحقیق عمر نی مجامعت کی اہلیہ اپنی سی بعد از نماز عشائی اخیرہ کی پس

بر کہا غسل کیا اور رونی لگی اور ملامت کرتی تہی نفس اپنی کو پس آئی نبی کی خدمت مین
اور آگاہ کیا اوس سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی نہین ہو تم سزاوار ساتہہ
اسکی انتہی پوشیدہ نرہی کہ ایک فقرہ یہہ نکال ڈالا کہ عمر گاہ پیغمبر خدا کی خدمت مین
آئی حضرت نی فرمایا کہ معصیت کی تونی اور حال آنکہ خارج کرنی اسکی سی تاریکی
گناہ اوسکی دور نہین ہوتی ہی اسواسطی کہ رونا اور ملامت کرنا نفس اپنی کو خلیفہ
ثانی کا نفس اپنی کو دلیل ہی کہ وہ امر جماع کا معصیت تہا اور دوسرا فقرہ یہہ ہے
کہ مثل عمر نی یہہ حرکت کی تہی اور لوگ بہی ایسی حرکت عمل مین لاتی تہی اور
وجہ موقوف کرنیکی بظاہر یہہ ہی کہ با وجہ شرمندگی اوس گناہ کی بہی خلیفہ ثانی
شتابی مین بسبب کہنی سہبائی کہ خدا کا فضل اونپر ہوتا تہا کہ یہہ حکم منسوخ ہوا اور
خاطر سی لیکن یہہ شرمندگی اونکی جاتی نہین اسواسطی کہ قول خدا کا أُحِلَّ لَكُمْ وغیرہ سارا
ضمیر جمع کی قرینہ ہی اسبات پر ایک جماعت حرکت مثل حرکت خلیفہ ثانی کی
عمل مین لاتی ہون اور بعد اسکی فرماوی حق تعالی کہ أُحِلَّ لَكُمْ اور اگر فقط
فضیلت خلیفہ ثانی کی حق تعالی کو ظاہر کرنا منظور ہوتا سزاوار تہا کہ یہہ کہتا
أُحِلَّ لَكَ ساتہہ ضمیر واحد کی نہ جمع کی تامل قولہ تعالی وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ
یعنی طلب کرو اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی واسطی تمہاری لوح محفوظ مین اولاد
یعنی چاہئی کہ غرض اصل مباشرت سی طلب کرنا تحاتی نسل کا ہو نہ فقط لذت شہوت
کی اسواسطی کہ حکمت پیدا کرنی اور مشروعیت نکاح کی تولد فرزند کا ہی حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت ہی کہ جو زن خانہ شوہر اپنی مین سلوک کرے اطر ...

باعث صلاح شوہر کا ہو حق تعالی گناہ اوسکی عفو کرتا ہی اور نیکیان اوسکی زیادہ
کرتا ہی اور جبتک شوہر اپنی سی حاملہ ہو تو ثواب ملتا ہی مثل اوس شخص کی کہ
شب کو واسطی عبادت کی بیدار رہا ہو اور دنکو روزہ اور جو زن کہ طفل کو دودہ
پلاتی ایکمرتبہ مثل ثواب بندہ آزاد کرنیکی ہی اور ہرگاہ کہ طفل کو بعد شیر عطا دودہ
پلاتی منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ جمیع گناہان تیری بخشی گئی حاملہ نی کہا
ثواب تمام عورتونکی واسطی فرمایا مردونکی ثواب فرمائی کیا میں حضرت نی
تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ جو شخص ہاتہ اپنی بیبی کا بطریق رغبت کی تہامی
حق تعالی نیکیان اوسکو دیتا ہی اور جو ہاتہ گردن میں ڈالی دس نیکیان کرامت
کرتا ہی اور اگر بوسہ لی بیس نیکیان اور اگر اوس سی نزدیکی کری ثواب اوسکا
تمام دنیا سی بہتر ہی اور ہرگاہ غسل کری جس بالسی کہ پانی جاری ہوو ہی ایک
ایک گناہ اوس سی معاف ہوتی ہین اور ایک ایک درجہ بلند کرتا ہی اور وہ
ثواب کہ واسطی غسل کی عطا کرتا ہی دنیا اور مافیہا سی بہتر ہی اور حق تعالی فرشتونسی
فرماتا ہی کہ تمکو گواہ لیتا ہون مین کہ بخشا میں اسکو قوله حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ
الْاَبْيَضُ رشتہ سفید کنایہ ہی روشنی دن سی اور رشتہ سیاہ کنایہ ہی تاریکی
شب سی اور لفظ من الفجر کا بیان ہی واسطی رشتہ سفید اور من اللیل نکہا واسطی
رشتہ سیاہ کی اس جہت سی کہ ایک کی بیان سی دوسریکا حال معلوم ہوجاتا ہی
اور ابن حاتم نی کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی نماز اور روزہ تعلیم کیا اور فرمایا
کہ روزہ رکہو اور فرمایا کہ ہرگاہ آفتاب غروب ہو روزہ کہولو اور اوسوقت میں کہانا

دو پینا حلال ہی تا وقتیکہ رشتہ سفید رشتہ سیاہ سی امتیاز پاوی شب کو میں اوٹہا
اور دو ریسمان سیاہ اور سفید آگی اپنی رکہی اور دونونکو دیکہتا تہا بخوبی حال
امتیاز نہوا بعد اسکی خدمت حضرت میں حاضر ہوا اور احوال اون دو ریسمانکا
نقل کیا حضرت نی تبسم کیا اور فرمایا کہ مراد اس سی سفیدی صبح کی اور سیاہی
شب کی ہی اور صحیحین میں وارد ہی کہ سہیل ساعدی نی روایت کی ہی کہ اس
آیہ میں لفظ من الفجر کی نہتی حق تعالی کی بہت وارد ہوئی اس توہم کی لفظ
الفجر کی داخل کی قوله وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ اعتکاف شرع میں ذکر
کرنا اور بیٹہنا مساجد میں ہی واسطی عبادت کی بقصد قربت کی قتادہ سی مروی ہی
کہ ہرگاہ لوگ اعتکاف کرتی تہی مسجد سی باہر جاتی تہی اور عورتونسی مباشرت کرتی
تہی اور پہر مسجد میں داخل ہوتی تہی حق تعالی نی اوسوقت میں یہہ آیہ نازل کیا
اور اس حرکت سی منع کیا اور مذہب امامیہ میں اعتکاف تین دن سی کمتر نہین
امام زین العابدین صلواۃ اللہ علیہ سی مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نی فرمایا کہ جو کوئی ماہ رمضان میں اعتکاف کری گویا اونی دو حج اور
دو عمرہ کئی قوله لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ مثل وزدی کی یا قمار کی
یا غصب کی اور سوائی اسکی اسی اس وجہہ کی کہ شرع میں درست نہوا اور رشوت
نہ دو تم حاکمون کو تا کہ کہا و تم مالہائی بعضی آدمیون کو ساتہہ گناہ کی
يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ولکیر
سوال کرتی ہین تجہسی محمد ماہہائی نوسی کہہ تو وہ نشانیان وقت مین واسطی لوگونکی اور واسطی حج کی اور

الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ
نیکی اسکی کہ آؤ گہروں مین پشتہای طرف سی اور لیکن نیکی اسکو ہی کہ ڈرتی رہی

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور آؤ تم گہروں مین دروازون انکی سی اور ڈرو خدا سی شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ
اور جنگ کرو تم بیچ راہ خدا کی اون لوگوں سی کہ جنگ کرتی ہیں تم سی اور زیادتی مت کرو تحقیق

اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَ
خدا نہیں دوست رکہتا زیادتی کرنی والوں کو اور قتل کرو انکو جس جگہ کہ پاؤ تم اور

أَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ
نکال دو انکو جس جگہ سی کہ نکالا ہی انہوں نی تمکو اور شرک کا فساد سخت تر ہی

الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ
قتل سی اور نہ قتال کرو انسی نزدیک مسجد الحرام کی تا اینکہ وہ قتال کریں تم سی

فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ
بیچ اوسکی پس اگر وہ قتال کریں پہلی تم سی پس قتل کرو انکو اسی طرح سی ہی جزا کافروں کی

فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ
پس اگر باز رہیں قتال سی پس خدا بخشنی والا ہی مہربان ہی اور جنگ کرو انسی تا اینکہ نہ رہی

فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى
فساد اور ہووی دین خالص اللہ کی لیے پس اگر باز رہیں شرک سی پس نہیں ہی ستم کرنا اوپر

الظَّالِمِينَ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ
ظالموں کی مہینہ حرام بعوض ماہ حرام کی ہی اور حرمتونکا عوض ہی

فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ
پس جو شخص کہ زیادتی کری اوپر تمہارے پس زیادتی کرو اوپر اوسکی مانند اوس چیز کی کہ زیادتی کی

عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ وَأَنْفِقُوا
اوپر تمہارے اور ڈرو تم خدا سی اور جانو تم تحقیق خدا ساتہ پرہیزگاروں کی ہی اور خرچ کرو تم

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ
بیچ راہ خدا کی جہاد میں اور نہ ڈالو تم ساتہ ہاتہوں اپنی کی بیچ ہلاکت کی اور احسان کرو تم تحقیق

اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ
خدا دوست رکہتا ہی احسان کرنی والوں کو اور تمام کرو حج کو اور عمرہ کو خالص واسطی خدا کی پس اگر باز رکہی جاؤ تم

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ
پس جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سی اور نہ مونڈو سر اپنی کو تا اینکہ پہنچی قربانی

مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ
موضع اپنی میں پس جو شخص کہ ہو تم میں سی بیمار یا ساتہ اوسکی کچھ ایذا ہو سر اوسکی کی پس بدلہ دینا ہی

مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
تین روزہ رکہنا یا کہلانا چھ مسکین کا یا قربانی سی پس جب امن میں ہو تم پس جو شخص کہ فائدہ اٹہاوی عمرہ سی

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ
تا وقت حج کی پس جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سی پس جو شخص کہ نہ پاوی پس اوسکو روزہ رکہنا

أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَٰلِكَ

دن کا ایام حج مین اور سات مین وقتی کہ پھر و تم اپنی گہر یہہ دس دن کامل ہین واسطی

لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا

اوس شخص کی ہی نہوین اہل اوسکی رہتی والی مسجد حرام کی اور ڈرو تم خدا سی اور جانو تم

أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

بدرستیکہ خدا سخت ہی عذاب اوسکا

یعنی نشان وقتون کا ہی واسطی لوگون کی کہ بیچ اجورہ مزدوروں کی اور عدۃ زنان کی اور مدت حمل کی اور کذرنی ایام فرض کی او تحقیق اون امور کی کہ جو علاقہ وقت و زمان سی رکہتی مین یعنی علامات اوقات حج کی واسطی حج کرنی والونکی کہ تا موسم اوسکا معلوم کرین اس آیہ مین کئی وجہ ہین ایک یہہ ہی کہ ایام جاہلیت مین جو شخص کہ حج یا عمرہ کا احرام باندہتا تہا اپنی گہر مین دروازہ سی نہ داخل ہوتا تہا بلکہ دیوار کو توڑ کی یا بام خانہ پر زینہ لگا کر داخل ہوتا تہا اور اسیطرحسی آمد و رفت کرتا تہا اور اگر بادیہ نشین ہوتا تو پس خیمہ سی آمد و رفت مقرر کرتا اور اس عمل کو باعث اتمام حج جانتا تہا اور ترک کرنی والی کو فاجر اور فاسق کہتا اور یہہ حکم سب اہل عرب مین جاری تہا مگر اہل حمس کہ مراد اوس سی قریش اور خزاعہ اور بنی عامر اور ثقیف اور کنانہ ہین یہ عمل کرتی تہی اور ان اقوام کو بسبب اپنی دین مین پکی ہونی کی حمس کہتی تہی اسواسطی کہ لفظ حمس مشتق حماسہ سی ہی بمعنی شجاعت اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ نہین ہی نیکی کہ آؤ تم سب امور مین غیر جہت اوسکی سی

بلکہ بہت اوسکی سی یہہ مروی ہی ابی جعفر علیہ السلام سی اور تفسیری وجہ یہہ ہی یعنی اسکی یہہ مین کہ نہین ہی نیکی طلب کرنا امر معروف اور نہی منکر کو غیر اہل اوسکی سی بلکہ اہل اوسکی سی طلب کیا چاہیئی اور فرمایا ہی ابو جعفر علیہ السلام نی کہ آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ دروازہ ہائی علوم خدا ہین اور بلانی والی طرف جنت کی اور پہنچانی والی طرف اوسکی تا روز قیامت جناب مولانا محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ محققین اور مفسرین نی کہا ہی کہ مراد اس آیہ سی یہہ ہی کہ امور دنیا اور عقبی کو راہ اونکی سی طلب کرو اور علم و حکمت کو معدن اوسکی سی لیا چاہیئی اور راہ علم کی اور درگاہ اوسکی ائمہ اہلبیت علیہم السلام ہین چنانچہ حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ آل محمد ابواب خدا ہین اور وسیلہ اوسکی ہین اور دعوت کرنی والی اور پہنچانی والی طرف بہشت کی اور دلالت کرنی والی راہ بہشت کی تا روز قیامت اور تائید کرتی ہی اسکی وہ روایت کہ صاحب جامع الاصول نی صحیح ترمذی سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا یعنی مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکی اور کتاب استیعاب مین مذکور ہی کہ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ فَلْيَأْتِ مِنْ بَابِهَا یعنی مین شہر علم ہون اور علی دروازہ اوسکی جو شخص کہ ارادہ علم کا رکہی پس چاہیئی آوی دروازہ اوسکی سی اور مناقب خوارزمی مین شکل اسکی روایت کی ہی اور مضمون سب کا یہی ہی کہ مین شہر علم و حکمت ہون اور علی دروازہ اوسکی پس جو کوئی چاہی علم کو دروازہ سی آوی اور یہہ متواترات سی ہی اور رسول سی متعدد

کوئی شک نہین کریگا اور بمقتضای آیۂ کریمہ مرلود کی چاہی طلب علم ما چرچہ
کہ علم پر موقوف ہوا آنحضرت سی کرین اور عمدہ احتیاج طرف امام کی واسطی تحصیل
علم کی ہی اور دریافت امور قضایا کی اور جاری کرنا احکام کا بہہ موقوف علم پر ہی
پس معلوم ہوا کہ باوجود ہونی آنحضرت کی امامت کرنا غیر کا عین خطا ہی و
زیادتی علم اوس سرور کی آفتاب نیمروز سی روشن ہی ابن عبدالبر کہ علمای
بزرگ مخالفین کا ہی کتاب استیعاب مین لکہتا ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ حق صحابہ مین فرماتی تہی اَقْضَاهُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یعنی داناتر قضایا
اور احکام کا درمیان اصحابو کی وہ حضرت ہین اور کوئی شخص جب تک تمام
علومین مہارت نہین رکہتا ماہر ساتہہ قضایا اور احکام وغیرہ مذکورہ کی نہین
ہوتا اور بہی ابن عباس نی روایت کی ہی کہ عمر نی کہا داناتر ہمارا اقضا ہین علی
ہی اور لکہا ہی اوسنی کہ عطا سی پوچہا کہ صحابہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی کوئی داناتر
علی سا تہا کہا اوسنی کہ داناتر اون سی کوئی نہ تہا اور عطا اکابر علما اور محدثین
سی ہی اور بہی ابن عباس سی روایت کی ہی بخدا قسم کہ علی کو نو حصی علم عطا کیا گیا
کہ مخصوص اونہین کی تہا اور بخدا کہ ایک حصہ باقی مین ساتہہ تمام لوگو کی وہ حضرت
شریک تہی سعید بن مسیب سی روایت ہی کہ عمر پناہ بخدا مانگتا تہا اوس مشکل سی
کہ ضرورت واقع ہوا اور علی حاضر نہون اور مکرر عمر کہتا تہا لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ
یعنی اگر علی نہوتی عمر ہلاک ہوتا فخر رازی کہ امام مخالفین کا ہی کتاب اربعین
لکہتا ہی جانب شیعہ سی کہ علی بن ابیطالب داناتر صحابہ کی تہی لیکن اجمالا

استنباطی کہ کسی نی نزاع نہین کی کہ اصل خلقت مین وہ حضرت نہایت ذہن وذکاوت
جودت فکر طالب علم مین رکہتی تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کہ افضل خلقو
اور داناتر عالمو کی تہی نہایت کوشش تربیت اونکی مین اور ارشاد ہونی مین
کرتی تہی اور علی صلوات اللہ علیہ نی طفولیت مین بیچ گود آنحضرت کی تربیت پائی تہی
اور جوانی مین وطا اولو کی ہوتی اور سب وقتون مین نزدیک اونکی حاضر رہتے
تہی اور ہرگز خدمت اونکی سی کوئی مانع نہوا تہا اور معلوم ہی کہ ایسی شاگرد کی
ایسی استاد کی خدمت مین ساتہہ ان خصوصیاتکی کسقدر علم وغیرہ حاصل کی ہوگی
اور کس مراتب فضل وکمال کو پہونچی ہونگی اور لیکن ابوبکر بزرگی مین بخدمت آنحضرت
کی پہونچا تہا اور اوسوقت مین بہی شبانہ روز مین ایکمرتبہ حاضر ہوتا تہا اور بہی
خلوت میسر نہوتی تہی بلکہ زمانہ ملاقات بغایت قلیل ہوتا تہا اور مشہور ہی کہ
اَلْعِلْمُ فِی الصِّغَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ وَالْعِلْمُ فِی الْکِبَرِ کَالنَّقْشِ فِی الْمَدَرِ
یعنی علم لڑکپنی مین مانند نقش کی ہی اوپر پتہر کی کہ برطرف نہین ہوتا اور علم بڑہاپے
مین مانند نقش کی ہی اوپر ڈہیلی کی ساتہہ تہوڑی سبب کی دور ہوجاتا ہی پس اس
مجمل سی ثابت ہوا کہ علی داناتر ہی انتہی مؤلف کہتا ہی کہ مذکر نی والی اس مطلب کی
کہ اوسنی جانب شیعہ سی نقل کیا ہی وہ روایت کہ جامع الاصول نی صحیح ترمذی سی
نقل کی ہی کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ فرماتی تہی کہ خدمت مین حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی تہا مین جسوقت چاہتا تہا سوال کرتا تہا مین جواب اوسکا
ارشاد فرماتی تہی اور جسوقت مین خاموش ہوجاتا تہا خود ابتدا تعلیم کرتی تہی

اور ہی صحیح نسائی نی روایت کی ہی کہ علی علیہ السلام کہتی تہی کہ مجکو ایسی حرمت
ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی تہی کہ کسیکو حاصل نتہی اول صبح کو خدمت
آنحضرت مین حاضر ہوتا تہا اور کہتا تہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اگر تنحنح کرتی
تہی تامل کرتا تہا مین ولا داخل ہوتا تہا اور مشکوۃ مین روایت ہی صحیح ترمذی کی
سی کہ ام عطیہ نی روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت امیر کو
ایک جنگ مین بہیجا دیکہا مینی کہ وہ حضرت دستہائی مبارک اپنی طرف آسمانکی
بلند کئی ہین اور دعا مانگتی ہین کہ خداوندا مجہکو دنیا سی نہ اوتہائیو جب تک
کہ علی کو مجہکو نہ دکہائیو سطر علی اور حدیثین بہت ہین کہ دلالت رکہتی ہین کثرت
ملاقات پر اور شدت خصوصیت اون دونو بزرگوارون پر بعد اسکی فخر الدین رازی
نی لکہا ہی کہ تفصیلا چند دلیلون سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت داناتر صحابونکی تہی
پہلی دلیل یہہ ہی کہ علی کی شان مین یہہ آیہ نازل ہی وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ یعنی حفاظت
کرتی ہین اوسکو وہ کوشہائی جو کبہی فراموش نہین کرتی اور ہرگاہ کوش بخصیص
مخصوص ہوئی ساتہہ اس صفت کی پس زیادتی علم آنحضرت کی ثابت ہوئی
اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا اَقْضَاكُمْ عَلِيٌّ
اسواسطی کہ قضا محتاج سب علمونکا ہی اور ہرگاہ قضا مین سب شخصون سی بہتر ہوئی
تو سب عالمون سی بہتر ہوئی اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ عمر نی چند مرتبہ احکام مین
غلطی کی اور آنحضرت نی آگاہ کیا اور اس بات مین اوسنی چند قصہ ذکر کئی ہین کہ
انکا باعث طول کا ہوگا اور بعد اسکی کہتا ہی کہ مانند اس قضا اور خطا کی

پیغم

غیر علی کی بہت ہوئی ہین اور آنحضرت کو ہرگز ایسا اتفاق نہین پڑا کہ ہی خطا
کی ہو اور چوتہی دلیل یہہ ہی کہ وہ حضرت فرماتی تہی قسم بخدا اگر مسند خلافت
واسطی میری بچہایا ہوتا اور مسند حکومت آمادہ ہوتی ہرآئینہ حکم کرتا مین اہل توریت
کو توریت سی اور اہل انجیل کو انجیل سی اور اہل زبور کو زبور سی اور اہل فرقان کو
فرقان سی واللہ کوئی آیہ نازل نہین ہوا ہی کہ صحرا مین یا دریا مین یا کوہ مین یا
آسمان مین یا زمین مین یا شب مین یا روز مین مگر یہہ کہ مین جانتا ہون کہ کسکی
شان مین نازل ہوا ہی اور کسکی واسطی آیا ہی دلیل پانچوین یہہ ہی کہ مسائل علوم
علم اصول دین اور علم معرفت خدا ہی اور خطبی اور کمالات آنحضرت کی مشتمل
ہین اسرار توحید اور عدل و نبوت اور قضا و قدر و معاد پر اور احوال
معاد پر اسقدر کہ کلام صحابہ مین ثمہ اوسکا پایا نہین جاتا اور یہی سب فرقہ
متکلمین کے علم کلام مین منسوب اونکی طرف ہین لیکن منسوب ہونا شیعہ کا
آنحضرت سی ظاہر ہی ولیکن خوارج باوجود عداوت کی ہر دمین اپنی بزرگو
اور وہ شاگردان آنحضرت سی تہی پس ثابت ہوا کہ تمام فرقہ متکلمین کہ افضل
فرقہای اسلام سی ہین شاگرد آنحضرت کی ہین اور لیکن علم تفسیر کا یہہ حال ہی کہ
سردار مفسرونکی ابن عباس ہین اور وہ شاگردان حضرت سی تہی اور
لیکن علم فقہ مین اسدرجہ کو پہنچی تہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی شان مین
اونکی فرمایا ہی اَقْضَاكُمْ عَلِيٌّ اور جملہ علوم سی علم فصاحت سی اور
معلوم ہی کہ کوئی فصحاؤن سی کہ بعد اونکی ہوئی ہین تہوڑی سی مرتبہ اونکی

نہیں ہوتی اور اونمین علم نحو ہی اور معلوم ہی کہ ابو الاسود ترجمہ کرنی والا اس علم کا بارشاد آنحضرت کی ہوا ہی اور جملہ علوم سی تصفیہ باطن کا ہی اور معلوم ہے کہ نسبت اس علم کی اونکی طرف منتہی ہوتی ہی پس ثابت ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی اوستاد تمام علم کی ہین سب صحابہ کے اور ہر گاہ کہ ثابت ہوا کہ وہ داناتر سب سی ہین پس واجب ہی کہ وہ افضل ہوں تمام عالم سی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ آیا برابر ہین وہ لوگ کہ علم رکھتی ہین اور وہ لوگ کہ نہین علم رکھتی ہین اور فرماتا ہے حق تعالی يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ یعنی بلند کرتا ہی خدا اون لوگونکو کہ ایمان تمسی لائی اور وہ لوگ کہ دیی گئی ہین علم کو مرتبون مین انتہی کلامہ رحمۃ اللہ علیہ قولہ تعالی وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ منقول ہی کہ جس سال مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ ہمراہ ایک صحابہ کی بقصد عمرہ کی مکہ کو تشریف لیگئی سفہائی عرب کے کہ جو مشرکان بی ادب تھے داخل ہونی سی حضرتکو منع کیا اور آخر الامر حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی کہ سال آیندہ مومنین مکہ مین داخل ہوں اور مشرکین تین دن شہر کو خالی کر دین تا بفراغت مومنین رسوم حج کو بجا لائین اور حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی صلحنامہ لکہا بعد اسکی دوسری سال بہ نیت قضائی عمرہ کی روانہ ہوئی صحابہ نی اندیشہ کیا کہ مبادا قریش اپنی عہد و شروط سی تجاوز کرکی جنگ کرین اور مومنین کو اوس سی جنگ کرنا اونکی ساتہہ زمین حرم مین جائز ہو گا لہذا اوس وقت مومنین آیت

نازل ہوئی وَقَاتِلُوهُمْ الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ منقول ہی کہ مشرکین نی ہر گاہ ماہ ذیقعدہ مین کہ جس مین قتال حرام تہا اہل اسلام سی مقابلہ کیا واسطی جنگ کی حدیبیہ مین اور اتفاقات سال دوسری واسطی قضائی عمرہ کی مومنین طرف مکہ کی روانہ ہوئی وہی ماہ ذیقعدہ تہا اور مسلمین بجہت حرمت اس مہینی کی جنگ کرنی ابتدا کرنی سی کراہت رکہتی تہی لہذا حق تعالی نی فرمایا الشہر الحرام بالشہر الحرام یعنی ماہ ذیقعدہ حال بعوض اوس ماہ ذیقعدہ کی ہی تم اندیشہ نکرو کہ ابتدائی پاس نرکہنی اس مہینی کی مشرکونسی ہی اور حرمات کو قصاص ہے عقوبت مین یعنی جو چیز کہ حرمتین کو واجب ہی محافظت اونکی قصاص انمین جاری ہوتا ہی مانند قتل کرنی ایک کو بعوض دوسری کی یا قطع کرنا ہاتہہ کا بعوض ہاتہہ کی اور مانند اسکی اور جس طرحسی کہ اول اون مشرکون نی حرمت مہینی نرکہی اور ساتہہ تمہاری قتال کیا پس تم بہی مثل اونکی عمل مین لاؤ لیکن اپنی طرفسی ابتدا جنگ نکیجیو قولہ تعالی وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ معنی اس آیہ مین مفسرین کہی کئی ہین ایک یہہ ہی کہ نہ ہلاک کرو نفسون اپنی کو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی بسبب ترک کرنی خرچی کی راہ خدا مین کہ پس غالب ہوں دشمن اوپر تمہاری یہہ قول ابن عباس اور ایک جماعت مفسرون سی ہی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ نہ گناہ کرو بسبب نا امید ہونی مغفرت خدا سی اور یہہ قول براء بن عازب اور عبیدہ سلمانی سی منقول ہی اور تیسری وجہ یہہ ہے کہ جنگ نکرو جسوقت دشمن غالب ہون اور قدرت اونکی دفع کی

نہ یہ قول ثوری سی ہی اور اختیار کیا ہی اسکو بلخی نی اور حجہ حق میں حب ترک
اسراف دینی مین نکرو یہہ قول جبائی سی ہی اور قریب اسیکی وہ روایت
کہ مروی ہی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ اگر کوئی شخص تمام مال اپنا راہ خدا
مین دیدی ڈالی بہتر نکیا اور نہ موافقت کی اوسنی حکم خدا کو وَلَا تُلْقُوا الخ اور آیت
مین دلالت ہی اوپر حرام ہونی اوس عمل کی کہ جسمین خوف تلف نفس ہو اور
ہونی ترک کرنی امر معروف وقتیکہ خوف جان نہو اسواسطی کہ امر معروف
اسوقت مین ہلاک کرنا جان کا ہی اور اس آیہ مین دلالت ہی درست ہونی
صلح کفارون سی اور باغیون سی ہر گاہ کہ امام کو خوف اپنی نفس کا یا مسلمین کا
ہو جسطرحسی کہ صلح کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی سال حدیبیہ مین اور امیر المؤمنین
نی جنگ صفین مین اور امام حسن علیہ السلام نی معاویہ سی ہر گاہ کہ خوف
ہلاکت نفس اپنی کا اور شیعون اپنی کا جانتی تہی پس اگر کوئی کہی کہ امام حسین صلوات اللہ
علیہ نی کس جہت سی جنگ کی اور ہلاک ہوئی جواب اسکا دو وجہ سی
ہی ایک یہہ ہی کہ گمان اون حضرتکو یہہ ہو کہ وہ قتل نکرینگی نواسہ رسول
اپنی کو اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ ظن غالب ہوا اون حضرتکو کہ درصورت
ترک قتال وہ لوگ دست بردار جیسی نہونگی اور بجبر و زور قتل کرینگی جسطرحسی
مسلم کو قتل کیا ہی پس دنیا جان کا ایسی صورت سی ساتہہ غیرت اور جہاد کی
سہل اور آسان ہی اسیطرحسی لکہا ہی مصنف مجمع البیان نی اور وجہ اخیر اقرب
بصواب ہی بسبب تایید کرنی قول جناب سید الشہدا کی لَوْ تُرِكَ القطا لنام یعنی اگر

بندہ وہی جسوز جاتی سیر الیہا ہی وہ اور قولی اونخضر کا ہی وقتیکہ خطاب
بام سلمہ کیا اور فرمایا أَنَا وَاللّٰهِ أَعْلَمُ ذٰلِكَ وَاِنِّي الْمَقْتُولُ لَا مَحَالَةَ وَلَيْسَ لِي
مَفَرٌّ مِنْ هٰذَا اَبَدًا یعنی ای مادر بزرگ قسم خدا مین جانتا ہون کہ شہید ہونگا مین اور نہین ہی
مجکو چارہ اسی سی اور جناب والد غفران مآب نی اس توہم کا جواب دیا ہی
کہ نہایت متین ہی وہ یہہ ہی کہ ہمارا جان عقل سلیم پر معلوم ہی کہ جسطرحسی کہ بعض
تکالیف مین تمام بنی آدم اور اوصیا اور انبیا شریک ہین اسیطرح بعض تکالیف
مخصوص بعض انبیا کی ہی آیا ملاحظہ نہین کیا جاتا کہ قتل کرنا طفل بیگناہ کا خضر علیہ السلام
نی تمام بندون پر حرام کیا ہی اور باوجود اسکی حضرت ابرہیم کو تکلیف دی ذبح
فرزند اپنی اسمعیل کی پس کیا بعید ہی کہ امام حسین کو تکلیف دی ہو قتل ہونی کی
خصوصًا نظر بمضمون بعضی احادیث کی کہ معلوم ہوتا ہی کہ واسطی ہر امام کی بارہ
امام سی ایک صحیفہ جانب خدا سی نازل ہوا ہی کہ موافق اوسکی ابتدائی عمر سی
تک اوسپر عمل کرتی تہی اور اوسی تجاوز نکرتی تہی انتہی مولف کہتا ہی کہ اس آیت
مین نہایت دلیل قوی ہی درست ہونی تقیہ کی بلکہ واجب ہی اور فخر الدین
رازی باوجود اسکی کہ اکثر اقوال امامیہ کو رد و قدح کرتا ہی لیکن محل تعجب ہی کہ ذیل
اس آیہ کی بیچ کتاب تفسیر کبیر کی متعرض رد و قدح تقیہ کا مطلقًا اور اصلاً نہین ہوا
ہی حالانکہ مذہب اہل سنت وجماعت مین درست نہین اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
یعنی بتحقیق خدا دوست رکہتا ہی نیکو کارونکو اور بعضی نی یہہ کہا ہی کہ معنی
یہہ ہین کہ ساتہہ خدا کی گمان نیک کہو کہ خدا نیک گمان کرنی والونکو دوست رکہتا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ گمان نیک قیمت بہشت کی ہی بعد ازاں کہ
قیامت ہووےگی حق تعالی فرماویگا کہ اس بندیکو دوزخ مین لیجاو جس وقت
کہ اوسکو طرف دوزخ کی لی چلین گی سر اوٹھا کر دیکھیگا بار خدایا یہہ گمان مجکو نہ تھا
حق تعالی فرماویگا کہ گمان تیرا کیا تھا عرض کریگا مجہی گمان یہہ تھا کہ گناہ عفو کریگا
رب الغفور ہوویگا کہ تیری گناہوں سی ہم درگذری اوسوقت بہشت مین لیجاو اوسکو داخل
کرینگی فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ یعنی اگر باز رکہی جاؤ تم بسبب بیماری کی یا خوف دشمن بجالانی افعال
اور عمرہ سی پس تم پر ہی جو کہ میسر ہو قربانی سی قربانی کریں اور محل ہوجاوی اور جب
ہوتب قضا کرلی وسی سال کر وقت باقی ہی یا سال آیندہ وَلَا تَحْلِقُوْا یعنی موضع
کا کہ اگر عمرہ مین ہو ورنہ منی سی اگر حج مین ہو یعنی واجب ہی قربانی کو کسیکی ہمراہ بہیجی
موضع اوسکی مین وعدہ کریں وہ کہ فلانی روز بہ اس جگہہ مین ذبح ہوویگی اور ہر گاہ
وہ دن آوی تو سر منڈاوی کہ محل ہو فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ صحیح بخاری مین جابجا
آیات قرآنی کا کیا ہی بعد ذکر کرنی چند آیتوں کی اس آیہ کریمہ کو لکہا ہی اور بعد اسکی ایک حدیث
نقل کی ہی کہ ترجمہ جسکا زبان ہندی مین یہہ ہی کہ حدیث کی ہمکو یحیی نی عمران ابی بکر سی
اور اونسی کہا ہی کہ حدیث کی ہمکو ابو رجاء نی بن حصین سی کہا اونسی نازل کی گئی
ہی آیت متعہ کی کتاب اللہ مین پس کیا ہمنی اوس متعہ کو ہمراہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
کی اور نہین نازل ہوا ہی قرآن کہ حرام کیا ہوا اوسکو اور نہ منع کیا گیا ہی اوس سی
تا آنکہ وفات پائی اون حضرت نی کہا ایک مرد نی ساتھ رائی اپنی کی جس چیز کو چاہا
توضیح حق ہر چند کہ شیخ بخاری نی ارادے کی واسطی چہپانی فضیحت کی

نسبت حرام کرنا متعہ کا اس موضع طرف خلیفہ ثانی کی تصریح نہین کی لیکن مقتضا
اسکی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ہی کر خلیفہ پوشیدہ رہی کر سکا اسواسطی کہ بعض
مقام مین کنایہ صریح ہوتا ہی بیان سی چنانچہ یہہ مقام اسی قبیل سی ہی کہ بعض مین
ثابت ہی کہ کسینی سوائی خلیفہ ثانی متعہ کو حرام نہین کیا ہی اور مسند الکنائس کلمہ کا کہ
ایک مرد نی کہا جو کچہہ کہ رائی مین اوسکی آیا حق خلیفہ ثانی مین نہایت سوء ادب اور
حقارت ہی لیکن بنا بر کہنی خلیفہ ثانی کی اس کلمہ کو کہ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَهْجُرُ یعنی تحقیق
کہ یہہ مرد ہذیان کہتا ہی حق رسول خدا مین کچہہ سوء ادبی اور حقارت نہین ہی
اسیطرح سی اسکی مخفی کرنی فضیحت خلیفہ ثانی کی آیہ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ
کی ذیل مین لکہا ہی کہ نازل کی گئی آیت متعہ کی کتاب اللہ مین اور حال آنکہ یہہ
آیہ متعہ نہین ہی بلکہ آیہ متعہ یہہ ہی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
چنانچہ رازی نی اس روایت سی یہہ ہی سمجہا ہی کہ مراد متعہ سی متعہ نساء ہی نہ کہ
متعۃ الحج جو شخص چاہی تفسیر کبیر مین دیکہہ لی اور شیخ بخاری کا مطلوب یہہ ہی
کہ متعۃ الحج مراد ہی پس اس صورت مین بہی فضیحت خلیفہ ثانی کی پوشیدہ نہین ہوتی
اسواسطی کہ مخالفت خلیفہ ثانی کی کتاب اللہ اور سنت سی اسوقت مین بہی
ثابت ہوتی قولہ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی حج تمتع نزدیک
امامیہ کی فرض اوس شخص پر کہ حاضرین مسجد الحرام سی نہو اور حاضرین مسجد الحرام
کی حد یہہ ہی کہ بارہ میل کی اندر ہو اطراف کعبہ سی

تکملہ

دربیان رکوع بیست و ششم وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا بیس حرف بین ربطی

نوسی ایک بہتر ہوتی ہیں نبی اکرم و ابو الاعلی الزکی و آلہ و اطیعوھم اولاء
٣٩ ١٢٧ ٢ ٤٨ ١١ ١٢
باب اللہ

الحج اشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث
حج کا چند مہینے معلوم ہیں پس جو شخص واجب کرے بیچ انکے حج کو پس نہیں ہی جماع

ولا فسوق ولا جدال في الحج وما تفعلوا من خير يعلمه
اور نہ عدول حکم کرنا اور نہ جنگ کرنا بیچ ایام حج کی اور جو خیر کرتی ہو تم پس جانتا ہی اسکو

الله وتزودوا فان خير الزاد التقوى واتقون يا اولي
خدا اور توشہ لو تم پس تحقیق بہتر توشہ کا پرہیزگاری ہی اور ڈرو مجھسی اصحاب

الالباب ۝ ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من
عقول نہیں ہی اوپر تمہاری گناہ یہ کہ طلب کرو تم روزیکو جانب

ربكم فاذا افضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر
رب اپنی سی پس جب کہ پھرو تم عرفات سی پس یاد کرو خدا کو نزدیک مشعر

الحرام واذكروه كما هداكم وان كنتم من قبله
الحرام کی اور یاد کرو اوسکو ان میں جیسا کہ ہدایت کی تمکو اگرچہ تھی تم قبل اسکے

لمن الضالين ۝ ثم افيضوا من حيث افاض الناس واستغفروا
گمراہیہ گمراہوں سی پس پھرو تم جس جگہ سی پھرتی ہیں لوگ اور طلب بخشش کرو

الله ان الله غفور رحيم ۝ فاذا قضيتم مناسككم
خدا سی تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہی پس جس وقت بجا لاؤ تم افعال حج اپنی کو

فاذكروا الله كذكركم اباءكم او اشد ذكرا فمن الناس
پس یاد کرو خدا کو مانند یاد کرنی تمہاری کی پدران اپنی کو یا زیادہ یاد کرنی کی پس بعضی لوگونسی

من يقول ربنا اتنا في الدنيا وما له في الاخرة من خلاق
وہ ہی کہ کہتا ہی ای رب ہمارے دی ہمکو بیچ دنیا کی نعمتیں اور نہیں ہی واسطی اوسکی بیچ آخرت کی حصہ خیر سی

ومنهم من يقول ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة
اور بعضی ان لوگونکی وہ ہی کہ کہتا ہی ای پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں

حسنة وقنا عذاب النار ۝ اولئك لهم نصيب مما
نیکی اور نگاہ رکھ ہمکو عذاب آتش سی یہ گروہ واسطی اونکی ہی حصہ اوس چیز سی

نصف ع

كسبوا والله سريع الحساب ۝ واذكروا الله في ايام معدودات
کہ عمل کیا اونہونی اور خدا جلد لینی والا ہی حساب کو اور یاد کرو خدا کو بیچ روزوں گنی ہوئی کے

فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم
پس جو کوئی کہ جلدی کرے چلنی کو دو دن میں پس نہیں ہی گناہ اوپر اسکی اور جو شخص کہ دیر کری پیچھی نہیں ہی گناہ

عليه لمن اتقى واتقوا الله واعلموا انكم اليه تحشرون ۝
اوپر اوسکی واسطی اوس شخص کی کہ خوف کی اور ڈرو خدا سی اور جانو یہ کہ تم طرف اوسکی اوٹھائی جاؤگی

ومن الناس من يعجبك قوله في الحيوة الدنيا ويشهد
اور بعضی لوگونسی وہ شخص ہی کہ تعجب میں ڈالتی ہی تجھکو خوش گفتاری اوسکی بیچ مصالح زندگی دنیا کی گواہ لاتا ہی

الله على ما في قلبه وهو الد الخصام ۝ واذا تولى سعى في
اللہ کو اوپر اوس چیز کی کہ بیچ دل اوسکی ہی حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہی اور جب کہ منہ پھیرتا ہی سعی کرتا ہی

الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

زمین میں تاکہ فساد کرے بیچ اوس کے اور خراب کرے کھیتی کو اور چوپایوں کو اور خدا نہیں دوست رکھتا

الْفَسَادَ ۝ وَاِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ

فساد کو اور جب کہا جاتا ہے واسطے اوس کے کہ ڈر خدا سے لیتی ہے اوسکو عزت بسبب گناہ کی

فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي

پس کافی ہے اوسکو جہنم اور بہت بری ہے جگہ آتش جہنم کی اور بعضی لوگونمیں وہ شخص ہے جو بیچتا ہے

نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝ يَا اَيُّهَا

نفس اپنے کو واسطے طلب کرنے خوشنودی خدا کی اور خدا مہربان ہے ساتھ بندوں اپنے کی اے وہ

الَّذِينَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا

لوگ کہ ایمان لائے ہو داخل ہو اسلام میں سب یکبار کی اور پیروی نہ کرو تم

خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ

قدمہای شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر پس اگر لغزش کرو تم

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

بعد اسکی کہ آئیں تمکو دلیلیں روشن پس جانو تم تحقیق کہ خدا غالب ہے حکمت والا

هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ

نہیں انتظار کھینچتے ہیں مگر یہ کہ آوے انکو عذاب خدا بیچ سائبانوں کے بادل سے اور آویں فرشتے

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُورُ ۝ ع

اور جاری کیا جاوے حکم ہلاک کا اور طرف خدا کی پھیری جاتی ہیں سب امور

قولہ تعالی اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ یعنی زمانہ حج کی کئی مہینے ہیں کہ شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور رجب ہی یعنی افعال عمرہ اور حج کی سوائے ان چار مہینوں کی درست نہیں ہیں لیکن بعضی افعال حج کی مخصوص ہیں ہا اول ذی الحجہ کی میں مثل حاضر ہونی عرفہ کی اور مشعر کی اور منی کی کہ یہہ نام مواضع کی ہیں اور مانند ذبح کرنی کی

قولہ تعالی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً جناب امیر صلوات اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہے اور حسنہ عقبی حور پسندیدہ اور عذاب دنیا کا زن ناشایستہ بدخو سخت گو اور بد لقا ہی ہے اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ حسنہ دنیا فراخی روزی ہے اور نیکخوئی اور حسنہ آخرت خشنودی خدا ہے

قولہ تعالی وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ انس سے روایت ہے کہ ہمراہ خدمت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی عیادت ایک بیمار کو گئے ہم اور وہ پریشان حال تہا مثل بچہ کبوتر کی کہ وقت اوکھاڑنی پر کی پیچ کھاتا ہے اضطراب کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ دعائے خیر اپنے حق میں نہیں کرتا تو اوس نے عرض کی یا رسول اللہ دعا کرتا ہوں کہ جو عقوبت کہ مجھے آخرت میں کریگا دنیا میں کر کہ میں طاقت دوزخ کی نہیں رکھتا رسول خدا نے فرمایا کہ دعا بد کرتا ہے کس واسطے نہیں کہتا تو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہر گاہ اوس نے یہہ دعا کی حقتعالی نے شفا دی عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ جسد نے کہ حقتعالی نے جہانکو پیدا کیا ایک فرشتہ کو رکن یمانی میں کہ موضع ہے کعبہ میں مقرر کیا کہ جو بندہ کہ دعا کرے ساتھ رَبَّنَا اٰتِنَا الخ کی تو آمین کہے قولہ تعالی سَرِيعُ الْحِسَابِ یعنی جلد

بقدر یک لمحہ کی باوجود کثرت لوگونکی اور کثرت اعمال کی حساب خلائق کریگا اور
سبکو موافق عمل اونکی جزا دیگا اکثر روایت مین یہہ آیا ہی کہ بقدر زمانہ دوہنی دودہ
کو سنفد حساب خلائق کریگا قولہ تعالیٰ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین
ذیحجہ کی اور ان مین ذکر ہوا ایام تشریق کہتی ہین کنز العرفان مین لکھا ہی کہ مراد ذکر سی
تکبیر ہی بعد پندرہ نماز کی اوس شخص کو کہ جو منی مین ہوا ور اول وقت اوسکا نماز
عید ہی اور بعد دس نماز کی اوس شخص کو غیر منی ہوا ور صورت تکبیر کی یہہ ہے
اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد اللّٰہ
اکبر الحمد للّٰہ علی ما ھدانا ولہ الشکر علی ما اولانا ورزقنا من بہیمۃ الانعام
قولہ تعالیٰ فلا اثم علیہ یعنی اوپر اوسکی کچھ حرج اور گناہ نہین ہی لیکن اس صورت مین جب
ہی اوپر رمی جمرات ثلثہ کو تیسری دن مروی ہی کہ اعتقاد بعضی عربکا جاہلیت مین
اسطرحسی تہا کہ جو شخص دوسری دن منی سی جاوی گناہگار ہوتا ہی اور بعضونکا
یہہ اعتقاد تہا کہ جو تین دن وہان ہی گناہگار ہی حق تعالی نی رد اونکی مین یہہ آیت
نازل کی کہ کچھ گناہ نہین ہی کہ دوسری دن یا تیسری دن منی سی جاوی لیکن
یہہ حکم مطلق نہین بلکہ اوسکی واسطی ہی کہ جو پرہیزگار سی اور مباشرت سی کری
اور بوتی خوش سی اور اگر اسطرحسی نہووی تو تین دن تک واجب ہی
رہنا اوسکو اور قبل اسکی جانا درست نہین ہی قولہ تعالیٰ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
یُّعْجِبُکَ روایت مین ہی کہ اخنس ثقفی مرد شیرین سخن اور خوبصورت تہا
حضرت رسالت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ کو ظرافت مزہ اوسکی اور شیرین زبانی اسکی

خوش آتی تہی اکثر وہ مجلس شریف اون حضرت مین آیا اور ظاہر کیا کہ مین ایمان
لایا ہون اور مطیع آپکا ہوا اور کہا کہ خدا شاہد ہی اسپر اور قسم بخدا کہائی اور
رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ نفاق اوسکی سی بیخبر تہی ہرگاہ وہ خدمت حضرت سی باہر
گیا اور آبادی مدینہ سی باہر ہوا زراعت الکقوم کی آگ سی جلا دی اور چوپائے
مسلمانونکی تشتیر کئی حق تعالی نی اوسوقت مین یہہ آیہ نازل کیا قولہ تعالیٰ
مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ غزالی کہ عالمان بزرگ اہل سنت وجماعت
سی ہی کتاب اپنی احیاء العلوم مین تحریر کرتا ہی کہ شب غار مین یہہ آیت بیچ
شان علی بن ابیطالب مین اوسوقت کہ بستر پیغمبر صلی اللّٰہ علیہ وآلہ پر آرام کیا
تہا اور ثعلبی بہی رؤسائی اہل سنت وجماعت سی ہی اپنی تفسیر مین لکہتا ہی
کہ بیچ شب غار کی ہرگاہ سید ابرار نی بحکم پروردگار قصد جانی کا کفار دشمن سے
کیا علی بن ابیطالب علیہ السلام کو طلب کیا اوسوقت میں وہ جناب اگر تشریف
کی تہی فرمایا کہ ای علی کفار قریش متفق ہوئی ہین کہ مجہی ہلاک کرین حکم خدا یہہ ہے
کہ تم فرش پر میری آرام کرو اور ملبوس میرا تم پہنو تا کفار جانین کہ مین خوابگاہ
مین سوتا ہون اور مین باہر جاؤن اور اوس جگہہ پہنچون کہ شر انکی سی بچا
مین ہون علی نی عرض کی کہ اگر مین آپکی خوابگاہ مین سو رہونگا کچھ سبب تو آپکو
پہنچیگا پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر تم اسطرحسی عمل مین لاؤگی
کوئی ایذا اور آزار کفار سی نہ پہنچیگا علی علیہ السلام نی جسوقت یہہ سخن
سنا عرض کی کہ مرگ اپنی کا مجہی کچھ خوف نہین اور خوشحال ہون مین

اپنی سلامت رہنی سی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اس چادر سبز کو اوڑہ لو
کہ ہر گاہ کفار دور سی دیکہین خیال کرین کہ یہہ محمد خوابگاہ مین سوتی ہین آپس
صورت مین تفحص میرا نکرین گی اور مین منزل امن و امان مین پہنچ جاونگا پس حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ منزل اپنی سی تشریف لیگئی اور علی صلوات اللہ علیہ کو
فرمایا کہ اگر حق تعالی تجہکو حیات بخشی گا کہ مین بعد میری توقف کیجیو اور آگاہ
کرنا کہ جس شخص کی کہ نزدیک محمد کی امانت یا قرض ہو مجہسی لیوی ہر گاہ فراغ
ادای دین وغیرہ سی پانا متوجہ مدینہ ہونا اور فاطمہ بنت اسد کو اور فاطمہ دختر
میرکو اور فاطمہ دختر زبیر بن عبد المطلب کو ہمراہ اپنی لانا پس امیر المومنین نی
بموجب فرمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی چادر سبز اوڑہ لی اور آرام کیا اور
قریش اوس شبکو باتفاق خانہ اونحضرتکو محاصرہ کئی تہی کہ تا حضرت نکلنی نپاوین
اور پتہر بہت ہر طرف سی خوابگاہ اونحضرت کی پہینکتی تہی اور امیر المومنین ہم
توکل بخدا کر کی اوس خوابگاہ سی اصلا حرکت اور اضطراب نکرتی تہی تا اینکہ صبح ہو
یکبارگی ہجوم کیا اور سرائی پیغمبر مین داخل شمشیرین نکالی ہوئی متوجہ خوابگاہ
ہوئی تا یکبارگی اون حضرتکو مارین اور ہلاک کرین جسوقت کہ نزدیک پہنچی
حضرت امیر المومنین نی بیدار ہو کر شمشیر آبدار اونپر حملہ کیا وہ لوگ حضرت کی حملہ سی
خوفناک ہوئی اور دہشت ہوا اونکی اوس شب مین مثل ابو جہل اور خالد بن ولید
اور حنظلہ ابو سفیان کی بہی ہر گاہ شجاعت شاہ مردان کو دیکہا کہا کہ ای علی
ہمکو تمسی کام نہین مقصود ہمارا محمد ہی پہ کہو کہان گئی مین حضرت نی فرمایا

جس سبب سی کہ اپنی پناہ خدا مین ہین اور تمہاری شر سی محفوظ ہین پس نا امید ہوئی و
باجماع عقلا ثابت ہی کہ کوئی جوان مردی عالم بشریت مین جوان مردی امیر المومنین
کو نہین پہنچتی ہی اور مقصد و رنج سی باہر ہی کہ واسطی حسی عمل مین لاوی اور اگلی
واسطی بعضی عالمون نی اور فاضلون نی کتب اپنی مین لکہا ہی کہ خواب کرنا
امیر المومنین کا فرش جناب نبوی پر اور راضی ہونا او مقتول ہونی اپنی کے
دشمن دین سی اولی اور بہتر ہی مطیع ہونی اسمعیل سی واسطی ذبح ہونی کی دست
پدر بزرگوار اپنی سی اسواسطی کہ اونکو امید تہی کہ شفقت اور رحمت پدری
وقت ذبح کی غلبہ کریگی اور یا یہہ تہی کہ ہر گاہ حق تعالی بعین کرامت اور لطف
کی دیکہی گا ابراہیم نہ ذبح قرۃ العین پر مستعد مین او سوقت مین منع فرماوی
چنانچہ اسی طرح سی واقع ہوا اور امیر المومنین علیہ السلام باوجود اسکی کہ اعوان
اور انصار نرکہتی تہی اور خویش ویگانہ سب منحرف تہی اطاعت حکم مصطفی
کی اور بدل قوی اور اطمینان خاطر فرش پیغمبر پر آرام کیا شک نہین ہی کہ یہہ کام
طبع بشری سی اور نفس انسانی سی نہایت بعید ہی اور بدون توفیق الہی کی
یہہ امر ممکن نہین اور خطیب خوارزمی کہ مشہورین اہل سنت سی ہی کتاب
مناقب مین لکہتا ہی کہ صبح شب غار جبرئیل خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
مین نازل ہوئی اور بہت خوشحال اور خورم تہی حضرت نی استفسار کیا کہ باعث
سرور تمہاری کا کیا ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کس طرح مسرور
نہوین کہ حق تعالی نی برادر عم اور وصی تیرےکو بعوض آرام کرنی کی اوپر

تیری کرامت بزرگ عطا کی ہی کہ حق تعالی ملائکہ کو رحاملان عرش سی مباہات
اور مفاخرت کرتا تھا کہ مین ایسا بندہ فرمان بردار رکھتا ہون کہ نقد جان میری محبت پر
نثار کرتی ہی اور حبیب میرے کو شر اعدا سی بچا دیا اور آپ ہدف تیر بلا ہوا اور ثعلبی
نی اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ جسوقت یہہ امر علی صلوات اللہ علیہ سی صادر ہوا
ملائکہ زمین اور آسمان اور جن و انس اس حال سی متعجب ہوئی اور حق تعالی
نی جبرئیل و میکائیل کو وحی کی کہ مین تمکو پیدا کیا اور ایک دوسری کو برادر کیا
اور عمر ایک کو دراز کرتا ہون تم مین زیادتی عمر اپنی کو دوسری کو دیتا ہی اونہون نی
عرض کی کہ الہی درازی عمر اپنی کی دوسری کو نہین کی فرمایا کہ آیا تم کسواسطی
مثل علی صلوات اللہ علیہ کی نہین ہوتی کہ برادری دی ہی مینی اوسکو حبیب اپنی
سی اور نقد جان اپنی کو کسواسطی نثار میری حبیب پر کی ہی اور فرش پر
سی سو رہا ہی پس تم دونون اوسکی محافظت کو جاؤ لہذا ہم دونو نازل ہوئی
جبرئیل جانب سر مبارک اون حضرت کی اور میکائیل جانب قدمہای مبارک
اون حضرت کی واسطی نگہبانی کی کہڑی ہوئی جبرئیل نی کہا کہ بشارت ہو تمکو ای پسر
ابوطالب کون مانند تیری ہی کہ حق تعالی بسبب مفاخرت فرشتہای مقرب
اپنی پر کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ کہان ہی ایسا بندہ مطیع کہ وہ علی صلوات اللہ
علیہ ہی انتہی کلامہ پوشیدہ نرہی کہ اس مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب
مباہات کرنی حق تعالی کی علی صلوات اللہ علیہ سی اوپر ملائکہ مقربین کی
جناب امیر افضل ملائکہ سی تھی کہ کمال دلیل قوی ہی خلافت اور امامت

جملی پر اسواسطی کہ جو شخص افضل ملائکہ مقربین سی ہو اور نبی بھی ہو بعد نبی کی محال
ہی کہ وہ مرتبہ خلافت اور امامت کا نرکہتا ہو قولہ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ
شعبی نی جابر سی روایت کی ہی کہ ایکروز عمر خطاب نی کہا یا رسول اللہ مین نی
ایک یہودی سی سخنان نیک سنا ہون اجازت فرمائی کہ مین اوسکو لکھون
فرمایا کہ متردد اور شک کرنی والا ہو جسطرحسی کہ یہودی اور نصاریان شک
کرنی والی ہین دین اپنی مین اور تحقیق کہ مین لایا ہون ملت نورانی اور پاکیزہ
اگر موسی زندہ ہوتی تو وہ بھی پیروی کرتی قولہ فِی ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ
یعنی سایبان ہائی ابر سفید باریک مین نازل ہو عذاب خدا مثل عذاب قوم
شعیب کی یعنی باوجود اسکی کہ ابر سفید سی مظنہ رحمت کا ہوتا ہی اور گمان ہوتا ہی
کہ باران رحمت نازل ہوگا یکایک عذاب اوس سی نازل ہو تکملہ در بیان کہ عدد
الناس پانچ حرف مین بینات اوسکی مین سی ستہزار ہوتی مین نکلی اوسی
عبارت ای علی سَیِّدَ الْاَوْصِیَاءِ وَآلِہِ النا پانچ حرف مین بینات اوسکی
شتہزار ہوتی مین نکلی اوسی یہہ عبارت عَنِّی وَلِیُّ اللہ مِنْهُمُ السلیم
پانچ حرف مین زبر اوسکی ایک سی کستہ ہوتی مین اوسی یہہ عبارت پیدا ہو
بی حُبُّ عَلِیِّ الْہَادِ اور بینات اوسکی مین سی دو ہوتی مین نکلی اوسی
عبارت ولاء علی ولی اللہ وآلہ اور مجموع اونہین دونون کی چار
زبر ہوتی مین نکلی اوسی یہہ عبارت وِلَاءُ عَلِیِّ الْاِمَامِ وَکِیلِ الْاَحَدِ
وَآلِہِ خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ بارہ حرف مین زبر اوسکی اکہتر ہزار سی تیرہ بی

مجمل اوسی بہہ عبارت وهی عتر آل العباء واله بعدا اور بینات اوسکی
نواسی ہوتی مین کل اوسی بہہ عبارت دون النبی وعلی وسبطیهما
الهادین اور مجموع اربعین دو کا اکہتر نوسی سولہ ہوتی من کلی اوسی بہہ
عبارت وهی المطهر الذی دون النبی والامام وکذلک ابناهم الاتقیاء

سَلْ بَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَۃٍۭ بَیِّنَۃٍ ۭ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَۃَ اللّٰهِ مِنْ
سوال کر تو ایمحمد بنی اسرائیل سے کہ کتنی دی ہم نے انکو نشانی روشن اور جو شخص بدل ڈالے نعمت الله
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ
بعد معرفت اوسکی کہ آچکی اوسکو پس تحقیق کہ خدا سخت ہی عذاب اوسکا آراستہ کی گئی واسطے اون لوگونکی
کَفَرُوا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا
کہ کافر ہوئی زندگی دنیا کی اور ہنسی کرتے ہین وہ اون لوگونسی کہ ایمان لائی حالانکہ جو لوگ کہ پرہیزگار ہین
فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۭ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝
بلند ہین اونکا درجہ روز قیامت مین اور حق تعالی روزی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی بی حساب
کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ
تھی لوگ امت یکانہ پس اختلاف کیا پس بھیجا خدا نی انبیا کو خوشخبری دینی والی
مُنْذِرِیْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا
ڈرانی والی اور نازل کیا ساتھ اونکے کتاب کو ساتھ بیان حق کی کہ حکم کری درمیان لوگونکی بیچ اوس چیز کی کہ
اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا
اختلاف کیا اونہون نی بیچ اوسکی اور نہین اختلاف کیا بیچ اوسکی مگر اون لوگونکی کہ دیئی گئی تھی کتاب بعد اوسکی کہ

جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
آئی تھی اونکو معجزہ ہائی روشن سببی حسد کی درمیان اپس مین پس ہدایت کی خدا نی اون لوگونکو کہ ایمان لائی
لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ
واسطے اوس چیز کی کہ اختلاف کیا تہا اونہون نی بیچ اوسکی حق سی ساتھ علم اپنی کی خدا ہدایت کرتا ہی جسکو
یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ
چاہتا ہی طرف راہ راست کی کیا گمان کرتے ہو تم کہ داخل ہوگی تم بہشت مین
وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ
حالانکہ نہین آیا تمکو مانند حال اون لوگونکی کہ گذری ہین آگی تمسی پہونچی اونکو سختی
وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اور بیماری اور زلزلہ کی گئی یہانتک کہتی تہی رسول اور وہ لوگ کہ ایمان لائی تہی
مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ۝ یَسْــَٔلُوْنَکَ
ساتھ اوسکی کب آئیگی تائید خدا کی آگاہ ہو کہ تحقیق مدد خدا قریب ہی سوال کرتی ہین تجھسی کہ
مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ڛ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ
کسچیز کو دین راہ خدا مین کہہ تو ایمحمد جو چیز کہ دو تم از مال نیک سی ہو پس واسطی والدین کی اور
الْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا
اقربا کی اور یتیمونکی اور مسکینونکی اور مسافرون کی اور جو نیکی کہ کرتی ہو تم
مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ کُرْهٌ
نیکی سی پس تحقیق خدا ساتھ اوسکی دانا ہی فرض کیا گیا اوپر تمہاری جنگ حالانکہ مکروہ ہی

لَكُمْ وَعَسىٰ اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسىٰ اَنْ
واسطی تمہارے اور نزدیک ہے کہ کراہت رکھتے ہو تم کسی چیز کو حال آنکہ وہ بہتر ہووے واسطی تمہارے اور نزدیک ہے کہ
تُحِبُّوا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ع
دوست رکھو تم کسی چیز کو حال آنکہ وہ بد ہو واسطی تمہارے اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو
قوله مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے فقط انکو تکذیب نہیں کیا بلکہ
بلا زیری اپنی پیغمبر کی ہی ساتھہ اسطرحسی کرتی تھی اور معجزات نمایاں کہ دلالت
اوپر صدق انکی کی کرتی تھے مثل اژدہا کرنی عصا کی اور ید بیضا کی اور شگافتہ
کرنی دریا کی اور نازل کرنی من وسلوی کی اور سوای اسکی بعضی گروہ انکو
کرتی تھی اور بعضی انکار قوله وَمَنْ يُّبَدِّلْ یعنی جو شخص کہ بدل کرے بجہت عناد
کی نعمت خدا کو یعنی تکذیب کرے معجزات کو کہ سبب ہدایت کا ہے بعد معرفت
اوسکی کی کہ قوله زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا ابن عباس سے روایت ہے کہ اغنیای قریش
مثل ابوجہل اور ہشام اور مانند انکی مشرکان عرب سے کہ مالدار تھے درویشان
صحابہ پر ہنستی تھے مثل عبداللہ مسعود اور عمار یاسر اور صہیب اور بلال وغیرہ اور
بسیار ہے مال اور خدم اور حشم کی اوپر فخر کرتی تھے اور کہتی تھے محل تعجب ہے
کہ محمد کہتی ہین کہ ساتھہ ان محتاجونکی کار جہان درست کرتا ہون میں اور عزت
بزرگان عرب کی اور انکی دین اور ملت کو برہم و درہم کرونگا اگر محمد نبی الرحمٰن
حق پر ہوتا تو سزاوار تہا کہ اشراف عرب اور بزرگ اوسکی تابع ہوتی پس اللہ
اونکی حق مین فرماتا ہے زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا قوله وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی حق تعالی روزی دیتا ہے دنیا و آخرت مین جسکو کہ چاہتا ہے
موافق مصلحت کی بےحساب یعنی فراخ کرنا روزیکا دنیا مین اہل باطل کو بسبیل استدراج
ہے یا بنابر امتحان کی اور آخرت مین روزی دینا از جہت ثواب کی ہے اوپر اعمال صالح
کی ابوالقاسم طائی نے امام رضا صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت
آبای کرام اپنی سے نقل فرماتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ جو
شخص مومن یا مومنہ کو از جہت درویشی کی مومن یا مومنہ پر بہتان باندہے یعنی
اوسکی حق مین وہ کلمہ کہے کہ جو اوسمین نہو فردای قیامت کو حق تعالی اوسکو [illegible]
آتش پر کہڑا کریگا تا اینکہ عہدہ گفتگو سے باہر آوے اور مومن نزدیک حق تعالی و فرشتہ
مقربین سے گرامی تر ہے اور کوئی چیز نہیں ہے کہ حق تعالی اوسکو دوست تر رکہتا ہو
مومن تائب یا مومنہ تائبہ سے اور اہل آسمان مومنون کو اسطرحسے پہچانتے ہین کہ
کوئی اہل اور اولاد اپنی کو پہچانتا ہو قوله كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
یعنی تھے سب لوگ ایک ملت پر اور متفق تھے مذہب حق پر اور درو زمانہ حضرت
آدم اور نوح اور ادریس کا تہا بعد اسکی ہر گاہ کہ اونہون نے باہم اختلاف کیا پس خدا نے
پیغمبرونکو مبعوث کیا بَغْيًا بَيْنَهُمْ یعنی واسطی اوس حسد کی کہ درمیان انکی تہا
یا واسطی ستمکاری اور تعدی کی کہ ایک دوسری پر بجہت حرص دنیا کی کرتی تھے
قوله مَثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ یعنی مانند محنت اور آزار اون لوگونکی کہ
گذری مین قبل تمہاری پیغمبرون سے اور صدیقون سے اور تابعین سے کہ دست
کفار سے ایذا کہینچی تھی قوله اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ اس آیہ مین اشارہ ہے

یہہ تھا رحمت الہی کا بوسیلہ محنت و بلا کے اور ترک کرنی لذت اور خواہش نفس سے چنانچہ دیب رفیقہ سے منقول ہے کہ کتاب بعضی حوارین میں دیکھا ہے کہ اگر دیکھو تم آدم ہر گاہ کہ حق تعالی دروازہ بلا کو تجہپر کشادہ کرے خوش ہو کہ یہہ راہ انبیا اور اولیا کی ہے اور ہر گاہ در نعمت اور آسائش کو کشادہ کرے غمگین ہو کہ تیری سزا ہے برخلاف طریقہ انبیا اور اولیا کی عمل مین لایا ہے روایت ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا ایک وزیر تھا کہ تمام امور مین مددگار تھا اتفاقا اکہر وز صحرا مین اوسکو شیر نے کہا لیا حضرت عیسی نے مناجات کی کہ بار خدایا یہہ شخص وزیر اور مددگار میرا تھا اسمین کیا مصلحت تھی کہ شیر کو اوسپر غالب کیا کہ اوسنے ہلاک کیا خطاب ہوا کہ چاہا مینے منزلت اوسکی میری درگاہ مین بلند ہو اور عمل اوسکا لیاقت نرکہتا تھا کہ اوس مرتبہ کو پہنچے لہذا اوسکو بلا مین گرفتار کیا تا کہ وہ مرتبہ اوسکو عطا کرون حدیث مین وارد ہوا ہے کہ اہل بلا اور محنت کو درجات عالیہ عقبی مین عطا کرینگا کہ بہجہت کثرت نماز اور روزہ اور سایر طاعتون کی اوس مرتبہ کو نہین پہنچا ہے اور ہر گاہ بندہ مومن آخرت مین مراتب اہل مصیبت کو دیکھے گا آرزو کریگا کاش دنیا مین ساتھہ مقراض کی ذرہ ذرہ کرتی تا اس مرتبہ عالیہ کو پہنچتا میں قولہ تعالی فللوالدین والاقربین اس آیہ سے بسبب تقدیم کرنی والدین اور اقربین کی اقربین معلوم ہوتا ہے کہ یہہ افضل ہین اوس نفقہ سے کہ راہ خدا مین دیا جاوے مثل یتیم اور مسکین وغیرہ کی چنانچہ کلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کا حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے اوسپر دلالت تام رکہتا ہے

اور وہ یہہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ پانچ نفر میں پانچ کرو ہان پانچ درہم یا پانچ دینار کہ آدمی رکہتا ہو بہتر اون مین سے وہ ہے کہ صرف والدین ہو اور دوسرے صرف عیال اور ذات اپنی کی ہو اور تیسرے اقربایان محتاج کی اور چوتھی ہمسایان محتاج کی اور پانچوین راہ خدا مین اور ثواب اس پانچوین کا اور سبھی کم ہے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ

سوال کرتے ہین تجہسے مہینے حرام سے جنگ کرنی کو بیچ اوسکی کہو جنگ کرنا بیچ اوسکے بڑا گناہ ہے

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ

اور باز رکہنا ہے لوگونکو راہ خدا سے اور کفر کرنا ساتھہ خدا کی اور باز رکہنا مسجد حرام سے اور باہر کرنا

أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَ

اہل مسجد کو اوس سے زیادہ گناہ ہے نزدیک خدا کی اور شرک لانا اونکا بڑا ہے قتل سے اور ہمیشہ

لَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا

کہ جنگ کرین وے ساتھہ تمہارے تا اینکہ پہیرین تمکو دین تمہارے سے اگر قادر ہوویں اور

وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ

اور جو شخص کہ پہرے تم سے دین اپنے سے پس مرے حالانکہ وہ کافر ہو پس وہ لوگ

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

باطل ہوگی اعمال اونکی بیچ دنیا اور آخرت کی اور وہ گروہ اہل دوزخ ہین

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا

کہ وے بیچ اوسکے ہمیشہ رہین گے تحقیق کہ وہ لوگ کہ ایمان لائے اور وہ لوگ کہ ہجرت کی

وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أُولٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ

اور جہاد کیا انہوں نے بیچ راہ خدا کی وہ لوگ امید رکھتے ہیں مہربانی خدا کو

وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ

اور خدا بخشنے والا ہی مہربان سوال کرتے ہیں تجھ سی اے محمد شراب اور قمار سی کہہ تو

فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا

بیچ اون دونوں کی گناہ عظیم ہی اور منفعتیں ہیں واسطے لوگوں کی اور گناہ اون دونوں کا بڑا ہی نفع اون دونوں سے

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

اور سوال کرتے ہیں تجھ سی اے محمد کیا خرچ کریں کہہ تو جو زیادہ ہو حاجت سی اسی طرح بیان کرتا ہی خدا

لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ

واسطے تمہاری نشانیاں کا شاید کہ تم فکر کرو بیچ دنیا اور آخرت کی اور سوال کرتے ہیں تجھ سی اے محمد

عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ

یتیموں سی کہہ تو درست کرنا کام اون کا واسطے اونکی نیک ہی اور اگر شراکت کرو اونسے

فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ

پس وے بہائی تمہاری ہیں اور حق تعالیٰ جانتا ہی فساد کرنے والے کو صلح کرنے والے سی اور اگر چاہتا خدا

لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ

ہر آئینہ رنج میں ڈالتا تمکو بدرستیکہ خدا غالب ہی دانا ہے اور نہ نکاح کرو تم عورت مشرک کی

حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ

تا اونکہ ایمان لاویں اور ہر آئینہ کنیز مومنہ بہتر ہی مشرکہ سی اور اگرچہ تعجب میں لاوی تمکو

و

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ

اور نکاح نہ کر دو تم مسلمہ کا ساتھ مشرک کی تا اونکہ ایمان لاویں وے اور ہر آئینہ بندہ مومن بہتر ہی مرد

مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ

مشرک سی اور اگرچہ تعجب میں لاوی تمکو مشرک وہ لوگ بلاتی ہیں طرف آتش دوزخ کی اور خدا

يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ

بلاتا ہی طرف جنت کی اور مغفرت کی ساتھ توفیق اپنی کی اور بیان کرتا ہی حکم اپنی واسطے لوگوں کی

ع لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

شاید کہ وہ نصیحت لیویں

قولہ یَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ منقول ہی کہ درسال دوم ہجرت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے عبد اللہ ابن جحش کو کہ پسر عمہ آنحضرت کی تہی ہمراہ بعضی صحابہ کی بطن نخلہ کو بہیجا تا کاروان قریش کو قتل و اسیر کریں پس درمیان اونکی اور کاروان قریش کی کہ طایف سی آتی تہی مقاتلہ واقع ہوا اور عمر حضرمی کہ کفار سی تہا قتل ہوا اور وہ روز غرہ رجب کا تہا اور اون لوگوں پر مشتبہ تہا کہ غرہ رجب ہی یا سلخ جمادی الآخر ہی بعد مشہور ہونی اس خبر کی کافروں نی طعن کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نی ماہ ہای حرام کو حلال کیا ہی اور اصحاب اپنی کو جنگ کرنیکی ماہ رجب میں رخصت دی ہی اس سخن کو سنکر پیغمبر خدا نی عبد اللہ ابن جحش کو طلب کیا اور فرمایا کہ میں تجہی نہ کہا تہا کہ ماہ حرام میں جنگ اور قتل اور اسیر نہ کیجیو عبد اللہ نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ

الٰہ الا کہنا ہمارا یہہ تہا کہ وہ بزور سلح جادی الاخر ہی اور بعد مقابلہ کی بہر صورت ہوا
کفر و حرب ہی پس حضرت نی مالہای غنیمت اور اسیر نکو رد کیا اور تصرف مین
لانی باشانی اس حال مین اکابر قریش نی ایک مکتوب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
پاس بہیجا اور از روی تشنیع اور الزام کی سوال کیا کہ جنگ کرنا ماہ حرام مین
کیسا ہی اسواسطی حق تعالی نی اونکی رد مین یہہ آیہ نازل کیا لغت حبط
معنی حبط کی لغت مین باطل ہونا ثواب عمل کا ہی لیکن امامیہ اور اہل سنت مین
اختلاف ہی کہ آیا باطل ہونا عمل کا بعد اسکی ہوتا ہی کہ تحقیق ثواب اوسکی واسطی
ہو چکا ہو یا نہ معتزلہ اور خوارج قایل ہوتی ہین کہ بطلان ثواب بعد تحقیق کی ہو
اسطرحسی کہ اگر کوئی شخص تمام عمر عبادت کری اور آخر عمر مین ایک جرعہ شراب کا
پیتی یا زنا کری تمام عبادت سابق کی باطل ہوتی ہی اور مرجیہ قایل ہوتی ہین
کہ باوجود ایمان کی کسی گناہ پر عذاب نہین ہوتا ہی جیسا کہ باوجود کفر کی سب اعمال
خیر اوسکی باطل ہوتی ہین اور جبائی قایل ہوا ہی کہ وہ معاصی کہ جو بعد ہوئی
ہین اعمال سابقہ کو باطل کرتی ہین بشرطیکہ وہ اعمال گناہون سی کم ہون بدون
اسکی کہ گناہون سی کچہہ کم ہو جاوین ازجہت عفو وغیرہ کی اور اگر اعمال خیر اوسکی
زیادہ ہون گناہون سی پس بقدر زیادتی اوسکو ثواب ملتا ہی اور ابو ہاشم
نی کہا ہی کہ بلکہ موازنہ ہوتا ہی یعنی گناہ اور عمل مقابلہ کیجاتی ہین پس بقدر مساوات
کی دونو طرف سی باطل ہوتی ہین اور بقدر زیادتی کی باقی رہتا ہی اور نزدیک
امامیہ کی سب یہہ اقوال باطل ہین اسواسطی کہ بنا ان مذاہب کی حق تعالی پر ظلم

الہی امر قباحت ظلم کی صاحبان عقل پر پوشیدہ نہین ہی اور علاوہ یہہ کہ حق تعالی
خود فرماتا ہی وما ربک بظلام للعبید اور واسطی ظاہر ہونی فرق کی دو
قول مین مثال بیان کی جاتی ہی مثلاً ایک شخص ایک مزدور کو مقرر کری اور کہی
کہ دیوار خانہ میرا اسکو تیار کر اور وہ جاکر صحرا مین بنا دی پس شک نہین ہی کہ قابلیت
اجورہ کی نہین رکہتا ہی پس یہہ حبط ہونا اجورہ کا موافق مذہب امامیہ کی ہی
کہ اصلا وہ پہلی ہی سی قابل اجورہ کی نہ تہا یہہ کہ قابلیت اجورہ کی حاصل کرکی بعد
اوسکی حبط ہوا ہو اور موافق مذہب اہل سنت و جماعت کی مثال یہہ ہی کہ مزدور
کو کہی کوئی شخص کہ تو دیوار خانہ تیار کر اور اوس نی بموجب کہنی اوسکی دیوار خانہ کو
درست کیا من بعد اوسکی اوس مزدور سی کوئی تقصیر سرزد ہوئی اور وہ مالک
اوسکو مزدوری نہ دی بنابر اوس تقصیر کی پس اس صورت مین نہ دینا مزدوری کا
یقیناً ظلم ہی اور حبط ہونا دنیا مین فوت ہونا فواید اسلام کا ہی بسبب مرتد ہونی
کی اور آخرت مین فوت ہونا ثواب اعمال کا ہی اور انشاء اللہ تعالی قول حق تعالی
وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ
مین تفصیل تمام ذکر معانی حبطت کی کی ساتہہ اول مخالفین اور رد و قدح اونکی ذکر کیا
جایگا قولہ وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ منقول ہی کہ ہرگاہ عبد اللہ بن
جحش اور ہمراہان اونکی نی ترک تفحص اور ترک احتیاط سی توبہ کیا بعضی صحابون کو
گمان یہہ ہوا کہ یہہ جماعت اگرچہ گناہ سی خلاص ہوئی لیکن اونکو اجر جہاد کا
ہوگا اسواسطی حق تعالی نی فرمایا کہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائی اور وہ لوگ کہ ہجرت

کی اور وہ لوگ کہ جہاد کیا اونہون نی راہ خدا مین امیدرکہتی ہین رحمت خدا کو فوائد
عن الخمر والمیسر صاحب مدارک نی لکہا ہی کہ خمر مین چار آیتین نازل ہوئی ہین
ایک یہہ ہی ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منه سکرا
پہلون سی خرما کی اور انگورون سی بناتی ہو تم نشہ کرنی والی چیز اور یہہ آیت مکہ مین
نازل ہوئی ہی اور تہی مسلمان کہ پیتی تہی شراب کو درحالیکہ اونکی واسطی حلال تہی
بعد اسکی عمر نی اور چند صحابہ نی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فتوا دیجیی
ہمکو باب شراب مین پس تحقیق کہ وہ زائل کنندہ عقل اور مال کی ہی او سوقت
یہہ آیت دوسری نازل ہوئی یسئلونک عن الخمر والمیسر الخ بعد اسکی
بعضون نی شراب پی اور بعضون نی ترک کی بعد اسکی عبد الرحمن ابن عوف نی ایک
جماعت کو بلایا پس پی اونہون نی شراب اور نشی مین آئی اور بامامت یکی انکی
جماعت پڑہنی لگی اور پیش نماز نی بعد حمد کی یہہ پڑہا قل یا اهل الکافرون اعبد
ما تعبدون پس اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی لا تقربوا الصلوة وانتم
سکاری یعنی نہ قریب ہو نماز سی جسوقت کہ تم نشہ مین ہو پس کم ہوا پینا اوسکا
بعد اسکی عتبان ابن مالک نی ایک جماعت کو بلایا ہرگاہ شراب پی کر نشہ مین آئی
جنگ وجدال کرنی لگی پس کہا حضرت عمر نی اللهم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا
یعنی خداوندا بیان کر واسطی ہمارے درباب خمر بیان شافی کو پس یہہ آیہ نازل ہوی
انما الخمر والمیسر تا فهل انتم منتهون نازل ہوئی پس کہا حضرت عمر نی
باز رہی ہم اوس سی ای رب میری اور جناب مرتضی علی صلوات اللہ علیہ سی

منقول ہی کہ اگر گری قطرہ شراب کا کوئی مین پس بنایا جائی اوس جگہ منارہ تو نہ
اذان دونگا مین اوسپر اور اگر گری دریا مین اور وہ دریا خشک ہو جائی اور گیاہ
جمی تو مین نہ چراون گا فائدہ احتیاط اور زہد علی علیہ السلام کا ملاحظہ کیا جائی
کہ جس کوئی مین کہ شراب گری اور منارہ تیار ہوئی تو وہ حضرت اوسپر اذان
نہ کہین کسقدر اہتمام ترک شراب مین معلوم ہوتا ہی اور اسی جا سی ہی کہ کاہی کسی
مخالف اور موالف سی مسموع نہین ہوا ہی کہ حالت صحت یا حالت مرض مین
انحضرت نی استعمال شراب کا کیا ہو بخلاف خلیفہ ثانی کی کہ باعتراف موالف کی معلوم
ہوتا ہی کہ ہرگاہ ابولولو علیہ الرحمۃ نی ضربت شکم مبارک خلیفہ ثانی پر لگائی تو قحت
شراب نوش فرمائی اور جراحت شکم سی نکلی چنانچہ تاریخ الخلفا مین جلال الدین
سیوطی نی لکہا ہی ذکر وفات خلیفہ ثانی مین عجائب نادرات از کجاست تا بکجا
اور خمر عصارہ انگور کو کہتی ہین کہ جوش کہاوی اور کف لاوی یہہ بنا بر مذہب حنفیہ
کی ہی اور مذہب امامیہ اور شافعی کا یہہ ہی کہ جو مشروب کہ خلط اور غلطی عقل
مین پیدا کری اور قلیل اور کثیر اوسکا نشہ کری پس وہ خمر ہی اور باجماع امامیہ
ثابت ہی کہ تمام شریعتون مین حکم بحرمت اوسکی تہا اور اسی طرح سی تمام مسکرات
حرام مین چنانچہ روایات متواترہ اور احادیث صحیحہ اس باب مین وارد ہوئی ہین اور
حسن بصری سی منقول ہی کہ اوس نی کہا کہ قل فیهما اثم کبیر دلیل ہی
اوپر حرام ہونی خمر کی سب ملتون مین اور توضیح اوس قول کی یہہ ہی کہ فرمانا
خدا کا کہ ان دونون مین گناہ بزرگ ہی اور گناہ ان دونو کا بڑا ہی نفع انکی دونو کی

دلالت رکہتا ہی کہ بزرگ ہونا گناہ کا مفید بوقت اور مخاطب کی نفعین ہی جس سی
جہت سی معلوم ہوتا ہی کہ کسی وقت مین شراب حلال تہی اور مراد منافع سی وہ
منفعتین ہین کہ جو اونکی تجارت مین حاصل ہوتی ہین یا منافع بدنی ہین مثل تقویت
دینی حرارت غریزی کی اور ہضم کی اور یا خلقی مانند تواضع متکبرونکی اور سخاوت
ممسکونکی اور جرات نامردونکی اور منافع قمار کی کسب کرنا مال کا ہی بآسانی
اور طرب اور لذت کی ساتہہ اور فراخی معیشت کی درویشون پر اسواسطی کہ رسم
جاہلیت مین یہہ تہا کہ مال قمار کو درویشون پر قسمت کرتی تہی اور خود نہ لیتی تہی
اور معنی میسر کی یہہ ہین کہ جسمین قمار یعنی جوا ہووی اور کیفیت میسر کی اونمین
یہہ تہی کہ دس تیر تہی سات اونمین سی ایسی تہی کہ اونکی نکلنی سی حصہ ملتا تہا
ایک کا نام اونمین سی فذ تہا اوسکی واسطی ایک حصہ مقرر تہا اور ایک کو توام کہتی تہی
اوسکی واسطی دو حصہ مقرر تہی اور ایک اونمین سی رقیب تہا اوسکی واسطی تین
حصی مقرر تہی اور ایک حلس تہا اوسکی واسطی چار حصی تہی اور ایک نافس تہا
اوسکی واسطی پانچ حصی مقرر تہی اور ایک مسبل تہا اوسکی واسطی چہہ حصی مقرر تہی
اور ایک معلی تہا اوسکی واسطی سات حصی مقرر تہی اور تین تیر اونمین سی ایسی
تہی کہ اونکی واسطی کچہہ مقرر نہ تہا اور تینونکا نام یہہ تہا منیح اور سفیح اور وغد اور ان
سب تیرونکو ایک کیسہ مین رکہتی تہی اور ایک شخص عادل کو دیتی تہی کہ وہ
اونکو حرکت دیکر ایک کو بنام ایک شخص کی نکالتا تہا پس اگر وہ تیر آیا کہ
جسکی واسطی حصہ مقرر ہی موافق اوسکی لیتا تہا اور جس شخص کی واسطی وہ تیر

نکلتا تہا کہ جسکی واسطی کچہہ مقرر نہین ہی تو اوسکو کچہہ نہ ملتا تہا کہ وہ عیب سمجہتا تہا اور
چیز کہ اس سی حاصل ہوتی تہی فقراون پر قسمت کرتی تہی اور ساتہہ اسکی فخر کرتی تہی
اور جو شخص کہ شریک اوس قمار کی ہوتا تہا مذمت اوسکی کرتی تہی اور حکم قمار مین
جمیع انواع قمار کی داخل ہین مثل شطرنج و تختہ نرد و تخم بازی وغیرہ کہان تک
کہیلنا لڑکونکا گولیان اور اخروٹ سی وقل العفو یعنی کہہ تو ای محمد نفقہ دو
اوس چیز سی کہ زیادہ ہو مصرف اپنی اور عیال سی حاصل کلام یہہ ہی کہ جبتک
کہ تم محتاج ہو تصدق نہ کرو چنانچہ مروی ہی کہ ایک شخص خدمت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ کی آیا اور تہوری طلا بشکل تخم مرغ کی ہاتہہ مین اوسکی تہا اور سوای
اوسکی کچہہ نہ تہا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکو لیجیی کہ یہہ تصدق ہی حضرت نی
منہہ اوسکی طرف سی پہیر لیا بار دیگر اوسنی اوس طرف جاکی عرض کیا حضرت نی منہہ
پہیر لیا بار سوم پہر عرض کیا حضرت غضب مین آئی اور اوس طلا کو لیکر ایسا
پہینکا کہ اگر عضو اوسکی پر گرتا تو ٹوٹ جاتا اور حضرت نی فرمایا کہ ایک تم مین سی
آتا ہی اور تمام مال اپنی کو صدقہ کرتا ہی اور بعد اوسکی سر راہ بیٹہہ کی سوال
کرتا ہی اور فرمایا کہ صدقہ ساتہہ تونگری کی ہو پس چاہیی کہ ابتدا ساتہہ عیال اپنی کی
کرو اور بعد اوسکی جو چیز کہ فاضل ہو تصدق کرو ویسئلونک عن الیتامی
یعنی پوچہتی ہین تجہسی ای محمد حقیقت یتیمونکی کہہ تو کہ اصلاح [illegible] یتیمونکا اور حفاظت
کرنا مال اونکی کا بہتر ہی اختیار کرنی دوری اونکی سی اور جب یہہ آیت
آئی کہ ایک جماعت نی طعام یتیمونکا طعام اپنی سی جدا کیا تہا اور اوس مین سی

کمرتی تہی اور ساتہہ اوسکی اکل وشرب اور ہم نشینی کیا ہوا اختلاط کمرتی تہی اسواسطی
حق تعالی نی فرمایا وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ منقول ہی کہ سید عالم
نی مرثد غنوی کو مکہ کو بہیجا تا جماعت مسلمانان درماندہ کو مخفی اور پنہان کفار سی
نکال کی مدینہ کو لاوی ہرگاہ مرثد مکہ مین داخل ہوا ایک مشرکہ کہ نام اوسکا عناق
تہا اور نہایت جمیلہ تہی اور ایام کفر مین مرثد سی نہایت محبت رکہتی تہی نزدیک مرثد
کی آئی اور کہا شربت وصال سی باہم مزا اوٹہاوین مرثد نی کہا کہ اسلام مانع
اور مواصلت کرنا محال ہی کہ وقوع مین آوی عناق نی کہا مجہسی نکاح کر مرثد
نی کہا یہہ موقوف براجازت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ عورت غضبناک
ہوئی اور مشرکون کو خبر دی بعد مطلع ہونی کی کفار اوسکی گہر مین داخل ہوئی اور
زد و کوب اوسکو کیا اور مرثد بہزار خرابی مدینہ مین بہاگ آیا اور پیغمبر کو اوس سی
آگاہ کیا اوسوقت مین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ
قوله وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ روایت ہی کہ جاریہ عبد اللہ رواحہ نی طمانچہ مارنی آقا کی
جناب پیغمبر مین فریاد کی حضرت نی بطریق تلطف عبد اللہ رواحہ سی احوال کنیز کو
متفسر کیا عرض کی اوسنی کہ اگرچہ وہ جاریہ نماز گذار اور مومنہ ہی لیکن فرمان بردار
نہین ہی حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ وہ مومنہ ہی اوس سی نیکی کر عبد اللہ نی اوسکو
آزاد کیا اور اوسکی ساتہہ عقد کیا باوجود اسکی کہ ہمسایہ مین اوسکی ایک زن جمیلہ
مشرکہ مالدار اوسکو بہم پہنچ سکتی تہی لیکن واسطی رضامندی خدا کی اوسکو اختیار کیا
ایک جماعت نی طعن کیا کہ زن جمیلہ مالدار کو ترک کیا اور جاریہ سیاہ فام کو

اختیار کیا اوسوقت مین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ الی قوله
وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ یعنی نکاح نکرو زنہائی مومنہ کا ساتہہ مشرکون کی تا کہ
ایمان لاوین وہ پس اگر کوئی کہی کہ پیغمبر خدا نی دو بیٹیان اپنی کسواسطی ابو العاص
اور عتبہ بن ابی لہب کی عقد مین دین باوجود اسکی کہ وہ کافر تہی جواب اسکا
اولا یہہ ہی کہ یہہ آیہ بعد نکاح کرنی کی نازل ہوئی چنانچہ دلیل تام اسپر یہہ ہی کہ
مفسرین نی لکہا ہی کہ آیات سورہ بقرہ سب مدنی ہین اور نکاح اونکا مکہ مین واقع
ہوا تہا چنانچہ صاحب مدارک اور کشاف اور بیضاوی نی اول سورہ بقرہ مین
مدنیہ اور صاحب مجمع البیان نی اسطرح لکہا ہی کہ کل آیات سورہ بقرہ مدنی ہین
مگر ایک آیت کہ وہ یہہ ہی وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ کہ نازل ہوئی
حجۃ الوداع مین بیچ منی کی پس استثنا کرنا صاحب مجمع کا قرینہ عموم کا ہی خصوصا
بلحاظ لفظ کل کی اور ثانیا جواب یہہ ہی کہ ہرگاہ تکالیف انبیا اور اوصیا کی مختلف
ہوتی ہی بعید نہین کہ ابتدائی ظہور اسلام مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی واسطی درست
رکہا ہو کہ نکاح اپنی بیٹیونکا ساتہہ کافرونکی کرین اور اس مین کچہہ استبعاد نہین
بلحاظ استبعاد ہونی ابراہیم کی ذبح اسمعیل پر اور درست ہونی اس ذبح کا
اونکی واسطی حال آنکہ کسی کی واسطی درست نہین اور بنابر لحاظ حاضر کرنی حضرت
لوط کی بیٹیون کو واسطی کفارون کی ہرچند کہ احتمال یہہ ہی کہ اوس وقت مین نکاح مومنہ کا
ساتہہ کفار کی درست ہو لیکن کہہ سکتی ہین کہ جسطرح سی آنحضرت کو بہی درست تہا
اسیطرح سی پیغمبر خدا کو بہی اوائل اسلام مین درست ہوا اور بعد اسکی ممنوع ہو گیا

اور اگر کوئی کہی بعد از ظہور اسلام کی کس واسطی پیغمبر خدا نے زینب کو ابوالعاص سے
جدا نہ کیا کہ وہ بعد تشبیہ اسلام کی کفر پر رہا چنانچہ تاریخ خمیس میں لکھا ہی جواب
اسکا یہ ہی کہ اوس وقت میں ظہور اسلام بخوبی نہوا تھا اور غلبہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو جس طرح سی چاہیے حاصل تھا اور جدا کرنی میں خوف فتنہ و فساد کا

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ
اور سوال کرتی ہیں وہ لوگ تجھسی حکم احکام حیض سی کہہ تو حیض سبب گند ہی واسطی اونکی پس کنارہ کرو تم عورتوں سے
فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ
حالت حیض میں اور نہ جماع کرو اونسی تا اینکہ پاک ہوں وہ پس جبکہ غسل کریں پس جماع کرو اون سے
مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ
جس جگہہ سے کہ امر کیا تمکو خدا نے تحقیق کہ خدا دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالوں کو اور دوست رکھتا ہی پاکیزہ لوگوں کو
نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ
عورتیں تمہاری کھیتی ہیں واسطی تمہارے پس آؤ اپنی کھیتی میں جسطرح چاہو تم اور مقدم کرو واسطی اپنی جانونکی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا
اور ڈرو تم خدا سے اور جانو تم تحقیق کہ تم ملنی والی ہو اوس کے اور بشارت دے مومنوں کو اور نہ کرو تم
اللّٰهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ
خدا کو بہانہ اپنی قسموں کی اسطرح کہ نیکی کرو اور پرہیزگاری کرو اور صلح کراؤ درمیان لوگوں کے
وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ
اور خدا سننے والا ہے جاننے والا ہے نہیں عذاب کرتا تمکو خدا ساتھ بیہودہ گوئی کے بیچ قسموں تمہاری کے اور لیکن عذاب

يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ لِلَّذِينَ
کریگا تمکو ساتھ اوس چیز کی کہ کسب کیا ہی دلوں نے تمہاری اور خدا بخشنے والا ہے بردبار ہے واسطے اون لوگوں کی
يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَاءُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ
کہ قسم کہاتی ہیں اپنی عورتوں سے انتظار کرنا چار مہینے کا ہی پس اگر رجوع کریں تو تحقیق خدا بخشنے والا ہے
رَحِيمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَالْمُطَلَّقَاتُ
مہربان ہے اور اگر قصد کریں وہ طلاق کو پس تحقیق کہ خدا سنتا ہے جانتا ہے اور عورتیں طلاق دی گئیں
يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ
انتظار کریں ساتھ نفسوں اپنی کے تین مدت پاک ہونے حیض سے اور نہیں حلال ہے واسطی اونکے یہ کہ چھپاویں جو چیز کہ پیدا کی
اللّٰهُ فِي اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ
خدا نے بیچ رحموں اونکی کے اگر ہیں کہ ایمان لاتی ہیں ساتھ خدا کی اور روز قیامت کی اور شوہر اونکے
اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوا اِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ
سزاوار تر ہیں ساتھ رجوع کرنیکی بیچ زمان عدت کی اگر ارادہ کریں اصلاح کا اور واسطے اونکے ہی مثل اوس چیز کی
الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ
اوس چیز کی جو اوپر مردوں کی ہی ساتھ نیکی کی
اور واسطے مردوں کی ہی اوپر اونکے
دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
زیادتی اور خدا غالب ہے دانا ساتھ حکمونکی

قوله وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ منقول ہی کہ اہل جاہلیت نے طریقہ یہود اور مجوس کا
اختیار کیا تھا مثل اسکی کہ بطریقہ یہود کی حالت حیض میں عورتوں سی کنارہ کرتی

اور گفتگو اور اکل و شرب ساتھ اونکی حرام جانتی تھی اور نصاری جماع بھی
حالت حیض مین گفتگو اور اکل و شرب اور جماع حلال جانتی تھی تا آنکہ زمانہ
اسلام ہونچا اور ابو دحداح ساتھ بعضی صحابہ کی خدمت حضرت رسالت مین آیا
اور عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت حیض مین عورتونسی کس طرح سی سلوک کرین
اور محیض مصدر میمی ہی مثل مجیئ کی اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی حتی یطہرن
مین دو وجہ آئین ہین ایک بتخفیف پڑہنا یطہرن کا اور معنی اوسکی یہہ ہین کہ جب
منقطع ہو خون حیض کا اور دوسری بتشدید اس صورت مین معنی اوسکی
غسل کی ہین اور یہہ مروی حسن سی ہی اور یا معنی یتوضأن کی ہین یعنی
تا آنکہ وضو کرین اور یہہ مجاہد اور طاؤس سی مروی ہی قولہ فأتوهن
زجاج نی کہا ہی معنی اسکی یہہ ہین کہ مباشرت کرو اونسی اون جگہونسی کہ جن
جگہون مین مقاربت کرنا اونسی منع ہو مثل اوس وقت کی کہ جب وہ روزہ دار ہون یا
احرام باندہی ہون یا اعتکاف مین ہون اور فرا نی کہا ہی کہ فرج مراد ہی یعنی
کہ اوسوقت مین مناسب تہا نہ حیث پس ہرگاہ کہ حق تعالی نی من حیث کہا
معلوم کیا ہمنی کہ حق تعالی نی ارادہ کیا ہی مقاربت کرنیکا اونسی جہات مامورہ سی
اور بعضون نی من حیث امرکم سی فرج مراد لیا ہی چنانچہ صاحب مدارک نی کہا ہی
کیا ہی قولہ نساؤکم حرث لکم یعنی عورتین تمہاری کہیتی ہین واسطی
تمہاری اور تشبیہ کہیتی کی اسواسطی ہی کہ گویا نطفہ بجای تخم کی ہی اور زن
بمنزلہ جای حاصل زراعت کی اور مرد بجای دہقان کی اور معنی

کہ پس آؤ تم اپنی کہیتی کی پاس جس طرح سی کہ چاہو مقاربت کرو خواہ از طرف رو خواہ از طرف
پشت یا غیر اسکی اشکال مجامعت سی اور بعضی علمای امامیہ نی درست ہونا وطی
دبر کا ساتھ زن اپنی کی اس آیت سی استدلال کیا ہی بر سبیل کراہت اور
مالک بہی اسکا قائل ہوا ہی بنا بر اسی آیت کی اور فخر الدین رازی نی ذیل تفسیر
اس آیہ کی اقوال طرفین کو مع دلائل اور ماعلیہ کلام طویل نقل کیا ہی لیکن ہرگاہ
کہ علماء دونو فریق کی باہم دیگر اس مسئلہ مین اختلاف رکہتی ہین لہذا ساتھ تفصیل
کلام امام سیوطی کی ارادہ متعلق ہوا خصوصا بنا بر اسکی کہ یہہ مسئلہ فروع سی
اور مسئلہ اجتہادی سی ہی مین اکثر اختلاف واقع ہوا ہی اور واسطی دفع ہونی اس
اعتراض کی کوئی اہل سنت و جماعت سی طعن علمای امامیہ پر کری کہ تمہاری
مذہب مین وطی فی الدبر عورتونکی ساتھ درست ہی چنانچہ فی زماننا مشاہدہ ہی کہ
بعضی اہل سنت و جماعت طعن کرتی ہین اس کا لہذا کلام جلال الدین سیوطی
کا در منثور سی کہ تفسیر اونکی ہی نقل کیا جاتا ہی کہ تا اونکو حوصلہ طعن کرنیکا نہ ہی
اور وہ یہہ ہی کہ روایت کی ہی اسحق بن راہویہ نی بیچ مسند اپنی کی اور تفسیر اپنی
کی اور بخاری نی اور ابن جریر نی نافع سی کہ کہا نافع نی کہ پڑہا مینی ایک روز
نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا
تو کہ بیچ کس چیز کی نازل کی گئی ہی یہہ آیت کہا مینی کہ نہین کہا اوسنی کہ نازل
کی گئی ہی بیچ مقاربت کرنی عورتونکی دبر مین اور روایت کی ہی بخاری
اور ابن جریر نی ابن عمر سی کہ فأتوا حرثکم انی شئتم کی کیا معنی ہین کہا

کہ وطی کرنا بیچ دبر کی اور روایت کی ہی خطیب نی بیچ اوس چیز کی کہ روایت کے
ہی اوسکو مالک نی بطریقہ نظر بن عبد اللہ ازدی کی مالک سی اور اوس نی
نافع سی اور اونسی ابن عمر سی درباب قول حق تعالی کی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ
لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ کہ کہا اونسی اگر چاہی قبل مین اور اگر چاہی دبر مین اور
روایت کی ہی حسن ابن سفیان نی بیچ مسند اپنی کی اور طبرانی نی بیچ اوسط کے
اور حاکم نی اور ابو نعیم نی مستخرج مین ساتھہ سند حسن کی ابن عمر سی کہا اونسی
نہین نازل کی گئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر آیہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ گر واطی
رخصت دینی مقاربت دبر کی اور روایت کی ہی ابن جریر اور طبرانی نی بیچ اوسط
کی اور مردویہ اور ابن بخار نی ساتھہ حسن کی بدرستیکہ ایک مرد نی مقاربت
کی عورت اپنی سی بیچ دبر کی کی زمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس
انکار کیا اوسکو لوگون نی یعنی بد جانا اوسکو اور کہا اونہین لوگون نی کہ بس
حرکت سی باز رہو پس اوسوقت مین حق تعالی نی نازل کیا نِسَآؤُكُمْ
حَرْثٌ لَّكُمْ یہہ اور روایت کی ہی خطیب نی بیچ اوس چیز کی کہ روایت
کیا ہی اوسکو مالک نی بطریقہ احمد بن حکم عبیدی سی مالک سی اور اوس نے
نافع سی اور اونسی ابن عمر سی کہ کہا اونسی کہ آئی ایک عورت انصار سی طرف
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ شکوہ کرتی تہی شوہر اپنی کا پس نازل کیا خدا نے
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ اور روایت کیا ہی نسائی اور ابن جریر نی طریقہ زید بن اسلم سی
اور اونسی ابن عمر سی بدرستیکہ ایک مرد نی مقاربت کی عورت اپنی سی بیچ

دبر اوسکی کی پس پایا بیچ نفس اپنی کی حزن اور غم پس نازل کیا نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ
لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ اور روایت کی ہی دارقطنی نی بیچ غرائب مالک
کی طریقہ ابی بشر دولابی سی کہ روایت کی ابو الحرث احمد بن سعید نی اور روایت
کی ہی ابو ثابت محمد بن عبد اللہ مدنی نی کہ حدیث کی مجکو عبد العزیز بن محمد الدراوردی
نی عبد اللہ بن عمر بن حفص سی اور ابن ابی ذیب اور مالک بن انس سی اور ان
سب نی روایت کی ہی نافع سی کہ کہا اونسی کہا مجہسی ابن عمر نی تہام کر
ساتہہ مصحف کی ای نافع پس پڑہا تا آنکہ جس آیہ کو پہونچا نِسَآؤُكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ
أَنَّىٰ شِئْتُمْ کہا مجہسی کہ جانتا ہی تو ای نافع بیچ کس چیز کی نازل ہوئی ہی
یہہ آیت کہا مینی کہ نہین کہا کہ نازل ہوئی ہی بیچ حق ایک مرد انصار کی کہ مقاربت
کی تہی عورت اپنی سی بیچ دبر کی پس بہت بد جانا لوگون نی اسکو پس نازل کیا
اللہ نی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ الآیہ کہا مینی عبد اللہ بن عمر سی کہ
مقاربت کری قبل مین جانب دبر سی کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ نہین بلکہ دبر مین
اور کہا ہی حامد رملی نی بیچ فوائد اپنی کے تخریج دارقطنی مین کہ حدیث کی ہمکو احمد
بن عبد وسما نی اور علی بن جعد نی اور ابن ابی ذیب نی نافع سی اور راو
ابن عمر سی کہا کہ مقاربت کی ایک مرد نی عورت اپنی سی بیچ دبر کی پس نازل
کیا خدا نی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ کہا پس کہا مینی واسطی ابن ابی
ذیب کی کیا کہتا ہی تو بیچ اسکی کہا کہ کہون کا مین بیچ اس آیہ کی بعد چندی کی
اور روایت کی ہی طبرانی نی اور ابن مردویہ اور احمد بن اسامہ نی بیچ

اپنی بی نافع سی کہا کہ پڑہا ابن عمر نی اس سورہ کو پس پہونچا ساتہہ اس آیہ کی
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الآیہ پس کہا کہ آیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کی نازل ہوئی
ہی یہہ آیہ پس کہا اوسنی کہ نہین کہا کہ بیچ اون لوگون مین ہی کہ مقاربت کرتی
تہی عورتون سی بیچ دبر کی اور روایت کی ہی دارقطنی اور دعلج دونون نی بیچ
غرائب مالک کی طریقہ ابی مصعب و اسحق بن محمد القروی سی کہ ان دونون نی
روایت کی ہی نافع سی اور اوسنی ابن عمر سی بدرستیکہ اوسنی کہا کہ اے نافع
تہسک مصحف کو پس پڑہا تا اینکہ پہونچا اس آیہ کو نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ
پس کہا کہ اے نافع آیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کی نازل ہوئی ہی یہہ آیۃ کہا
کہ نہین کہا نازل کی گئی ہی بیچ ایک مرد مین انصار سی کہ مقاربت کی تہی اپنی عورت سی
دبر مین پس پایا بیچ نفس اپنی کی اس امر سی حزن کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نی پس نازل کیا خدا نی اس آیہ کو کہا دارقطنی نی کہ یہہ ثابت ہی مالک سی
اور کہا ہی ابن عبد البر نی کہ یہہ روایت ابن عمر سی صحیح اور معروف اور مشہور
ہی اور روایت کی ہی ابن راہویہ اور ابو یعلی اور ابن جریر و طحاوی نی بیچ مشکل
الآثار کی اور ابن مردویہ نی بسند حسن ابی سعید خدری سی بدرستیکہ ایک مرد نی
مقاربت کی عورت اپنی سی دبر مین پس ملامت کیے لوگون نی اوسے اس امر سی
پس نازل کیا خدا نی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ اور روایت کی
ہی نسائی نی طریقہ یزید بن رومان سی اور راوی ہی عبد اللہ بن عمر سی بتحقیق
کہ عبد اللہ عمر نہین جانتا تہا مضائقہ اس بات مین کہ مقاربت کری مرد عورت

اپنی سی دبر مین اور روایت کی ہی بیہقی نی بیچ سنن اپنی کی محمد بن علی سی کہا
تہا مین نزدیک محمد بن کعب قرظی کی پس آیا نزدیک اوسکی ایک مرد پس کہا اوسنی
کیا کہتی ہو تم بیچ مقاربت کرنی عورت کی دبر مین پس کہا قرظی نی یہہ شیخ
قریش کی ہی سوال کر اس سی یعنی عبد اللہ بن علی بن سائب کی طرف اشارہ
کیا پس کہا اوسنی قذر یعنی نجس اور مکروہ ہی اگرچہ حلال ہی اور روایت کی ہی
ابن جریر نی دراوردی سی کہا کہ کہا گیا واسطی زید بن اسلم کی بتحقیق کہ محمد بن منکدر
نی منع کیا ہی مقاربت سی بیچ دبر زن کی پس کہا زید نی گواہی دیتا ہون مین
اوپر محمد کی مرآئینہ خبر دی ہی مجکو اس امر کی کہ محمد کرتا تہا اوسکو اور روایت کی
ابن جریر نی ابی ملیکہ یا ابن ملیکہ سی بدرستیکہ سوال کیا گیا مقاربت دبر عورت سی پس کہا
بتحقیق مشغول تہا مین ایک جاریہ سی اس عمل مین پس دشوار ہوا مجہپر پس استعمال
کیا مین روغن کو اور روایت کی ہی خطیب نی بیچ راویان مالک ابی سلیمان سی
کہا کہ سوال کیا مینی مالک بن انس سی وطی حلال سی دبر مین پس کہا بالفعل
کیا ہی دہویا ہی مینی سر کو اوس سی اور روایت کی ہی ابن جریر نی بیچ کتاب
نکاح کی طریقہ ابن وہب سی اور راوی ہی مالک سی کہ وطی دبر مباح ہی اور روایت
کی ہی طحاوی نی طریقہ اصبغ بن الفرج سی اور راوی ہی عبد الرحمن بن قاسم
کہا اوسنی کہ نہین جانتا ہون مین کسی مقتدی کو اپنی سی دین مین کہ شک
رکہتا ہو اس مین کہ وطی فی الدبر حلال ہی پہر پڑہا اس آیہ کو نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ
لَّكُمْ بعد اسکی کہا کیا چیز ظاہر تر اس سی ہی اور روایت کی ہی طحاوی اور حاکم

رح مناقب شافعی کی اور خطیب نی محمد ابن عبد اللہ ابن عبد الحکم سی اوسکو شافعی
سی پوچھا وطی فی الدبر سی پس کہا اونسی کہ نہین آئی کوئی حدیث نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی بیچ حلت اور حرمت اوسکی اور قیاس یہہ چاہتا ہی کہ وطی فی
الدبر حلال ہی انتہی کلامہ توضیح مستوجبرائی خدا انصاف کیا چاہئی کہ یہہ سب
روایتیں کتاب اہلسنت وجماعت مین مذکور ہین باوجود اسکی قصد پوشیدہ کرنی
کا کرتی مین چنانچہ فخر الدین رازی نی لکہا ہی کہ سائر ناس نی نافع کی اس روایت
عبد اللہ بن عمر مین تکذیب کی ہی اور فقط اسی روایت کو کہ منسوب عبد اللہ
بن عمر کی طرف ہی ذکر کیا ہی حال آنکہ اور روایتین بہی سوائی عبد اللہ بن عمر
کی آئی ہین چنانچہ عبارت مذکورہ سی ظاہر ہوتا ہی اور عجیب یہہ ہی کہ عبارت
در منثور سی معلوم ہوتا ہی کہ شیخ بخاری نی ذکر کیا ہی کہ وطی فی الدبر عبد اللہ بن عمر
کی نزدیک جائز تہی اور ہر گاہ صحیح بخاری کو ملاحظہ کیا اوسمین لکہا ہی کہ نازل ہوئی
یہہ آیہ فی کذا وکذا اور بعد اسکی پہر ذکر کیا ہی کہ کہا عبد اللہ ابن عمر نی فأتوا حرثکم
انّی شئتم کی بعد کہ قال یأتیہا فی اور متعلق فی کا بیان نہین کیا ہی اور کوئی اور
جہت سوائی پوشیدہ کرنی جائز رکہنی عبد اللہ بن عمر کی اس امر مکروہ کو اونہین معلوم
ہوتا ہی حال انکہ بعضی اوقات مین کنایہ امین ہوتا ہی تصریح سی اور منہہ اسکی پوشیدہ
کرنی سی ظاہر ہوتا ہی کہ کوئی امر تو ایسا شنیع یا مکروہ تہا کہ ذکر اوسکا صراحۃ مکروہ
جانا ہی اور یہہ دو حال سی خالی نہین ہی یا صاحب درمنثور مرتکب کذب کا ہوا ہی کہ
شیخ بخاری کی طرف نسبت اس امر کی کی ہی اور یا راہی اخفا کی اہلسنت وجماعت نی

الفاظ و یہہ عبارت کو کمال نہ لائی اور یہہ احتمال اخیر اقرب بصواب ہی بنا بر روایات سابقہ
کی کہ جنمین تصریح ہی کہ عبد اللہ بن عمر وطی دبر کو حلال جانتا تہا پس بر کا جاہل
علمائی اہل سنت کا ایسا ہو تو ہی انکی جاہلو پر عجب عالمونکا حال یہہ ہی جاہلونکا
ذکر کیا قولہ وقدموا لانفسکم یعنی مقدم کرو واسطی نفسون اپنی کی اوس چیز کو
کہ واجب ہی مقدم رکہنا اوسکا اعمال صالح سی اور باز رہنا محرمات سی یا طلب
فرزند کو اسواسطی کہ فرزند صالح سرمایہ عظیم ہی یا زن صالح نکاح مین لاؤ تا کہ
فرزند شایستہ پیدا ہو حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ ہر گاہ مومن
وفات پائی تمام عمل اوسکی منقطع ہوتی ہین مگر تین چیز کا ثواب بعد مرگ کی بہی باقی
رہتا ہی ایک فرزند صالح کہ اوسکی واسطی دعا کری اور دوسری صدقہ جاریہ
کہ بعد اوسکی باقی رہی مانند پل اور مساجد اور درخت میوہ دار وغیرہ کی اور تیسری
علم ہی کہ لوگ اوسی بہرہ ور ہون اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ پیش کرو
واسطی اپنی اوس فرزند کو کہ فوت ہوگیا ہو تا کہ شفیع تمہارا ہوا اور مہیا کرنی منزل
تمہاری مین کوشش کری قبل از جانی تمہاری کی اوس سرا مین اور حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو شخص کہ تین فرزند نابالغ اوسکی مرگئی ہون
دوزخ مین وہ شخص نہ جائیگا مگر اوس قدر کہ حق تعالی کی قسم صادق آوی کہ اس آیہ
لاملأن جہنم الآیہ سی معلوم ہوتا ہی قولہ ولا تجعلوا اللہ منقول
ہی کہ عبد اللہ رواحہ نی بشیر بن نعمان سی کہ وہ شوہر خواہر اوسکی کا تہا رنجیدہ
ہوا باسم عظیم الٰہی کی قسم کہائی کہ ساتہہ اوسکی گفتگو نہ کرونگا اور مصلح زن و شوہر مین

نہوگا اور نیکی نکرونگا اور راہ مین اور دشمن اوسکی مین اصلاح نکرونگا پس گاہ
کہ لوگون نے کہا کہ حق مین اوسکی احسان کر اور نیکی کر کہا اوسنے کہ مینے قسم
کہائی ہے کیونکر نیکی کرون ساتہہ اوسکی او سوقت مین حق تعالی نے یہہ آیہ
نازل کی کہ نکرو تم خدا کو بہانہ اور متنفل ہر حق و باطل مین اور تقدیر اِن تبروا کی
لان تبروا ہی قولہ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ مراد ساتہہ سوگند لغو کی یہہ ہی کہ بے
اختیار زبان پر جاری ہو جلدی مین اور اوسکو قصد قسم کہانی کا نرہا ہو پس
ایسی سوگند مین گناہ اوسپر نہین ہے لیکن مواخذہ اوس قسم پر کرےگا جو کسب کیا ہو
تمہاری دلون نے یعنی بعمد اور بقصد قسم کہائی ہو پس ایسی قسم مین کفارہ لازم ہے
اور اگر خلاف اسکی کرے تو اسکا مواخذہ ہوگا اور بیان کفارات سورۂ مائدہ
مین مذکور ہوگا اور خدا غفور حلیم ہے یعنی سوگند عمد مین بہی بحلم پیش آتا ہے جلدی
اوسکی عقاب نہین کرتا قولہ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ ایلا معنی حلف کی ہے معنی قسم
کی مروی ہے کہ جاہلیت مین ہرگاہ کوئی مرد عورت اپنی سے نفرت کرتا تہا اور
بنا بر غیرت کی طلاق دینی سے باز رہتا تہا کہ شاید کسی اور کی پاس جاوے پس قسم
کہاتا تہا کہ چندے مقاربت نکرونگا اس صورت مین وہ عورت حیران اور مضطر
ہوتی تہی کہ نہ زمرۂ بیوہ مین داخل ہے اور نہ شوہردار مین حق تعالی نے اوسکو
پسند نکیا اور یہہ آیہ نازل کیا کہ واسطی اون لوگونکی کہ قسم کہاتی ہین ترک جماع
عورتون اپنی سے انتظار کرنا چار مہینی کا ہے قولہ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ یعنی چار
مہینے منتظر رہا چاہیے اگر اس اثنا مین شوہر اوسکا رجوع کرے اور مقاربت عمل مین

لاوے بعد کفارہ دینی کے پس غفور ہے کہ مواخذہ حلف قسم کا نہین کرتا اور ہرگاہ
کہ چار مہینے گذر جاوین اور وہ مقاربت نکرے حاکم شرع کو لازم ہے کہ بعد طلب عورت کے
شوہر کو حکم کرے کہ یا رجوع کرے یا طلاق دے اور اگر باز رہے ان دونوسے تو بعض کہا
جانبی تا اینکہ دو امرون مین سے ایک کو قبول کرے قولہ وَالْمُطَلَّقَاتُ
يَتَرَبَّصْنَ اور مراد مطلقات سے وہ عورتین ہین کہ بالغہ اور مدخولہ ہون اور حاملہ
نہون اور حیض آتا ہو اسواسطی کہ ساتہہ آیات اور اخبار متواترہ کی ثابت ہوا ہے
کہ اگر اس صفت پر وہ عورتین نہون اونکی واسطی یہہ حکم نہین ہے کہ جو اوپر مین
مذکور ہوا ہے اور وہ زنان مطلقہ بعد طلاق کی انتظار کرین کہ تین قروء یا کہ تین
طہر ہے یعنی تین دفعہ پاک ہونا حیض سے اور اوسکو عدۂ طلاق کہتی ہین قولہ
وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ مروی ہے کہ سمعیل بن عبداللہ غفاری نے زن اپنی قتیلہ کو
طلاق دیا اور وہ حاملہ تہی اور سمعیل حمل سے آگاہ نہ تہا اور زن نے بجہت کراہت رجوع
کرنی اوسکی کے اظہار نکیا اور ہرگاہ سمعیل واقف ہوا رجوع کیا زن اپنی کو گہر لیلیا لہذا
حق تعالی نے یہ آیہ نازل کیا وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ الخ قولہ وَلَهُنَّ مِثْلُ
الَّذِي یعنی واسطی عورتونکی حقوق ہین اوپر مردونکی مانند اوس حقوق کی
کہ مردونکو ہے اوپر عورتونکی خوبی معیشت اور نیکی معاشرت مین اس وجہہ سے کہ
زن پاس داری شوہر ہو اور ناموس اوسکی نگاہ رکہے اور صلاحیت اور عفت کی
قدم باہر نرکہی اور تابع رہے اس طرح سے کہ جس ہنگام مین چاہے وطی کرے اوسکی مگر وقتیکہ
مانع شرعی ہو مثل ایام حیض وغیرہ کی اور مرد بہی ملاحظہ حال زن کا کرے نفقہ دینی مین

اور حسن خلق ہن اور تعلیم کرنی اوس چیز مین کہ جو متعلق ہو زن کی قولہ درجۃ
بعضون نی معنی درجہ کی فضیلت کی کہی ہین ایک اوس فضیلت سی یہہ ہی کہ عورت
پر جو واجب شوہر کی اطاعت کرے اور بعضون نی تخلیہ کی معنی کہی ہین یعنی ہرگاہ
کہ شوہر واسطے مکان کو خلوت کردے تو اوسکو مانع مقاربت ہو اور بعضون نی یہہ کہا ہے
کہ عورت بہی مثل مرد کی لذت اوٹہاتی ہی مقاربت سی اور واسطی مرد کی ایک زیادہ
فضیلت کی بسبب نفقہ دینی کی اور محافظت کرنیکی اور وہ چند ہونی میراث مرد
اور زیادتی عقل کی خبر مین ہی کہ زن ابن حنبل نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے استفسار
کیا کہ یا رسول اللہ حق عورتونکا مردونپر کیا ہی فرمایا کہ سخنان سخت و برداونکی
سنیں اور اونکو رنج نہ دے اور بملائمت اور مہربانی ساتھ اونکی زندگانی کرے اور
جو کچھ کہ آپ کہاوے اونہین اونکو بہی کہلاوے اور پہناوے اور اونسی دوری
نکرے میمونہ کہ زنان حضرت رسالت سی تہین روایت کی ہی کہ وہ حضرت فرماتے
تہی کہ بہترین مردونکی امت میری سی وہ ہین کہ با حسن وجوہ عورتونسی معاشرت
کرتے ہین اور بہترین زنان امت میری سی وہ ہین کہ با حسن وجوہ اپنی شوہرونسے
سلوک کرتی ہین اور جو عورت کہ ساتھ شوہر کی اسطرحسی زندگانی کرے
حق تعالی ہر شبانہ روز مین اجر ہزار شہید کا اوسکو عنایت کرتا ہی اور اوسکو
حور عین دیتا ہی اور ہر روز کی ثواب [illegible]

[illegible]

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ
طلاق دو بارہی پس رکہنا ہی عورتونکو ساتھ نیکی کی یا چہوڑ دینا ہی ساتھ نیکی کی
وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ
اور نہیں حلال ہی واسطی تمہاری کہ لو تم اوس چیز سی کہ دیا ہی تم نی اونکو کوئی چیز مگر یہہ کہ
يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ
خوف کرین دونو اس بات کا کہ قائم نکرینگی وہ دونو احکام خدا کو پس اگر ڈرو تم اس بات کو کہ قائم نکرینگی احکام
اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ
خدا کو پس نہین ہی گناہ اوپر اون دونو کی بیچ اوس چیز کی خلع کیا ہی عورت نی عوض اوسکی یہہ احکام
اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ
خدا کی ہین پس تجاوز نکرو اوس سی اور جو شخص کہ تجاوز کرے حدود خدا سے پس وہ لوگ
هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى
وہ ہین ظلم کرنی والی پس اگر طلاق دی اوسکو پس حلال نہین ہی واسطی اوسکی بعد اوسکی یہانتک کہ
تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ
وہ نکاح کرے ساتھ غیر شوہر اول کی پس اگر طلاق دی اوسکو شوہر دوسرے پس نہین ہی گناہ اوپر اون دونو کی یہہ کہ
يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ
رجوع کرین وہ دونو اگر ظن غالب کہین کہ قائم کرینگی وہ دونو احکام خدا کو اور یہہ حدود خدا کی ہین
يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
کہ بیان کیا ہی اوسکو واسطی اون لوگونکی کہ جانتی ہین اور جسوقت کہ طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچین وہ عورتین مدت اپنی کو

فامسکوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف و
پس نگاہ رکہو اونکو ساتہہ نیکی کی یا رہا کرو اونکو ساتہہ نیکی کی
لا تمسکوهن ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذلک فقد
اور نہ بازرکہو تم اونکو واسطی ضرر پہونچانیکی تا ظلم کرو تم اونکو اور جو شخص کریگا ایسا پس تحقیق
ظلم نفسه ولا تتخذوا آیات الله هزوا واذکروا نعمت الله
ظلم کیا اوسنے اپنی جانکو اور نہ لو تم آیات خدا کو ہنسی اور یاد کرو نعمت خدا کو
علیکم وما انزل علیکم من الکتاب والحکمة یعظکم به
جو اوپر تمہارے ہی اور جو کچھ نازل کی ہی تمہارے اوپر قرآن سی اور حکمت سی وعظ کرتا ہی تمکو ساتھ اوسکے
واتقوا الله واعلموا ان الله بکل شیء علیم
اور خوف کرو خدا کا اور جانو تم بدرستیکہ خدا ساتہہ سب چیز کی دانا ہی

قوله الطلاق مرتان منقول ہی کہ جاہلیت مین عدد طلاق کے پہر رجوع کرنا تہا
اور اکثر ہوتا تہا کہ زن کو طلاق دیتی تہی اور ہر گاہ انقضای عدت قریب ہوتی
تہی رجوع کرتی تہی اور بار دیگر طلاق دیتی تہی ایک ورایک عورت نزدیک عائشہ
کی آئی اور شوہر کی کہ ہمیشہ اوسکو طلاق دیتا تہا شکایت کی اور یہہ حکایت جمیع
شریف حضرت کی پہونچی اوس وقت مین یہہ آیت آئی کہ الطلاق مرتان یعنی طلاق
رجعی دو دفعہ ہی فامساک بمعروف او تسریح باحسان یعنی نگاہ رکہنا ساتہہ نیکی
ہی بعد دو طلاق کی وقتی کہ رجوع کری مرد ساتہہ نیکی معاشرت کی قوله ولا یحل لکم
مردی کی ہی کہ ثابت بن قیس اپنی جورو کو بہت دوست رکہتا تہا اور نام اوسکا جمیلہ

تہا بیٹی ابی کی اور ہمشیرہ عبد الله بن ابی سلول کی اور زوجہ اوسکی اوس سی
دشمنی رکہتی تہی اور کسی وجہ سی اوس سی سازش نکرتی تہی ایک روز حضرت کی
پدر اپنی کی شکایت شوہر کی کی پدر نی کچہہ التفات نکیا دوسری دن پہر شکایت کی
پدر نی کہا کہ جا جانا شوہر مین اور دلجوئی اوسکی کر اور راضی کر اوسکو پہر کا کہا
کہ پہر نہین سنتا خدمت حضرت رسالت مین آئی اور کہا کہ یا رسول الله بہت کراہت
رکہتی ہون مین شوہر سی بخدا کہ سر میرا اور ثابت کا کبہی جمع ہوا مر فرمائیی کہ تا مجکو
طلاق دی حضرت نی ثابت کو طلب کیا اور فرمایا کہ یہہ زن تیری کیون شکایت
کرتی ہی کہا اوسنی کہ یا رسول الله قسم خدا کی کہ تجکو بحق خلق پر بہیجا ہی کہ مین روی
زمین پر کسیکو اس سی زیادہ دوست نہین رکہتا زن نی کہا کہ یا رسول الله سچ
کہتا ہی اور مین اوسکو سرزنش نہین کرتی ہون دین کی جہت سی یا جہت خلق
اور حسن معاشرت سی لیکن جہت اسکی یہہ ہی کہ بہت سیاہ ہی اور کوتاہ قد
اور قبیح منظر ہی ایسی سی کراہت رکہتی ہون مین اگر طلاق مجہی نہ دیگا تو خوف ہی
کہ مجہہ سی وہ امر صادر ہو کہ موجب ہلاکت میری کا ہو حضرت نی ثابت کو کہا کہ کیا
کہتا ہی تو کہا کہ یا رسول الله ایک نخلستان بعوض مہر کی دیا ہی مینی فرمائی
کہ مجہی پہیر دی تا طلاق اوسکو دون مین ان نی کہا کہ یا رسول الله مین نخلستان
تو کیا بلکہ ساتہہ اور کچہہ زیادہ کر کی حوالہ کرون حضرت نی فرمایا کہ یہی نخلستان
کافی ہی اور کچہہ نہ دی زن نی نخلستانکو رد کیا اور مرد نی طلاق دی اور اسکو
خلع کہتی ہین اور اول اسلام مین کہ خلع واقع ہوا یہہ تہا اور اوس وقت مین یہہ آیت

نازل ہوئی کہ جو کچھہ کہ تمکو دیا ہوئی تمو اوس سی بعوض طلاق کی مگر یہہ کہ جانو
کہ رعایت حقوق کی نکر سکوئی قولہ حُدُوْدُ اللهِ یعنی پس اگر ڈرو تم ایسی
احکام شرع با ازواج لبعضی امارات سی کہ نہ اقامت کرینگی مرد و زن حکمہای
خدا کو در باب زوجیت کی پس نہیں گناہ ہی اون دونو پر بیچ اوس چیز کی کہ
دی ہو عورت نی مرد کو واسطی نکل جانیکی عقد نکاح سی بطریقہ خلع کی اور بیچ
طلاق دینی مرد کی اوس عورت کو اس صورت مین یہہ احکام مذکورہ طلاق اور
رجوع اور خلع سی حدود خدا کی ہین پس نہ تجاوز کرو اونسی اور جو شخص کہ تجاوز کرے
حدود خدا کسی پس وہ گروہ ظالمون سی ہی پس اگر طلاق دی مرد عورت کو
بعد دو طلاق کی پس نہیں حلال ہوتی ہی وہ عورت واسطی اوسکی بعد
طلاق سوم کی تا وقتیکہ نکاح کری اور سی سوائی شوہر اول کی اور مباشرت کرے
کری منقول ہی کہ دختر عبد الرحمن قرظی کو تین طلاق اوسکو رفاعہ نی دی تہی بعد
اسکی عقد شوہر دیگر مین آئی تبہی شوہر اول نی چاہا آشتی کرنی کو قبل از مباشرت شوہر
ثانی کی حضرت نی منع کیا اور فرمایا کہ چاہتی ہی تو کہ پہر شوہر اول سی رجوع
کری اور حال آنکہ لذت جماع شوہر دوسری کی حاصل نہیں ہوئی اور شوہر دوسرے
نی بہی لذت جماع کی تجہسی نہیں پائی یعنی بدون مباشرت شوہر دوسری کی رجوع
کرنا درست نہیں ہی اور حکمت اس منع مین یہہ ہی تا لوگ بار بار طلاق دینی مین
مضر نہون قولہ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ یعنی رہا کرو اور ترک کرو اون عورتونکو
تا آنکہ عدہ سی باہر آوین اور رہا کہ نفس اپنی کی ہوون بطریق نیک رہا کرنیکی تم

کہ ہر گاہ قریب ہو انقضائی عدہ تو رجوع کرو اونسی بقصد ضرر پہونچانیکی اور ابتداً عقوبت
فرماتا ہی وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ حق تعالی
لعنت کرتا ہی کہ جو مسلمان کہ مضرت یا مکروہ پہونچاوی اور مراد معروف سی اس
مقام مین حق یا عقل یا شرع ہی امر معروف اسواسطی کہتی مین کہ معرفت اسکی
صحت کی حاصل ہو بخلاف منکر کی کہ اوسمین معرفت عدم صحت کی ہوتی ہی
پس جس چیز کی معرفت صحت معلوم ہو وہ معروف ہی اور جسکی عدم صحت معلوم ہو
وہ منکر ہی قولہ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللهِ یعنی یاد کرو نعمت خدا کو کہ تمکو عطا کی ہی
از انجملہ ایک نعمت تشریف اسلام ہی اور بعثت سید انام کی اور آسانی تکلیف
احکام مین خصوصاً در باب نکاح اسواسطی کہ شرایع امم سابقہ مین جسکو زوجہ [illegible]
عورتسی نکاح درست تہا مگر پیغمبرونکو اور شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ مین چہار
عورت تک نکاح درست ہی و امم سابقہ مین رجعت بعد طلاق [illegible]
نکاح اونسی درست نہوتا تہا حال آنکہ شرع محمدیہ مین رجعت بعد طلاق اول و دوم کی و نکاح [illegible]

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اور جب کہ طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچیں وہ عورتیں مدت عدہ اپنی کو پس نہ منع کرو تم ان کو
أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ
اوسی نکاح کرین شوہران سابق اپنی کو وقتی کہ راضی ہوں شوہران اور زنان درمیان اپنی ساتہہ نیکی کی وہ چیز کہ مذکور ہوئی
يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ
پند دیا جاتا ہی ساتہہ اوسکی وہ شخص کہ ہو تم مین کہ ایمان لایا ہو ساتہہ خدا کی اور روز قیامت کی یہہ نصیحت [illegible]

أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

پاکیزہ تر ہی واسطی تمہارے اور زیادہ ستھرا اور خدا جانتا ہی اور تم نہیں جانتی ہو تم

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ

اور ماوران دودھ دیویں اولاد اپنی کو دو برس کامل واسطے اوسکے

أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ

کہ چاہی تمام کرنی مدت دودھ پلانیکو اور اوپر پدران کی ہی رزق دودھ پلانی والیوں کا اور کپڑا اونکا

بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ

بطریق معمول نہیں تکلیف دیجاتی ہی نفس مگر قدر طاقت اپنی کی نہ ضرر پہنچا دی والدہ

بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ

ساتھہ فرزند اپنی کی اور نہ والد ساتھہ فرزند اپنی کی اور اوپر وارث کی ہی مانند اسکی

فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ

پس اگر چاہیں ماں باپ جدا کرنیکو رضامندی طرفین سی اور مشورت سی پس نہیں ہی گناہ

عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

اوپر اون دونوں کی اور اگر چاہو تم دودھ پلوانا اولاد اپنی کو پس نہیں گناہ اوپر تمہاری

إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ

وقتیکہ تم آنا دو وہ چیز کہ مقرر کی ہی تم نی بوجہ نیک کی اور ڈرو تم خدا سی اور جانو تم بدرستیکہ خدا

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا

ساتھہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم بینا ہی اور وہ لوگ کہ مرجاویں تم میں سی اور چھوڑ جاویں زنان اپنی کو

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ

انتظار کرینگی ساتھہ ذات اپنی کی چار مہینے اور دس دن پس وقتیکہ تمام ہووی عدت اونکی

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

پس نہیں گناہ ہی اوپر تمہارے بیچ اوس چیز کی کہ کریں بیچ نفسوں اپنی کی ساتھہ نیکی کی

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ

اور خدا ساتھہ اوس چیز کی کہ عمل میں لاتی ہو تم جانتا ہے اور نہیں گناہ ہی اوپر تمہاری بیچ اوس چیز کی کہ اشارہ کرو تم

بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ

ساتھہ اوسکی خواستگاری عورتوں کی کہ عدت میں ہیں یا پوشیدہ کرو تم بیچ نفسوں اپنی کے جانتا خدا کہ تحقیق تم

سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا

قریب ہی کہ یاد کروگے تم اونکو اور لیکن نہ وعدہ کرو تم اونسی جماع کا مگر یہ کہ کہو تم

قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ

سخن نیک اور نہ قصد کرو تم باندھنا نکاح کا تا اینکہ پہونچی عدت تمام

أَجَلَهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَ

مدت اپنی کو اور جانو تم بدرستیکہ خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ بیچ دلوں تمہاری کی ہی پس ڈرو خدا کو اور

اعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

جانو تم بدرستیکہ خدا بخشنے والا ہی بردبار ہی

فوائد ولذا اطلقتم النساء منقول ہی کہ جمیلہ دختر یسار کو کہ ہمشیرہ معقل کی تہی

ابو دحداح شوہر اوسکی نی طلاق دیا اور ترک کیا تا اینکہ عدت اوسکی منقضی ہو بعد

اوسکی ارادہ نکاح کیا برادر اوسکا متصل غضب مین ہوا کہ خواہر اپنی کو اوس سی
تزویج کیا اور اوس سی پھرتی کی کہ اوسکو طلاق دیدی اور اب ارادہ نکاح کرتا ہی
قسم بخدا ہرگز اوسکو تزویج نکرونگا اوسوقت حق تعالی نی یہہ آیت نازل کی کہ ہرگاہ
کہ طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچین نہایت مدت اپنی کو یعنی عدت اونکی تمام
ہو پس منع کرو تم اونکو کہ نکاح کرین شوہران اپنی سی وقتی کہ راضی ہوں شوہران
اور زنان درمیان اپنی ساتھہ وجہ مشروع کی مانند نکاح حلال اور مہر جائز اور حسن
معاشرت کی وہ چیز کہ ذکر ہوئی پند دیا جاتا ہی اوس سی وہ شخص کہ ہو تم مین
سی کہ ایمان لایا ہو بخدا اور بروز قیامت یہہ نصیحت لینا تمہارا پاکیزہ ہی واسطی تمہارے
از روی معاشرت اور زندگانی کی اور طہارت ہی نجاست گناہ سی کہ وہ اندیشہ
گناہ کا ہی اور خدا جانتا ہی صلاح مردون اور زنان کی کہ رغبت ملکر نکاح کرتی
حال انکہ تم نہین جانتی ہو مروی ہی کہ معقل نہایت مرد صالح اور خدا ترس تہا ہرگاہ
پیغمبر خدا نی یہہ آیت تلاوت کی گریہ آغاز کیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ابی امر
توبہ کی مین بعد کفارہ قسم کی خواہر اپنی ابو دحداح سی تزویج کی اور معنی عضل لغت
حبس کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی منع کی ہین اور بعضون نی معنی تنگ
کرنی کہی ہین قولہ وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ ہرگاہ حق تعالی نی اول طلاق
کا ذکر کیا ہی بعد اسکی احکام اطفال کی اور ترتیب کرنی اور شیر دینی کی بیان کری
کہ وہ عورتین کہ مفارقت واقع ہو بسبب طلاق کی درمیان انکی و شوہر کی اور طفل
شیر خوار رکھتی ہون وہ دودہ پلاوین فرزندانی کو دو برس کامل واسطی اوسکی کہ

کہ ارادہ کوی کامل کرنی شیر دہی کو اور اوپر پدران کی ہی رزق اونکا اور لباس اونکا
ساتھہ طریقہ اعتدال کی اور یرضعن سی استحباب معلوم ہوتا ہی بدلیل قول
حق تعالی کی وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ یعنی اگر ارادہ کرو تم شیر دینا کا زنان شیر دہندہ سی فرزندان اپنی کو
پس نہین گناہ ہی اوپر تمہاری وقتیکہ تسلیم کرو تم دودہ پلانی والیونکو وہ چیز
کہ مقرر کی ہی تمنی بطریقہ نیک موافق شرع کی اور ڈرو تم خدا سی درباب [illegible]
یعنی اجرت شیر کی دودہ پلانی والیونسی اور تقصیر کرنی حق فرزندان مین اس
مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ اجورہ دینا مرضعہ کا عوض دو سال مین واجب ہی کہ جسکو
دو سال پلانا منظور ہو اور اختلاف ہی کہ یہہ حد شیر دینی کی سب اطفال کی واسطی ہی یا
بعضونکی ابن عباس نی کہا ہی کہ یہہ اوس طفل کی حق مین ہی کہ چہہ مہینی کا متولد ہو
اور اگر سات مہینی کا ہو تو اوسوقت مین تیئیس مہینی دودہ پلانا ہی اور اگر نو مہینی
ہو تو اکیس مہینی دودہ پلانا ہی اور یہہ امر معلوم ہوتا ہی قول حق تعالی سی کہ
حَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا اور دلالت کرتی ہی اوس پر روایت کہ روایت کی
ہی اصحاب علی نی اس باب مین کہ جو اکیس مہینی سی کم دودہ پلاوی پس
ظلم اوپر طفل کی آتا ہی ثوری اور اصحاب ہمارے نی کہا ہی کہ یہہ حد سب لڑکونکی
ہی قولہ فَلَا جُنَاحَ یعنی نہین گناہ ہی اوپر تمہاری ای حکام شرع کی یا وارثان
اور اولیاں اونکی یا شوہران اونکی اور بعد اسکی کہ حق تعالی فرماتا ہی وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ اغیان نکاح مین اور تعریض ضد تصریح کی ہی

یعنی بولنا ایسی کلام کا کہ متضمن ہو دلالت اوسکی مراد پر مِنْ خِطْبَةِ
اوس ذکر کو کہتی ہین کہ جس سی خواہش نکاح معلوم ہو سَتَذْكُرُونَهُنَّ
یعنی قریب ہی کہ یاد کرو تم اور یاد اون عورتونکو اونسی نہین ممکن کہ اونسی اظہار
رغبت کا نکرو واسطی خوف اس امر کی کہ کوئی اور نکاح اونسی کری بنابر
اس مصلحت کی خدانی بکہنا یہ درست رکہا خواہش کا ری اون عورتونکی اور معنی
اونکا یہ شرائط ہین تمین وجہین مین ایک پوشیدہ کرنا یہ نفس کی اور دوسری [illegible]

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ
نہین گناہ کچھ اوپر تمہاری اگر طلاق دو تم عورتونکو جب تک نہ جماع کیا ہو تمنی اونکو یا
تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى
معین کیا ہو تمنی واسطی اونکی مہر واجب اور فایدہ مند کرو تم اونکو اوپر تونگر کی ہی بقدر اوسکی اور اوپر
الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ○
تنگدست کی بھی بقدر اوسکی فایدہ دینا ساتھہ نیکی کی اور حق ہی اوپر نیکوکارونکی
وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ
اور اگر طلاق دو تم اونکو قبل اسکی کہ جماع کیا ہو تمنی اونکو حالانکہ تحقیق مقرر کیا ہو
فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ
مہر واجب کو پس نصف ہی واجب اوسکا کہ جو مقرر کیا ہی تمنی مگر یہ کہ بخش دیوین وہ عورتین یا بخش دیوی
الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ
وہ شخص کہ ہاتھہ اوسکی باندھنا نکاح کا ہی اور بخشنا تمہارا اور دینا عفو نزدیک تر ہی واسطی پرہیزگاری

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○
اور نہ بھلا دو تم احسان کو درمیان اپنی بدرستیکہ خدا ساتھ اوسکی کہ عمل کرتی ہو تم دیکھنیوالا ہی
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ
ہمیشگی کرو اوپر نمازہای فریضہ کی اور نماز درمیان کی اور کھڑی رہو واسطی خدا کی
قَانِتِينَ ○ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا
چپکی رہنیوالی … پس اگر ڈرو تم پس پیادہ ہو کر یا سوار ہو کر پس جب امن مین ہو تم پس یاد کرو
اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ○ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ
خدا کو جسطرح سی کہ تعلیم کیا اوسنی تمکو اوس چیز کو کہ نہ تہی تم کہ جانتی تم اور جو شخص کہ وفات دیی جاتی
مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا
تمسی اور چھوڑ جاوین جوروان کو لازم ہی اوسکو وصیت واسطی جورؤن اپنی کی نفقہ دینی کو
إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي
ایکسال نہ نکال دینا اونکا پس اگر نکل جاوین بعد ایکسال کی پس نہین گناہ … اوس چیز کی کہ کرین بیچ
أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ
ذات اپنی کی نیکی سی نکاح سی اور حق تعالی غالب ہی حکمت والا ہی اور واسطی زنان طلاق دیگی ہوئی
مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ○ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ
فایدہ دینا ہی ساتھ نیکی کی اعتدال کی ہی حق واجب اوپر پرہیزگارونکی اسطرح سی بیان کرتا ہی خدا
لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ ع
واسطی تمہاری احکام اپنی کو شاید کہ تم سمجھو

قوله لا جناح منقول ہی کہ عادت عرب کی یہہ تہی کہ اگر طلاق دیتی تہی تو بعد
مراجعت کرتی تہی رسول خدا اسکو پسند نکیا اور فرمایا کہ کیا ہی اس قوم کو کہ احکام
خدا کو بازی سمجہتی ہین چاہتی عورتون کو طلاق نہ دین مگر وقتیکہ تہم ہوئی ان کی دلکی
اونسی حاصل ہو صحابون نی اوسوقت گمان کیا کہ بعوض ہر طلاق کی کہ ہم سی واقع
ہوا ہی گنہگار ہوئی حق تعالی نی واسطی دور ہونی اس وہم کی یہہ آیت نازل کی
کہ نہین گناہ ہی اوپر تمہاری اگر طلاق دو تم عورتون کو جب تک کہ نہ جماع کیا ہو تمنی
اون سی یا معین کیا اونکی یا معین کیا ہو تمنی واسطی اونکی مہر واجب کو اور فائدہ مند کرو
اونکو بعد طلاق کی مروی ہی کہ ایک مردنی انصار سی ایک عورت سی نکاح کیا اور صیغہ
عقد مین ذکر مہر نکیا اور قبل از دخول اوسکو طلاق دیا اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
سید عالم نی فرمایا کہ اوسکو فائدہ مند کر اگرچہ ایک تاج ہو بالجملہ حاصل یہہ ہی کہ متعہ دینا
اوسکو واجب ہی اور فائدہ دینا بقدر حال طلاق دینی والی کی ہی قوله علی الموسع قدره
یعنی یہہ فائدہ مند کرنا حق واجب ہی اوپر نیکو کارونکی اور فقہانی تصریح کی ہی کہ متعہ
اوپر غنی کی دینا اسپ کا یا جامہ قیمتی کا یا دس دینار طلا کا ہی اور اوپر متوسطہ کی پانچ
دینار کا یا جامہ میانہ کا اور اوپر فقیر کی ایک دینار یا ایک انگشتری ہی صلوة
الوسطی یعنی مداومت کرو ادای نماز ہائی فریضہ پر اونکی وقتون مین ساتہہ ملاحظہ
کرنی شروط اور آداب اونکی کی خصوصا اوس نماز کو کہ نماز ہائی پنجگانہ مین متوسط ہی
یا وہ نماز کہ زیادتی اور فضیلت رکہتی ہی بقیہ نمازہا پر اور صلوہ وسطی مین کئی اقوال ہین
ایک یہہ ہی کہ نماز ظہر مراد ہی یہہ زید بن ثابت اور ابن عمر اور ابی سعید خدری اور

سلمہ اور عایشہ سی مروی ہی اور ابی جعفر اور ابی عبداللہ علیہ السلام سی منقول ہی
اور یہہ قول ابی حنیفہ اور اونکی اصحاب کا ہی اور ذکر کیا ہی بعضی کتب زیدیہ نی کہ روز
جمعہ مین نماز جمعہ مراد ہی اور ظہر مراد اور دونون مین ہی اور روایت کیا ہی اسکو علی
علیہ السلام سی اور تحقیق کی نماز ظہر وسط النہار مین واقع ہی اور اول نماز سی ہی کہ
واجب کی گئی ہی منقول ہی علی بن ابیطالب علیہ السلام سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حق تعالی نی فلک دنیا مین ایک حلقہ خلق کیا ہی کہ ہر گاہ آفتاب
اوس سی زائل ہوتا ہی تمام چیزین تسبیح حق تعالی کی کرتی ہین اور حکم کیا ہی خدا نی
اس ساعت مین ادا کرنی نماز کو اور یہہ ساعت ایسی ہی کہ کشادہ کئی جاتی ہین درہای
آسمان کی اور بند نہین ہوتی ہین تا اینکہ نماز ظہر ادا کرین اور اس ساعت مین دعا قبول
ہوتی ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ مراد نماز عصر ہی عباس اور حسن سی یہہ مروی ہی
اور مروی ہی علی علیہ السلام سی اور ابن مسعود سی اور قتادہ سی اور ضحاک اور
ابی حنیفہ سی اسطرحسی صاحب مجمع البیان نی لکہا ہی اور مصنف مدارک نی لکہا ہی کہ یہہ
قول ابی حنیفہ اور جمہور کا ہی اور صاحب خلاصة المنہج نی یہہ لکہا ہی کہ اکثر صحابہ اسی
طرف گئی ہین اور یہی قول اصح اور اشہر ہی اور دو طرف مین اوسکی دو نماز ہین
کہ جس مین قصر درست ہی ایک نماز ظہر اور ایک نماز عشا اور دو نماز ایسی ہین کہ
جسمین قصر درست نہین ہی ایک نماز صبح اور ایک نماز مغرب اور تیسرا قول یہہ ہی
کہ مراد نماز مغرب ہی یہہ ابن قبیصہ سی مروی ہی اسواسطی کہ نمازون مین قصر
بہی نہ طویل ہی اور یہہ ثابت کی ہی ثعلبی نی بسند خود عایشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ افضل نماز نزدیک خدا مغرب ہی کہ نہین کم کیا اوسکو خدا نی
مسافر اور غیر مسافر سی شروع کیا ہی خدا نی ساتہہ اسکی نماز شب کو اور ختم کیا ساتہہ اسکی
نماز دن کو پس جو شخص کہ ادا کری نماز مغرب کو اور بعد اسکی دو رکعت نماز
ادا کرے حق تعالی واسطی اوسکی جنت مین ایک قصر بناتا ہی اور جو شخص کہ بعد اسکی چار
رکعت ادا کری گناہ بیس برس یا چالیس برس اسکی کا عفو کرتا ہی اور چوتہا قول یہ ہی
کہ نماز عشا مراد ہی اور یہہ بعضو لنسی مروی ہی اسواسطی کہ یہہ نماز ایسی ہی کہ اسکی دو
طرف مین دو نماز مین کہ جسمین قصر درست نہین ہی یعنی نماز مغرب اور نماز صبح
اور روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ جو شخص نماز عشا اگر جماعت مین ادا کرے حال
مثل اوس شخص کی ہی کہ نصف شب اسطی عبادت کی کہڑا رہی اور جو شخص کہ نماز
صبح ادا کری جماعت مین مانند اوس شخص کی ہی کہ تمام شب اسطی عبادت کی قائم رہی
اور قول پنجم یہہ ہی کہ مراد نماز صبح ہی یہہ مروی معاذ اور ابن عباس اور جابر بن
عبد اللہ اور عطا اور عکرمہ اور مجاہد سی ہی اور یہہ قول شافعی کا ہی اور کہا
انسبہون نی ہی کہ نماز ہای لیلی اور نہاری کی درمیان مین ہی اور نماز کی شب اور
روز شی وز کی درمیان مین ہی اور نماز منفرد ہی کہ دو طرف جمع ہوتی ہی اور دلالت
کرتا ہی اسپر قول حق تعالی کا اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا یعنی گواہی دیتی ہین
اوسکو فرشتگان شب اور فرشتگان روز اور دیوان شب اور دیوان روز مین
لکہی جاتی ہی اور دلالت کرتی ہی اسکو آخر آیت کی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ یعنی
کہڑی ہو تم بیچ اوسکی درحالیکہ قنوت پڑہنی والی ہو اور روایت کی ہی عطا نی کہا

کہ نماز صبح پڑہی ہمنی بیچ مسجد بصرہ کی ساتہہ ابن عباس کی اور قنوت پڑہا بیچ اوسکی قبل
رکوع کی اور بلند کیا دونو ہاتہون کو پس ہرگاہ کہ فارغ ہوئی کہا یہہ صلوات وسطی ہی
کہ حکم کیا ہی خدا نی ہمکو کہڑی ہون بیچ اسکی درحالیکہ قنوت پڑہنی والی ہون نقل
کیا ہی اوسکو ثعلبی نی بیچ تفسیر اپنی کی اور روایت کی ہی باسناد خود مرفوعا انس سی
کہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قنوت پڑہتی تہی نماز صبح مین تا اینکہ دنیا سی انتقال
کیا اور معنی قنوت لغت مین ہمیشگی کرنا امر پر اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی الطاعت
کی ہین اور یہی معنی مداومت کی ہین دعا پر اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی قنوت کی یہہ ہین
کہ ذکر کرنا خدا کا ہی درحالت قیام اور قول ششم یہہ ہی کہ مراد ایک نماز ہی نمازہای
پنجگانہ سی کہ نہین معین کیا ہی خدا نی اور پوشیدہ کیا ہی اوسکو جملہ بیچ نمازہای مفروضہ مین
تا محافظت کرین سب نمازونکی جیسطرحسی کہ پوشیدہ کیا ہی لیلۃ القدر کو شبہای ماہ رمضان مین
اور جیسا اسم اعظم اپنی کو پوشیدہ کیا ہی اور اسما مین قولہ فَاِنْ خِفْتُمْ اور نماز
خوف دو رکعت ہی سفر اور حضر مین مگر مغرب کہ وہ تین رکعت ہی اور مروی ہے
کہ علی علیہ السلام نی لیلۃ الہریر مین نماز ای پنجگانہ کو باشارہ ادا کیا تہا اور بعضون
نی کہا ہی کہ تکبیر ادا کی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی جنگ احزاب مین نماز باشارہ
پڑہی تہی اور اگر اہل نماز کو بجماعت ادا کرین تو کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ ماموم دو
فریق ہوون ایک فریق سامنا مخالف کا کری اور ایک فریق ساتہہ امام کی نماز ادا
کری اور ادا کرنا دونو فریق کا نماز کو ساتہہ پیش نماز کی دو طرحسی ہوسکتا ہی
ایک یہہ ہی کہ ہرفریق کی واسطی پیش نماز مکرر نماز پڑہیگا اور اوسکو نماز بطن النخل کہتی ہین

اور دوسری طرح یہہ ہی کہ اگر دشمن غیر جہت قبلہ مین ہو اور خوف ہو کہ اگر سارے لوگ
نماز کو ادا کرین تو دشمن ہجوم کرینگی پس اس صورت مین ایک فریق مقابلہ دشمن مین
ہو اور فریق ثانی نماز کو ساتھ امام کی ادا کری ایک رکعت اور امام دوسری
رکعت کی واسطی کھڑا ہو اور وہ لوگ چلا گیا یہہ فریق ایک رکعت ادا کرکی مقابلہ دشمن کو
جاوین اور وہ فریق ثانی اوس دوسری رکعت مین داخل ہون امام اپنی تشہد کو طول
دیگا تا اینکہ وہ دوسری رکعت ادا کرکی سلام مین پیش نماز کی ساتھ شریک ہون
اور اگر نماز مغرب ہو تو فریق اول کی ساتھ ایک رکعت اور فریق ثانی کی ساتھ
دو رکعت بطریق اول کی اور اس نماز کو ذات الرقاع کہتی ہین اور اگر نوبت
سیف کشی کی پہنچی تو ادا کرنا نماز بحد امکان ہی خواہ در حالت قیام ہو خواہ در حالت
چلنی کی ویا در حالت سواری اور اگر ممکن ہو تو قربوس زین پر سجدہ کری والا
اشارہ سی اور جسقدر کہ ممکن ہو جانب قبلہ متوجہ ہو والا قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر فقط
تکبیرۃ الاحرام کہہ لی اور اگر اشارہ سی بہی ادا کرنا ممکن نہو بعوض دو رکعت کی دو تکبیر
اور بعوض تین رکعت کی تین تکبیر اور بعوض رکوع و سجود اور قراءت کی ایک تسبیحات
اربع کافی ہی اور در صورت امکان مذکورین والا تیمم اگر خاک یا زمین میسر ہو والا
ایال اسپ پر یا نمدزین پر یا غیر اسکی اور خوف دزد اور درندہ اور سیل اسی قبیل
داخل ہی اور اس نماز کو نماز مطاردہ کہتی ہین اور موتحل یعنی جو کہ کل مین پھنس گیا ہو
اور غریق نماز پڑہین کی بحد امکان اشارہ سی اور ان دونو کو قصر کرنا نماز مین درست نہین ہی
مگر یہہ حال سفر مین یا خوف مین لاحق ہو در حال جمع [illegible] کی ہی مثل صحاب کہ جمع [illegible]

کی وقیام جمیع قائم کی اور معنی اسکی یہہ مین برپا ہو خواہ چلتی ہو خواہ ٹھہری ہو اور کہا ابن
بابک کی ہی مانند فرسان جمیع فارس کی اور جیر جمع جایر کی اور ایک جیر کی ہو اور معنی
بابک [illegible] یتوفون منقول ہی کہ رسم عرب مین یہہ تہا کہ وہ عورتین کہ جنکا
شوہر مر جاتا تہا ایک سال عدت رکہتی تہین اور جا بجاے کہنہ اختیار کرتی تہین ساتھ
ترکہ میت کی اور وارثان شوہر کی ساتھ بسر کرتی تہین یا ورثہ ایک گہر اسکی واسطی
بناتی تہی اوسی مقام مین اور اگر صحرانشین ہوتی تہی تو پلاس سی ایک خانہ بعد
بناتی تہی اور ایک سال اوس گہر سی باہر نہ آتی تہی اور نفقہ وارثان شوہر اوس
مدت تک دیتی تہی اور جسوقت اوس گہر سی باہر آتی تہی تو نفقہ ساقط کرتی تہی پس جبکہ
حضرت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ مدینہ مین تشریف لائی حکم ابن حارث طائفی ساتھ
آنحضرت کی مدینہ مین آیا تہا انتقال کیا اور ایک زوجہ اور ایک فرزند اور ماں در پدر
چہوڑ گیا حضرت نی ترکہ اوسکا سوائی زوجہ کی اور سب پر تقسیم کیا اور ارشاد کیا
کہ بقدر یک سال نفقہ اوسکی ترکہ مین سی دیا جاوی اوس وقت یہہ آیت نازل ہوئی
يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ الخ اور مراد یتوفون سی وہ لوگ ہین کہ قریب بوفات ہون
اسواسطی کہ متوفا قابل امر و نہی نہین ہوتا اور ابو عمر اور حمزہ اور حفص نی وصیۃ کو
منصوب پڑہا ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ ای **فَلْيُوصُوا وَصِيَّةً** یعنی پس کہ جو
وصیت کرو ایک وصیت کو اور زجاج اور غیر اوسکی نی مرفوع پڑہا ہی **فَعَلَيْهِمْ
وَصِيَّةٌ** یعنی پس اوپر اونکی وصیت ہی اور یہہ حکم **مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ** کا اول
اسلام مین تہا اور بعد اسکی ساتھ آیۃ **يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا**

اور دوسری طرح یہہ ہی کہ اگر دشمن غیر جہت قبلہ مین ہو اور خوف ہو کہ اگر سارے ملکر
نماز کو ادا کرین تو دشمن ہجوم کریگا پس اس صورت مین ایک فریق مقابلہ دشمن مین
ہو اور فریق ثانی نماز کو ساتھہ امام کی ادا کری ایک رکعت اور امام دوسری
رکعت کی واسطی کہڑا ہو اور طول دیگا تا یہہ فریق ایک رکعت ادا کری مقابلہ دشمن
جاوین اور وہ فریق ثانی اب دوسری رکعت مین داخل ہوں امام اپنی تشہد کو طول
دیگا تا اینکہ وہ دوسری رکعت ادا کری سلام مین پیش نماز کی ساتھہ شریک ہوں
اور اگر نماز مغرب ہو تو فریق اول کی ساتھہ ایک رکعت اور فریق ثانی کی ساتھہ
دو رکعت بطریق اول کی اور اس نماز کو ذات الرقاع کہتی مین اور اگر نوبت
سیف کشی کی پہنچی تو ادا کرنا نماز بحد امکان ہی خواہ در حالت قیام ہو خواہ در حالت
چلنی کی ویا در حالت سواری اور اگر ممکن ہو تو قربوس زین پر سجدہ کری والا
اشارہ سی اور جسقدر کہ ممکن ہو جانب قبلہ متوجہ ہو والا قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر فقط
تکبیرۃ الاحرام کہہ لی اور اگر اشارہ سی بہی ادا کرنا ممکن نہو بعوض دو رکعت کی دو تکبیر
اور بعوض تین رکعت کی تین تکبیر اور بعوض رکوع وسجود اور قرات کی اکتفا بہ تسبیحات
اربع کافی ہی اور در صورت امکان وضو کرین والا تیمم اگر خاک یا زمین میسر ہو
ایال اب پر یا نمہ زین پر یا غیر اسکی اور خوف دزد اور درندہ اور سیل سب
داخل مین اور اس نماز کو نماز مطاردہ کہتی مین اور موحل یعنی جو کہ گل مین پہنس گیا ہو
اور غریق نماز پڑہین کی بحد امکان اشارہ سی اور ان دونو کو قصر کرنا نماز مین درست ہی
مگر بہہ حال سفر مین یا خوف مین لاحق ہو در حال جمع داخل کی ہی مثل اصحاب کہ جمع

کی وقیام جمع قائم کی اور حتی اسکی پیدہ مین برپا ہو خواہ چلتی ہو خواہ ٹہری ہو
ایک کی ہی مانند فرسان جمع فارس کی اور ہر چیز کو اور ہر ایک چیز کی ہوا کو سی
ایک کہتی ہی قولہ عز وجل یتوفون منقول ہی کہ رسم عرب مین یہہ تہا کہ وہ عورتین کہ جنکا
شوہر مر جاتا تہا ایک سال عدت رکہتی تہین اور جا بجا ہی کہنہ اختیار کرتی تہین ساتہہ
ترک زینت کی اور وارثان شوہر کی ساتہہ بسر کرتی تہین یا ورثہ ایک گہر اوسکی لئی
بناتی تہی اوسی مقام مین اور اگر صحرا نشین ہوتی تہی تو پلاس سی ایک خانہ جدا
بنا دیتی تہی اور ایک سال اوس گہر سی باہر نہ آتی تہی اور نفقہ وارثان شوہر اوس
مدت تک دیتی تہی اور جسوقت اوس گہر سی باہر آتی تہی تو نفقہ ساقط کرتی تہی ہر گاہ
کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ مدینہ مین تشریف لائی حکم ابن حارث طائفی ساتہہ
انحضرت کی مدینہ مین آیا تہا انتقال کیا اور ایک زوجہ اور ایک فرزند اور مادر و پدر
چہوڑ گیا حضرت نی ترکہ اوسکا سوائی زوجہ کی اور سب پر تقسیم کیا اور ارشاد کیا
کہ بقدر یک سال نفقہ اوسکی ترکہ مین سی دیا چاہیئی اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
يَتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ الآیۃ اور مراد یتوفون سی وہ لوگ ہین کہ قریب بوفات ہون
اسواسطی کہ متوفا قابل امر ونہی نہیں ہوتا اور ابو عمرو اور حمزہ اور حفص نی وصیۃ کو
منصوب پڑہا ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ ای **فليوصوا وصيةً** یعنی پس کہو
وصیت کرو ایک وصیت کو اور زجاج اور غیر اوسکی نی مرفوع پڑہا ہی **فعليهم**
وصيةٌ یعنی پس اوپر اونکی وصیت ہی اور یہہ حکم **مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ** کا اول
اسلام مین تہا اور بعد اسکی ساتہہ آیۃ **يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا**

کی نسخ ہوا ولا متاع فلا جناح علیکم یعنی پس نہین ہی گناہ اوپر تمہاری ای وارثان متوفی
باحکام شرعی بیچ اوس چیز کی کہ کرین وہ بیچ نفسون اپنی کی اختلاف ہی رفع
ہنان مین بعضون نی کہا ہی کہ نہین گناہ ہی قطع کرنی نفقہ مین اور قطع کرنی محل
سکونت مین حسن اور سندیسی مروی ہی کہ کہا اون دونون کہ یہہ دلیل ہی ساقط
ہونی نفقہ پر بسبب باہر آنی اونکی محل سکونت سی اور نفقہ واجب ہی اوس عورت
مین کہ اوس محل سی باہر نہ آوین والا حق اونکا باطل ہوتا ہی اور بعضون نی یہہ کہا
کہ گناہ نہین ہی اوپر تمہاری اس بات مین کہ تم نہ منع کرو اونکو نکلنی سی اسواسطے کہ
نفقہ اونکو بقدر یکسال واجب نہین ہی بلکہ خدا نی اونکو اختیار دیا ہی رہنی اور
نکلنی مین اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین گناہ ہی اوپر تمہاری اس امر مین کہ نکاح اونسی
کرو بعد انقضای عدت کی اور یہہ وجہ حسن ہی از روی تقدیر اوسکی یہہ ہی اذا خرجن
من العدۃ بانقضاء السنۃ فان خرجن یعنی وقتی کہ خارج ہوان عدت کی سی
کہ دنی یکسال کی پس نہین حرج ہی کہ نکاح کیا جاوی اونسی اور معروف سی وہ طریقہ مراد ہی
کہ موافق شرع کی ہو یعنی طلب کرنا شوہر کا اور زینت کا موافق شرع کی ہو نہ کہ
خلاف اوسکی ... وللمطلقات مطلقات سی وہ عورتین مراد ہین کہ جنکو طلاق دیا ہو
اور اونسی مباشرت واقع نہوئی ہوا اور مہر کا بھی ذکر نکیا ہو اونسواسطی کہ متعہ دینا
اونکی واسطی ہی والا در صورت ذکر مہر نصف مہر ہی اگر مباشرت واقع نہوئی ہو اور
جو تمام مہر ہی الم تر الی الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف
کیا نہیں دیکھا تو طرف اون لوگون کی کہ نکلی وہ گھرون اپنی سی حال آنکہ وہ ہزارون تہی

حذر الموت فقال لهم الله موتوا ثم احیاهم ان الله لذو فضل
واسطی خوف موت کی پس کہا واسطی اونکی خدا نی کہ مر جاؤ تم بعد اسکی زندہ کیا خدا نی اونکو تحقیق خدا صاحب فضل ہی
علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ○ وقاتلوا فی سبیل
اوپر لوگون کی اور لیکن بہت لوگ نہین شکر کرتی ہین خدا کا اور جنگ کرو بیچ راہ
الله واعلموا ان الله سمیع علیم من ذا الذی یقرض الله
خدا کی اور جانو تم تحقیق خدا سننی والا ہی دانا ہی کون ہی وہ شخص کہ قرض دیوی خدا کو
قرضا حسنا فیضاعفه له اضعافا کثیرة والله یقبض و
قرض نیک پس زیادہ کرتا ہی خدا واسطی اوسکی زیادتی بہت اور خدا تنگ کرتا ہی اور
یبسط والیه ترجعون ○ الم تر الی الملا من بنی اسرائیل
کشادہ کرتا ہی اور طرف اوسکی رجوع کروگی کیا نہیں دیکھا ہی تو طرف شرفا کی فرزندان یعقوب سے
وقف لازم من بعد موسی اذ قالوا لنبی لهم ابعث لنا ملکا نقاتل
بعد از وفات موسی کی وقتیکہ کہا انہون نی واسطی نبی کی کہ جو اونکی تہا اوٹھا واسطی ہماری ایک بادشاہ کہ جنگ کرین
فی سبیل الله قال هل عسیتم ان کتب علیکم
بیچ راہ خدا کی کہا نبی نی آیا قریب ہی تمکو کہ اگر واجب کیا جاوی اوپر تمہاری
القتال الا تقاتلوا قالوا وما لنا الا نقاتل فی سبیل الله
جنگ کرنا یہہ کہ نہ جنگ کروگی تم کہا اونہون نی اور کیا ہی واسطی ہماری کہ نہ جنگ کرین بیچ راہ خدا کی
وقد اخرجنا من دیارنا وابنائنا فلما کتب علیهم القتال
حال آنکہ تحقیق نکالی گئی ہین ہم گہرون اپنی سی اور فرزندون اپنی سی پس جسوقت کہ واجب کیا گیا اوپر اونکی جنگ کرنا

تولّوا الّا قلیلاً منهم والله علیم بالظّالمین ○ وقال

پہر جانی کی اونہون نی مگر تہوڑی اونمین سی اور خدا جانتا ہی ستمگارونکو اور کہا

لهم نبیّهم انّ الله قد بعث لكم طالوت ملكاً قالوا انّی

واسطی انکی نبی انکی نی بیشک خدا نی بہیجا واسطی تمہاری طالوت بادشاہ کو کہا اونہون نی کیونکر

یكون له الملك علینا ونحن احقّ بالملك منه ولم یؤت

ہووی واسطی اوسکی سلطنت اوپر ہمارے حالانکہ ہم زیادہ حقدار سلطنت کی اوس سی اور نہین دیا گیا

سعةً من المال قال انّ الله اصطفٰه علیكم وزاده بسطةً

فراخی مال سی کہا تحقیق نی بیشک خدا نی اختیار کیا طالوت کو اوپر تمہاری اور زیادہ کیا اوسکو کشادگی

فی العلم والجسم والله یؤتی ملكه من یشاء والله واسع

بیچ دانش اور بدن کی اور خدا دیتا ہی ملک اپنا جسکو چاہتا ہی اور خدا کشایش والا

علیم ○ وقال لهم نبیّهم انّ اٰیة ملكه ان یّاتیكم التّابوت

دانا ہی اور کہا واسطی انکی نبی انکی نی بیشک نشانی بادشاہی اوسکی کی یہہ ہی کہ لاوی تمکو صندوق

فیه سكینة من ربّكم وبقیّة ممّا ترك اٰل موسٰی واٰل

کہ بیچ اوسکی تسکین ہی جانب رب تمہاری سی اور بقیہ ہی چیزون سی کہ چہوڑا تہا اولاد موسی نی اور اولاد

هارون تحمله الملٰئكة انّ فی ذٰلك لاٰیة لّكم ان كنتم مؤمنین ع

ہارون کی کہ اوٹہاتی ہین اوسکو فرشتی تحقیق کہ بیچ اوسکی البتہ دلیل ہی واسطی تمہارے اگر ہو تم ایمان لانی والی

ف الم تر الی الّذین خرجوا من دیارهم وهم الوف مراد اس آیت سی اہل اوردان

ہین کہ ایک قریہ ہی حوالی واسطی کہ بسبب طاعون اکثر لوگون نی جلاوطنی اختیار کیا

بہا

تہا اور وی لوگ جلاوطنی اختیار کرلی تہی اور وی لوگ کہ اوس قریہ مین رہی

اکثر ہلاک ہوئی ہرگاہ کہ طاعون برطرف ہوا پہر اوس قریہ مین داخل ہوئی اور اتفاق

کیا کہ بار دیگر اگر طاعون آوی تو ہم سبکی سب اس قریہ سی باہر جاوینگی سال دوم

پہر آمد طاعون ہوئی تمام اہل اوس دیہہ کی باہر گئی اور تہی بقول ابن عباس کی چار

ہزار لوگ تہی تا آنکہ درمیان ایک پہاڑ کی اوتری فقال لهم الله موتوا پس کہا

واسطی اونکی خدا نی کہ مرجاؤ سب مرگئی تا آنکہ چوپائی تک بہی بسبب شامت گناہ کی

اور ہرگاہ کہ ایک مدت پہر گذری کہ گوشت اور پوست بوسیدہ ہوکر خاک ہوا

تہا اور سوای استخوان کی کچہہ باقی نرہا تہا ثمّ احیاهم پس زندہ کیا اونکو حضرت شمعون

نی اوسوقت کہ حزقیل خلیفہ حضرت موسی کی تہی ساتہہ قوم اپنی کی اوس موضع مین

گذری اور بنظر عبرت اور تعجب کی ملاحظہ کرتی تہی وحی کی خدا نی کہ ای حزقیل چاہتا ہی

کہ قدرت دکہاؤن کہ مردونکو کیونکر زندہ کرتا ہون حزقیل نی عرض کی کہ آری ای

پروردگار پہر سی خطاب ہوا کہ ای حزقیل کہ فلان کلمہ کہو کہ تا اونکو زندہ کرون مین

ہرگاہ کہ اوس کلمہ کو پڑہا سبکی سب زندہ ہوئی اور برخاستہ ہوئی اور کہتی تہی کہ

سبحانك اللّهمّ وبحمدك لا اله الّا انت یعنی تسبیح کرتی ہین ہم تیری ای پروردگار

ساتہہ شکر تیری کی کہ نہین ہی کوئی شریک تیرا فقط وقاتلوا ہرگاہ کہ اوس قصہ

مین دلیر کرنا مسلمانونکا اور راغب کرنا اونکا جہاد پر ہی اور توکل کرنا قضائی

الٰہی پر ہی واسطی بعد اسکی حقتعالی فرماتا ہی وقاتلوا فی سبیل الله یعنی

کافرونکو راہ خدا مین واسطی ظاہر کرنی دین اسلام کی بدون جہل اور خوف کی

اسی باعث سی کہ بہاگنا موت سی نامردونکی دین و دنیا جیسا کہ حکایت سابق سی ظاہر ہوا ایک
چاہئی کہ بدل قوم سی جہاد کرو اور جانو تم کہ حق تعالی شنوا ہی قول اون لوگونکو کہ
بعذر ہائی سستی بدہ و جہاد سی باز رہتی تہی اور دانا ہی ساتہہ سب بازماندگان جہاد
کی اور سبکو موافق نیات جزا دیگا قوله تعالی مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا الخ
یعنی کون ہی وہ شخص کہ قرض دیوی خدا کو مراد اوس سی بندگان درماندہ ہین بقصد ثواب
انکو قرض حسنہ دیوی اور قرض حسنہ یہہ ہی کہ بوقت طلب قرض اونسی عذر نکری تا
منت اون پر نہ رکہی باطمع زیادتی عوض کا نکری حدیث صحیح سی ثابت ہی کہ ور ثواب
مرقوم ہی کہ ثواب قرض دینیکا اٹہارہ ہی اور ثواب صدقہ دینیکا دس برابر ہی مروی
ہی کہ بعد نزول اس آیہ کی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حق تعالی روز
قیامت کو بعضی بندونسی کہیگا کہ اے بندہ میری مینی تجہسی طعام طلب کیا نہ دیا تو نی مجھے
پانی طلب کیا نہ پلایا تو نی تجہسی جامہ طلب کیا تو نی نہ دیا بندہ عرض کریگا کس وقت
تو نی طلب کیا اور مینی نہ دیا حق تعالی اوسوقت کہیگا کہ فلان بندہ گرسنہ نی تجہسی طعام
اور فلان بندہ پیاسی نی تجہسی پانی طلب کیا اور فلان بندہ برہنہ نی تجہسی جامہ طلب کیا
کسی کو نہ دیا قسم بجلال خود کہ آج کی دن تجہپر فضل نکرونگا جسطرحسی کہ تونی اوسپر رحم نکیا
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہاتہہ سائل کو حق تعالی نی گویا اپنا ہاتہہ مقرر کیا ہی تا معلوم
ہو کہ جو چیز کہ سائل کو دیتی ہین گویا خدا کو دیتی ہین مروی ہی کہ حق تعالی نی داؤد کو
خطاب کیا کہ اے داؤد اگر مجھکو درخانہ اپنی پر دیکہی فقیر کیا خیر ہو ویگا عرض کی کہ بار خدایا
مجھکو طاقت نہین ہی کہ جواب تیرا دون ارشاد ہوا کہ وہ درویشان نالب مناسب

تیری میت پس جو کچہہ کہ چاہی حق تیری مین عمل مین لاوی تو در حق در بہشتونکی بجالا
حدیث صحیح مین وارد ہی کہ امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ دست اپنی کو وقت
صدقہ دینی کی بوسہ دیتی تہی لوگون نی پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہی حضرت نی فرمایا
کہ ہاتہہ صدقہ دینی والی کا اول دست خدا مین پڑتا ہی بعد اسکی سائل کی ہاتہہ مین
حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو شخص کہ قرض برادر مومن کو
دیوی حق تعالی بعوض ہر درہم کی کوہ احد اور کوہ طور سینا کی برابر ثواب نامہ
عمل مین اوسکی لکہتا ہی اور قرض حسنہ کی معنی بعضون نی یہہ کہی ہین کہ مال حلال
سی قرض دیوی اور کچہہ ایذا بعد اوسکی نہ دی اور واقدی نی یہہ کہا ہی کہ قربۃ الی اللہ
ہو اور بطیب النفس ہو اور بعضون نی کہا ہی کہ بخوبی ہو نہ ساتہہ خست کی اور ادا
یہہ ہی کہ قرض حسنہ یہہ ہی کہ یہہ وجہین سب پائی جائین جناب صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ ہر گاہ نازل ہوئی یہہ آیہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا یعنی جو
شخص کہ عمل نیک کری پس واسطی اوسکی بہتر اوس سی ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ نی پروردگار دیوی اور زیادہ کر بعد اسکی یہہ آیہ نازل ہوئی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنی جو شخص کہ عمل نیک کری پس واسطی اوسکی دس برابر
اوس عمل کی ہی بعد اسکی پہر پیغمبر خدا نی سوال کیا کہ اے پروردگار اور زیادہ کر
اوسوقت مین یہہ آیہ نازل ہوئی کہ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا
فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً یعنی جو شخص کہ قرض دیوی خدا کو قرض حسنہ زیادہ کریگا
واسطی اوسکی زیادتی ہای بسیار کہ سوای خدا کی کوئی اوسکو شمار نہین کر سکتا ہی

فبصا عقد مین چار قرات ہین ابو عمرو اور نافع اور حمزہ اور کسائی نی ساتھ الف کا
اور ضمہ فا کی پڑہا ہی بنابر عطف کی اوپر یقرض کی اور عاصم نی بالف اور
بنابر استفہام کی اور ابن کثیر اور ابو جعفر نی تشدید ساتھ ضمہ فا کی بدون الف کے
اور ابن عامر اور یعقوب نی بتشدید ساتھ فتحہ فا کی بدون الف کی فائدہ
قبل اسکی حاشیہ کہ متعلق اس آیہ قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین
والیتامی والمساکین وابن السبیل تہا ایک حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی
ذکر ہوئی ہی اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ دینا والدین اور اقربا کا دینی فی سبیل اللہ
سی بہتر ہی اور اس موضع سی دینا فی سبیل اللہ کا یہہ کچہ ثواب رکہتا ہی کہ جو غیر
سائل مین ذکر ہوا پس دینا والدین وغیرہ کا براءت بہتر اور افضل دینی سائل کی
تہا قولہ اذ قالوا لنبی لہم ابعث الخ مراد نبی سی یوشع ابن نون ہین اور زیادہ قول
اصح شمویل ہین کہ حق تعالی نی اونکو بعد یسع کی طرف بنی اسرائیل کی بہیجا تہا
اور تفسیر مجمع البیان مین لکہا ہی کہ زبان عرب مین ترجمہ شمویل کا اسمعیل ہی
اور ابی جعفر علیہ السلام کی بہی مروی ہی کہ مراد نبی سی اس مقام مین شمویل ہین اور اکثر
مفسرونکا اتفاق اسی پر ہی قولہ اخرجنا من دیارنا مروی ہی کہ جالوت اور
اعوان اوسکی نی اولاد بادشاہان اور رئیسان کو اسیر کیا تہا اور مجموعہ وہ چار سو
چالیس نفر تہی اور کئی گروہ کو گہر دن انکی سی نکال دیا تہا اسی جہت سی بنی اسرائیل
جنگ کرنی مین اونسی مبالغہ رکہتی تہی پس ہر گاہ فرض کیا گیا اون پر جنگ کرنا
تو پہر گئی اور فرمان برداری نہ کی مگر تہوڑی دونی کہ تین سو تیرہ نفر تہی بعد اہل بدر کے

قولہ وقال لہم نبیہم الخ کا شمویل نی بنا بر کہنی بنی اسرائیل کی حق تعالی سی دعا کی کہ ایک بادشاہ
انکی واسطی معین فرما حق تعالی نی ایک ظرف پر از روغن اور ایک عصا بہیجا اور فرمایا
کہ جو تیری گہر مین آوی اور یہہ روغن جوش ماری اور یہہ عصا برابر اوسکی قامت کے
ہو وہ بادشاہ انکا ہی شمویل نی اس سخن کو بنی اسرائیل سی کہا مگر ایک مرد کہ
بنی اسرائیل سی گہر مین شمویل کی آئی کسی کی واسطی روغن جوش مین نہ آیا اور عصا
برابر نہوا تا آنکہ ایک مرد دہقانی بادہ باغ کہ شاؤل نام رکہتا تہا در بوسطہ دراز
قامت کی اوسکو طالوت کہتی تہی شمویل کی گہر مین آیا فی الحال روغن نی جوش مارا
اور وہ عصا اوسکی قد سی برابر ہوا اور واسطی اونکی نبی اونکی نی کہا بدرستیکہ خدا نی
بر پا کیا واسطی تمہاری طالوت کو بادشاہ کہا اون لوگون نی کہ کس طرح سی ہوگی
اوسکی بادشاہی اوپر ہماری اور حال آنکہ ہم زیادہ حق تہی ساتہ اس سلطنت کی
اوس سی اس واسطی کہ ہم اولاد یہودا سی ہین اور پادشاہی بوراثت اوس
ہمکو پہنچتی ہی اور ہم صاحب ثروت وجاہ ہین اور طالوت ایک سقی باغ
اور دیا گیا ہی فراخی مال سی قولہ وزادہ بسطۃ الخ یعنی زیادتی دی اوسکو از روی کشادگی
کی بیچ علم کی یعنی علم سیاست اور تدبیر مملکت داری مین اور حفظ عدالت مین
میان رعیت کی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد علم سی آداب حرب کا ہی اور کشادگی
بیچ جسم کی یعنی زیادتی دی ہی اونکو شکل اور شکل اور قامت مین اس واسطی کہ
طالوت مرد خوشنما ہی اور با جمال تہی سر اونکا اپنی اہل زمان سی بلند تر تہا اور خدا
دیتا ہی ملک اپنا جسکو کہ چاہتا ہی اور خدا واسع الفضل ہی دانا ہی استحقاق ہر

التابوت فیہ سکینۃ آخر تک کہ جب بنی اسرائیل نی اس کلام کو سنا بار دیگر بالحاح پوچہا کہ اگر
طالوت کی کوئی علامت چاہتی تا دل ہمارے فرمان برداری پر اوسکی رغبت کرے
اشموئیل نی خدا سی اس امر کی درخواست کی حق تعالی نی علامت بادشاہی اوسکی سی
آگاہ کیا اشموئیل نی کہا اونسی کہ علامت بادشاہی طالوت کی یہ ہی کہ آوے تمکو
ایک صندوق کہ بیچ اوسکی سکینہ ہی جانب رب تمہارے سی اور اوس صندوق میں
صورتیں سب پیغمبروں کی آدم سی تا بخاتم پیغمبران منقوش تہیں اور وہ تابوت
چوب شمشاد سی تہا کہ بطلا زینت کیا تہا اوسکا تین گز طول تہا اور دو گز عرض اور
مراد سکینہ سی وہ چیز ہی کہ باعث تسکین کی تہی اور بعضوں نی کہا ہی سکینہ
ایک جانور تہا بمقدار گربہ کی زمرد سی اور دو چشم مثل مشعل کی روشن تہیں
کہ کسیکو طاقت دیکہنی کی نہ تہی اور جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی
کہ موہنہ اوسکا مشابہ روئی انسان تہا اور دو بازو تہی کہ وقت کارزار تابوت
باہر آتا تہا اور مثل باد تند کی جانب دشمن حملہ پر کرتا تہا اور جمعیت دشمن پراگندہ کرتا
تہا اور بنی اسرائیل ہمیشہ لڑائی میں آگی صف لشکر کی رکہتی تہی اور بسبب اوسکی
اطمینان خاطر رہتی تہی اور بقیہ تہا اوس چیز سی کہ چہوڑا تہا آل موسی اور آل ہارون نی
مراد اوسی انبیائی بنی اسرائیل میں فرزندان عم موسی سی تہی اور وہ چیزیں کہ اوس
تابوت میں باقی رہیں یہ ہیں نعلین اور عصا اور جامہائی موسی اور عمامہ ہارون
اور قدری سی ترنجبین کہ صحرا میں نازل ہوئی تہی اور ریزہ ہائی الواح اور جالوت
بادشاہ کی قوم اس تابوت کو بنی اسرائیل سی لیگئی تہی اور جس موضع میں رکہتی تہی

آفت اہل اوس موضع کو پہنچتی تہی الامر جوالی ایک مزبلہ کی مدفون کیا تو حق تعالی
نی فرمایا کہ علامت بادشاہی طالوت کی وہ ہی کہ تحملہ الملائکۃ یعنی فرشتی
اوسکو اٹہا کر بلاد جالوت سی نزدیک تمہارے لاوینگی اور بعضی یہ کہتی
ہیں کہ حق تعالی بعد موسی کی تابوت کو آسمان پر لیگیا تہا اور بعد
علامت بادشاہی طالوت کی فرشتوں کو حکم کیا کہ تابوت کو زمین پر لاوین اوس
وقت نازل ہونی تابوت کی بنی اسرائیل دیکہہ رہی تہی

فلما فصل طالوت بالجنود قال ان اللہ مبتلیکم بنهر فمن شرب منه
پس جس وقت کہ جدا ہوئی طالوت ساتہ لشکر کی کہا طالوت نی بیشک خدا آزمانیوالا ہی تمکو ساتہ نہر کی پس جو شخص پیوی گا اوس سی
فلیس منی ومن لم یطعمه فانه منی الا من اغترف غرفة بیده فشربوا
پس نہیں ہی مجہہ سی اور جو شخص کہ نہ چکہی اوسکو پس تحقیق وہ مجہہ سی ہی مگر جو شخص کہ چلو بہری ایک چلو ساتہ ہاتہ اپنی کی پس پیا انہوں نی
منه الا قلیلا منهم فلما جاوزه هو والذین آمنوا معه
اوس سی مگر تہوڑی نی اونمیں سی پس جب کہ گذری نہر سی طالوت اور وہ لوگ کہ ایمان لائی تہی ساتہ اوسکی
قالوا لا طاقة لنا الیوم بجالوت وجنوده قال الذین یظنون
کہا انہوں نی کہ نہیں قدرت ہی آج ہمکو مقابلہ جالوت اور لشکر اوسکی کی کہا اون لوگوں نی کہ یقین جانتی تہی
انهم ملاقوا اللہ کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ
تحقیق وہ ملاقات کرنیوالی ہیں خدا کی بہت ہیں گروہ کم کہ غالب ہوئی ہیں گروہ بہت پر ساتہ حکم خدا کی
واللہ مع الصابرین ۝ ولما برزوا لجالوت وجنوده قالوا
اور خدا ساتہ صبر کرنیوالوں کی ہی ۝ اور جب کہ ظاہر ہوئی واسطی جالوت کی اور لشکر اوسکی کی کہا انہوں نی

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

اے رب ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر کو اور ثابت رکھ قدموں ہمارے کو اور مدد ہماری کر اوپر قوم

الْكَافِرِينَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ

کافروں کی پس شکست دیا انہوں نی کافروں کو ساتھ حکم خدا کی اور قتل کیا داؤد نی جالوت کو اور دیا اوسکو

اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ

خدا نی بادشاہی اور حکمت اور تعلیم کیا اوسکو جس کو چاہا تہا اور اگر نہو دفع کرنا خدا کا لوگوں

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى

بعض کو ساتھ بعض کے البتہ بگڑ جاتی زمین بسبب ظلم کے اور لیکن خدا صاحب فضل ہی اوپر

الْعَالَمِينَ ۝ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

عالموں کے یہ نشانیاں خدا کی ہیں کہ تلاوت کرتے ہیں ہم اونکو اوپر تیرے ساتھ حق کے اور تحقیق تو البتہ رسولوں سے ہی

فوائد فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بقول شہر تھی ہزار جوان با قوت وشوکت تہی کہ شہر
ایلیاس سے متوجہ حرب جالوت کی ہوئی تہی اور ہوا نہایت گرم تہی پس حق تعالی
جوان اونکا اوکرتا تہی کہ ہر گاہ جدا ہوئی طالوت بموجب فرمان شموئیل کی شہر
ایلیاس سے ساتہہ لشکر کی کہا طالوت نی باخبار شموئیل کی یا الہام ربانی کی تحقیق
خدا آزمانی والا ہی تمکو ساتہہ نہر پانی کی کہ درمیان اردن کی اور فلسطین کی
ظاہر ہوئی تہی واسطی امتحان ہونی عاصی اور مطیع اور منافق کی پس جو کوئی کہ نوش
کریگا اوس پانی سے نہیں وہ ہی ہم سے یعنی ہمارے مذہب پر نہیں ہی اور جو شخص کہ نہ
چکہی گا اوس سے تحقیق وہ ہم سے ہی مگر وہ شخص کہ اوٹھا وے ایک چلو پانی کا ساتہہ

ہاتھہ اپنی کی پس پیا انہوں نی زیادہ ایک چلو سی مگر تہوڑی اون میں سی مروی
ہی کہ وہ تین سو تیرہ شخص تہی کہ پانی بقدر کفدست پیا تہا اور ایک روایت میں
کہ چار ہزار تہی اور بقیہ مردمان اوس پانی سی سیراب ہوئی اور ظروف پانی کی
بہر لی اور جس جس نی کہ پانی سیر ہو کر پیا تہا اب کی موہنہ کالی ہو گئی تہی اور ہر چند
پیتی تہی تشنگی غلبہ کرتی تہی چنانچہ کنارہ نہر پر رہ گئی اور شرف فتح ونصرت کو نپاوی
قولہ لَا طَاقَةَ لَنَا یعنی علمای تواریخ سی مروی ہی کہ اوس لشکر سی چہتر ہزار آدمی پہر
رہ گئی اور ہر گاہ چار ہزار باقی نی لشکر جالوت کو دیکہا تین ہزار چہہ سو آدمی نی دل
بیدل ہو کر کہا کہ ہمکو طاقت جنگ جالوت کی نہیں ہی اور کہا اون لوگوں نی جو یقین
کہ جانتی تہی یقینا کہ ہم ملاقات کرنی والی ہیں اپنی خدا سی اور شمار میں وہ صاحبان
یقین تین سو تیرہ تہی کہ از روی اخلاص اور عقیدت کی کہا اونہوں نی کہ
كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً قولہ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ الخ
مروی ہی کہ داود بن ایشا نی جالوت کو پتہر گوپہن سی مارا اور وہ پتہر خود پر لگا کہ خود ٹوٹ
گیا اور سر اوسکا پہوٹ کر مغز نکل آیا اور لشکر اوسکی کو قتل کیا اور جالوت اولاد
عملیق بن عاد سی تہا اور مرد عظیم الجثہ اور شدید الشوکت تہا اور ہیبت پہونچا تی کہ
سلاح اوسکا [illegible] میں بقدر ہزار رطل کی تہا تخمینا جسکا بند میں قریب آٹھہ من ہندی
اس سی ہوتا ہی اور خود اوسکا تین سو رطل تہا تخمینا دو من تین سیر ہندی کا لشکر
اسلام نی فتح کلی تسلط پایا اور کفار مغلوب ہوئی ہر گاہ طالوت نی شجاعت اور مردانگی
داود کی دیکہی دختر اپنی داود سی تزویج کی اور راہ سلطنت تک دار کی انگشتری اوسکی

مین پنہائی اور اپنی تخت پر بٹھلایا اور داؤد نی طریقہ عدل کا جاری کیا کہ تمام خلق مطیع
اوسکی ہوئی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ دی اوسکو خدا نی بادشاہی اور پیغمبری اور کتاب
زبور کی اور تعلیم کیا داؤد کو اوس چیز سی کہ چاہا یعنی دیا علم شریعت کا اور یا مراد
علم زرہ سازی کا ہی کہ بی اعانت آگ کی آہن سی زرہ بناتی تہی اور یا مراد علم
زبان دانی جانوران پرندہ اور چوپایی کا ہی یا علم [illegible] کا تہا یعنی خدا نی قادر کیا تہا
کہ بس خوش آوازی سی جب زبور پڑہتی اور یہہ قصہ جناب صادق علیہ السلام سی
بواسطہ سی مروی ہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حق تعالی نی وحی کی تہی نبی اسرائیل کو
کہ قتل کریگا جالوت کو وہ شخص کہ جسکی قد پر زرہ موسی کی ٹہیک ہوا اور اسم اوسکا
داؤد بن ایشا ہوا اور ایشا کی دس بیٹی تہی کہ چہوتی اونمین سی داؤد تہی [illegible]
کیا خدا نی طالوت کی طرف تمام اسرائیل کی اور جمع کیا دشمن لوگون کو واسطی جنگ
کی پہلی ایشا کو مع فرزندان طلب کیا ہر گاہ کہ ایشا مع فرزندان حاضر ہوئی ایک
ایک اونکی فرزند کو زرہ موسی پہنائی کسیکی قد سی چہوٹی تہی اور کسیکی قد سی بڑی
پس ایشا سی کہا کہ کسی فرزند اپنی کو گھر مین چہوڑا ہی ہو کہا کہ ہان ایک صغیر مین چہوڑا
ہون واسطی چرانی گوسفندونکی کہا کہ اوسکو طلب کر چنانچہ بموجب طلب کی داؤد
حاضر ہوئی اور زرہ پہنائی اوسکی قد پر درست ہوئی پس ہمراہ [illegible] لشکر
جنگ آراستہ ہوئی داؤد مقابل جالوت کی کہڑی ہوئی اور جالوت اوس دن ایک
فیل پر سوار تہا تاج مرصع سر پر اور ایک یاقوت درخشندہ اوس تاج سی پیشانی
پر لٹکتا تہا پس داؤد نی ایک پتھر دست راست اونکی کو پہینکا پس فوج دست
راست

راست بہاگی بعد اوسکی ایک پتھر دست چپ کو پہینکا پس فوج دست چپ بہاگی
بعد اوسکی تیسرا پتھر مارا کہ جای تکلی یاقوت کی لگا اور پشت سر سی نکل گیا اور جالوت
واصل جہنم ہوا اور فیل سی زمین پر گر پڑا بعضون نی کہا ہی کہ دینا ملک اور حکمت کا بعد
وفات طالوت کی تہا اسواسطی کہ ریاست کرنا غیر نبی کا اوپر نبی کی درست نہین ہی
اور بعضون نی کہا ہی درست ہی وقتیکہ کرتا ہو وہی غیر نبی امر کو بمشورہ نبی کی اور
حکم اوسکی کرتا ہو ﴿ولولا دفع اللہ الناس﴾ یعنی اس آیت مین اقوال مین ایک یہہ ہی
اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا کافرونکو بسبب لشکر مسلمین کی تو غالب ہوتی کفار اور
خراب کرتی بلاد کو یہہ قول ابن عباس اور مجاہد سی مروی ہی اور دوسرا قول یہہ
کہ اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا فاجرونسی ہلاکت کو بسبب نیکونکی کہ ہر آینہ تباہ ہوتی زمین
باعث فسق و فجور سی روایت کیا ہی جمیل نی ابن عبد اللہ علیہ السلام سی کہ دفع کرتا
خدا بسبب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی ہماری شیعون سی ہلاکت تارک الصلوۃ کو اور اگر
سب کی سب نماز نکرین تو ہر آینہ ہلاک ہون اور تحقیق کہ خدا دور کرتا ہی بسبب زکوۃ
دینی ایک شخص کی شیعیان ہماری سی ہلاکت اوس شخص کو کہ زکوۃ نہ دی اور اگر
سب ترک زکوۃ کرین تو ہلاک ہون اور در ستیکہ خدا دفع کرتا ہی بسبب اوس شخص
کی کہ حج [illegible] ہماری سی ہلاک اوس شخص کو کہ حج کری اور اگر سب ترک حج
کرین تو ہلاک ہون اور [illegible] اوسکی [illegible] روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا
اگر نہوتا کہ بندگان خدا کہ رکوع کرتی ہین اور اطفال کہ دودہ پلای جاتی ہین اور چوپایہ
کہ چرائی جاتی ہین ہر آینہ نازل کیا جاتا تم پر عذاب اور روایت کیا ہی جابر بن عبد اللہ

کما کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی بتحقیق کہ بسبب صلاح ایک مرد مسلمان کی
اصلاح کرتا ہی فرزندان اوسکی کی اور فرزندان فرزندان اوسکی کو اور ہمسایہ کو اور
ہمسایون کو اور ہمیشہ حفظ الٰہی مین رہتی ہین اوسوقت تک کہ وہ شخص درمیان اونکی ہی
اور تیسرا قول یہہ ہی کہ اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا فساد کو بسبب بادشاہ کے یا زیادہ ہوتی
ہر آینہ فاسد ہوتی زمین اسیواسطی کہ خوف سلطان زیادہ ہوتا ہی وعدہ وعید قرآن سے
اور حق تعالیٰ صاحب فضل و رحمت ہی اوپر عالم کی یعنی مومنون پر دنیا اور آخرت مین

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ
رسل کہ مذکور ہوئی بزرگی دی ہمنی بعضی اونکی کو اوپر بعضون کی بعضی اونمین سی وہ ہین کہ کلام کیا خدا نی اور بلند کیا
بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ
بعضونکو اونمین سی درجی بہت اور دیا ہمنی عیسی بن مریم کو معجزاتی روشن اور قوت دی ہمنی اوسکو ساتہہ روح
الْقُدُسِ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ
پاک کی اور اگر چاہتا خدا تو نہ مخالفت کرتی وہ لوگ کہ بعد انبیا کی تہی پیچھی اسکی کہ آئی انکو
الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ
نشانیاں روشن اور لیکن اختلاف کیا اونہون نی پس بعض اونمین کی وہ ہی کہ ایمان لایا اور بعض اونمین وہ ہی کہ کافر ہوا
وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ع
اور اگر چاہتا خدا تو نہ اختلاف کرتی وی اور لیکن خدا کرتا ہی جو چاہتا ہی

قولہ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ یعنی وہ انبیا ہین کہ جن سی کلام کیا ہی خدا نی مثل آدم اور موسی اور
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توضیح حق از جملہ صفات ذاتی کی متکلم ہونا ہی اور معنی

اوسکی یہہ ہی کہ خلق کلام کرتی ہی جس جسم مین کہ چاہتی اسیواسطی کہ کلام متضمن حروف
اور اصوات کو ہی اور یہہ لازم جسم کو ہی اور خدا جسم سی منزہ ہی اسیواسطی کہ در
صورت جسم ہونی خدا کی احتیاج لازم آتی ہی اور احتیاج شایان خدا کی نہین ہی اور
صفت تکلم قدیم نہین ہی جس طرح سی کہ صفت خلق کی قدیم نہین ہی اسیواسطی کہ وقت
تکلم متکلم کہلاتا ہی اور وقت خلق کی خالق اور اس صفت کا قدیم نہوتا باعث نقص
حق تعالی کا نہین ہی آدمی اگر نقص ہی تو اس مین ہی کہ خدا قادر خلق وغیرہ پر نہووے
لہذا امامیہ اثنا عشری صفت قدرت کو قدیم جانتی ہین اور عین ذات سمجہتی ہین
مثل روشنی کی کہ ذات وصفت اوسکی دو روشنی ہین اور وجہ قائل ہونی عینیت
صفات کی یہہ ہین کہ تا خدا کو احتیاج طرف غیر کی لازم نہ آوی بخلاف اہل سنت
وجماعت کی کہ صفات حق تعالی کو غیر ذات اور قدیم سمجہتی ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ مصنف
کتاب ملل ونحل کا کہ اہل سنت وجماعت سی ہی ذکر کرتا ہی مشبہہ حشویہ کی زیادہ کیے
تشبیہ پر کلام اپنی کو درباب قرآن کی بدرستی کہ حروف اور اصوات اور رقم
لکہی گئی ہین ازلی اور قدیم ہین اور کہا ہی شارح مقاصد نی کہ حنابلہ اور حشویہ کہتی
ہین بدرستیکہ یہہ آوازین اور حروف ساتہہ بیدرپی ہونیکی اور ترتیب بعضونکی
اوپر بعضونکی اور ہونا حرف دوم کا ہر کلمہ سی بعد حرف اول کی ثابت ہی بیچ
ازل کی اور قائم ذات باری تعالی مین اور تحقیق جو سنا جاتا ہی آواز قاری یونسی اور
جو دیکہا جاتا ہی ... قرآن سی نقش کلام خدا کی قدیم اور کفایت کرتا ہی ازروے
... اور ... کی وہ کلام کہ نقل کیا ہی بعضون ... کہ جاہل ...

خلاف بہی قدیم ہی اور بعضون نی کہاہی کہ وہ جسم کہ جس سی لکہا جاتاہی یعنی قرآن
پس منظم اور آراستہ ہوتی ہین حروف اور رقوم وہ بعینہ کلام اللہ تعالی ہی اور
تحقیق ہوگیا قدیم بعد اسکی کہ حادث تہا اور اگر کوئی کہی کہ اشاعرہ اسکی قائل نہین
ہین بلکہ کہتی ہین کہ ایک چیز کلام نفسی ہی کہ قائم بذات الہی ہی پس اون پر الزام
حنابلہ وغیرہ ہیہ کا جواب ہین اسکی کہا جاتاہی کہ فی الواقع مثل حنابلہ کی بظاہر قول
سخیف یعنی بد قائل نہین ہین لیکن بعد تامل کی معلوم ہوتاہی کہ قول انکا بہی خالی
از سخافت نہین ہی اولا اس جہت سی در صورت تغایر صفت تکلم کی اور قدیم ہو
احتیاج بلطف غیر لازم آتی ہی اور قباحت اسکی صاحبان عقول کاملہ پر مخفی نہین
ہی اور قدیم ہونا غیر خدا کا منافات رکہتاہی ساتہہ قول حق تعالی کی کان اللہ
ولم یکن معہ شیء یعنی تہا خدا اور نہ تہی ساتہہ اوسکی کوئی شی آور ثانیا اگر
جہت سی کہ منشا قائل ہونا اس قول کا اشاعرہ کو یہہ ہی کہ وہ سمجہی ہین کہ صادق ہونی
مشتق مین قیام مبدا کا ضرور ہی مثل اسکی کہ عالم اوسکو کہتی ہین کہ جسمین علم قائم
ہو اسیطرح سی متکلم اوسکو کہتی ہین کہ جسمین کلام قائم ہو حال آنکہ یہہ قاعدہ کلیہ
نہین ہی اسواسطی کہ دہقان اوسکو کہتی ہین کہ دہن یعنی روغن [illegible] حداد اوسکو
آہنگر کو کہتی ہین پس صادق آئی مشتق مین دہقان اور حداد [illegible] قیام مبدا کا
ضرور نہین ہی یعنی روغن اور آہن ہمیشہ اون دونوکی ساتہہ نہین رہتاہی
[illegible] روح القدس یعنی موت دی ہمنی اونکو [illegible]
کی کہ جبرئیل نی یہہ کہا تہا [illegible] ولو شاء اللہ یعنی اگر خدا چاہتا [illegible]

ساتہہ اکراہ واجبار کی تو نہ اختلاف کرتی وہ لوگ کہ جو بعد اونہین انبیا کی تہی پس از
اوس چیز کی کہ آئین اونکو نشانیان روشن قولہ ما یرید یعنی محققین علمای
امامیہ سی مثل محقق طوسی وغیرہ کی قائل ہوئی ہین کہ ارادہ حق تعالی کا عین علم
باصلح ہی یعنی علم اس باتکا کہ فلان چیز وقتی از اوقات معین مین ہونا اوسکا
صلاح ہی اور اس علم کا نام ارادہ ہی اور شبہہ نہین ہی کہ ارادہ باین معنی
قدیم ہی اور عین ذات حق تعالی ہی مثل سائر صفات ذات کی نہ کہ صفات
فعل کی مانند خلق وغیرہ کی اور ہرگاہ کہ کہا بعضی علماؤن نی کہ مقصود اتباع شارع
کو امتحان کرنا خدا کا ہی سب وقتون مین تمام چیزونسی تاکہ نزدیک کری بندونکو
بطاعت اور دور کری معصیت سی اور باقی رہی خوبی وعاملکی کی اور صدقہ
دینی کی اور صلہ رحمی کی اور در صورت قدیم ہونی ارادہ کی تو یہہ ہوتاہی کہ بندونکو
دخل طاعت اور معصیت مین اور داخل ہونی بہشت اور دوزخ مین [illegible]
واسطی ضرور ہونی مراد حق تعالی کی موافق ارادہ کی اور ارادہ مین تغیر وتبدل
ممکن نہین ہی اور بجہت قدیم ہونی ارادہ کی اور ایضا توہم ہوتاہی کہ در صورت
قدیم ارادہ واگر آیات اور حدیث انبیا اور اوصیا پر [illegible] آتاہی اس بات سے
کہ اون آیات اور احادیث سی معلوم ہوتاہی کہ ارادہ [illegible] حادث ہوتاہے
بحسب مصالح اور مفاسد کی ابتدا اونہون نی معنی ارادہ کی [illegible] آیات مین کلام
مطابق [illegible] اون آیات مین سی یہہ ہی انما قولنا لشیء اذا اردناہ
ان [illegible] لہ کن فیکون حاصل اس آیہ کا یہہ ہی کہ نہین ہی کہنا ہمارا واسطی کسی چیز

جبکہ ارادہ کرتی ہین ہم اوسکو تو کہتی ہین ہم ہو جا پس ہو جاتی ہی اور حق تعالی
فرماتا ہی مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً یعنی
کہ کون ہی وہ شخص کہ بچاوے تمکو خداسی اگر قصد کری ساتھہ تمھاری بدی کا یا ارادہ
کری ساتھہ تمھاری رحمت کا اور حق تعالی فرماتا ہی يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ پس ان آیات سے
معلوم ہوتا ہی کہ ارادہ حق تعالی کا حادث ہی بعد از جملہ اون احادیث سی
ہی کہ بیچ کتاب توحید ابن بابویہ علیہ الرحمہ کی مذکور ہی کہ راوی نی ابی عبد اللہ علیہ السلام
سی سوال کیا کہ ہمیشہ خدا مرید ہی یعنی ارادہ کرنی والا ہی حضرت نی فرمایا کہ مرید
نہین ہوتا ہی مگر یہہ کہ مراد اوسکی ساتھہ ہو بلکہ ہمیشہ عالم اور قادر ہی اور روایت کے
ہی صفوان ابن یحیی نی کہ سوال کیا مینی ابو الحسن علیہ السلام سی ارادہ خدا کی کیا معنی
ہین اور ارادہ مخلوق کی کیا معنی ہین حضرت نی فرمایا کہ ارادہ مخلوق کا قصد ہی اور
وہ چیز ہی کہ ظاہر ہوتا ہی بعد اوسکی مقصود واسطی اوسکی اور ارادہ خدا کا حادث ہی
بتحقیق اور ایضا امامیہ قائل ہین کہ ارادہ حق تعالی کا سبب چیز کو لاحق نہین ہوتا مثل
کفر کافر کی یا ظلم کی یا اور بد ان کی بخلاف اشاعرہ کی کہ قایل ہوئی ہین کہ ارادہ
حق تعالی کا سب اش[illegible] متعلق ہوتا ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ آیات اس
بابمین مختلف وا[illegible] ہین چند آیتین موافق مذہب امامیہ کی ہین اور چند آیتین
موافق مذہب [illegible] کی چنانچہ مویدات مذہب امامیہ کی یہہ آیتین ہین كُلُّ ذَٰلِكَ
كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا حاصل اسکا یہہ ہی کل وہ [illegible]
اوسکی نزدیک رب تیری کی مکروہ ہی اور کراہت ضد [illegible] دہ کی ہی [illegible]

فرماتا ہی وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ یعنی خدا دوست نہین رکہتا ہی فساد کو اور حق تعالی
فرماتا ہی وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ یعنی نہین راضی ہی واسطی بندوں کی کفر کو اور حق تعالی
فرماتا ہی کہ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ارادہ کرتا ہی خدا
ظلم کو واسطی بندون کی از این قبیل بہت آیتین ہین کہ ذکر اونکا موجب طول ہی اور مؤیدات
مخالفین سی یہہ آیتین ہین مَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا حاصل یہہ
کہ جس شخص کو چاہی خدا فتنہ اوسکی کو پس نہین مالک ہوتا خدا سی کسی چیز کو اور حق تعالی
فرماتا ہی مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ جس شخص کو چاہی خدا گمراہ کرتا ہی اوسکو اور حق تعالی
فرماتا ہی إِنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ یعنی خدا حائل ہوتا ہی انسان مین یہہ آیتین ظاہر
اونکی مذہب کی تائید کرتی ہین پس اگر کوئی کہی کہ تاویل کرنا مردمان احد المذہبین
کا آیات مخالفہ مذہب اپنی کو ممکن ہی پس قول فیصل حق و باطل مین اور تمیز ان
دونون مین چاہتی تا اینکہ تاویل امامیہ کا بجا اور اولی ہو اور تاویل اشاعرہ کا [illegible]
اور بیجا ہو والا ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی [illegible] اسکا اسطرحسی دیا چاہئی کہ تمیز حق
و باطل مین عقل ہوتی ہی اور یہہ کلیہ ثابت ہی کہ جس چیز کہ اوپر قاطعہ عقلیہ دلالت کرتی ہین
اوسکو مسلم رکہتی ہین اور آیات مخالفہ کو تاویل کرتی ہین اور بحمد اللہ کہ یہہ اشاعرہ لا شعور
کو ممکن نہین ہی اسواسطی کہ وہ عقل سی دست بردار ہوئی ہین اور کہتی ہین کہ حسن اور قبح
کسی چیز کا [illegible] معلوم ہوتا ہی الحال اول قاطعہ عقلیہ [illegible] مین جسنا چاہئی
[illegible] یہہ لطف [illegible] حق تعالی نی کفر کافر کا [illegible] یا ہو اور بعد اوسکی اوسکو حکم
[illegible]ن کری پس سجا لیقین یا دانی خدا کا [illegible] ہی اسواسطی کہ حق تعالی جاننا

کہ ساتھ ارادہ اپنی کی کفر کو کافر مین خلق کرتا ہون پس امر کرنا ایمان کا اسوقت مین
محض عبث اور بیفایدہ ہی پس اس دلیل سی معلوم ہوا کہ مذہب اشاعرہ کا کہ جو یہہ قایل
ہین کہ کفر اور شر ساتھ ارادہ خدا ہوتی ہین باطل ہی اور ہر گاہ کہ اس دلیل سی مذہب
اونکا باطل ہوا حقیت مذہب امامیہ کی اس قول مین ثابت ہوئی کہ ارادہ حق تعالی کا
سب چیزون کو لاحق نہین ہوتا اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ اگر کفر کافر کا مراد حق تعالی کے
ہو پس چاہئی کافر بنابر کفر اپنی کی قابل ثواب ہو اسواسطی کہ کفر کو کافر اس صورت
مین موافق ارادہ خدا کی بجا لایا ہی اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ اگر کفر بارادہ خدا ہو
پس قضا و قدر خدا کی ہوگا اور راضی ہونا بقضای حق تعالی کی واجب ہی اور ثابت
ہوا ہی کہ راضی ہونا بکفر کفر ہی پس لازم آتا ہی راضی ہونا کفر پر ایک وقت مین
اور یہہ اجتماع نقیضین ہی چوتھی دلیل یہہ ہی کہ اگر کفر کافر مراد خدا ہو ایمان لانا اونکا
محال ہو اسواسطی کہ لابد ہی اس صورت مین کہ مراد خدا واقع ہو پس تکلیف کرنا
بایمان اسوقت مین اونکو تکلیف بمحال ہی اور پانچوین دلیل آیاتین اور حدیثین
ہین کہ جو مذکور ہوئین پس [illegible] انصاف ملاحظہ کیا چاہئی یہہ بہتر ہی کہ ان دلایل
مذکورہ اور اون آ[illegible] کو کہ دلالت اوپر عدم تعلق ارادہ حق کی ساتھ کفر و شر
کی رکہتی ہین د[illegible] ویز اپنا کری اور اون آیتون کو کہ جن سی عموم تعلق ارادہ حق
تعالی معلوم ہوتا ہی تاویل کری یا یہہ بہتر ہی کہ آیات عموم تعلق ارادہ خدا کو دستاویز
اپنا کری اور اون ادلہ قطعیہ عقلیہ کو اور اون آیتون کو [illegible] مذہب اونکی ہین پس
پشت پھینکی اور تاویل کری [illegible] ہین وہ شخص کہ [illegible] صاحب عقل کامل اور فہم سالم

ہوگی

رکہتا ہو [illegible] ستا ہی الحمد للہ کہ نہایت حق امامیہ مین مصداق اس آیہ کا زیبا اور بجا ہی
فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ اور معنی اس آیہ کی یہہ ہین پس بشارت دی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اون لوگونکو کہ سنتی ہین قول کو پس پیروی کرتی ہین احسن قول
کو یہہ وہ لوگ ہین کہ ہدایت کی ہی اونکو خدا نی اور یہہ وہ لوگ ہین کہ وہی صاحبان
عقل ہین اسواسطی کہ دونو قول مین امامیہ نی احسن قول کو اختیار کیا ہی کہ تعلق ارادہ
حق تعالی کفر اور شر کو نہین ہوتا اور حق اشاعرہ مین مصداق اس آیت کا
كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا نہایت زیبا ہی اور معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ مانند گدہی کی ہو
کہ لادی جاتی ہین ساتھ کتابین بزرگی اور تاویل ان آیتو کہ جو خلاف مذہب امامیہ کے
اسطرحسی ممکن ہی پس لفظ فتنہ کی کہ آیہ اول مین ہی معنی اوسکی عذاب کی ہین
چنانچہ حسن بصری اور قتادہ سی یہہ منقول ہی اور اسی معنونکو بہی جبائی نی اختیار
کیا ہی اور قرینہ اسکا یہہ ہی کہ حق تعالی [illegible] قول اپنی مین فتنہ سی عذاب مراد
لیا ہی مثل قول حق تعالی کی ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ [illegible] یعنی چکہو تم عذاب اپنی کو اور
تاویل مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ کی یہہ ہی کہ ہر گاہ [illegible] اختیار کفر و معصیت کے
خدا الطاف اپنی کو باز رکہتا ہی پس گویا کہ باز رکہنا [illegible] الطاف کا گمراہ کرنا
ہی اور تاویل إِنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ یہہ ہو [illegible] ہی نی کہا ہے
کہ مراد اس [illegible] کہ حق تعالی حایل ہوتا ہی درمیان مرد کی اور دل اوسکی
کی [illegible] کی [illegible] تہ [illegible] نا کی نہین تہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ

اے وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہو خرچ کرو اوس چیز سے کہ دی ہے ہم نے تمکو پہلے اس سے کہ آوے

يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ

وہ دن کہ نہیں ہے خرید و فروخت بیچ اوسکے اور نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کفار

آیۃ الکرسی

هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ

وہی ظلم کرنے والے ہیں خدا ایسا ہی کہ نہیں ہی کوئی خدا مگر وہی کہ زندہ ہی اور قائم تدبیر خلق [illegible] نہیں پکڑتی اوسکو

سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَن

غنودگی اور نہ خواب واسطے اوسکے ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کے ہی اور وہ چیز کہ بیچ زمین کے ہی کون

ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

وہ شخص کہ شفاعت کرے نزدیک اوسکے [illegible] مگر ساتھ حکم اوسکے جانتا ہے خدا جو کچھ کہ آگے اونکے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

اور جو چیز کہ پیچھے اونکے ہے اور نہیں احاطہ کر سکتے ہیں لوگ ساتھ کسی چیز کے علم اوسکے سے مگر ساتھ اوسکے کہ چاہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا

گھیر لیا ہی کرسی اوسکی نے آسمانوں کو اور زمین کو اور نہیں دشوار ہی نگاہ رکھنا اون دونوں کا

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

اور وہی ہی بلند بڑا نہیں اجبار ہی بیچ دین کے تحقیق ظاہر ہی راہ راست

مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

راہ کج سے پس جو شخص کہ انکار کرے شیطان وغیرہ کا اور ایمان لاوے ساتھ خدا کے پس تحقیق پکڑ لیا

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

ساتھ رسی مستحکم کے نہیں ہی انقطاع واسطے اوسکے اور خدا شنوا ہی دانا ہی

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

خدا یار ہی اون لوگوں کا کہ ایمان لائے ہیں نکالتا ہی اونکو تاریکیوں سے طرف روشنی کے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ

اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے دوستان اونکے بت اور شیاطین ہیں نکالتے ہیں اونکو روشنی سے

ع إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

طرف تاریکی کفر کی یہ ملازمان آتش دوزخ کے ہیں بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے

قولہ اللہ لا الٰہ الا ہو یعنی خدا اونکی پرستش کے ہی کہ نہیں کوئی خدا مگر وہی کہ زندہ ہی قائم اصل اللہ کی الٰہ ہی جسطرح اصل ناس کی اناس ہی پس دور کیا گیا ہمزہ اور عوض اوسکے الف لام تعریف کا ملایا گیا اور الٰہ اسمائی اجناس سے ہی کہ واقع ہے ہر معبود حق و باطل پر لیکن لفظ اللہ کا مخصوص خدا برحق ہی اور غیر خدا کی اس لفظ کو بول نہیں سکتی اور یہ اسم ذات باری ہی اسواسطے کہ یہ موصوف ہوتا ہی اور صفت واقع نہیں ہوتی مثل اسکی کہ کہا جاتا ہی اللہ واحد صمد یعنی اللہ ایسا ہی کہ واحد ہی بے نیاز ہی اور نہیں کہا جاتا ہی الواحد اللہ یعنی واحد ایسا ہی کہ اللہ ہی اور سوا اسکے اگر لفظ اللہ صفت واقع ہو پس موصوف کوئی باقی نہیں [illegible] تکمیل اصل آیہ کی [illegible] حق تعالیٰ کی معلوم ہوتی ہی اگر کوئی کہی کہ جو شخص کہ منکر وحدانیت کا [illegible] کو مسلم رکھیگا اس جہت سے کہ وہ قائل ثبوت [illegible]

چہ جائی اینکہ قائل قرآن ہو جواب مین اوسکی کہا جایگا کہ یہہ مسلم ہی لیکن غرض ہماری
یہہ ہی کہ عقل اور نقل ایک دوسری کی تایید کرتی ہی دلیل نقلی تو یہہ آیہ ہی کہ
ہوتی اور دلیل عقلی کہ مسکت خصم ہی یہہ ہی کہ اگر فرض کئے جائین کہ دو خدا ہین اور
من جمیع الوجوہ یکسان ہین اور باہمشورہ و انتظام امور دین و دنیا کرتی ہین اور
باہمدیگر رشک اور حسد نہین کرتی ہین پس اسوقت مین ہم مدعی سی پوچھین کے
کہ مثلاً جسوقت کہ ایک خدائی آفتاب کو بوقت صبح برآمد کیا اور بلند ہونی لگا آیا
دوسرے کو طاقت اور قدرت ہی کہ آفتاب کو نہ نکلنی دی اور بلند نہونی دی اگرچہ
کرتی وہ دونو مشورہ ہین لیکن اوکی قوت کو ہم پوچھتی ہین پس اگر مدعی کہی کہ طاقت
منع کی ہی پس اسصورت مین خدائی اول عاجز ہوتا ہی اور عجز شایان خدائی
نہین ہی اور اگر اوسکو طاقت منع کی نہین ہی تو یہہ عاجز ٹھہرتا ہی پس شایان خدائی کے
کی نرہا اور اگر دونو کا مطلب برنآیا دونو عاجز ہوئی شایان خدائی دونو نہی
پس اس سی معلوم ہوا کہ خدا ایک ہی اور ہرگاہ کہ عقل سی ثابت ہوا کہ خدا واحد ہے
پس معترض سی کہا جائیگا کہ ہمارے [illegible] مین ہی وہ چیز وارد ہی کہ جو موافق عقل
کی ہی اور عقلائی حی ہو[illegible] تعالی پر اتفاق کیا ہی لیکن معنی حیات مین جمہور نے
اختلاف کیا ہی متکلمین [illegible] ہین کہ حیات ایسی صفت ہی کہ جس کی نسبت کرنا علم
اور قدرت کا [illegible] ہوتا ہی اور اشاعرہ کہتی ہین کہ حیات ایک صفت ہی وراء صفت
قدرت اور علم کی بلکہ [illegible] زائد ہی کہ بسبب اوسکی ذات حق تعالی کی قدرت اور
علم متصف ہوتی ہی نہ کہ جمادات [illegible] کی ذات اسواسطی کہ درصورت عدم اوس

صفت کی اگر حق تعالی حی ہووی تو چاہئی کہ جمادات وغیرہ بہی متصف بحیات
ہوں ورنہ مخصص ہونا بعضی کا بعضی سی یا بدون مخصص لازم آتا ہی اور تخصیص
اسکا مخفی نہین ہی لیکن اولا پس اس جہت سی کہ بنا اس دلیل کی اسپر ہی کہ سب
ذاتین فی حد ذاتہ برابر ہوں اور حال آنکہ یہہ ممنوع ہی اسواسطی کہ ذات حق تعالی
کی مخالف سب ذاتوں سی ہی اور ثانیاً اس جہت سی کہ درصورت ہونی صفت
حیات کی بہی اعتراض لازم آتا ہی اسواسطی کہ ہونا اس صفت کا حق تعالی مین نہ کہ
جمادات مین آیا محتاج مخصص کا ہی یا نہین شق اول پر ہونی مخصص کی واسطی
اور مخصص چاہئی اور اسیطرح سی الی غیر النہایہ تسلسل لازم آتا ہی اور پر شق ثانی
کی مخصص ہونا ذات حق تعالی کا نہ کہ اور جمادات کا بدون مخصص لازم آتا ہی پس
جو جواب کہ اشاعرہ اسکا دینگی ہم بہی وہی دینگی خلاصہ اس چیز کا کہ اعتقاد
کرنا جسکا واجب ہی یہہ ہی کہ خدا حی [illegible] یعنی کہ ذات اوسکی ایسی ہی کہ علم
اور تقدیر ہی بدون زیادتی مبدء حیات [illegible] علم اور قدرت کی اور معنی قیوم کے
یہہ ہین یعنی قائم بتدبیر اور نگہبان خلق ہی حدیث [illegible] صحیح مین وارد کہ حی و قیوم
بہترین نامہائی خدا سی ہین اسی واسطی روایت صحیح [illegible] ہی کہ اکثر دعا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ کی یہہ تہی یا حی یا قیوم اور خبر مین وارد ہی [illegible] اسم واقع
بلیات مین اور اصل قیوم کی قیووم تہی بروزن فیعول [illegible] پس جسوقت کہ
یا اور واو جمع ہوئی [illegible] اول انکا ساکن ہو تو اوس [illegible] واو کو یا سی بدل کرتی ہین
اور یا کو یا [illegible] مین ادغا[illegible] تی ہین قولہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم یعنی نہین لیتی

ہی نہ کچھ غنودگی کہ مقدمہ خواب کا ہی اور نہ خواب کہ باطل کرنی والا حواس کا ہی
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہی کہ قوم موسی نی کہا موسی سے کہ
خدا بہی خواب کرتا ہی موسی نی عرض کی کہ بار خدایا تو آگاہ ہی گفتار اس قوم سے
خطاب آیا کہ مجکو اے موسی آگاہ کرتی ہیں ہم ایک شبانہ روز تو نہ سوے موسی امر الہی
کو بجا لائی بعد اسکی حق تعالی نی ایک فرشتہ کو ساتہ دو شیشہ باریک کی بہیجا او
اوس فرشتہ نی کہا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ آجکی شب ان دونو شیشوں کو ہاتہ میں نگاہ
رکہہ تا آنکہ صبح ہو موسی نی بحکم الہی اون شیشوں کو ہاتہ میں رکہا اور اپنی تئیں منضبط
کرتی تہی تا سو نجاوین آخر الامر خواب نی غلبہ کیا اور ہاتہ سی شیشی چہوٹ پڑی اور
بیکدیگر ضرب کہا کر ٹوٹ گئی فی الحال جبرئیل نازل ہوئی اور کہا حق تعالی فرماتا ہے
کہ تو خواب میں دو شیشہ نگاہ نہ رکہہ سکا اگر میں سو جاؤں تو آسمان اور زمین کو
کون نگاہ میں رکہی کا لہذا یہہ آیۃ نازل ہوئی تا شبہہ اس امر کا کسی کی دل میں نہ
گذرے ولا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور لہ ما فی السموات وما فی الارض کی یہہ معنی
ہیں واسطی اوسی کی ہی ملک اوس چیز کی کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور واسطی اوسکی
تصرف ہی بیچ اون دونوں کی جس طرح سی کہ چاہی اور لفظ من کی من ذا الذی
یشفع عندہ الا باذنہ میں استفہام انکاری ہی یعنی نہیں شفاعت کرتا
روز قیامت میں کوئی واسطی کسی کی مگر باذن خدا۔ اور یعلم ما بین ایدیہم
وما خلفہم میں کئی وجہیں کہی ہیں ایک یہہ ہی کہ یعلم ما بین ایدیہم
سی مراد وہ چیزیں کہ گذر گئی دنیا میں اور وما خلفہم سی مراد آخرت ہی یہہ وجہ

سدی کی اور مجاہد سی منقول ہی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ مراد یعلم ما بین ایدیہم
سی وہ غائب چیزیں ہیں کہ قبل اوس شخص کی ہوئی ہیں اور ما خلفہم سی وہ
چیزیں ہیں کہ بعد اوسکی ہونگی اور یہہ وجہ ابن جریج سی منقول ہی اور تیسری وجہ
یہہ ہی کہ ما بین ایدیہم کا وہ چیز مراد ہی کہ ابہی نہیں ہوئی بلکہ زمانہ آیندہ میں ہوگی اور
ما خلفہم سی وہ مراد ہی کہ زمانہ ماضی میں ہو چکی ہیں اور یہہ وجہ ضحاک سی کی روایت
ولا یحیطون بشیء من علمہ اور آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ علم صفات خدا سی ہی
پس اگر کہی کوئی کہ اضافت علم کی طرف خدا کی تغایر کو چاہتی ہی اسواسطی کہ مضاف
اور مضاف الیہ میں تغایر ضرور ہی پس معنی آیہ کی بنابر مذہب اشاعرہ کی درست ہے
ہیں کہ وہ صفات حق تعالی کو غیر ذات کہتی ہیں بخلاف مذہب امامیہ کی کہ وہ عینیت
صفات کی قائل ہیں جواب اسکا یہہ ہی کہ تغایر مضاف اور مضاف الیہ میں مسلم لیکن
تغایر سی مفہوم میں مراد ہی اور مفہوم علم اور مفہوم ذات باری میں یقینا تغایر ہی پس
اضافت کی واسطی تغایر کفایت کرتا ہی اور اگر یہہ تغایر کفایت نکرے پس چاہیے کہ
اضافت وجود کی طرف ذات باری کی درست نہو اسواسطی کہ وجود بنابر مذہب ابو
الحسن اشعری کی عین حقیقت موجود ہی پس [illegible] اب اسکا اشاعرہ کی نزدیک ہی
جواب ہمارا اور دلیل امامیہ کی اختیار کرنی عینیت صفات پر یہہ ہی کہ اگر صفات حقیقی
غیر ذات ہوں تو پس اس صورت میں استفسار کیا جاے گا قائل اوسکی سی کہ وہ صفتیں
ہونی اپنی میں محتاج غیر خدا میں کہ نہیں اگر کہو کہ ہونی اپنی میں غیر کی محتاج ہیں پس ہرگاہ
کہ وہ غیر اون صفتوں کو پیدا کرے اوس وقت ذات خدا میں پائی جائیں اس صورت میں

اسد محتاج غیر کا ہوا ہر گاہ کہ وہ عالم گردی تو یہہ عالم ہوا اور اسیطرحسی اور
صفتونمین بہی اور اگر یہہ کہی کہ وہ صفتین اپنی پیدا ہوئی ہین خدا کی محتاج ہین یعنی
ہر گاہ کہ خدا پیدا کری او سوقت ذات خدا مین پائی جائین پس اسوقت مین کہا
جاویگا کہ خدا فاعل بالایجاب ہی اون صفتون کا مثل آتش کی کہ جلانی اپنی مین
فاعل بالایجاب ہی کہ اوس سی جلانا چہوٹ نہین سکتا اور اس صورت مین
نقص خدا لازم آتا ہی یا خدا فاعل بالاختیار اون صفتونکا ہی پس اس
صورتمین اشاعرہ قدیم ہونی صفات سی دست بردار ہون اسواسطی کہ صفات
اسوقت مین حادث ہوتی ہین اور اگر وہ صفتین نہ محتاج خدا کی ہون اور نہ غیر خدا کے
ہونی اپنی مین تعدد واجب الوجود کا یا قدماونکا لازم آتا ہی اس صورتمین اشاعرہ
کو چاہیی کہ توحید حق تعالی سی دست بردار ہون اور یا اس ایت سی دست بردار ہون
کان اللہ ولم یکن معہ شیء لیکن اس صورتمین تاسی یعنی پیروی خلیفہ ثانی سی
ہی حسبنا کتاب اللہ سی باز رہتی ہین بخلاف [illegible]ب امامیہ کی کہ کوئی اعتراض اونکو
لازم نہین آتا ہی اور اگر کوئی کہی کہ اشا[illegible]ین سی کہ فاعل بالایجاب ہونا خدا کا
اپنی صفات کمال مین نقص نہین [illegible] نقص ہی تو اون صفتون کا کہ صفت کمال ہو
پس جواب اسکا یہہ ہی کہ [illegible] مسلم نہین رکہتی ہین اور عہدہ اون اثبات امر کا
تمہاری اسواسطی کہ تم مدعی ہو کہ صفات غیر ذات خدا ہین پس مدعی کی واسطی چاہیے
کہ استدلال اور شاہد لاوی نہ منکر کو اور علاوہ اسپر یہہ ہی کہ شارح مقاصد کہ ایک
جماعت سی ہی اشاعرہ سی کہتا ہی کہ فاعل جب ہونا نقص ہی خواہ صفات کمال خواہ

غیر صفات کمال مین ہو قولہ تعالی وسع کرسیہ السموات اس آیت مین چند اقوال ہین
ایک اونمین سی یہہ ہی وسع علمہ السموات والارض یعنی احاطہ کی ہی علم اوسکا آسمانو
اور زمین کو یہہ ابن عباس اور مجاہد سی مروی ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ مراد
کرسی عرش ہی اور کرسی کو کرسی اسواسطی کہتی ہین بجہت ترکیب بعضی کی اوپر بعضی
کی اور تیسرا یہہ ہی کہ مراد کرسی سی تسلط اور قدرت ہی یعنی قدرت اوسکی احاطہ
کی ہی آسمانوکو اور زمین کو اور چوتہا قول یہہ ہی کہ کرسی ایک تخت ہی نیچی عرش
کی اور عطائی روایت کی ہی کہ تمام آسمان اور زمین بہ نسبت کرسی کی مثل حلقہ
کی ہی صحرا مین اور اسیطرح کرسی نسبت عرش کی یعنی بہ نسبت عرش کی کرسی
چہوٹی ہی اور روایت کی اصبغ بن نباتہ نی بدرستیکہ علی علیہ السلام نی فرمایا
کہ آسمانہا اور زمین اور جو چیز کہ بیچ اون دونوکی ہی مخلوقات سی بیچ شکم کرسی
کی ہی اور واسطی کرسی کی چار فرشتہ پیدا ہوئی ہین کہ اوسکو اوٹہاتی ہین
باذن خدا کی ایک فرشتہ اونمین سی [illegible]ت بصورت انسان کی ہی اور وہ
بزرگترین صورتہاسی نزدیک خدا کی ہی اور [illegible] تضرع کرتا ہی طرف خدا کی اور
طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق کو واسطی بنی آدم کی اور دوسرا فرشتہ مشابہ
صورت گاو نر کی ہی اور وہ سردار بہایم کا ہی کہ وہ دعا اور تضرع کرتا ہی طرف
خدا کی اور طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق بہایم کو اور تیسرا فرشتہ مشابہ
صورت نسر کی ہی اور وہ سردار پرندونکا ہی دعا اور تضرع کرتا ہی طرف خدا کے
اور طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق کو واسطی تمام پرندونکی اور فرشتہ چوتہا

مشابہ صورت اسد کی ہی کہ وہ بہر دار درخت و نگاہی دعا اور تضرع کرتا ہی طرف حق کی
اور طلب کرتا ہی شفاعت اور رزق کو واسطی تمام فرزندونکی اور آنحضرت نی فرمایا
ہی نتہا اون سب صورتونمین بہتر کاونری تا وقتیکہ ایک قوم نی بنی اسرائیل کی
عبادت کو سالہ کی کی اسوقت پست ہوگیا وہ فرشتہ واسطی حیا اس امر کی کہ بندون
نی عبادت کی اوس چیز کی کہ مشابہ صورت اوس فرشتہ کی تہی اور خوفناک ترسان
ہی عذاب خدا سی اور نہین شاق ہی حق تعالی پر نگاہ رکہنا اسمانوا و زمین کا
قولہ وهو العلي العظيم یعنی وہی حق تعالی بلند ہی ضد اور مثل سی اور نشانہای
نقص سی اور بعضون نی کہا ہی کہ بلند ہی ازروئی قدرت اور قہر کی اور جلال
اور بزرگی اور عظیم ہی شان اوسکی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی
ہی کہ جو شخص ان دو آیتونکو وقت شب پڑہی حق تعالی اوسکو سب بلاؤنسی اور
آفتونسی نگاہ رکہتا ہی صبح تک اور صبح کو پڑہی تو محفوظ رہتا ہی شب تک اور
وہ دو آیتین یہہ ہین ایک آیۃ الکرسی اور دوسری اول سورہ حم مومن سی الیہ
المصیر تک اور اونحضرت سی منقول ہی کہ جس گہر مین آیۃ الکرسی پڑہی جائی
شیاطین تیس دن تک اوس گہر مین داخل نہین ہوتی اور چالیس دن تک
جادو ساحر کا اثر نہین کرتا ہی مردمان اوس گہر کو اور اون حضرت سی
منقول ہی کہ عظیم ترین آیتونکی قرآن مین آیۃ الکرسی ہی جو شخص کہ اسکو تلاوت
کری حق تعالی دو فرشتونکو حکم کرتا ہی کہ نامہ عمل اوسکی مین عملہای نیک لکہو اور
گناہونکو محو کرو تا روز دیگر اوسوقت تک آیۃ الکرسی پڑہی تہی اور جو شخص

کہ بعد نماز فرایضہ کی تلاوت کری کوئی چیز مانع نہین ہوتی اوسکو دخول بہشت سی
مگر موت یعنی بعد از موت فی الحال داخل بہشت ہوتا ہی اور اون حضرت نی
فرمایا ہی کہ بہترین سورہای قرآن سورۂ بقر ہی اور بہترین آیات سورۂ بقر آیۃ
الکرسی ہی اور جابر انصاری سی منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی
فرمایا کہ جو شخص کہ آیۃ الکرسی پڑہی بعد ہر نماز فریضہ کی دروازی ہفت آسمان کی کشادہ
ہوتی ہین تا اینکہ حق تعالی اوسکو بنظر رحمت کی دیکہتا ہی اور گناہونکو اوس کی
عفو کرتا ہی اور بعد اسکی ایک فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ عملہای نیک اوسکی لکہی اور
کردارہای بد کو محو کرتا ہی تا روز دیگر اوس ساعت کہ آیۃ الکرسی پڑہی تہی اور
جو مومن کہ آیۃ الکرسی پڑہی اور ثواب اوسکا اہل گورستانکو بخشی حق تعالی
چالیس قندیلین نور کی قبر مومن مین داخل کرتا ہی اور اگر مشرق سی مغرب تک
ہون قبرین اونکی نور سی بہرتا ہی اور قبرین اونکی کشادہ ہوتی ہین اور ہر ایک مومن
کی واسطی ایک درجہ بلند ہوتا ہی اور واسطی پڑہنی والی اوسکی کی ثواب ساٹہ پیغمبر کا
عطا کرتا ہی اور بعد ہر حرف کی آیۃ الکرسی کی ایک فرشتہ کو پیدا کرتا ہی کہ واسطی
اوسکی تسبیح کرتی ہین قیامت تک اور حضرت نی فرمایا ہی کہ یہ آیہ عظیم ترین آیات
قران کا ہی اور اوسکو ایک زبان ہی کہ خدا کی تسبیح اور تقدیس کرتی ہی نزدیک
عرش کی باز اون حضرت سی منقول ہی کہ جو شخص کہ آیۃ الکرسی پڑہی بعد ہر فریضہ
کی حق تعالی بذات خود متوجہ قبض روح اوسکی کی ہوتا ہی ثواب ملتا ہی جہاد کا ہمراہ پیغمبر کی
راہ خدا مین اور رتبہ شہادت کا عبد اللہ مسعود نی نقل کیا ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ

وآلہ نی فرمایا کہ آیۃ الکرسی عظیم ہی ہر مخلوقات سی امام جعفر صادق علیہ السلام
اباء کرام اپنی سی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی فرمایا
کہ ہر گاہ آیۃ الکرسی نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ایک
آیۃ نازل ہوئی ہی گنج عرش سی اور ہیبت مشرق اور مغرب مین پہنچ کر پڑا اور
ابلیس کو خوف پیدا ہوا اور اپنی قوم سی کہنی لگا کہ شب کو حادثہ عظیم واقع ہوا ہے
پس لازم ہی کہ تمام اطراف عالم کو گشت کرو مین پس تمام ملکون مین پھرنی
لگا تا بحدیکہ مدینہ مین پہنچا ایک مرد سی پوچھا کہ کل کی شب کو کیا حادثہ ہوا ہی اور کیا امر
عظیم نازل ہوا ہی کہا اوس شخص نی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی ہمکو
خبر دی ہی کہ آیۃ عظیم کہ جہاتی عرش خدا سی نازل ہوئی ہی اور ہیبت اوسکی سی
تمام بتہائی عالم گر پڑی لکن ابلیس نزدیک قوم اپنی کی گیا اور اس خبر سی آگاہ
کیا سبکی سب غمگین ہوئی اور باز … اون حضرت سی منقول ہی کہ جو شخص کہ آیۃ الکرسی
پڑہی بوقت باہر جانی گہر کی حق تعالی ستر ہزار فرشتی بہیجتا ہی کہ اوسکی واسطی استغفار
اور دعا کرتی ہین اوس وقت تک کہ گہر مین داخل ہو اور حق تعالی تنگدستی اور
درویشی کو اوس سی دفع کرتا ہی پہر حضرت فرماتی ہین کہ پچاس کلمہ آیۃ الکرسی مین ہین
اور ہر کلمہ مین پچاس برکت ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی مروی ہی
کہ جو شخص کہ ایکبار آیۃ الکرسی پڑہی حق تعالی ہزار مکروہ مکارہ آخرت سی دور کرتا ہی
اور ہزار مکروہ مکروہات دنیا سی دور کرتا ہی کہ کمترین مکارہ دنیا درویشی ہی
اور کمترین مکروہات آخرت عذاب قبر ہی اور نیز منقول ہی کہ جو شخص مداومت

کری

کری ہمیشہ بعد ہر فریضہ کی فقر و درویشی سی امان مین ہوتا ہی اور ساتہہ خلائق کی محتاج
نہین ہوتا اور حق تعالی فضل و کرم اپنی سی مال بسیار عطا کرتا ہی اور روزی
اوسکی فراخ کرتا ہی اور ایسی جگہہ سی روزی پہونچاتا ہی کہ اوسکی خیال مین بہی
نگذرا ہو اور جو شخص کہ صبح و شام پڑہی شر دزد اور حرامی سی باز رہتا ہی اور عذاب
آتش سی محفوظ رہتا ہی اور مال اور اسباب اوسکا جلنی سی محفوظ رہتا ہی اور جو
پریشان دیکہنی سی اور خواب مین ڈرنی سی اور سانپ اور بچہو سی اور ضرر جن اور
انسان سی محفوظ رہتا ہی اور اگر آیۃ الکرسی کو لکہہ کر زراعت مین دفن کری
آفتون سی اور نقصان سی محفوظ رہتی ہی اور برکت عظیم اوسمین پیدا ہوتی ہی اور
اگر دوکان مین رکہی نفع اوسکو زیادہ ہوتا ہی اور اگر آستانہ خانہ مین رکہی ہرگز
دزد اوس گہر مین نہین جاتا ہی اور اگر آیۃ الکرسی کو بہت پڑہی قبل از موت کی
منزل اپنی کو بہشت مین دیکہتا ہی عبد اللہ بن عوف نی روایت کی ہی کہ ایک
شب خواب مین دیکہا مینی کہ قیامت ظاہر ہوئی ہی اور ہیبت لوگون پر ظاہر ہوئی ہے
اور خلائق حساب کی واسطی صف باندہی ہو گئی ہین مجکو لائی اور موقف عرصات
مین حاضر کیا اور محاسبہ لیکر بہشت مین لائی مجکو قصرہائی بلند اور مزین مجہی
دکہلائی کہ حسن و خوبی اوسکا دیکہکر حیران ہوا مین کہا مجہسی کہ درہائی قصر کو شمار
کر ہر گاہ اونکو شمار کیا مینی پچاس در تہی بعد اوسکی کہا گہر اوسکی شمار کر وہ بہی شمار کیا
مینی ایک سو چہتر تہی کہا مجہسی یہ سب واسطی تیری ہین اوسوقت مین تعجب کیا اور
خواب سی بیدار ہوا اور شکر خدا کا کیا مینی اور بعد از صبح نزدیک محمد ابن

کی کیا مین کہ اوسوقت مین تعبیر خواب مین کامل تہی اس خوابکو اونسی کہا مینی
جواب مین کہا کہ آیت الکرسی کو بہت پڑہتا ہی تو کہا مینی کہ آرہی تمنی کہا مین
کہا اس جہت سی معلوم کیا مینی کہ آیۃ الکرسی کی پچاس کلمہ ہین اور ایک سو چہ
مین اور ہر کا ایکو سنا مینی تعجب کیا مینی حفظ اور علم اوسکی سی اور مہارت
تعبیر خواب اور علم قران مین استقدر ہی پس مجہی کہا کہ ای عبد اللہ جو شخص کہ
آیۃ الکرسی بہت پڑہی سکرات مرگ اوسپر آسان ہوتی ہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ کی
مروی ہی کہ فرمایا علی سردار بشر کی ہین اور سردار عرب کی محمد صلی اللہ علیہ
والہ ہین اور یہہ فخر نہین اور سردار فرس کا سلمان ہی اور سردار روم کا
اور سردار حبشہ کا بلال ہی اور سردار پہاڑون کا کوہ طور ہی اور سردار
درختونکا سدر ہی اور سردار مہینونکا رجب اور محرم اور صفر ہین اور سردار دنونکا
جمعہ ہی اور سردار کلام کا قران ہی اور سردار قران کا سورہ بقر ہی اور
سردار آیات بقر کا آیۃ الکرسی ہی قولہ لا اکراہ فی الدین اس آیہ مین چند اقوال ہین ایک
یہہ ہی کہ حق اہل کتاب مین نازل ہوئی ہی کہ جنسی جزیہ لیا جاتا تہا یہہ قول مروی حسن
اور قتادہ اور ضحاک سی ہی اور دوسرا یہہ ہی کہ جمیع کفار مراد ہین بعدہ منسوخ ہوے
ساتہہ آیہ جہاد کی یہہ سدی وغیرہ سی منقول ہی اور تیسرا قول یہہ ہی کہ نہ کہو اوس
شخص کو کہ جو داخل ہووین دین بعد حرب کی کہ وہ باکراہ ایمان مین داخل ہوا ہی
اسواسطی کہ جسوقت راضی ہوا بعد حرب کی اور درست ہوا اسلام اوسکا پس نہین ہی وہ
باکراہ ایمان لایا ہو زجاج سی مروی ہی اور چوتہا قول یہہ ہی کہ نازل ہوئی ہی در حق

اون

اوسکا دو شخص تہی کہ فرزند ابو الحصین انصاری تہی اور وہ نصرانی ہو گئی تہی اور
ابو الحصین نی خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ مین عرض کیا کہ کیسیکو بہیجی اونکی طلبکو
اور بعد آنی اونکی بہہ بدا اور تنبیہ کیجئی کہ یہہ اسلام لاوین اوسوقت مین یہہ آیہ نازل
ہوئی یہہ ابن عباس وغیرہ سی منقول ہی اور پانچوان قول یہہ ہی کہ دین مین اکراہ
اور اجبار از جانب خدا نہین ہی بلکہ بندہ مختار ہی اسواسطی کہ دین درحقیقت اعمال
قلوب سی ہی یعنی دل سی چاہتی کہ ایمان لاوی اور اگر با جبار ایمان لاوی گویا کہ وہ
ایمان درحقیقت نہین لایا جسطرحسی کہ اگر کوئی با جبار کلمہ کفر کہی درحقیقت کافر نہین ہوے
اور مراد دین سی وہ دین ہی کہ جس سی راضی ہو خدا کہ وہ بہتر دین ہی ہر چند کہ
چار اقوال سابق بہی محتمل ہین لیکن قول پنجم در نہایت متانت اور مناسبت
مقام کی ہی اولا اس جہت سی کہ قبل اسکی آیہ گذری ہی ولو شاء اللہ ما اقتتلوا
ولکن اللہ یفعل ما یرید اس آیہ سی یہہ مفہوم ہوتا ہی کہ اگر خدا باکراہ اور اجبار چاہتا
تو یہہ اختلاف کرتی وہ لوگ لیکن حق تعالی کرتا ہی اوس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہی حکمت
اور مصلحت اور وہ یہہ ہی کہ لگام اختیار قبضہ قدرت بندون مین دیا ہی اور مضطر
اور ملجا نہین کیا ایمان لانی مین اس جہت سی کہ یہہ منافی حکمت اور مصلحت کی ہی
اور بعد اسکی حقتعالی نی وحدانیت اور قدرت اپنی بیان کی اور بعد اسکی کہا
قولہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی پس اس صورت مین معنی لا اکراہ
فی الدین کی مطابق قول پنجم کی نہایت مناسبت رکہتی ہین اور گویا کہ یہہ آیتین ایک
سلک مین منتظم ہوتی ہین اور ثانیا اگر یہہ معنی مراد نہ لیجئی تو تخصیص تا تقیید لازم آوے

ہی بنابر مذہب اشاعرہ کی اور یہہ خلاف اصل ہی اور ثالثا اس وجہ سی کہ آیہ
لا اکراہ فی الدین کو تاویل کرنا بدون ضرورت اور دلیل قطعی کی مقبول حق تعالی
کی لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ولقطعنا منہ الوتین
درست نہین اور معلوم ہی بنابر مذہب اشاعرہ کی اس آیہ مین تاویل بہت لازم
آتی ہی بخلاف مذہب امامیہ کی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ہر گاہ اشاعرہ قائل
ہین کہ خالق افعال بندونکا خیر او شر سی حق تعالی ہی پس اس صورت مین حال
اکراہ اور اجبار لازم آتا ہی حاصل انکہ حق تعالی فرماتا ہی لا اکراہ فی الدین
پس لابد کہ وہ تاویل کرین اس آیہ کو بخلاف امامیہ کی کہ بندونکو فاعل خیر و شر
اپنی افعال کا جانتی ہین پس اس صورت مین تاویل لا اکراہ فی الدین کی مطلقا
اور اصلا لازم نہین آتی پس اگر کوئی کہی کہ اگرچہ یہہ آیہ بنابر مذہب تمہاری کی تاویل نہین
کی جاتی لیکن مثلا ختم اللہ علی قلوبہم کی اور ازین قبیل اور آیتونکی کہ جنسی خالقیت خدا کے
افعال بندونکا ظاہرہ پر مفہوم ہوتی ہی لابد کہ تم اونکی تاویل کرو پس کہا جائیگا کہ جواب
اسکا تلیقہ ہی یفعل ما یرید سی معلوم ہوتا ہی مگر باقی رہا یہہ امر کہ اوس مقام مین
دلائل قاطعہ عدم تعلق ارادہ حق تعالی اور بکفر اور شرور کی مذکور ہوئی ہین اس
مقام مین دلیل قطعی عقلی اوپر عدم خالقیت حق تعالی کی افعال بندونکو کیا ہی وجود
میں ہوئی قول حق تعالی کی واللہ خالق کل شیء کی پس دلیل یہہ ہی کہ اگر خالق افعال
حق تعالی ہو جائی کفر کافر بخلق خدا ہو اس صورت مین باوجود منافی ہونی لا یرضی
لعبادہ الکفر کی سخافت حق تعالی لازم آتی ہی اسواسطی کہ اولا خلق کفر کیا بعد

اوسکی حکم ایمان کیا اور ثانیا ظلم حق تعالی لازم آتا ہی اسواسطی کہ قتل انبیا اور اوصیا
اور زنا اور لواطہ اور شرب خمر ہر گاہ سب یہہ امور بخلق خدا ہون عذاب کرنا ان چیزونپر
بندونکو ظلم صریح ہی اور حق تعالی فرماتا ہی کہ لیس بظلام للعبید بخلاف مذہب امامیہ
کی کہ کسی طرحسی قباحت لازم نہین آتی ہی اور توضیح اسکی درصورت تمثیل یہہ ہی کہ اگر کوئی ایک
حکیم عاقل ہو کہ تا حال اوسکو نفس مذہب امامیہ اور اشاعرہ سی حاصل نہوا ہو تو آگی
اوسکی بیان کیجیئی کہ ایک بادشاہ ہو کمال قدرت اور شوکت مین اور نہایت
تسلط اور اقتدار مین اور ارادہ اوسکا متعلق ہو کہ امتیاز دیا چاہتی بندگان مطیع
اور بندگان عاصی مین اور وہ بادشاہ بنابر اسکی چند بندونکو سات تہدید شکر اور رسول
کی کسی سمت کو اپنی ممالک محروسہ سی روانہ کری اور ارشاد کری کہ ہمنی مہلت یکسال
تمکو دی ہی لازم ہی تمکو اس عرصہ مین ہماری دوستونکو نوازش اور دشمنونکو ذلیل
اور مخذول کرنا اور لحاظ بعلیہ پروری رکھیو اور اوامر ہماری بجالانا اور مناہی سی
باز رہنا اور زنہار نافرمانی اور سرکشی اور عصیان نکیجیو اور اگر مطابق ہماری کہنی
کی عمل مین لاوگی بانواع انعام اور خلعت فاخرہ سرفراز ہوگی اور اگر نافرمانی
اور سرکشی کروگی ہر چند بنابر اسکی کہ ہماری شان سی خلف وعدہ نہین مہلت یکسال
دینگی بلکہ بواسطہ رسل اور رسایل کی تخویف اور تہدید اور یاد دہی کرینگی ہم
لیکن جسوقت کہ سال تمام ہوگا بانواع عقوبت اور ایذا عذاب مین مبتلا کرینگی ہم
پس یقین ہی کہ وہ حکیم بعد استماع اس حکایت کی لابد ہی کہ کہی وہ بادشاہ در
کمال عدالت اور خوبی کی معلوم ہوتا ہی اور بسیط حسی وامن جلال اوسکا کہ نشان ظلم

جو ملوث نہین ہوتا ہی اور اگر اوس حکیم عاقل سی یہہ کہی کہ اس باتین کیا فرماتی ہو
کہ ایک بادشاہ ہو کہ شوکت اور اقتدار عیش اوسکو پیش رکہتا ہو اور وہ اپنی بندو
ارشاد کری کہ مین تمکو بجمیع وجوہ مجبور رکہتا ہون اور جو افعال کہ بجالاؤگی سب کا
خالق مین ہون اور جس شخص سی کہ چاہونگا بدون رجحان کی امر خیر جاری کر
کی اصلا اوسکو اوس امر خیر پر قدرت اور اختیار نہین ہی بلکہ وہ محل بیراہو کا او
اوسکو بعوض امر خیر کی کہ فاعل اوسکا نہین ہی بانواع انعام سرفراز کرونکا
اور خلعتہای فاخرہ عطا کرونکا اور جسی کہ چاہونگا بدون تقصیر کی بزور اوسی
شرور اور معصیت کو ہاتہہ پر اوسکی جاری کرونکا اور در حقیقت خالق اون
کا مین ہون اور اوسکو بعوض ان امور بد کی بانواع عذاب مبتلا کرونکا او
سعید امین خود ظالم نہین ہون بلکہ اوس بندی نی اپنی نفس پر ظلم کیا ہی
وہ حکیم عاقل یقیناً کہی کا کہ یہہ بادشاہ ور نہایت ظالم اور جور ہی اور نہایت در
اور کاذب ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا یعنی برتر ہی خدا اسی سابقہ نہایت
بلندی کی اور معنی واللہ خالق کل شیء کی یہہ ہین کہ خالق کل شی کا ہی خواہ بواسطہ ہو
اور خواہ بیواسطہ ہو پس خالق افعال بندون کا حق تعالی بواسطہ ہی علاوہ یہہ کہ
بنا بر مذہب اشاعرہ کی بہی عموم خالقیت حق تعالی باقی نہین رہتی اسواسطی کہ صفات
حق تعالی کو قدیم جانتی ہین اور خالق اوسکا حق تعالی کو نہین جانتی اور معنی ختم کی
یہہ ہین کہ حق تعالی الطاف اور توفیقات اپنا کہ جو مومن سی بجالاتا ہی کافر و فاسق سی
باز رکہتا ہی کہ پہر توفیق اوسکو رغبت ہونیکی طرف امر خیر کی نہین رہتی تکملہ در

ذکر ہوا ویر قولہ العروة الوثقی بارہ حرف مین اکہتر اوتین سی جو تن ہوتی ہین نکلی اور
یہہ عبارت حب امیر المومنین علی البہی صلوات اللہ علیہ اور بینات
اوسکی چارسی ایک ستہہ ہوتی ہین نکلی اوسی یہہ عبارت حب علی ابن ابیطالب
وصی نبی اللہ اور مجموع زبر و بینات کا اکہتر اسی بندرہ ہوتی ہین نکلی
اوسی یہہ عبارت حب النبی وعلی والحسن والحسین وعلی ومحمد وجعفر
وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والمہدی قولہ الذین امنوا اوس حرف مین زبر اوسکی
نو اسی ہوتی ہین نکلی اوسی یہہ عبارت ہؤلاء اقوام یتولون علیا والاولاد
اور بینات اوسکی باسٹھ بہتر ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی د ہؤلاء
اقوام یحبون آل المصطفی قولہ الطاغوت سات حرف مین زبر اوسکی اکہتر
چارسی سنتالیس ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی غاصب
حق آل الاحمد وعدو ہم بینات اوسکی تین سی تیس ہوتی ہین نکلی اوسی

یہہ عبارت وہی عدو آل العباء واولادہم

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ
آیا نہین دیکہا تونی طرف اوس شخص کی کہ مناظرہ کیا ساتہ ابراہیم کی بیچ باب پروردگار اوسکی کہ دیا اوسکو اللہ نی بادشاہی
إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَ
جبکہ کہا ابراہیم نی پروردگار میرا وہ ہی کہ زندہ کرتا ہی اور موت دیتا ہی کہا نمرود نی کہ مین زندہ کرتا ہون
أُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
اور مارتا ہون کہا ابراہیم نی پس بدرستیکہ خدا لاتا ہی سورج کو جانب مشرق سی

فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

پس لا تو اوسے جانب مغرب سی پس حیران کیا گیا وہ شخص کہ کافر ہوا تہا یعنی نمرود اور خدا راہ نہیں دکھلاتا

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ

گروہ ستمگاروں کو کیا نہیں دیکھا ہی تو مثل اوس شخص کی کہ گذرا اوپر قریہ کی حال اونکا یہ کہ گری تہیں

عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا

اوپر چہتوں اپنی کی کہا اوس شخص نی کسطرح جلاویگا اسکو خدا بعد مرنی اوسکی کی

فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ

پس مار ڈالا اوسکو خدا نی سو برس پھر بعد اوسکی زندہ کیا اوس شخص کو کہا ایک فرشتے نی کسقدر رہا تو کہا رہا میں

يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ

ایکدن یا تہوڑا سا دن کہا فرشتے نی بلکہ رہا تو سو برس پس دیکھ تو طرف

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَ

کہانی اپنی کی اور شراب اپنی کی کہ نہیں تغیر پایا ہی اور دیکھ تو طرف گدہی اپنی کی اور

لِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

کہ کرتی ہین ہم تجھکو نشانی واسطی لوگوں کی اور دیکھ طرف ہڈیوں کی کسطرح ترکیب دیتی ہین اونکو

ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

بعد اسکی پہناتی ہین ہم اونکو گوشت پس جب کہ ظاہر ہوا واسطی اوسکی کہا جانتا ہون مین تحقیق خدا اوپر ہر چیز کے

قَدِيرٌ ۝ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ

قادر ہی اور یاد کر جبکہ کہا ابراہیم نی پروردگار میری دکھلا تو مجھکو کسطرح زندہ کرتا ہی مردوں کو

قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ

کہا خدا نی کیا نہیں ایمان لایا ہی تو کہا ابراہیم نی ہان ایمان لایا ہون اور لیکن تا مطمئن ہو قلب میرا کہا خدا نی پس لی تو

أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ

چار جانوروں کو پرندوں سی اور رجوع کر اونکو طرف اپنی بعد اسکی کر اونکی ٹکڑے اور ہر کوہ کی

مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ

اونسے ایک جزو کو پس بلا اونکو آوینگی تجھکو درحالت جلدی کرنی کی اور جان تو

أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

تحقیق خدا غالب ہی دانا بحکمت ہی

توضیح انه الله الملك دلیل ہی واسطی حجت ابراہیم کی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی

لان انه الله الملك یعنی مخاصمت اور منازعت کے نمرود نی ابراہیم سی درباب

پروردگار کنندہ اوسکی کی کہ مین رب ہون اور یہہ منازعت اسواسطی تہی کہ دیا تہا اوسکو

خدا نی ملک اور بادشاہی اور یہہ منازعت اسوقت تہی کہ ابراہیم نی کہا کہ رب میرا

پروردگار ہی کہ زندہ کرتا ہی اور موت دیتا ہی کہا نمرود نی کہ مین زندہ کرتا ہون

اور مارتا ہون ایک زندانی کو طلب کیا اور اوسکو آزاد کیا اور کہا کہ زندہ کیا ہی

اور دوسرے کو کہ بیگناہ تہا طلب کیا اور قتل کیا اور کہا یہہ مارتا ہی اور گمان اوس

مردک کا یہہ تہا کہ زندہ کرنا ساتہہ معاف کرنیکی ہی اور مارنا ساتہہ قتل کی ہی جاہل تہا

وہ شقی نہ جانتا تہا کہ مارنا اور زندہ کرنا فعل خدا کا ہی اسواسطی کہ زندہ کرنا اور

مارنا سبب خلق حیات اور ممات کی ہی جسم مین اور یہہ دونوں افعال بندی کی

نہیں ہیں اور یامزہ وہ جانتا تہا کہ یہہ افعال نہ ایسی ہیں جیسی ہی لیکن کیا اونی اسرار
وہلی الزام ظاہر ہوگیا کہ حضار مجلس جانی کہ کیا خوب ہی جواب دیا اسنی اور حضرت
ابراہیم کو ممکن تہا کہ جواب اسکا مزہ وہ کو دیتی لیکن معلوم کیا کہ جواب اسکا عوام کو
بخوبی ظاہر نہوگا لہذا او حضرت نے اسکی جواب سی بلکہ ایس دلیل سی اعتراض کیا
اور دوسری دلیل کہ روشن تر تہی معرض اظہار میں لائی اور فرمایا بدرستیکہ
خدا آفتاب کو مشرق سی طالع کرتا ہی پس لا تو مغرب سی پس مبہوت اور حیران ہو
وہ شخص کہ کافر ہوا تہا یعنی مزہ وہ کو باز طاقت جواب دینی کی نرہی اور مانند بیہوش کی
کی خاموش رہا شیخ حق مصنف مدارک کا کہ اہل سنت وجماعت سے ہے فعلی اس آیت میں
لکہتا ہی کہ یہہ آیہ دلالت رکہتی ہی بطلان مذہب معتزلہ پر درباب اصلح کی اور یہ کہ
معتزلہ موافق امامیہ کی قایل ہوئی ہیں لہذا توضیح اور تحقیق اس مقام کی بوجہ احسن کے
جاتی ہی پس مخفی نرہی کہ مذہب امامیہ میں ثابت ہی کہ ہر فعل افعال حق تعالی سی
کمال حکمت اور مصلحت پر مشتمل ہی اگرچہ بعضی مواضع میں عقول بشری دریافت اسکے
سی عاجز ہوا اور دلیل اس دعوی کی یہہ ہی کہ ہر گاہ ثابت ہوا ہی کہ حق تعالی علیم اور
حکیم اور غنی اور قادر تمام ممکنات پر ہی اور جو شخص کہ متصف باین صفات ہو فعل
عبث یا قبیح اوس سی ممکن نہیں ہی بلکہ جو چیز کہ کمال بہتر اور اصلح ہو اور کوئی مفسدہ
اوسمیں متصور نہو ترک اوسکا اوس جناب سی شایان نہیں ہی اور عقل مستقیم حاکم ہی
کہ عمل میں لانا اصلح کا عموما ہر شخص کی واسطی نہیں ہی اس جہت سی کہ کرنا اصلح کا
واسطی اوس شخص کی کہ جو لیاقت اصلح کی رکہتا ہو قبیح ہی اور اسیطرحسی کرنا اصلح کا

اوس شخص کی واسطی کہ لایق خذلان ہو قبیح ہی اور اگر کبھی کوئی لڑکا کہ اوسنی تمام عمر بفقر و فاقہ
اور رنج بسر کی ہو اور آخرت میں ہمیشہ خدا اوسکو عذاب کری پس اس صورت میں ہوا نے
رعایت اصلح کی اوسکی حق میں نکی اور یہہ اعتراض اکثروں نے لکہی ہیں جواب اسکا یہہ
کہ ہم کلیہ عموم اصلح کی قائل نہیں ہیں چنانچہ ذکر کیا گیا ہی کہ اگر بندہ بسبب کفر وغیرہ کی
قابل خذلان ہو اصلح اوسکی حق میں ترک کرنا اور دوسرا جواب یہہ ہی کہ پیدا کرنا کافر
کا فعل خدا ہی اور یہہ پیدا کرنا فی نفسہ بہتر اور اصلح ہی اسواسطی کہ ہستی اوسکی شرط
تحصیل ثواب اخروی ہی درحالت صحت نفس اور نہونی موانع دیگر کی پس اگر کافر
باختیار خود سعادت دائمی کو اختیار نکری خلق کرنا اوسکا خدا کو کس وجہ سی خالی از
مصلحت اور بہتری ہوگا اور واسطی تائید اس مذہب کی سوال اور جواب ابو الحسن
اشعری کا اپنی استاد ابو علی جبائی سی ذکر کیا جاتا ہی کہ تا بخوبی حقیقت اسکی ظاہر ہوا او
وہ یہہ ہی کہ ابو الحسن اشعری نی اپنی استاد سی پوچہا کہ کیا فرماتی ہو درحق تین برادر کے
کہ ایک نی تمام عمر طاعت میں بسر کی دوسرے نی معصیت میں تیسرے نی صغر سن میں
وفات پائی ابو علی جبائی نی کہا کہ اول جنت میں ہوگا دوسرا عذاب دوزخ میں تیسرا
نہ ثواب دیا جائیگا اور نہ عقاب کیا جائیگا بعد اسکی اشعری نی کہا کہ اگر تیسرا کہی کہ مجہی
کس جہت سی حیات ندی کہ میں عمل صالح کرتا اور داخل بہشت ہوتا کہتا کہ جبائی نے کہ
حق تعالی اوسکو ارشاد کریگا کہ میں جانتا تہا کہ اگر زندہ رہیگا تو فسق اور فساد کرے گا
لہذا تجہی حیات ندی تب اشعری نی کہا کہ اگر دوسرا کہی اے خداوند کہ مجہی کسواسطی صغر سن میں
موت ندی کہ میں دنیا میں گناہ نکرتا اور داخل نار نہوتا پس جبائی کو جواب نہ آیا

اوس روز سی ابوالحسن اشعری مذہب اپنی استاد سی کہ معتزلی تہا دست بردار ہوا او
ہرگاہ کہ یہہ اعتراض مذہب امامیہ پر بھی لازم آتا ہی لہذا جناب والد ماجد علیین مکان
نی کتاب عماد الاسلام میں از طرف بھائی اسطرحسی جواب دیا ہی کہ بھائی کو منزلوا
کہ کہتا جواب میں کہ حیات دینا تجکو عبث تہا اسواسطی کہ تیری ہونیمین مطلقا اور اصلا
مصلحت نہ واسطی تیری اور نہ واسطی غیر کی تہی لیکن واسطی نفس تیری کی پس اس جہت سے
کہ میں جانتا تہا کہ تجہسی کفر سرزد ہوگا و لیکن غیر کی واسطی پس اس جہت سی کہ میں
جانتا تہا کہ تجہسی غیر کو فائدہ متصور نہیں ہی پس اسمقام میں اگر وسوسہ کہی پس اسلئے مجھے
کسواسطی صغرسن میں موت نہ دی کہ میں آتش میں مغضوب ہوتا او سوقت میں حکم تہا
کہ خدا ارشاد کری کہ میری علم میں گذرا تہا کہ تیری صلب سی اولاد صالح پیدا ہوگی باعث
انتظام امور کا ہوگا تو لیکن ہونا کفر کا تجہسی ہرگاہ کہ باختیار تیری ہوا ہی مجبور کیا
الزام ہی اور اگر کوئی اعتراض کری کہ بعضی کافر ایسی ہیں کہ اونکی ہونی میں کچھ مصلحت
ظاہر نہوئی مثل فرعون وغیرہ کی جواب اسکا اسطرحسی دینگی ہم کہ مصالح محدود
نہیں ہیں تاکہ تم کہو کہ ایمین کوئی مصلحت پائی نہیں گئی بلکہ افراد مصالح کی بیشمار ہیں اور ہر
دریافت ہونا مصلحت کا ہمکو مقتضی اسکی نہیں ہی کہ اوس امر میں اصلا مصلحت نہووے
بلکہ ہمکو وہ مصلحت نہ ہونا معلوم نہو لیکن اوسمین فی نفسہ کوئی مصلحت ہو اور عقول بشر
دریافت اوسکی سی عاجز ہوں اور علاوہ اسکی ممکن ہی کہ شاید مصلحت باقی نہ رہنی
فرعون میں یہہ ہو کہ ہرگاہ اوسنی باختیار خود باوجود ظہور آیات کی کفر اختیار کیا
اس حال پر اوسکو چھوڑ دیا کہ اور طغیان اور سرکشی کری کہ تا بوجہ اکمل عذاب

کیا جاتا ہی اور احتمال یہہ ہی کہ تا نیک اور بد کا امتحان اوسکی وجود سی ہو کہ کون کی اوسکی
کہنی پر عمل کرتا ہی اور کون نہیں کرتا ہی اور احتمال یہہ ہی کہ ہونا فرعون کا اور حکایات
اوسکی کا عبرت ہو واسطی بنی آدم کی روز قیامت تک اور علاوہ یہہ ہی کہ بمجرد
کرنی عقول ناقصہ کی اون مصلحتوں کو کہ جو حق تعالی نی اوسمین رکہی ہیں لازم کرتا
اس امر کا کہ افعال حق تعالی تمام عبث اور خالی مصلحت سی ہیں ظاہر ہوتا ہی کمال
حماقت اور جہل سی ہی قوله اَوْ كَالَّذِيْ یعنی آیا نہ دیکہا تو نی بدیدہ بصیرت
مثل اوس شخص کی کہ گذرا اوپر قریہ کی در حالتیکہ گرا تہا بر سقفہائی خود اور مراد
اوس شخص سی عزیر ہیں اور معنی قریہ کی لغت میں جمع کی ہیں اور دیہ کو قریہ اسواسطی
کہتی ہیں کہ لوگ اوسمیں جمع ہوتی ہیں اور اس مقام میں مراد قریہ سی بیت المقدس
ہی کہ بخت نصر نی اوسکو خراب کیا تہا اور مراد عَلٰى عُرُوْشِهَا سی یہہ ہی کہ بعد سقف
اون مکانوں کی منہدم ہوئی تہی اور بعد اوسکی دیواریں اور لغت میں ہر مرتفع
کو عرش کہتی ہیں مروی ہی کہ ہرگاہ عزیر کا گذر بیت المقدس پر ہوا در حالیکہ دراز
گوش پر سوار تہی اور ہمراہ اونکی قدری انجیر اور قدری شیرہ انگور تہا کہا کہ کسطرح
زندہ کریگا اوسکو خدا اور مراد زندہ کرنی قریہ سی آباد کرنا اور حیات دینا اہل او
کا ہی پس وفات دی عزیر کو خدا نی سو برس بعد اسکی زندہ کیا خدا نی بصورت
اول کی اور منقول ہی کہ ہنگام وفات وقت چاشت تہا اور جس روز کہ زندہ
کیا ہنوز آفتاب غروب نہوا تہا اور اوسوقت عزیر چشم اپنی ملتی تہی اوسوقت ایک
نی بحکم خدا پوچھا كَمْ لَبِثْتَ یعنی کس قدر درنگ کی تم نی کہا کہ دیر کی میں اگر وہ

اور ہرگاہ کہ آفتاب غروب نہیں ہوا تہا بعد اسکے کہا کچہہ کم دن سے فرشتہ نے کہا اسطرح بہی
نہیں ہے کہ تمنے گمان کیا ہے بلکہ سو برس کا عرصہ ہوا ہے عزیر نے بعد اسکے دیکھا کہ اوس
مکان کی اوضاع بطرز دیگر ہیں نہایت متعجب ہوئے مرتبہ دیگر فرشتہ نے کہا پس دیکھ تو
طرف کھانے اپنے کی اور شیرہ انگور کی اصلاً تبدیل اوسمیں نہیں ہوا اور یتسنہ
مشتق سنہ سے ہے اسی عالم یتغیر السنون یعنی نہیں متغیر کیا برسوں نے اوسکو اور نظر
کر طرف حمار کی کہ استخوان اوسکی باقی ہیں اور گوشت اور پوست گہل گیا ننشزھا
معنی اسکے بزاے معجمہ اوٹہانیکے ہیں یعنی کسطرحسے ترکیب دیتے ہیں بعضی کو اوپر بعضی کے اور
معنی اسکے براے مہملہ زندہ کرنیکے ہیں اور قراءت اول حمزہ اور کسائی سے مروی ہے
اور قراءت اول بنابر اس قول کے ثم نکسوھا لحما نہایت مناسب ہے بہر حال
کہ نظر کر تو طرف استخوان دراز گوش کی کہ کسطرح سے ترکیب دیتے ہیں اور بعد اسکے
پہنایا لباس گوشت کو مروی ہے کہ عزیر استخوانونکو دیکہتے تہے اس اثنا میں ندا آئی کہ اے
گوشت و پوست ریختہ اور متفرق شدہ یکجا ہو فی الحال وہ اجزا مجتمع ہوئے اور صورت
دراز گوش ظاہر ہوئی اور حیات اوسکو دی اور بولنے لگا پس ہرگاہ عزیر نے
پائی قدرت بطریق معاینہ اور مشاہدہ کے دیکھا کہا عزیر نے بدرستی کہ خدا اوپر ہر
چیز کے قادر ہے ابن عباس سے مروی ہے کہ ہرگاہ عزیر دراز گوش پر سوار ہو کر اپنے گہر
کی طرف آئے دیکھا کہ دیوار ہاے خانہ خلاف عادت بلند ہوئی ہیں در سرا پر آکر دستک
دی اور ایک جاریہ اوکی تہی کہ وقت جانے عزیر کی بیست سال تہی اور وقت مراجعت
کی ایکسو بیس برس کی ہوئی تہی اور نابینا ہو گئی تہی اوس جاریہ نے پوچھا کہ کون دستک

دیتا

دیتا ہے جواب میں عزیر نے کہا کہ یہ گہر عزیر کا ہے جاریہ نے کہا کہ ہاں اوسوقت عزیر روتی
لگی جاریہ نے کہا تو کون ہے کہ عزیر کو پہچانتا ہے حال آنکہ سو برس اونکو ہوئے ہیں کہ کم ہو گئے
ہیں اور کوئی شخص نام اونکا نہیں جانتا ہے کہا اونہوں نے کہ میں عزیر ہوں کہ حق تعالے
نے مجکو سو برس موت دی تہی اور اب زندہ کیا ہے مجکو بشکل اول اوس جاریہ عجوزہ
نے کہا کہ وہ موسی پر تمہاری علامت کیا ہے عزیر نے دعا کی کہ دونوں چشم اوسکی بینا
ہوئیں اور عزیر کو پہچانا اور کہا میں گواہ ہوں کہ تم عزیر ہو پس نزدیک بنی اسرائیل
کے گئی اور اس خبر سے آگاہ کیا وہ متعجب ہوئے اور ملازمت عزیر کو آئے اور فرزند عزیر
سو برس کی تہی کہا اونہوں نے کہ عزیر کے دو شانوں میں ایک خال تہا مثل ستارہ
روشن کی مجہے اوسکو دکہلاؤ عزیر نے جامہ اپنا اوٹہایا اور اوس خالکو دکہایا کہ
اوسوقت یقین ہوا کہ پدر اوسکی میں بعد اسکے بنی اسرائیل نے کہا کہ بخت نصر نے جب توریت کو
جمع کر کے جلا دیا اور کوئی نسخہ اوسکا باقی نہیں رہا ہے مگر ایک نسخہ درمیان تاکستان رکہا ہے کون نے چہپایا تہا
اگر تم عزیر ہو توریت کو از بر پڑہو اور ہم اوسکو مطابق کرینگے اوس نسخے سے اوسوقت حق تعالے نے ایک فرشتہ کو
ساتہہ ایک ظرف پانی کے بہیجا اور عزیر سے کہا اس پانیکو پیو وقتیکہ پیا تمام توریت اونکو
یاد ہو گئی اور حق تعالی نے اسکو معجزہ اونکا مقرر کیا اور توریت کو بنی اسرائیل کے آگے
پڑہنے لگے لیکن ایک حرف کی کمی اور زیادتی معلوم نہ ہوئی اور جسوقت کہ عزیر گہر سے
باہر گئے تہے پچاس سال کے تہے اور زن اونکی حاملہ تہیں اور ہرگاہ کہ عزیر آئے فرزند اونکا
سو برس کی تہی اور باپ پچاس برس کے تہے فخذ اربعۃ یعنی تو لے چار پرندیکو کہ وہ
کبوتر اور مرغ اور زاغ اور طاؤس ہیں کہ انکو قطع کر اور مخلوط کر پر ونکو ساتہہ خون

گئی کی اور بعضی گھوڑا کی قطع کرنی کی ہین موافق روایت ابن عباس اور سعید بن جبیر اور
حسن کی اور موافق روایت عطا اور ابن زید کی بعضی ستم گری کی ہین آور سبب
سوال ابراہیم مین اختلاف واقع ہوا ہی بعضون نی کہا ہی مثل حسن اور قتادہ وغیرہ
نی کہ آور مروی ہی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی ہی کہ ابراہیم نی دیکھا کہ دریا کی کنارے
ایک میت پڑی ہی اور درندہای صحرائی اور ہوائی اور جانوران دریائی
گوشت اوسکا کہاتی ہین اوسوقت سوال کیا ابراہیم نی خدا سی کہ مین جانتا ہون
ای رب میری کہ تو جامع اس جیفہ کا ہی شکم ہائی درندہ اور پرندہ اور جانوران
دریائی سی پس دکھلا تو مجکو کس طرح سی زندہ کرتا ہی میت کو تا بچشم مشاہدہ کرون
اور ابن عباس اور سعید ابن جبیر اور سدی نی کہا کہ ایک فرشتہ نی بشارت دی
ابراہیم کو کہ بتحقیق تمکو خدا نی خلیل قرار دیا ہی اور دعا کہ تم کرو گی قبول ہو
باینکہ اگر زندہ کرنی میت کی بہی دعا کرو گی خدا اوسکو حیات دیگا اوسوقت مین
ابراہیم نی سوال کیا خدا سی کہ زندہ کر مردیکو تا اطمینان قلب میرا ہو کہ مجکو خلیل اپنا
مقرر کیا ہی آور دعا میری قبول ہی اور محمد بن اسحاق بن یسار نی کہا ہی کہ سبب
اس سوال کا منازعت کرنا نمرود کا ہی دربارہ زندہ کرنی کی دعوی کہ کہتا تہا اوس نی
کہ مین زندہ کرتا ہون اور مارتا ہون چنانچہ ایک زندانیکو طلب کر کی چہوڑ دیا
اور ایک انسان بیگناہ کو قتل کیا اور کہا کہ جلانا اور مارنا یہ ہی اوسوقت مین
ابراہیم نی کہا کہ یہ زندہ کرنا نہین ہی اور خدا سی سوال کیا کہ دکھلا مجکو کہ کس طرح سی
زندہ کرتا ہی تو مردیکو کہ زندہ ہو جانی زندہ کرنیکو آور مروی ہی کہ خدا نی وعدہ قتل

کا کیا تہا اگر زندہ نہ کریگا خدا اس حیثیت سی کہ مین بمشاہدہ چشم دیکہون پس اوسوقت مین
ابراہیم نی کہا کہ ای رب میری دکھلا تو زندہ کرنیکو تا اطمینان قلب ہو کہ وہ جبار
مجہی قتل نکریگا اور بعضون نی کہا ہی ابراہیم علیہ السلام نی چاہا کہ زندہ کرنیکو بچشم
سر دیکہون مین کہ خاطر میری وسواس شیطانی سی مطمئن رہی ہر چند علم زندہ کرنی
موتی کو باستدلال اور برہان جانتا ہون مین اور صاحب مجمع البیان نی اکثر
قوی تر اقوال کا اشارہ کیا ہی اور رائی ناقص مین تقویت قول محمد بن اسحاق کی اولی
معلوم ہوتی ہی واسطی مناسبت مقام کی خصوصا بلحاظ اسکی کہ انبیا کو وساوس
شیطانی لاحق نہین ہوتا کہ اطمینان قلب اونکی سی حاصل کرین فقط اور منقول ہی
کہ ابراہیم علیہ السلام نی پرندونکو ذبح کیا اور تمام اجزا اونکی پارہ کئی اور باہمدیگر
ملائی اور بعضون نی کہا کہ ہاون مین خوب کوفتہ کیا اور چار ریاسات کوہ پر رکہا
اور سر اونکی ہاتہہ مین لیتی رہی اور آواز دی کہ ای کبوتر اور ای طاؤس
اور ای زاغ اور ای مرغ آؤ بطرف سرون اپنی کی پس بفرمان خدا اونکی
ہر ایک کی جدا ہوتی اور اپنی سرون سی ملی اور زمین پر دوڑنی لگی
کہ ابراہیم نی ... [illegible]

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ
مثل اون لوگون کی کہ صرف کرتی ہین مالہای اپنی کو بیچ راہ خدا کی مانند مثل دانہ کی ہی کہ جمائی
سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن
سات خوشون کی بیچ ہر خوشہ کی سو دانہ ہین اور خدا زیادہ کرتا ہی واسطی جسکی

يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ

چاہتا ہے اور خدا واسع القدرت ہی دانا ہے وہ لوگ کہ صرف کرتے ہیں مال اپنے کو راہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ

خدا میں پھر پیچھے نہیں لاتے ہیں اوس چیز کے کہ خرچ کی ہے احسان اور نہ ایذا واسطے اونکے ہے اجر اونکا

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ

نزدیک پروردگار اونکے کی اور نہیں خوف ہے اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں سخن

مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ

نیک اور عفو کرنا سائل سے بہتر ہے صدقہ سے کہ آوے پیچھے اوسکے ایذا اور خدا غنی ہے

حَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ

بردبار ہے اے لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ ضائع کرو صدقات اپنے کو ساتھ احسان کے

الْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

اور رنج دینے کے مانند اوس شخص کے کہ دیتا ہے مال اپنا واسطے دکھانے لوگوں کے اور نہیں ایمان لاتا ہے ساتھ خدا کے

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ

اور روز قیامت کے پس مثال اوسکی مانند مثل چکنے پتھر کے ہے کہ اوپر اوسکے خاک ہے پس پہنچا اوسکو

وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ

باران زور کا پس چھوڑا اوسکو صاف نہیں قادر ہوتے اوپر کسی چیز کے اوس سے کہ کسب کیا اونھوں نے اور خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ

نہیں ہدایت کرتا ہے قوم کافرون کو اور مثل اون لوگوں کی کہ دیتے ہیں مالوں اپنے کو

ابتغاء

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ

واسطے طلب کرنے رضامندی خدا کی اور واسطے ثابت کرنے بعضے نفسوں اپنے کی مانند مثل باغ کی ہے ساتھ بلندی کے

اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ

کہ پہنچی اوسکو باران کہ قطرہ اوسکے بڑے ہیں پس دیا پھل اپنا دو چند پس اگر نہ پہنچے اوسکو باران بڑے قطرہ کا پس باران چھوٹے قطرہ کا اور خدا

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ

ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم بینا ہے آیا دوست رکھتا ہے ایک تم میں سے یہ کہ ہووے واسطے اوسکے ایک باغ درختان خرما

وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

اور انگور و نیز کہ جاری ہوں نیچے درختوں اوسکے سے نہریں واسطے اوسکے بیچ اوسکے ہوویں تمام انواع میوے

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ

حال آنکہ پہنچا ہوا اوسکو بڑھاپا اور ہوویں واسطے اوسکے اولاد ناتوان پس پہنچی باغ کو ہوائی تند کہ بیچ اوسکے

نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

آگ ہو پس جل جاوے باغ اسیطرح سے بیان کرتا ہے واسطے تمہارے خدا آیات اپنی شاید کہ تم فکر کرو

قوله واسع عليم یعنی خدائی بسیار بخشش ہے کہ بعوض ایک درہم کے سات سو اور

زیادہ اسی عطا کرتا ہے اور دانا ہے دینے والوں کو اور مقدار دینے کی ضحاک سے مروی ہے

کہ جو شخص کہ دنیا میں ایک چیز دے بعوض اوسکی دس سے سات سو تک عطا کرتا ہے بلکہ

زیادہ اس سے اور بیچ آخرت کے بعوض ایک کی دو ہزار عطا کرتا ہے خبر صحیح میں وارد ہے

کہ ایک روز امیر المومنین صلوات اللہ علیہ حجرۂ فاطمہ علیہا السلام میں داخل ہوئے اور ملاحظہ

کیا کہ حسنین علیہم السلام کو سلاتی ہیں اور جناب غایت گرسنگی سے آرام نہیں فرماتے

میں جناب فاطمہ نے کہا کہ یا ابن عم تین دن سے ان دو نو فرزندوں نے کچھ کہایا نہیں ہے
اور بحالت گرسنگی آرام نہیں کرتے ہیں جناب امیر صلوات اللہ علیہ باہر تشریف لائے اور
نزدیک عبد اللہ عوف کے گئے تا ایک دینار قرض لیں اوسی عبد اللہ نے کیسہ زر کہ
اوسکی سو دینار تھے پیشکش کئے اور عرض کی کہ قبول فرمائیے اوس جناب نے فرمایا کہ واللہ
ہرگز میں نہ لونگا اور قبول کرونگا میں اس جہت سے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے
کہ ہاتھ دینے والے کا بہتر ہوتا ہے ہاتھ لینے والے سے اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ کسی کی مجھ پر منت
یا احسان ہو لیکن ایک دینار مجھے قرض دے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ
ثواب صدقہ کا دس برابر ہے اور ثواب قرض کا اٹھارہ برابر پس ایکدینار اوس
سے قرض لیا اور متوجہ بازار ہوئے کہ تا واسطے اولاد امجاد اپنے کی کچھ مول لیں مقداد
کو دیکھا کہ سر راہ بیٹھے ہیں حضرت نے فرمایا کہ ایسی ہوائے گرم میں کس واسطے یہاں بیٹھے ہو
عرض کی کہ چار دن ہوتے ہیں کہ کہانا میں نے نہیں کہایا ہے اور بے طاقت ہو کر گہر سے باہر
آیا ہوں کہ تا کچھ سد رمق حاصل کروں اوس جناب نے دینار اوسکی حوالے کیا اور فرمایا
کہ تم اسکے سزاوار ہو اسواسطے کہ ہمکو تین روز ہوتے ہیں اور تمکو چار دن کہ کہانا نہیں کہایا
مقداد نے اوسکو لیا اور امیر المومنین طرف مسجد کے تشریف لائے حق تعالی نے یہ
آیہ کو شان اونکی میں نازل کیا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ
یعنی باوجود اس بات کے کہ آپ نہایت احتیاج اور فاقہ میں ہیں غیر کو اپنے اوپر اختیار
کرتے ہیں تتمیہ حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سے مروی ہے کہ یہہ آیہ
منسوخ ہوئی ہے اول یہہ حکم جاری تہا اور مردمان اوس زمانے کو کہ عمل کیا تہا مطابق

اس

اس آیہ کے ثواب حاصل ہوا اور بعد اسکے خدا نے منع کیا اس سے واسطے ترحم کے اوپر لوگوں کے
اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا
وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا حاصل معنی آیت کے یہہ ہیں وہ لوگ کہ مالکو صرف کرتے ہیں
اور حد اعتدال سے باہر نہیں جاتے اور بیجا صرف نہیں کرتے اور تنگ گیری نہیں کرتے ہیں اور اوسکے
درمیان ان دونوں حالت کے میانہ روی اختیار کرتے ہیں اس آیہ سے خلاف آیہ اول
کا معلوم ہوتا ہے روز دیگر امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک اعرابی قریب
سوار آیا اور کیسہ پر از زر لاکر دیا اور فی الحال غایب ہوا حضرت اوسکو لیکر نزدیک
پیغمبر خدا کے آئے اور صورت واقع کو بیان کیا رسول اللہ نے کیسہ کو کہولا اور ملاحظہ
کیا سات سو دینار زر سرخ اوسمیں تہے فرمایا کہ اے علی اوس اعرابی کو پہچانا تمنے علی نے
عرض کیا میں نہیں پہچانا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تہے
کہ حق تعالی نے اوسکو حکم کیا تا ایک گنج کو گنجہای دنیا سے اوٹہاکر تمکو دے بعوض اوس
دینار کے کہ مقداد کو دیا تہا تمنے اور یہہ عوض دنیا میں تہا اور آخرت میں عوض اوسکا
نعمتہای چند در چند تمکو عطا کریگا کہ کسی چشم نے نہ دیکھا ہوا اور کسی گوش نے نہ سنا ہو اور
کسی کی خاطر میں خطور کیا ہو امیر المومنین صلوات اللہ نے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے
اور رسول خدا نے مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ قولہ اذی
یعنی درویش کو وقت صدقہ دینے کے بقول بریا فعل مسیح مانند درشتی کی اوس سے اظہار
رنجیدہ نکرے پس ایسی صورت میں واسطے دینے والے کے ثواب ہے نزدیک رب اوسکے کے
اور نہ خوف ہے کہ شاید ثواب کم ہو جائے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں فوت ہونے ثواب سے

مروی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ جس شخص نی کہ منت رکہی صدقہ دینی مین حق تعالی اوس سی کلام نہین کرتا ہی اور بنظر رحمت نہین دیکہتا اور کناہ اوسکی امرزیدہ نہین ہوتی اور علامت رکہنی سی چشم ات تعریف اور ثنا کی ہی فقیر سی اور اسی واسطی حق تعالی نی شان امیر المومنین اور فاطمہ اور حسنین مین وقتی کہ تصدق کیا تہا مسکین اور یتیم اور اسیر کو بسبیل حکایت فرماتا ہی لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا یعنی نہین ارادہ کرتی ہم تمسی جزا کو اور نہ شکر گذاری کو قولہ تعالی غَنِیٌّ یعنی حق تعالی بی نیاز ہی صدقہ دینی اون لوگون کی کہ منت رکہتی ہین اور آزار دیتی ہین فقیرونکو اور بردبار ہی کہ تعجیل نہین کرتا ہی عقوبت منت رکہنی والون کو اور آزار دینی والون کو خبر مین وارد ہی کہ حضرت امیر المومنین اور حضرت خضر سی ملاقات ہوئی جناب امیر نی خضر سی کہا کہ سخن حکمت کہو تا مین یاد کرون خضر نی کہا کسقدر خوب ہی شفقت اور مرحمت تونکرونکی درویشون پر بجہت رغبت ثواب کی امیر المومنین نی فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ اس سی زیادہ کیا بہتر ہی حضرت خضر نی کہا کہ نہین جانتا ہون جناب امیر نی فرمایا کہ نیکو تر اس سی تکبر درویشونکا ہی تونکرون سی بجہت اعتماد اوپر خدا کی اور منت نہ کہینچنا تونکرون سی قولہ صَلْدًا یعنی وہ پتہر کہ خالی اور پاک ہو گرد اور خاک سی اور صفوان وہ پتہر ہی شفاف ہو کہ اوپر اوسکی خاک جمی ہو پس صفوان کو تشبیہ دی ہی نفقت سی اور خاک سی کہ اوپر جمی ہی نسبت وہی ہی اون نفقونکو کہ بہر... وجہون اور ہر گاہ کہ قطرات باران غزارت سحاب خباثت ہائی سی برابر ہوتی ہین آثار اون منفقون کی محو ہو جاتی ہین اور مثل سنگ بجا صل کی رہ جاتی ہین اور تمام اعمال اہل ریا کی اسی طرح پر ہیں قولہ تعالی لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ اس ایہ مین کئی وجہین

زمین

ہین ایک یہہ ہی کہ خدا لطف نہین کرتا ہی ساتہہ کفار کی کہ بر وجہ اکراہ و اجبار ایمان لاوین اسواسطی کہ یہہ منافی حکمت کی ہی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ ثواب نہین دیتی جاتی کفار اوپر اعمال اپنی کی اور جہت کفر کی کہ وہ مانع ثواب کا ہی اور مومنین ثواب دیتی جاتی ہین اسواسطی کہ مانع ثواب کا کہ کفر ہی نہین پایا جاتا ہی انمین اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ حجت اور یہہ مین کہ نہین ہدایت کرتا خدا کفار کو طرف جنت کی بسبب اعمال اونکی کی اور چوتہی وجہ یہہ کہ نہین عطا کرتا کفار کو وہ الطاف اور توفیق کہ مومن کو عطا کرتا ہی قولہ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ جس شخص نی کہ مال اپنا کہا واسطی رضا خدا کی اور واسطی بعض نفس اپنی کو جس شخص نی کہ مال اور روح دونو کا کیا تمام نفس اپنی کو ثابت کیا اور بعضی کہتی ہین کہ مراد تثبیت سی تصدیق کرنا ہی اسلام اور تحقیق جزا کی یعنی واسطی تصدیق اونکی اسلام اور قوت یقین اور بصیرت کی اور تحقیق جانی جزا اور عوض کی نفقہ دینا صادر ہو کا تمسون ان کی سی قولہ فَطَلٌّ یعنی پہنچا ہی اوسکو باران ضعیف جو کہ قطرات اوسکی چہوٹی ہوتی ہین کہ کافی ہوتا ہی واسطی جانیکی اور اچہا سی یہہ کہ صدقات اون لوگونکی پاک اور پاکیزہ اور ساتہہ نشو ونما کی ہین نزدیک خدا کی اور کسی وجہ سی ضایع نہین ہوتی ہین اگرچہ باران متفاوت ہووی اور زیادتی مین اسواسطی کہ حق تعالی تفضل اپنی اوسکو زیادہ کرتا ہی قولہ فَاحْتَرَقَتْ یعنی وہ باغ جل جاتا ہی بسبب باد سموم کی اور صاحب متحیر اور مغموم ہوتا ہی غرض اس سی تمثیل حال اوس شخص کی ہی کہ اعمال نیک کرتا ہو اور اوسکو ریا باطل کرتا ہو ساتہہ حال اوس شخص کی کہ باغ پر میوہ رکہتا ہو کہ معیشت اوسکی اوسپر موقوف ہو اور بعد اسکی باد سموم ظاہر ہووے اور اوس باغ کو نابود کری اور صاحب اوسکا فوت ہو نی اوسکی سی حسرت کہاوے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا

اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو دو تم طیبات اوس چیزوں سے کہ کسب کیا تم نے اور اوس چیز سے کہ نکالا ہم نے

لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ

واسطے تمہارے زمین سے اور نہ قصد کرو تم ردی کو اوس میں سے کہ دو تم حال آنکہ نہیں ہو تم

بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ

لینے والے اوسکے مگر یہ کہ بند کرتے ہو تم آنکھ اوس میں اور جانو تم تحقیق کہ خدا غنی ہے تعریف کیا گیا

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ

شیطان کہ وعدہ کرتا ہے تمکو محتاجی کا اور حکم کرتا ہے تمکو ساتھ بدکاری کے اور خدا وعدہ کرتا ہے

مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ

بخشش کا جانب اپنی سے اور زیادتی روزی کا اور خدا واسع الفضل ہے دانا ہے دیتا ہے خدا حکمت کو

مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

جس شخص کو چاہتا ہے اور جس شخص کو دیا حکمت کو پس تحقیق دیا گیا وہ نیکی بسیار

وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ

اور نہیں پند قبول کرتے مگر صاحبان عقل اور جو کچھ خرچ کرو تم نفقہ سے یا نذر کیا تم نے

مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ إِنْ تُبْدُوا

نذر سے پس تحقیق خدا جانتا ہے اوسکو اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے کوئی مددگار اور ظاہر کرو تم

الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ

صدقوں کو پس بہتر ہے وہ اور اگر چھپاؤ تم اونکو اور دو تم اونکو فقیروں کو پس وہ

خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

بہتر ہے واسطے تمہارے اور کفارہ کرے گا تم سے گناہوں تمہارے کو اور خدا ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم خبردار ہے

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا تُنْفِقُوا

نہیں ہے اوپر تیرے ہدایت اونکی ولیکن خدا ہدایت کرتا ہے جس شخص کو چاہتا ہے اور جو خرچ کرو تم

مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ

مال نیک سے پس واسطے نفسوں تمہارے کے ہے اور نہیں خرچ کرتے تم مگر واسطے طلب رضا کے خدا کی

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝ لِلْفُقَرَاءِ

اور جو خرچ کرو تم مال نیک سے پورا دیا جائے گا طرف تمہاری اور تم نہیں ظلم کیے جاؤ گے واسطے فقیروں کے

الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي

وہ فقیر کہ جو گھیرے گئے ہیں بیچ راہ خدا کی کہ نہیں طاقت رکھتے ہیں چلنے کی بیچ

الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ

زمین کے معلوم کرتا ہے اونکو جاہل تونگر اونکی جہت باز رہنے سوال سے پہچانتا ہے تو اونکو

بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ

ساتھ نشانیوں اونکی کے نہیں سوال کرتے لوگوں سے لپٹ کر اور جو کچھ خرچ کرو تم مال سے پس تحقیق

اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝ ع ربع

خدا ساتھ اوسکے دانا ہے

قوله وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ یعنی جو چیز کہ ہم نکالتے ہیں واسطے تمہارے زمین سے مثل اناج

غلہ کی اور میووں کی زکوٰۃ اون میں سے دو جب ہی اور مثل معادن کی کہ اون میں خمس واجب ہے

منقول ہی کہ ایامی انصار بوقت رسیدہ ہونی خرمو کی جو خرمین کہ پختہ اور تر و تازہ
ہوتی تہی مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین ایک گوشہ مین رکہتی تہی تا فقرا جہان مین
اوسی کہا وین ایک روز ایک مالدار دنیا دوست نی ایک صاع خرما کہ مطلق رحمت
نرکہتی تہی اور خبث اور بد تہی اوس متاع خالص مین رکہہ دی تہی لہذا حق تعالی نی
اس حرکت سے منع کیا وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ فرمایا وما یذکر
الا اولوا الالباب اس آیہ سے معلوم ہوتی ہی صاحبان عقل کی کہ بنا بر عقل
حسن و قبح اشیا کی معلوم ہوتی مین اور یہہ خلاف مذہب اشاعرہ کی ہی کہ وہ
قایل مین کہ حسن اور قبح کسی چیز کا عقل سی معلوم نہین ہوتا اور ہر گاہ کہ یہہ مقام
تفصیل طلب اور کثیر الفایدہ ہی بلکہ اکثر امور دین موقوف اسپر مین لہذا ادلہ
طرفین مع رد و قدح کی بیان کیی جاتی مین تا حقیقت مذہب امامیہ کی روشن اور
ظاہر ہو پوشیدہ نرہی کہ معنی حسن اور قبح عقلی کی یہہ مین قبیح اوس فعل کو کہتی مین
کہ وہ فعل موصوف ایسی صفت سی ہو کہ ہر گاہ حکیم دانا کو علم اوس صفت کا حاصل
ہوا او سوقت مین اوس سی نفرت کری اور معنی حسن کی خلاف اسکی ہین اور
اس معنی مین درمیان اشاعرہ اور امامیہ کی نزاع واقع ہے دلیل امامیہ کی یہہ
کہ بداہت عقل معلوم کرتی مین بہتری اور حسن راست گوئی کو کہ نفع دیتی ہو اور
انصاف کرنا طریقہ نیک سی اور اسیطرحسی رد کرنا امانت کا اور نکالنا غریق کا
خصوصاً وقتیکہ غریق جملہ اوصیا اور صلحائی مومنین سی ہو اور مہہ نکالنی والی کو
خوف ضرر نہو اوسکی نکالنی سی اور اسیطرحسی بری ظلم اور دروغ اور جہل کی

اور

اور قتل انبیا کا اور تکلیف کرنا زمین گیر کو پرواز کی درمیان آسمان اور زمین کی معلوم
ہوتی ہی اور ہمکو مطلقا فرق نہین معلوم ہوتا ظاہر ہونی حسن و قبح ان امور بدان
مین اور دیگر بدیہیات جلی اور روشن مین مثل شیرین ہونی اور ترش ہونی کسی
چیز کی یا گرم ہونی یا بارد ہونی کسی چیز کی پس جو شخص کہ امور سابقہ کی حسن و قبح
کا منکر ہوا اور حقیقت منکر ترش ہونی اور شیرین ہونی چیز ہای ترش اور شیرین
کی ہوا اور وہ سوفسطائی ہو کہ مذہب اونکا یہہ ہی کہ جمیع امور جو اس ظاہر ہی ثبوت
ہوتی مین ممکن ہی کہ خلاف مظنون ہمارے کی ہون مثلا آتش کہ وہ از طرف خود
نہین جلاتی ہی بلکہ واہمہ ہمکو جلا دیتا ہی پس ہر گاہ کہ وہ سوفسطائی ہو طرف
مقابل عقلا ٹہرا اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ اگر تمام افعال مساوی ہون اور وجہ
رجحان کی کسی مین نہو پس منع کرنا خدا کا بعضی سی اور حکم کرنا بالبعض کا باعث ترجیح
بلا مرجح کا ہی اور در مقام خود باطل کیا گیا ہی اور دلیل تیسری یہہ ہی کہ اگر کوئی
عاقل نی ایک صحرا مین نشو و نما پائی ہو اور کاہی کوئی شرع شرعہای پیغمبروں کی
نہ پہنچی ہو اور کوئی احکام گوش زد اوسکی نہوا ہو پس اگر کوئی اوس سی پوچہی
کہ دو امر مین تجہکو اختیار دیا ہمنی جسکو چاہی اختیار کر ایک یہہ ہی کہ راست گوئی کو
پیشہ اپنا کر اور ایک درہم اسیکو دی اور دوسرا یہہ ہی کہ کذب اور دروغ کو شعار
کر اور ایک درہم اسیکو دی اس صورت مین یقین کلی ہی کہ امر اول کو اختیار کریگا
اور دوسری کو ترک پس اگر عقل حاکم بقبح دروغ اور حسن صدق کی نہین ہے تو
کسوسطی امتیاز اوسکو دو امر مین حاصل ہوا اور صدق کو اختیار کیا دلیل چہارم

یہہ ہی کہ اگر حسن اور قبح عقل سی دریافت نہوا اور منحصر شرع مین ہو یعنی فقط شرع سی
حسن اور قبح معلوم ہوتا ہو تو سزاوار ہی کہ کوئی امر حق تعالی سی قبیح اور بد نہو پس
اظہار کرنا معجزات کا پیغمبران قبلی کی ہاتہہ پر قبیح نہوا اور فرق بہی کاذب اور صادق
مین نرہی اور راہ تصدیق باب نبوت لازم آتی ہی اور دلیل پنجم یہہ ہی کہ اگر حسن اور
قبح منحصر بشرع ہو پس حتما وعدہ و وعید خدا پر تربیکا اسواسطی کہ ہر گاہ خلف وعدہ
عقلا قبیح نہوا پس اگر حق تعالی خلف وعدہ کری تو کچہہ قبیح نہوا الحال اور مخالفین کی
ایک دو دلیل پر کہ نہایت متین اور استوار مین مقتضای اینکہ مشتی نمونہ از خروار
اکتفا کیا جاتا ہی ساتہہ جواب اوسکی کی اول یہہ ہی کہ اگر حسن اور قبح عقلی ہو جاوی تو
حق تعالی تکلیف بمحال نکرتا حال آنکہ تکلیف بمحال کی ہی اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی
کہ جو چیز کہ علم حق تعالی مین ثابت ہی ہونا اوسکا واجب اور لازم ہی اور جو چیز کہ
نہین ہی محال ہی ہونا اوسکا اور تحقیق علم حق تعالی مین گذرا تہا کہ ابولہب ایمان نہ
لاویگا اور باوجود اسکی تکلیف بایمان کی اور اسیطرحسی سائر تکالیف کہ علم حق تعالی
مین گذرا تہا کہ ان تکلیفونکو مکلف نکرینگی جواب اسکا یہہ ہی کہ تکلیف ایمانی ابولہب کو
تکلیف محال نہین ہی اسواسطی کہ علم تابع معلوم کی ہوتا ہی اور حکایت کرنیوالا اوسکا
اور مرتبہ علم کا بعد مرتبہ معلوم ہی اور معلوم اصل ہی اور علم تابع اوسکی ہی اور
یہہ کلیہ تمہارا شکستہ ہوتا ہی درباب فعل حق تعالی کی اسواسطی کہ علم ہر فعل اپنی کا
قبل اوس فعل سی رکہتا ہی پس اس صورت مین چاہئی کہ حق تعالی اپنی افعال مین مضطر ہو
حال آنکہ وہ قائل ہین کہ حق تعالی فاعل مختار ہی پس جو جواب اسکا اشاعرہ دینگی

دی

وہی جواب درباب افعال بندگان کہین کی ہم اور یہان توضیح اس مطلب کی ایک مثل سی
بیان کی جاتی ہی کہ علم کو بجای آئینہ بہتر کی تصور کیا چاہئی اور معلوم کو بجای صورت کی
پس جو نقش کہ صورت مین ہو گا وہی آئینہ مین نظر آویگا اسیطرحسی جو نیکی اور بدی
کہ معلوم مین ہو گی بیچ علم کی وہی متصور ہو گی نہ یہہ کہ جو آئینہ مین نظر آتی ہی بعینہ تاثیر
کا صاحب صورت مین ہوا ہو مثلا یہہ کہ آئینہ مین دریافت ہوا کہ زید آنکہین نہین رکہتا
ہی پس یہہ نظر نہ آنا آنکہونکا باعث کوری زید نہین ہوتا بلکہ کوری اوسکی کہ در
حقیقت تہی باعث ندیکہنی چشمون اوسکی کی کہ آئینہ مین ہوئی ہی دلیل دوسری
مخالفین کی یہہ ہی کہ اگر ظلم قبیح ہو پس بری اوسکی یا بنظر محض ذات فعل سی
یا بنظر بصفات اوسکی سی ہی کہ اوسمین موجود ہین اور یا بنظر ساتہہ ان صفتونکی کہ
کہ اوسمین موجود نہین ہین یا بنظر ساتہہ مجموع دو صفتونکی ہی شق اول پر لازم آتا ہی
کہ تمام افعال قبیح ہون اسواسطی کہ حیثیت فعل ہونی سی تمام افعال اپنی ذات مین
برابر ہین پس اگر ایک فعل قبیح ہو تو چاہئی سب فعل برے ہون اور دوسری شق
پر کہا جاویگا کہ یہہ صفات لازم ہین یا کبہی جدا بہی ہوتی ہین اگر اختیار لازم ہونی
صفاتکا کرو پس وہی اشکال سابق جاری ہوتی ہی یعنی ہر گاہ کہ لازم ہونا
صفاتکا اختیار کیا گیا پس چاہئی سب افعال کو لازم ہو تو چاہئی سب افعال
قبیح ہون اور اگر اختیار جدا ہونی صفاتکا کیا جاوی کہ کسی وقت مین پس اس صورت مین
لازم آتا ہی کہ ظلم بوقت عارض ہونی صفت کی قبیح ہوا اور ہونی اوس صفت کی
نیک ہوا اور اسکا کوئی قائل نہین ہی کہ ظلم ایکوقت مین قبیح اور ایک وقت مین

حسن ہو اور تیسری شق پر لازم آتا ہی کہ امر عدمی علت ثبوتی کا ہو یعنی نہونا صفت کا امر
ہی علت ہو اقبح اوس فعل کا کہ امر ثبوتی ہی اور یہہ امر ممکن نہین ہی اسواسطی کہ جو خبر کہ
ہو گی علت ہستی دوسری کی ہو گی اور شق چہارم پر لازم آتا ہی کہ امر عدمی جز علت کا
ہو اور یہہ بہی باطل ہی جواب اول سی یہہ ہی اختیار شق اول کیا ہمنی کہ بدی افعال کی
جہتات اوسکی سی ہی اور اس صورتین لازم ہوتی بدی تمام افعال کی مسلم نہین کہتی ہو
کہ حقیقت فعلونکی مختلف ہوتی ہی اور ہر گاہ کہ حقیقتین مختلف ہین پس ایک فعل کی بد ہونی
بدی دوسری فعل کی لازم نہین آتی ہی اور جواب دوسری یہہ کہ اختیار شق دوسری کو کیا ہمنی اور
قائل ہوتی ہم ساتہ لازم ہونی صفت کی اور کوئی اشکال اس صورتین لازم نہین آتی اسواسطی کہ ہر گاہ
افعال مختلف ہین پس صفات لازمہ ہر فعل کی بسبب حقیقت اوس فعل کی مقتضی حسن یا قبح
ہو گی اور جواب تیسری شق سی یہہ ہی کہ اختیار کیا اوسکو ہمنی اور اوسکی قائل نہین ہین ہم کہ قبح
امر وجودی ہی ناتم کیونکہ امر عدمی علت امر وجودی کا ہوتا ہی بلکہ قبیح وہ چیز ہی کہ نکرنا اوسکا
سزاوار ہی عاقل اور قادر کو اور چوتہی شق سی جواب یہہ ہی کہ اختیار شق چہارم کیا ہمنی اور
بطلان اس امر کا کہ امر عدمی جز علت وجودیکا ہو مسلم نہین کہتی ہم بلکہ جائز ہی کہ امر عدمی جز
علت تامہ ہو وے مثل اسکی کہ نہونا مانع کا جز ہی تاثیر موثر تام کا قولہ یوف یعنی جزا اور ثواب
اوسکا تمام دیا جاتا قولہ لا یستطیعون یعنی بواسطہ مشغول جہاد یا سایر طاعات کی طاقت نہین رکہتی
تہی سفر کرنیکی زمین مین واسطی تجارت اور طلب رزق کی لیو مراد ان وہ مہاجرین فقرا اور صاحب
شخص کی مثل عمار اور ابن مسعود اور مقداد اور سلمان وغیرہ کی کہ مدینہ مین ملک
اور منزل رکہتی تہی اور شب کو بسر کرین ملک مسجد پیغمبر مین کہ صفہ نام اوسکا ہی مسکن انکا تہا

اور اسیواسطی انکو اصحاب صفہ کہتی ہین اور انکو ملازمت پیغمبر خدا مین مشغول
رہتی تہی اور فطر التفات کسب غیرہ پر نکرتی تہی اور نہ کسی سی سوال کرتی تہی اس
جہت سی حق تعالی نی بیان کیا ہی یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف یعنی نادان
اور بی خبر جانتا ہی انکو مرد مان غنی بسبب باز رہنی کی سوال سی اور پہچانتا ہی
تو انکو ای محمد ساتہ نشان اور علامات اونکی کی کہ وہ زردی رنگ اور
ضعف بدن اور خمیدگی پشت ہی اور وہ ایسی ہین کہ نہین سوال کرتی ہین لوگو
در حالت کہ الحاح کرنی والی ہون اور بعضون نی کہا ہی کہ اصلا اور مطلقا نہین
سوال کرتی ہین ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ اصحاب صفہ پر گذری اور فقر اور مسکنت اونکی دیکہکر فرمایا کہ جو شخص امت
میری ایسی اس حال پر ہو کہ جیسی تمہارا حال ہی سزاوار ہی کہ وہ خورسند ہو کہ فردا
قیامت بہشت مین رفقا میری ایسی ہو گا اور منقول ہی کہ فقرا عرصات قیامت مین
حاضر ہونگی اور فرشتی کہینگی کہ حساب گاہ مین آؤ تا حساب تمہارا
لیا جائی جواب مین کہینگی کہ ہمین اسقدر نہین دیا کہ حساب اوسکا دین پس
بیحساب انکو داخل بہشت کرینگی قبل از تونگرونکی قبل بقدر پانسو برس کی

تکملہ در رکوع پنجم یؤتی الحکمۃ من یشاء سترہ حرف ہین زبر اوسکی ظہر
تین سی ستائیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وہی طاعۃ اللہ والنبی عرفا لا مرائی

الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار سرا وعلانیۃ فلہم
وہ لوگ کہ دیتی ہین اموال اپنی کو ساتہ رات اور دن کی بیچ پوشیدگی کی اور ظاہر

أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

ثواب اونکا ہی نزدیک پروردگار اونکی اور نہیں خوف ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگے

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي

وہ لوگ کہ کہاتی ہیں سود کو نہیں قایم ہونگی وہ مگر جیسا قایم ہوتا ہی وہ شخص

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ

کہ گراتاہی اوسکو شیطان ازجہت مس کرنیکی یہ عذاب بسبب اسکی ہی کہ وہ لوگ کہا اونہوں نے سوائی اسکی نہیں بیع

مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ

مگر مانند سود کی اور حلال کیا خدا نے فروخت کو اور حرام کیا سود کو پس جو شخص کہ آیا اوسکو وعظ

وقف لازم

مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ

جانب پروردگار اپنی کی پس باز رہا پس واسطی اوسکی ہی وہ جو کہ گذرا اور امر اوسکا طرف خدا کی ہی اور جس شخص نی پھر کیا

فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ يَمْحَقُ اللَّهُ

پس وہ گروہ ملازمان آتش ہیں کہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے لیجاتا ہی خدا

الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ○

سود کو اور زیادہ کرتا ہی صدقوں کو اور خدا نہیں دوست رکھتا ہر ناشکر کرنی والی گنہگار کو

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ

بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائی اور عمل کئی اونہوں نے نیکیاں اور برپا رکہا نماز کو اور

آتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

دیا اونہوں نی زکوٰۃ کو واسطی اونکی ہی ثواب نزدیک رب اونکی اور نہ خوف ہی اوپر اونکی

لَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا

اور نہ وہ غمگین ہونگی ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو ڈرو تم خدا سی اور ترک کرو

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا

اوس چیز کو کہ باقی رہی سود سی اگر ہو تم ایمان لانی والی پس اگر نکرو گی پس دانا ہو

بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ

ساتھ جنگ کی خدا سی اور رسول اوسکی سی اور اگر توبہ کرو تم پس واسطی تمہاری ہی اصل مال تمہاری

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ

نہ ظلم کرو تم اور نہ ظلم کئی جاؤ گی تم اور اگر ہو صاحب تنگی کا پس مہلت ہی طرف

مَيْسَرَةٍ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○

فراخی کی اور صدقہ دینا تمہارا بہتر ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم کہ جانتی ہو تم

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

اور ڈرو اوس دن کو کہ باز گشت کئی جاؤ گی تم بیچ اوسکی طرف خدا کی پھر پورا دیا جاویگا ہر کسی کو جو کچھ کمایا ہی

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ ع

اور وہ نہ ظلم کئی جائینگی

ابن عباس سی منقول ہی کہ یہہ آیہ نازل ہوئی ہی حق علی ابن ابیطالب علیہ السلام میں کہ
پاس اونکی چار درہم تھی ایک دن کو تصدق کیا اور ایک شب کو اور ایک کو
پوشیدہ اور ایک کو ظاہر اور یہہ ابی جعفر اور ابی عبداللہ سی مروی ہی اور بعض
تفاسیر میں بعد اس مضمون کی یہہ منقول ہی کہ ہر گاہ یہہ عمل سید اوصیا سی اس نہج

صادر ہوا اور سید انبیا آگاہ ہوئی استفسار کیا کہ ای علی باعث اسکا کیا ہی کہ اس نہج
خاص پر تصدق کیا تمنی علی صلوات اللہ علیہ نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ طریقہ تصدق کا کہ خوشنودی خدا تعالی جسپر مترتب ہو خالی ان چار صورتونسے
نپایا مینی اس جہت سی تمنا اسکی کہ ایک اونمین سی شرف قبول پہنچی اور رضامندی
اوسکی حاصل ہو اس نہج خاص پر عمل مین لایا مین ہر گاہ کہ پیغمبر خدا نی سنا فرمایا
کہ ای ابو الحسن جس چیز کا جویا تہا تو میسر ہوا اور جس چیز کا امیدوار تہا حق تعالی نی
تجکو عطا کیا اور تفسیر ثعلبی مین لکہا ہی کہ یہہ آیہ علیؑ کی حق مین نازل ہوئی ہی اور
روایت کی ہی ابن معازلی اور شافعی نی بیچ کتاب مناقب اپنی کی اور فخر رازی
نی تفسیر کبیر مین لکہا کہ ایسین کئی روایت مین ایک یہہ ہی کہ عبد الرحمن بن عوف نی
دینار چند صحاب صفہ پر تصدق کئی اور علی نی ساتہ ایک وزن وسق کی تمر سی
شبکو تصدق کیا پس جیب تر و نو صدقون کا صدقہ علی صلوات اللہ علیہ کا ہوا
پس نازل ہوئی یہہ آیہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ پس صدقہ شب علیؑ کا ہی اور صدقہ دن کا
صدقہ عبد الرحمان بن عوف کا ہی اور روایت دوسری ابن عباس والی ہی کہ
مؤلف نی سابق ذکر کیا ہی اور روایت تیسری یہہ ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو صاحب
کشاف نی کہ یہہ آیہ نازل ہوئی حق ابو بکر صدیق مین وقتی کہ تصدق کیا تہا چالیس
ہزار دینار کو دس دنکو اور دس رات کو اور دس پوشیدگی مین اور دس ظاہر
مین انتہی کلامہ اور [illegible] صاحب مدارک نی بہی مثل کشاف کی لکہا ہی اور
بعد اسکی کہا ہی کہ بعضی حق علیؑ مین کہتی مین اور حق یہہ ہی کہ سوائی حق علی کی

کہنا

کہنا کہ یہہ آیت عمر کی حق مین نازل ہوئی ہی ناشی ہی کمال تعصب اور عناد اور حق پوشی
اور رد اوسی اولا اس واسطی کہ حق امیر المومنین مین نازل ہونا اس آیہ کا فریقین
مین ثابت ہی اور متفق علیہ کو ترک کرنا بنا بر اسکی کہ لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ یعنی نہین
جمع ہوتی امت میری اوپر گمراہی کی درست نہین ہی پس بنا بر تعصب کی حق
سی تجاوز کرنا اور کہنا کہ حق امیر المومنین مین یقینا وارد نہین ہی بلکہ غیر کی حق مین
محتمل ہی کمال نا انصافی ہی اور معلوم نہین کہ اس اجماع مین کس وجہ کا نقص واقع
ہوا ہی کہ مسلم نہین رکہتی مین اور وہ اجماع کہ خلافت خلیفہ اولی پر واقع ہوا تہا
باوجود اسکی کہ بنی ہاشم اور ابن ابیطالب نی چندی بیعت نکی تہی چنانچہ صحیح بخاری
مین لکہا ہی کہ تا حین جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا علی ابن ابیطالب علیہ الصلوۃ نی بیعت
نکی اور ثانیا اسواسطی کہ آخر آیہ کا لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ دلالت کرتا ہی کہ
ان لوگون پر خوف اور حزن نہین ہی اور کہنا ابی بکر کا لَیْتَنِیْ لَمْ اَکْشِفْ بَیْتَ
فَاطِمَةَ یعنی کاش کہ نکہولتا مین خانہ فاطمہ کو دلالت کرتا ہی کہ خلیفہ اول کمال خوف
مین تہی اوس حرکت سی کہ واقع ہوئی تہی خدمت فاطمہ صلوات اللہ علیہا اور علی
صلوات اللہ علیہ مین پس معلوم ہوا کہ اونکی حق مین یہہ آیت نازل نہین ہوئی اور
ثالثا اسواسطی کہ تصدق کرنا چالیس ہزار درہم کا خلیفہ ثانی سی اوسوقت نہایت بعید
بلکہ محال تہا اس باعث سی کہ خود اطفال یہود کی تعلیم کرتی تہی تا بقدر مال جمع
بہم پہنچایا اور بعد اجمع مفسرین نی لکہا ہی کہ ہر گاہ آیت نجوی نازل ہوئی کسی نی
تصدق نکیا اور پیغمبر خدا سی متکلم نہوئی خوف تصدق سی سوائی علی صلوات اللہ علیہ

علیہ کی کہ ہر روز ایک درہم تصدق کرتی تہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہمکلام
ہوتی تہی پس معلوم ہوا کہ حال علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی بہی نہایت تنگدست تہے
کہ ایکدرہم بہی اونکو میسر نہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے متکلم نہوئے بلکہ معلوم
ہوا کہ ایک خرما ایک گروہ نان میسر نتہا کہ تصدق کرتی اسواسطے کہ آیۂ نجوی
مین قدر تصدق بیان نہین کی گئی کہ تا اوس قدر تصدق دینا لازم ہوتا پس معلوم
ہوا کہ سوائی حق علی کی کسی کی حق مین یہہ آیۂ سزاوار نہین ہی اور یہہ امر عاقل
منصفین پر پوشیدہ نہین ہی اور معنی خبط کی لغت مین مارنا دست وپا کا بغیر حرکت
طبیعی پر ہی اور اس مقام مین مراد دیوانگی اور صرع ہی اور مزعوم عرب کا یہہ
تہا کہ ہر گاہ کوئی جن آدمی کو مس کرتا ہی عقل اوسکی زائل ہوتی ہی اور دماغ اوسکا
پریشان ہوتا ہی اور صرع ودیوانگی عارض ہوتی ہی اسواسطے حق سبحانہ وتعالی نی
بنا بر زعم اونکی کی کہ متعارف تہا بیان کیا ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ سود کی لینی والے
اور کہانی والی روز قیامت مین بشکل دیوانگان قبور سے محشور ہونگی اور
اہل عرصات اسی نشان سے پہچانینگی کہ یہہ سود خوار ہین قولہ اثیم مروی ہی کہ روز
قیامت مین شکم سود کہانی والونکی پر از مار ہونگی اور پوست اونکا اسقدر باریک
ہوگا کہ مار اونکی شکم سے نظر آوینگی اور مروی ہی کہ سود کی ستر باب مین کمتر
اونکا نزدیک خدا کی مانند زنا کی ہے ساتھ مادر کی قولہ وذروا یعنی ترک اور
واگذاشت کرو اوس چیز کو کہ باقی ماندہ ہی سود سے اگر ہو تم ایمان لانی والی حرمت
سود کی پس اگر نکرو تم پس آگاہ کرو حرب خدا ورسول سے اور حرب خدا سے

آتش دوزخ ہی اور حرب رسول کی شمشیر ہی اور لفظ فاذنوا مین دو قراءت ہی ایک
یہہ ہی مشتق اذن باللہ سے وقتی کہ جانو اوسکو باب ثلاثی مجرد اور دوسری ایک
کہ صیغہ امر ہی باب افعال سے اور معنی اوسکی یہہ ہین آگاہ کرو اس علم سے غیر کو
قولہ لا تظلمون یعنی نظلم کرو تم قرضداروں پر بسبب لینی سود کی اور نہ ظلم کیجاؤ تم
بسبب کم لینی اصل مال سے تکملہ در رکوع ششم الذین ینفقون اموالهم
باللیل والنهار سرا وعلانیة فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف
علیهم ولا هم یحزنون اوسی حرف مین زبر اوسکی چار ہزار تین سو ہوتی
مین نکلے اوس سے یہہ عبارت وهی الآیة نزلت فی علی بن ابی طالب ع
کان معه اربعة دراهم فتصدق بواحد لیلا وبواحد نهارا وبواحد سرا
۷۱ ۵۵ ۶۶۳ ۲۵۰ ۹۶۳ ۳۱ ۹۷۱ ۲۱ ۷ ۲۵۵ ۹ ۳۱ ۳۶۱
وبواحد علانیة

یا ایها الذین آمنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوه
اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو جب کہ معاملہ کرو تم ساتھ دین کے تا مدت معلوم پس لکہو تم اوسکو
ولیکتب بینکم کاتب بالعدل ولا یأب کاتب ان یکتب
اور چاہیے کہ لکہے درمیان تمہارے نوشتہ ساتہ عدالت کے اور نہ باز رہے نویسندہ یہہ کہ لکہے
کما علمه الله فلیکتب ولیملل الذی علیه الحق
مثل اوس چیز کے کہ تعلیم کیا ہی اوسکو خدا نے پس چاہیے کہ لکہے اور چاہیے کہ املا کرے وہ شخص کہ اوپر اوسکے قرض ہے
ولیتق الله ربه ولا یبخس منه شیئا فان کان الذی علیه
اور چاہیے کہ ڈرے ... اور نہ کم کرے اوس قرض سے کچھ پس اگر ہووے وہ شخص کہ اوپر

الحق سفيها او ضعيفا او لا يستطيع ان يمل هو فليملل

قرض نادان یا ناتوان یا نہ قدرت رکھتا ہو بیان کرنے کی وہ پس چاہیے کہ بیان کرے

وليه بالعدل واستشهدوا شهيدين من رجالكم فان لم

ولی اوسکا ساتھ عدالت کے اور گواہ کرو تم دو گواہ اپنے مردوں میں سے پس اگر نہ ہوں

يكونا رجلين فرجل وامراتان ممن ترضون من الشهداء

وہ دونوں دو مرد پس ایک مرد اور دو عورتیں اوس شخص سے کہ پسند کرتے ہو تم گواہوں سے

ان تضل احدىهما فتذكر احدىهما الاخرى ولا يأب

یہ کہ بھول جاوے ایک ان دو کا پس یاد دلا دیوے ایک ان دو کا دوسری کو اور نہ انکار کریں

الشهداء اذا ما دعوا ولا تسئموا ان تكتبوه صغيرا

گواہ جس وقت کہ طلب کیے جاویں اور نہ ملال پذیر ہو یہ کہ لکھو تم اوسکو خواہ وہ قرض تھوڑا ہو

او كبيرا الى اجله ذلكم اقسط عند الله واقوم للشهادة وادنى

یا بہت ہو تا مدت اوسکی یہ لکھنا تمہارا راست تر نزدیک خدا کے اور ٹھیک تر گواہی کے لیے اور نزدیک تر ہے

الا ترتابوا الا ان تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم

یہ کہ شک نہ کرو تم مگر یہ کہ ہووے سودا حاضر کہ پھیرتے ہو تم اوسکو درمیان اپنے نقد

فليس عليكم جناح الا تكتبوها واشهدوا اذا تبايعتم

پس نہیں ہے اوپر تمہارے گناہ یہ کہ نہ لکھو تم اوسکو اور گواہ کرو جس وقت کہ خرید و فروخت کرو تم

ولا يضار كاتب ولا شهيد وان تفعلوا فانه فسوق بكم

اور نہ ضرر پہنچایا جاوے نویسندہ اور شاہد اور اگر کرو تم ضرر پس تحقیق یہ گناہ ہے ساتھ تمہارے

واتقوا الله ويعلمكم الله والله بكل شيء عليم ○ وان

اور ڈرو تم خدا کو اور تعلیم کرتا ہے تمکو خدا اور خدا ساتھ تمام چیزوں کے دانا ہے اور اگر

كنتم على سفر ولم تجدوا كاتبا فرهان مقبوضة فان امن

ہو تم اوپر سفر کے اور نہ پاؤ نویسندہ کو پس گرو ہے چیز کو قبضہ کی گئی ہو پس اگر امین رکھے

بعضكم بعضا فليؤد الذي اؤتمن امانته وليتق الله ربه ولا

بعض تمہارا بعض کو پس چاہیے کہ ادا کرے جو شخص کہ امین کیا گیا امانت اوسکی کو اور چاہیے کہ ڈرے خدا کو کہ پروردگار اوسکا ہے اور نہ

ع تكتموا الشهادة ومن يكتمها فانه اثم قلبه والله بما تعملون عليم

چھپاؤ تم گواہی کو اور جو شخص کہ چھپاوے اوسکو پس تحقیق گنہگار ہے دل اوسکا اور خدا ساتھ اوس چیز کی کہ کرتے ہو جاننے والا ہے

قولہ اذا تداینتم بدین یعنی جسوقت معاملہ قرض کرو تم ایک مدت معین تک پس سزاوار ہے کہ لکھو تم
اوسکو بیچ ایک کاغذ کے کہ مشتمل وصف و اور نام دونوں معاملہ کرنے والوں کا اور قدر قرض
کی اور مدت معاملہ کی تا بر وقت حاجت کام آوے قولہ سفیہا کم عقل سفیہ سے مراد نابالغ یا کم عقل
کہ صرف اموال غیر اغراض صحیحہ میں کرے اور اکثر فریب کھاوے معاملہ میں قولہ ضعیفا یعنی
بوڑھا ہو اور پیری کے بجہت تحلل حواس پہنچا ہو قولہ من رجالکم یعنی اون لوگوں میں سے جو ہوں اہل اسلام
قولہ اثم قلبہ یعنی گنہگار ہے دل اوسکا اور ذکر دل کا محل کتمان اور پوشیدہ کرنے کا دل ہے لہٰذا گنہگار ہونے کی نسبت طرف دل کی کی

لله ما في السموات وما في الارض وان تبدوا ما في انفسكم

واسطے خدا کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے اور اگر ظاہر کرو گے تم جو کچھ بیچ نفسوں تمہارے کے ہے

او تخفوه يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب

یا چھپاؤ گے تم اوسکو محاسبہ کریگا تمکو ساتھ اوسکے خدا پس بخشیگا واسطے اوس شخص کے کہ چاہیگا اور عذاب کریگا

مَن يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ
کو چاہیگا اور خدا اوپر ہر شی کی قادر ہی ایمان لایا محمد ساتھ اوس چیز کے
اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
کہ نازل کیا گیا ہی طرف اوسکی جانب رب اوسکی سی اور مومنین اور تمام ایمان لائی ہین ساتھ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا
اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی نہین فرق کرتی ہین ہم درمیان کسی کی رسولون اوسکی سی اور کہا انہون نی سنا ہم نی
وَاَطَعْنَا ۟ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
اور اطاعت کی ہمنی بخشش تیری ساتھ اے رب ہمارے اور طرف تیری پھرنا ہی نہین تکلیف کرتا ہی خدا
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ
کسی نفس کو مگر ساتھ طاقت اوسکی کی واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ کسب کیا اور اوپر اوسکی ہی وہ چیز کہ کسب کیا ہی
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اے پروردگار ہمارے نہ مواخذہ کر ہمکو اگر فراموش کرین ہم کسی حکم کو یا خطا کرین ہم اے پروردگار ہمارے اور نہ بار کر تو اوپر ہمارے
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
بار گران کو جس طرح سی کہ بار کیا ہی تو نی اوسکو اوپر اون لوگون کی کہ قبل ہمارے تھے اے پروردگار ہمارے اور نہ بار کر تو ہمکو ساتھ اوس چیز کے
طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
طاقت ہی واسطی ہمارے ساتھ اوسکی اور عفو کر ہمسی اور بخش تو واسطی ہمارے اور رحم کر ہمکو تو کارساز ہمارا ہی
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ع
پس نصرت دے ہمکو اوپر قوم کافرون کی

قولہ تعالیٰ اَوْ تُخْفُوْهُ اس ایت سی معلوم ہوتا ہی کہ محاسبہ تمام چیزونکا کہ جو دل مین خطور کرے
مین لیا جاتا ہی اور نزدیک امامیہ کی وہ معاصی کہ خطور کرین دل مین اور قصد کرینگا
نہ کرتا ہو حق تعالی مواخذہ اوسکا نہین کرتا ہی چنانچہ خبر مین ہی کہ ہرگاہ ابلیس کو حق تعالے
نی مسلط کیا بحدیکہ مثل خونکی رگ و ریشہ فرزندان آدم مین سرایت کرتا ہی حضرت آدم
حق تعالی سی مناجات کی کہ بس فرزندان میری کی واسطی کیا عطا کرتا ہی تو فرمایا کہ ہرگاہ
فرزندان تیری کرینگی ایک گناہ لکھا جائیگا اور نیکی دس برابر لکھی جاوی گی پس آدم
کہا پروردگارا زیادہ کر فرمایا کہ توبہ انکی قبول کرونگا مین اوس تک کہ جان انکی
حلقوم مین پہنچی آوی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ حق تعالی نی فرمایا کہ جو فرزندان تیری قصد
گناہ کا کریگا اوس قصد پر مواخذہ نکرینگی اور اگر عمل مین اوسکو لاویگا تو ایک گناہ لکھین
گی اور اگر قصد نیکی کا کریگا گو عمل مین نہ لاوی ایک ثواب لکھینگی اور اگر عمل مین لاویگا
تو دس ثواب اوسکی واسطی لکھی جاینگی پس بنابراس خبر کی معنی اس آیہ کی یہہ مین کہ جو
بندہ کہ قصد کرتی کسی چیز کا رکھتا ہو اور یقین کنندہ ہو بجا لانی اوس چیز کا تو محاسبہ
اوسکا لیا جاتا ہی چنانچہ اخبار مین وارد ہی کہ منتظر رہنی والا وقت صلوات کو مثل اوس
شخص کی ہی کہ نماز مین ہو اور دیگر الطاف حق تعالی سی ہی بندی پر خبر مین وارد ہی
کہ روز قیامت مین بندیکو حاضر کرینگی اور صحیفہ عمل اوسکی ہاتھ مین دینگی اوس وقت
نامہ اپنی مین ملاحظہ کریگا کہ اول اوس صحیفہ مین حج مقبول لکھا ہی ایکساعت بیٹھکر فکر
اور اندیشہ کریگا اور کہیگا کہ بار خدایا سہو اور غفلت مجہ سی واقع ہی اور تو عالم ہی
کہ دنیا مین حج نہین کیا مینی اور کہین حج مقبول لکھا ہی حق تعالی فرماویگا کہ اگرچہ حج

نہیں کیا تو انہی لیکن ایک روز قافلہ حج کو جاتا تھا دیکھکر تو چشم پر آب ہوا اور کہتا تھا کہ کاش
طاقت ہوتی مجکو کہ مین بھی انکی ساتھ حج کو جاتا قال المصنف یہہ آیتین آخر سورہ بقرہ کی واسطہ
جبرئیل شب معراج مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی ہین چنانچہ صحیح مسلم مین
بروایت ابن مسعود وارد ہی کہ وہ حضرت شب معراج کو ہر گاہ سدرۃ المنتہی پہنچی
تین چیزین حق تعالی نی عطا کین اول نماز ہای پنجگانہ دوسری یہہ دونو آیتین آخر
سورہ بقرہ کی تیسری آمرزش گناہان کبیرہ اس امت مرحومہ سی بعد توبہ کی اگر انہون نی
شرک نہ لایا ہوا اور تبایع مین وارد ہی کہ ہر گاہ حضرت معراج کو گئی اور منزل قرب
پر پہنچی کہ جس سی مراد قاب قوسین او ادنی ہی حضرت عزت سی خطاب آیا کہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ طلب کر مجھ سی جس چیز کی کہ خواہش ہو حضرت نی عرض کیا التحیات
للہ والصلوات الطیبات الطاہرات المبارکات جواب مین حق تعالی
نی ارشاد کیا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی واسطی موافقت کلام خدا کی کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
بعد اسکی حق تعالی نی فرمایا امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ سید عالم نی مناجات
کی اس مضمون سی کہ مجکو شہرت اس کرامت کا بدون مومنین کی گوارا نہین ہی حق تعالی
نی فرمایا والمومنون کل امن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ بعد اسکی حق تعالی نی پیغمبر خدا سی
استفسار کیا کہ امت تیری قبول احکام ہماری مین کیا کہتی ہی عرض کیا کہ وہ کہتی ہین
سمعنا واطعنا غفرانک والیک المصیر یعنی کہا انہون نی کہ سنا ہمنی اور اطاعت

کی ہمنی اور ترکیب غفرانک یہہ ہی اللہم اغفر لنا غفرانک یعنی خداوندا
بخشش واسطی ہماری ساتھہ بخشش اپنی کی اور ہر گاہ کہ حق تعالی نی سنا کہ وہ یہہ کہتی
ہین فرمایا حق تعالی نی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنی تکلیف کرتا خدا کسی
نفس کو مگر بمقدار کہ طاقت سی اور معنی وسع کی لغت مین مادون الطاقت ہی
اور وجہ وسعت کی یہہ ہی کہ ہر گاہ جو کہ طاقت سی کمتر ہو تو اوس شخص کو وسعت ہی
اور تنگی نہین ہی اور اسی جا سی ہی کہ شبانہ روز مین زیادہ ہشت رکعت سی فرض
نہی اور تمام سال مین ایک مہینی سی زیادہ روزہ واجب نہین ہی باوجود اسکی
کہ بندی کو طاقت اس سی زیادہ کی ہی قولہ ان نسینا او اخطانا اس آیہ مین چند وجہین
منقول مین ایک یہہ ہی کہ مراد نسینا سی ترک ہی مثل قول حق تعالی کی نسوا اللہ
فنسیہم یعنی ترک کیا انہون نی طاعت خدا کو پس ترک کیا خدا نی انکو اور
مراد خطانا سی اذنبنا ہی یعنی اگر گناہ کرین ہم اسواسطی کہ عاصی خاطی ہی کو عمدا
ہو پس گویا کہ معنی یہہ ہوئی کہ نہ عقوبت کر ہمکو اگر ترک طاعت کرین ہم یا مرتکب فعل
قبیح ہوین ہم اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ معنی ان نسینا کی یہہ مین کہ اگر عارض
ہوین ہمکو ایسی اسباب کہ جنکی ہونی سی نسیان واقع ہوتا ہی اور غفلت و حیات
وغیرہ سی ہوی جو یا عارض ہوین وہ اسباب کہ جنکی بعد خطا لاحق ہوتی ہوا اور تیسری
وجہ یہہ ہی کہ معنی ان نسینا کی یہہ مین کہ نہ مواخذہ کر ہمکو اگر ترک کرین ہم فعل واجب کو
بنا بر سہو و غفلت کی اور معنی خطانا کی یہہ ہین کہ بجا لاوین اوس امر کو کہ ترک اوسکا واجب
ہی بدون قصد کی اور چوتھی وجہ یہہ ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو ابن عباس اور عطانی

یعنی نہ عذاب کر ہمکو اگر عصیان کریں ہم تیری خواہ بہول سی ہو خواہ عمد سی کیونکہ [illegible]
معنی اصر کی لغت مین ثقل کی اور اس آیہ مین دو وجہ منقول مین ایک یہہ ہی کہ
معنی اسکی یہہ مین کہ نہ حمل کر اوپر ہمارے ایسی عہد کو کہ عاجز ہوں اوسکی بجالانی سی
پس عذاب کری تو ہمکو بسبب ترک اوسکی کی دوسری وجہہ ہی کہ نہ شدت کر اوپر ہمارے
جسطرحسی کہ شدت کیا ہی تونی اوپر اون لوگون کی کہ قبل ہمارے تہی چنانچہ اخبار مین
وارد ہی کہ شبانہ روز مین حق تعالی نی امت موسی پر پچاس نماز وجب کی تہی
اور زکوۃ دینی بقدر ربع مال حکم ہوا تہا اور وقتی کہ جامہ نجس ہوتا تہا حکم تہا کہ قطع
کروا اوسکو اور نماز سوائی مسجد کی جایز نہتی اور ہرگاہ کہ پانی بہم نہ پہونچی تیمم کرنا [illegible]
ترک کیا تہا اور وقت گناہ کی علامت گناہ ہو نہ پر ظاہر ہوتی تہی اور جسوقت کہ کسی [illegible]
مین معصیت مین کوئی مشغول ہوتا تہا اوپر دروازی اوسکی کی بخط روشن لکہا جاتا تہا
کہ فلان شخص فلانی امر مین مشغول ہی حق تعالی نی برکت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
والہ کی اس تکلیف کو امت مرحومہ سی باز رکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی
کہ یہہ دو آیہ گنجہای بہشت سی ہین اور حق تعالی نی دست قدرت اپنی کی دو ہزار
سال قبل خلق آسمان کی اور زمین کی ان دونوکو مرقوم کیا تہا جو شخص کہ اسکو بعد نماز
عشا کی پڑہی گویا کہ تمام شب عبادت مین بسر کی اور فرمایا کہ جو شخص کہ ان دونکو
پڑہی حق تعالی تمام مہمات دنیا اور آخرت کی کفایت کرتا ہی اور شیطان کو دور
کرتا ہی اور خبر مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کیا لوگون نی کہ ثابت
ابن قیس ابن شماس کی گہر سی نور مانند چراغ کی روشن ہی فرمایا کہ آخر سورہ بقرہ [illegible]

تلاوت فرماتا ہی عبد اللہ عباس سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ
نی فرمایا ہی کہ ہرگاہ بندہ ان دو آیہ کو تلاوت کری اور اس مقام کو
پہنچی کہ غُفْرَانَكَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ حق تعالی فرماتا ہی کہ غفرت لک
یعنی بخشا مینی تجہکو اور جسوقت بندہ کہتا ہی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا حق تعالی
فرماتا ہی کہ نہ عذاب کرون گا مین تجہکو اور جسوقت کہ بندہ کہتا ہی وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ نہ تکلیف کرون گا مین تجہکو اوس
امر کی کہ نہ طاقت رکہتا ہو تو اوسکی اور ہرگاہ بندہ کہتا ہی وَاعْفُ
عَنَّا حق تعالی فرماتا ہی کہ عفو کیا مینی اور وقتیکہ بندہ کہتا ہی وَاغْفِرْ
لَنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ درگذری ہم گناہ تیری سی اور جسوقت کہ
بندہ کہتا ہی وَارْحَمْنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ رحم کیا مینی اور
ہرگاہ کہ بندہ کہتا ہی فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ حق تعالی
فرماتا ہی کہ نصرت کی مینی اور یاری دی مینی تجہکو اوپر قوم کافر کی
تکملہ در رکوع ہشتم وَالْمُؤْمِنُونَ کو حرف زمین بینات اوسکی تین
سی چوراسی ہوتی ہین نکلے اوس سی یہہ عبادت وَهُمُ الْمَعْصُومُونَ ۳۸۴
اور زبر اوسکی دو سی اور تین بیس ہوتی ہین اور مجموع وہین دونوکا ۳۳۳ ۵۱
چہ سی تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت هو لآلاء الائمة النجباء ۶۱۳
۸۸ ۴۸۲ ۴۳

آیاتها ۲۰۰ کلماتها ۳۴۸۰ سورة آل عمران مدنية حروفها ۱۴۵۲۵ رکوعها ۲۰

بسم الله الرحمن الرحيم

ابتدا کرتا ہوں ساتھ نام خدا کی کہ رحمان ہی اور رحیم ہی

الم ۞ الله لا اله الا هو الحي القيوم نزل عليك الكتاب

خدا ... کوئی معبود نہیں سوا اوسکی زندہ ہی تھامنے والا ... نازل کیا ہی اوپر تیری قرآن کو

بالحق مصدقا لما بين يديه وانزل التوراة والانجيل من قبل

ساتھ حق کی درحالیکہ تصدیق کرنیوالا ہی اس کی ... اور نازل کیا ہی توریت اور انجیل کو ... نازل کرنی

هدى للناس وانزل الفرقان ان الذين كفروا بآيات الله لهم

درحالیکہ راہ نمانیوالی ... اور نازل کیا ... بدرستیکہ وہ لوگ کہ انکار کیا انہوں نے ساتھ آیات خدا کی واسطے اونکے

عذاب شديد والله عزيز ذو انتقام ۞ ان الله لا يخفى

عذاب سخت ہی اور خدا غالب ہی صاحب انتقام ہی بدرستیکہ خدا ہی نہیں چھپی

عليه شيء في الارض ولا في السماء هو الذي يصوركم في

اوپر اوسکی کوئی چیز بیچ زمین کی اور نہ بیچ آسمان کی وہ ایسا خدا ہی کہ تصویر کرتا ہی تمکو بیچ

الارحام كيف يشاء لا اله الا هو العزيز الحكيم ۞ هو الذي

رحموں ماؤں کی جس طرح کہ چاہتا ہی نہیں ہی کوئی خدا سوا اوسکے مگر وہی کہ غالب ہی اور حکمت والا ہی وہ ایسا خدا ہی

انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب

کہ نازل کیا اوپر تیری قرآن کو بعضی اوس کتاب کی آیات روشن ہیں کہ وہ ... اصل قرآن کی

واخر متشابهات فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما

اور دیگر ہیں متشابہ ہیں پس لیکن وہ لوگ کہ بیچ دلوں اونکے کجی ہی ... پس پیروی کرتی ہیں

تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله وما يعلم

اوس چیز کی کہ متشابہ ہی اوس قرآن سی ... واسطے فتنہ کی اور ... تاویل اوسکی کی اور نہیں جانتا ہی

وقف لازم تاويله الا الله والراسخون في العلم يقولون آمنا به كل من

تاویل اوسکی کوئی مگر خدا اور وہ لوگ کہ ثابت قدم ہیں بیچ علم کی کہتی ہیں ... ایمان لائے ساتھ اوس کی سب ...

عند ربنا وما يذكر الا اولوا الالباب ۞ ربنا لا تزغ قلوبنا

نزدیک ... ہمارے کی ہی اور نہیں نصیحت پاتی مگر صاحبان عقول ای پروردگار ہمارے ... دلوں ہمارے کو

بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

بعد اسکی کہ ہدایت کی تو نی ہمکو اور دی ... واسطے ہمارے نزدیک اپنی سی رحمت بدرستیکہ تو ہی ... والا

ع ربنا انك جامع الناس ليوم لا ريب فيه ان الله لا يخلف الميعاد

ای پروردگار ہمارے بدرستیکہ تو جمع کرنی والا لوگوں کو ... واسطے حساب ... کہ نہیں ہی شک بیچ اوسکی بدرستیکہ خدا نہیں خلاف کرتا وعدہ کو

ابن عباس نی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی کہ جو شخص کہ سورہ
آل عمران روز جمعہ پڑھی حق تعالی فرماتا ہی فرشتوں کو کہ اوپر اوسکی صلوات بھیجیں
تا وقتیکہ آفتاب غروب کری اور بریدہ نی روایت کی ہی کہ جو شخص کہ سورہ
بقرا اور آل عمران کو پڑھی روز جمعہ کو یہہ دونو سورتیں روز قیامت مین مانند
دو قطعہ ابر کی بالائی سر اوسکی کی سایہ کرین گی اور نہ جانتا ہو تو سیکھی کہ دو
زہرہ دین ہیں یعنی دونو سورتیں درخشندہ ہیں اور روشنی دینی والی ہیں اور
روایت دوسری مین آیا ہی کہ جو شخص کہ شب جمعہ کو سورہ آل عمران پڑھی فردای
قیامت کو حق تعالی اوپر اوسکو عطا کریگا کہ مثل برق کی صراط سی گذر جائیگا

الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ مروی ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ سی کہ اسم اعظم الٰہی
سورتون میں ہی ایک بیچ کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کہ سورہ بقر میں واقع
ہی اور دوسری الٓمّٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کہ سورۂ آل عمران میں ہی تیسری
وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ کہ سورہ طٰہٰ میں ہی اور آصف بن برخیا بسبب انہی
ہموکی تخت بلقیس کا سبا سی سلیمان کی پاس لائی ہوا ہی آیہ اول اس سورت سی بیچ
گروہ نجران کی نازل ہوئی ہی اور ساٹہہ سوار تہی کہ بجہت مناظرہ کی مدینہ میں
آئی تہی اور پیشوایان اونمین سی تین شخص تہی ایک عاقب کہ امیر انکا تہا اور دوسرا
ایہم کار گذار اور مدبر انکا تہا اور تیسرا ابو حارثہ بن علقمہ تہا کہ مدرس انکا تہا اور یہہ
تینو بادشاہان روم اور حکام روم سی تہی القصہ سب جامہای حریر پہن کر
بارادہ ستکی تمام مسجد رسول مین آئی وقتیکہ وہ حضرت نماز عصر پڑہ چکی تہی نزدیک
اونکی بیٹہی اور ہر طرح سی باتین کرنی لگی تا اینکہ وقت اونکی نماز کا آیا اجازت چاہی
اور روبمشرق کیا اور ناقوس بجایا اور نماز اپنی مین مشغول ہوئی بعد انفراغ نماز کی
پیغمبر خدا نی فرمایا کہ اسلام لاؤ عاقب اور ایہم نی کہا کہ ہم قبل از تیری ظہور کی دین الٰہی
مین داخل ہوئی مین حضرت نی فرمایا کہ تمکو نسبت کرنا زن اور فرزند کی طرف خدا کی
اور عبادت صلیب کی اور کہانا خنزیر کا اسلام سی باز رکہتا ہی اون لوگون نی
کہا ہم بیچ نسبت کرنی فرزندی عیسی کی حق پر ہین اگر عیسی فرزند خدا نہین ہی باپ
اونکا کون ہی کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ نی کہ بیچ مذہب تمہاری کی خدا کو فنا روا نہین
ہی اور تم جانتی ہو کہ عیسی کو اجل ہو چکی ہی اور اعتقاد رکہتی ہو کہ تصویر صورت عیسی

کی رحم مریم مین تقدیر خدا سی تہی اور بہی قائل ہو کہ عیسی کو اکل و شرب تہا اور رنج
کو دکھ سی نزدیکی کو پہنچا پایا اور خواب بیداری انکو لاحق ہوتی تہی اور حق تعالی
ان سب امور سی منزہ ہی اور وہ اس دلیل سی قائل ہوئی اور مجلس سی اوٹہہ کہڑی
ہوئی حق تعالی نی انسی آیتہا اول اس سورہ سی اون لوگونکی حق مین نازل کین اور
ہر گاہ نزاع ان لوگونکی اول الوہیت عیسی مین تہی اور دوسری نبوت خاتم الانبیا
مین لہذا اول سورہ مین ذکر الوہیت اپنی اور حیات اور قیومیت کا کیا ہی بعد اسکی
بیان حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی چنانچہ فرماتا ہی نَزَّلَ
عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ
مِنْ قَبْلُ ھُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ نازل کیا خدا نی اوپر تیری قرآن کو بتدریج ساتہہ عدل و داد
کی درحالیکہ تصدیق کرنی والا ہی قرآن واسطی اون کتابونکی کہ قبل اسکی نازل ہو
چکی تہین درباب توحید اور نبوت اور معاد کی اور سائر اصول دین کی اور نازل کیا
توریت اور انجیل کو قبل از نازل کرنی قرآن کی درحالیکہ راہ نماینده مین مردونکو
کہ تہی مین مردمان بنی اسرائیل کی ساتہہ طریقہ حق کی اور نازل کیا خدا نی کتابہای دیگر
کو کہ جدا کنندہ ہین حق و باطل مین اور یا مراد فرقان سی معجزات انبیا ہین کہ فارق
حق و باطل مین ہین قولہٗ یُصَوِّرُکُمْ یعنی تصویر کرتا ہی حق تعالی بصورتہای مختلف
کی مانند کوتاہی اور درازی اور مرد و عورت کی اور سفید و سیاہ کی اور نقص اور
کمال کی اور زشتی اور زیبائی کی اور عیسی کو قدرت سطح پر رہتی اسو سطی کہ رحم
مریم مین مصور ہوئی تہی پس اس صورت مین کسطرح سی اپنی تصویر کی مصور ہوئی

فوائد محکمات یعنی محکم اور متشابہ مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ جو وضع ترکیب
اور دلالت کی مراد اوس عبارت سی ظاہر ہو اسکو محکم کہتی ہین اور متشابہ خلاف
اسکی ہی کہ معنی اوسکی مشتبہ ہین مثل محکم کی نہو مثل اس آیہ کی ہی وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ یعنی حکم کیا رب تیری نی اس بات کا کہ عبادت نکرو مگر اوسیکی اور
مثال متشابہ کی اس آیہ کی ہی ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یعنی بندہ برابر ہوا باعرش خدا
اور لغت مین استواء کی کئی معنی ہین مثل برابر ہونی بیٹھنی والی کی تخت پر اور معنی قہر
اور غلبہ کی بہی آئی ہین پس معلوم نہین کہ مراد حق تعالی اس سی کیا ہی پس وہ شخص
کہ دل اوسکی مین کجی اور انحراف ہی مثل مجسمہ کی اس آیہ کو تاویل کرتی ہین موافق
خواہش اپنی کی چنانچہ وہ کہتی ہین کہ مراد اس سی یہہ ہی کہ خدا بیٹھنی والا ہی عرش پر
اور اس سی جسمیت حق تعالی معلوم ہوتی ہی اور وہ لوگ کہ جو راسخون فی العلم
ہین یعنی وہ لوگ کہ جو خالص اور کامل ہین علم حق مین اور سلسلۂ علم اونکا منتہی ہوتا ہی
بہ باب مدینۂ علم کہ باتفاق فریقین در شان علی بن ابیطالب علیہ السلام فرمودہ نبوی
کہ جنکی شان مین نازل ہی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ثابت ہی وہ
لوگ اس آیہ کی یہہ معنی کہتی ہین کہ استوا بمعنی قہر اور غلبہ کی ہی اور بمعنی جلوس کی اور معنی
جلوس کی خدا پر روا نہین ہین اولا اس دلیل سی کہ آیہ دیگر محکم ہی خلاف اسکی واقع
ہوئی ہی وہ یہہ ہی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ یعنی مانند اوسکی کوئی چیز نہین ہی پس اس سی
معلوم ہوتا ہی خدا جسم نہین رکہتا ہی اور متشابہ معارضہ محکم کا نہین کر سکتا ہی و ثانیا
یہہ ہی کہ حدیث مین علی صلوات اللہ علیہ کا ہی کہ خدا جسم نہین رکہتا ہی چنانچہ نادر ین کلام حضرت

ہی مثل کتب نہج البلاغۃ وغیرہ مین ظاہر اور روشن ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ محکم ناسخ
کو کہتی ہین اور متشابہ منسوخ کو اور تیسرا قول یہہ ہی کہ محکم وہ ہی کہ اوسمین ایک ہی وجہ
سی تاویل ہو سکتی ہو اور متشابہ وہ ہی کہ کئی وجہ سی تاویل کر سکتی ہون یہہ معنی
مروی محمد بن جعفر بن زبیر اور ابو علی جبائی سی ہین اور یہ معنی دوسری ابن عباس
سی مروی ہین اور چوتہا قول یہہ ہی کہ محکم اوسکو کہتی ہین کہ جسکی الفاظ مکرر
نہون اور متشابہ وہ ہی کہ جسکی الفاظ مکرر ہون مانند قصۂ موسی وغیرہ کی یہہ
معنی ابن زید سی مروی ہین اور پانچوان قول یہہ ہی کہ محکم اوسکو کہتی ہین کہ معلوم
کیا جاتی معین ہونا تاویل اوسکی کا اور متشابہ وہ ہی کہ جسکی تاویل معین کی گئی ہو
مثل قیام قیامت کی یہہ جابر بن عبد اللہ سی مروی ہی اور بیچ تفسیر اہلبیت علیہم السلام
کی مذکور ہی کہ مراد راسخین فی العلم سی اہلبیت نبوت ہین کہ علم انکا علم رسول سی ہی
اور علم رسول علم جبرئیل سی ہی اور علم جبرئیل لوح محفوظ سی ہی اور کتابت لوح
محفوظ کی جانب رب العزۃ سی ہی تو ہم نہو کہ ہر گاہ تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین یہہ
امر وارد ہی پس اولا کس جہت سی ذکر کیا کہ مراد راسخین سی اہلبیت نبوت ہین جواب
مین کہا جاویگا کہ ہر چند اولا ذکر علما کا ہی لیکن عبارت سابق سی معلوم ہوتا ہی کہ سردار
علما اور راسخین کی اہلبیت ہین پس یقینا وہ راسخین مین داخل ہونگی اور اگر کوئی کہی کہ کسکی کیا
ہی کہ حق تعالی نی ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ کہا اور ھُنَّ اُمَّھَاتُ الْکِتٰبِ نکہا حالانکہ ھُنَّ
اُمَّھَاتُ الْکِتٰبِ بقاعدۂ عربیت مناسب ہی جواب اسکا دو وجہ سی ہی اول یہہ ہی کہ گویا
جو آیہ مین واقع ہوتی ہی یہہ آیت تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ گویا استفسار کیا جاتا ہی کہ ما اُمُّ

الکتاب اور باقی مثل جو ہیں حق تعالی فرماتا ہی کہ ھن ام الکتاب اور نظیر اوسکی یہہ ہی
کہ مثلا کوئی کہی کہ من نظیر زید یعنی کون ہم شکل ہی زید کا اور اوسکی جواب میں کہا
جاتا کہ عمرو نظیرہ یعنی ہم نظیر اوسکی ہیں اور دوسرا یہہ ہی کہ گویا آیات کو مجموعہ فرض
کیا ہی اور اوسکو ام الکتاب کہا ہی تکملہ در رکوع نہم قولہ آیات محکمات
دس حرف ہیں بینات اوسکی پانسو پندرہ ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہ عبارت علی بن
ابیطالب وولدہ الاطہار قولہ ام الکتاب آٹھ حرف ہیں زبر اوسکی چارسو پچانوے ہوتی ہیں
نکلی اوس سے عبارت وھو امیر المؤمنین قولہ واخر متشابہات بارہ حرف ہیں بینات اوسکی
چارسو تریپن ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت ھی ابوبکر وابوحفص قولہ فاما الذین
فی قلوبہم زیغ بیس حرف ہیں بینات اوسکی سات سو پچاون ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہ عبارت اولئک
اصحابہم وھی اھل الولایۃ قولہ والراسخون فی العلم سولہ حرف ہیں زبر اوسکی
ایکہزار دو سو پندرہ ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت وھولاء امیر المؤمنین والائمۃ
ھی النقباء بینات اوسکی چہہ سو ستانوے ہوتی ہیں نکلی اوس سے عبارت وھولاء علی و
الائمۃ المہدی اور مجموع اون دونوں کا ایکہزار نوسو بارہ ہوتی ہیں نکلی اوس سے عبارت النبی وعلی
والحسن والحسین وعلی ومحمد وجعفر وموسی وعلی ومحمد وعلی والحسن والمہدی

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ
تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوی ہرگز نہیں غنی کرتی اونسی اموال اونکی اور نہ فرزند اونکی
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ
عذاب خدا سی کسی چیز کو اور یہہ لوگ ہیں ہیزم آتش دوزخ کی عادت ان کفار کی مانند عادت قوم فرعون کی

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَاللَّهُ
اور وہ لوگ کہ آگے قوم فرعون تہی اونکے کہ جھٹلاتی آیات ہماری کو پس پکڑا اونکو خدا نے بسبب گناہوں کے اونکی اور خدا
شَدِيدُ الْعِقَابِ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ
سخت ہی عذاب اوسکا کہہ اے محمد واسطے اون لوگوں کے کہ کافر ہوی شتاب ہی تم مغلوب ہوگی اور جمع کیے جاوگے
إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ
طرف دوزخ کی اور برا ہی قرارگاہ تحقیق ہی واسطے تمہارے علامت بیچ دو گروہ کے کہ ملاقی ہوئی تہی ایک گروہ
تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ
جنگ کرتی تہی بیچ راہ خدا کی اور دوسرا گروہ کافر تہا دیکہتی تہی مومنین اونکو دوبرابر اپنی ساتہہ دیکہنی
الْعَيْنِ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي
آنکہہ کی اور خدا قوت دیتا ہی ساتہہ نصرت اپنی کے جسکو کہ چاہتا ہی بدرستیکہ بیچ اوسکی البتہ عبرت ہی واسطے صاحبان
الْأَبْصَارِ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ
بینائی کی زینت دیگئی ہی واسطے لوگوں کی محبت خواہشوں کی عورتوں سی اور اولاد سے
وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
اور مال کثیر سی جمع کیا گیا ہو سونے اور چاندی سی اور گہوڑوں علامت دار سے
وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ
اور چارپایوں اور کشتزاروں سی یہہ مایہ حیات دنیا ہی اور خدا نزدیک ہی اوسکے
حُسْنُ الْمَآبِ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ
نیک بازگشت ہی کہہ تو ای محمد آیا خبر دوں تمکو بہتر اوس سی واسطے اون لوگوں کی کہ پرہیزگاری کی نزدیک

رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ

رب اپنے کی بہشتیں کہ جاری ہیں نیچے درختان اوسکی سی نہریں ہمیشہ رہنی والی ہیں بیچ اوسکی اور جوروئیں

مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۚ الَّذِينَ

پاکیزہ ہیں اور خوشنودی ہی خدا سی اور خدا بینا ہی ساتھ بندوں کی ایسی وہ جو کہ

يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کہتی ہیں ای رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائی ہیں پس بخش واسطی ہماری گناہ ہمارے اور نگاہ رکھ ہمکو عذاب آتش دوزخ سے

الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ

اور ایسی ہیں کہ صبر کرنی والی ہیں اور سچ کہنی والی ہیں اور تابع فرمان ہیں اور خرچ کرنیوالی ہیں واسطی خدا اور طلب آمرزش کرنیوالی

بِالْأَسْحَارِ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ

بیچ اوقات سحر کی گواہی دیتا ہی خدا اس بات کی تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکی اور گواہی دیتی ہیں فرشتی اور صاحبان علم

قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ

اور حالیکہ قائم بعدل ہی نہیں ہی کوئی معبود سوا اوسکی ایسا خدا کہ غالب ہی حکمت والا تحقیق دین پسندیدہ نزدیک خدا کے

نصف

الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ

اسلام ہی اور نہیں اختلاف کیا ان لوگوں نی کہ دی گئی ہی توریت و انجیل کو مگر بعد ازین کہ

مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

حاصل ہوا انکو علم واسطی حسد کی کہ درمیان انکی تھا اور جو شخص کہ انکار کری ساتھ آیتوں خدا کی پس تحقیق خدا جلد

الْحِسَابِ ۝ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ

حساب کنندہ ہی پس اگر مخاصمہ کریں وہ ساتھ تیری پس کہہ تو ای محمد اسلام لایا میں ساتھ ذات اپنی کی واسطی خدا اور جس شخص نی

اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ

کہ پیروی کی میری بھی اور کہہ تو ای محمد واسطی ان لوگوں کی کہ دی گئی ہیں کتاب اور جاہلان کو کہ عرب ہیں آیا اسلام لائی تم پس اگر

أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ

اسلام لائی پس تحقیق کہ راہ پائی ہی انہوں نی اور اگر انہوں نی پھیر لیا منہ کو پس نہیں ہی اوپر تیری مگر پہنچا دینا احکام

ع ۲ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

اور خدا بینا ہی ساتھ بندوں کی

فائدہ اس گروہ سی مراد لشکر ظفر پیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی کہ بیچ جنگ بدر کی رکاب اون حضرت میں حاضر تھی اور شمار مردمان اوس لشکر کا یہ ہی کہ تین سو تیرہ تھی ستتر شخص مہاجرین میں سی تھی اور دو سی چھتیس ۲۳۶ انصار میں سی تھی اور صاحب علم تھی کہ صاحب نشان حضرت امیر المومنین علیہ السلام تھی اور تمام لشکر میں دو سوار تھی اور باقی پیادہ ایک مقداد اور دوسری مرثد بن ابی مرثد اور چھہ شخص زرہ پوش تھی اور جمعیت لشکر کفار کی نو سی پچاس ۹۵۰ تھی سو سواران اسپ تھی اور باقی پیادہ اور سب زرہ پوش تھی اول جنگ کہ اسلام میں واقع ہوئی یہ تھی اور باوجود اس قلت کی بتائید الٰہی کفار پر غالب ہوئی اور تفسیر پائی ﷺ من النساء منقول ہی کہ زنان بدترین دام شیطان ہیں چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ زنان دام شیطان ہیں اور بھی اون حضرت نی فرمایا ہی کہ چاہیی خلوت نکری کوئی شخص ساتھ زنان بیگانہ سی اسواسطی کہ شیطان تیسرا انہوں کا ہوگا اور چاہیی کہ زنان دو نوں سی امر شنیع صادر ہو اور اخبار میں وارد ہی کہ اکثر معاصی اور فتنہ کہ عالم میں واقع ہوئی ہیں

شامت زنان سی ہی قولہ قنطار یعنی مال بسیار کی ہی اور کہتی ہین کہ آٹھہ ہزار
مثقال طلا کو قنطار کہتی ہین اور نزدیک بعضون کی اسی ہزار مثقال نقرہ کی ہین اور
ابی عبداللہ علیہ السلام سی منقول ہی کہ قنطار اسقدر ہی کہ پوست ایک گاو نر پر ہووے
دینار سرخ درہم سفید سی قولہ المسومۃ مسوم مشتق ہی سوم سی اور معنی سوم کے
علامت کی ہین یعنی وہ گہوڑی کہ علامت نیکو رکہتی ہین حسن صورت اور خلقت کی
اور بہتر رفتار سی اور لوگ بسبب مشغول ہونی ان چیزونکی عبادت الٰہی سی غافل
ہوتی ہین قولہ مطہرۃ یعنی حورین پاکیزہ ہین اون آلایشون سی کہ عورتونکو دنیا
مین لاحق ہوتی ہی مثل حیض اور نفاس کی پاپاک ہین نقص خلقت سی اور خلق سی
قولہ واولوا العلم شک نہین ہی کہ اولوا العلم شامل مجتہدین امامیہ رضوان اللہ علیہم
کی ہی اور اہلبیت نبوی علیہم السلام بطریق اولیٰ مراد ہین جابر سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نی فرمایا کہ ایک ساعت کہ عالم بستر اپنی پر تکیہ کری اور علم دین مین فکر کری
بہتر ہی عبادت ہفتاد سالہ سی اور انس سی مروی ہی کہ تعلیم کرو علم کو پس تحقیق
کہ سیکہنا اوس کا خالصاً للہ حسنہ ہی اور درس اوسکا تسبیح ہی اور بحث
رکہنا علم حق سی جہاد ہی اور سکہلانا اوسکا جاہل کو صدقہ ہی اور پہونچانا اوسکا
اہل اوسکی کو موجب قرب حق تعالیٰ ہی اسواسطی کہ علم موضع شناخت حرام و
حلال ہی اور منارہ ہی راہ جنت اور نار کا اور رفیق ہی وحشت مین اور صاحب
ہی غربت مین اور حدیث کرنی والا ہی تنہائی مین اور دلیل ہی سرور اور ضرر
مین اور سلاح ہی اوپر اعدا کی رغبت کرتی ہین ملائکہ کہ حلقہ مجلس علما مین حاضر ہوتی

ہین

ہین اور پرندی و چوپاون سی صحرا مین اور نماز مین برکت اونکی واسطی طلب کرتی ہین
اور جو تر و خشک ہی استغفار اونکی واسطی کرتی ہین بحدیکہ ماہیان دریا اور جانور
اوسی دریا کی اور درندہ زمین اور جانوران وحشی اور جہان اور ستارگان
آگاہ ہو کہ علم حیات قلب ہی جہل سی اور نور بصر ہی اور قوت بدن ہی کہ پہونچاتا ہی بندیکو
ساتہہ منازل ابرار و نیکوں کی اور مراتب بادشاہان ابرار کی اور ساتہہ درجات بلند
آخرت اور دنیا کی اور فکر کرنا علم مین برابر روزہ کی ہی اور درس دینا برابر ہی
بیداری شب کی کہ عبادتین بسر کی ہو اور بسبب علم پہچانا جاتا ہی حلال اور حرام اور
سبب صلہ رحمی کا ہی اور حق عبادت اوسکی سبب سی ادا کیا جاتا ہی اور علم پیشوا ہی
عمل کا اور عمل تابع اوسکی ہی ملہم ہوتی ہین اوس سی ابرار اور محروم ہوتی ہین اوس سے
اشرار انس نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کیا ہی کہ جو شخص اس آیت شہادت
کو پڑہی اور آخر کو کہی وانا علی ذلک من الشاہدین حق تعالیٰ بعد ہر حرف
کی ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی کہ واسطی اوسکی استغفار اور آمرزش طلب کرتا ہی تا روز
قیامت اور حق تعالیٰ آٹہہ دروازی بہشت کی اوسکی واسطی کہولتا ہی اور سات
دروازی دوزخ کی بند کرتا ہی اور جو شخص کہ وقت خواب اس آیہ کو پڑہی حق تعالیٰ
ستر ہزار فرشتی پیدا کرتا ہی تا روز قیامت واسطی اوسکے استغفار کرتی ہین اور ابو ہلال
قطان نی کہا ہی کہ ایک وقت واسطی تجارت کی کوفی کو گیا مین اور ہمسایہ اعمش کی
اوترا مین آخر شب کو اعمش نی آیہ شہادت کو پڑہا اور ہر بار آخر اوسکی مین
کہتا تہا کہ وانا اشہد بما شہد اللہ واستودع اللہ ہذہ الشہادۃ

وَهِيَ عِندَ اللَّهِ وَدِيعَةٌ حَتَّىٰ يُؤَدِّيَهَا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ہر گاہ کہ دن ہوا
نزدیک اوسکی گیا میں اور کہا میں نے کہ شب گذشتہ آیہ شہادت پڑھتا تھا تو اور خ
اوسکی میں کئی کلمہ اور پڑھتا تھا اس باب میں کوئی کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
سے سنا ہے تو نے کہا کہ ہاں کہا میں نے کہ مجھکو اوس سے آگاہ کر اوسنے کہا جب تک
ایک برس خدمت نکرے گا تو ہرگز اوس سے آگاہ کرونگا میں اور وہ شخص
کہتا ہے کہ میں بر سر راہ تھا مجرد اوسکے ہی باب بار کیا ہوا کہولا میں اور ایک
سال خدمت اوسکی کی میں نے جب مدت آخر کو پہنچی کہا میں نے کہ اے شیخ سال تمام ہوا کہا
اوسنے کہ آگاہ ہو حدیث کی مجکو ابو وائل نے ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا ہے کہ اس آیہ کو پڑھے اوس طریق پر کہ میں نے پڑھا تھا حق تعالی روز قیامت کو
پڑھنے والے اوسکے کو حاضر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے بندے میرے ساتھ میرے وفا کیا
تو نے کہ وہ توحید ہے اور میں سزاوار تر ہوں اوس شخص سے کہ وفا ساتھ عہد کے
کرے اے فرشتو میرے در ہائے بہشت کو واسطے اسکے کہولو کہ جس سے چاہے داخل ہو
اور بھی اون حضرت سے مروی ہے کہ دو فرشتے ہوا میں ملاقی ہوئے ایک نے دوسرے
سے پوچھا کہ کہاں سے آتے ہو تو اوسنے کہا کہ نزدیک بندہ عاصی سے کہ تمام عمر معصیت
میں بسر کیا اور خدا کو آزردہ کیا اب دیوان عمل اوسکا کہ سیاہ ہو رہا ہے آسمان پر
لیجاتا ہوں اوس دوسرے فرشتے نے کہا عجب حالت ہے کہ میں بنام اوسکی برات
آزادی آتش دوزخ سے زمین پر لیجاتا ہوں اوس فرشتہ نے کہا ہر گاہ کہ تو
جدا ہوا آیہ شہادت کو پڑھا اوسنے حق تعالی نے فرمایا کہ میں گناہ اوسکا بسبب ایمان اوسکے

اور معرفت اوسکے کی نجات اور ابو سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ اطراف کعبہ
میں تین سو ساٹھ بت نصب کئے تھے ہر گاہ کہ یہ آیہ نازل ہوئی گر پڑے

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ
بیشک وہ لوگ کہ انکار کرتے ہیں ساتھ آیات خدا کے اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو بغیر حق کے
وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ
اور قتل کرتے ہیں اون لوگوں کو کہ حکم کرتے ہیں ساتھ عدل کے لوگوں سے پس بشارت دے انکو ساتھ عذاب
أَلِيمٍ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم
دردناک کے وہ گروہ کہ ناچیز ہوگئے ہیں اعمال انکے بیچ دنیا اور آخرت کے اور نہیں ہے واسطے انکے
مِّن نَّاصِرِينَ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ
کوئی مددگار کیا نہیں دیکھا تو طرف لوگوں کے کہ دیے گئے ہیں حصہ توریت سے بلائے جاتے ہیں طرف
كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ۝ ذَٰلِكَ
توریت خدا کی تاکہ حکم کرے بیچ انکے پس پھر جاتا ہے ایک گروہ ان میں سے اور حالانکہ وہ ترک کرنے والے ہیں یہ
بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم
بسبب اسکے ہے کہ کہا انہوں نے کہ ہرگز نہ مس کریگی ہمکو آتش مگر روز چند اور فریب دیا انکو بیچ دین انکے
مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ
اوس چیز نے کہ افترا کرتے تھے پس کیا حال ہوگا انکا جبکہ جمع کرینگے ہم انکو واسطے اوس دن کے کہ نہیں شک بیچ اوسکے اور پورا دیا جائیگا
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ
ہر نفس جزا اوس چیز کی کہ کسب کیا ہے اور وے ظلم نہ کئے جائینگے کہہ تو اے محمد کہ اے خداوند اے مالک ملک

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَ

عطا کرتا ہی تو ملک جسکو کہ چاہتا ہی تو اور لیتا ہی ملک جس شخص سی کہ چاہتا ہی تو اور عزت دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی

تُذِلُّ مَن تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ

اور ذلیل کرتا ہی تو جسکو کہ چاہتا ہی تو ساتھہ ہاتہہ تیرے کے بہتری ہی تحقیق کہ تو اوپر ہر شی کی تواناہی داخل کرتا ہی

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

رات کو بیچ دن کی اور داخل کرتا ہی دن کو بیچ رات کی اور باہر لاتا ہی زندہ کو مردی سی

وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اور باہر لاتا ہی تو مردی کو زندہ سی اور روزی دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی تو بی شمار

لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن

نہ پکڑیں مومن کافروں کو دوست سوائی مومنوں کی اور جو شخص کہ

يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَ

کریگا اسکو پس نہیں ہی دوستی خدا سی بیچ کسی چیز کی مگر یہہ کہ ڈرو تم ضرر انہیں کا ڈرنا اور

يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝ قُلْ إِن تُخْفُوا مَا فِي

ڈراتا ہی تمکو خدا عذاب نفس اپنی سی اور طرف اللہ کی بازگشت کہہ تو اے محمد اگر چھپاؤ تم اوس چیز کو کہ بیچ

صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

سینوں تمہارے کی ہی یا ظاہر کرو تم اوسکو جانتا ہی وہ اسکو خدا اور جانتا ہی اوس چیز کو کہ بیچ آسمانوں کی ہی اور اوس چیز کو کہ بیچ

الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ

زمین کی ہی اور خدا اوپر ہر شی کی قادر ہی اوس دن پاویگا ہر نفس اوس چیز کو کہ عمل کیا ہی

خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ

بہتری سی حاضر کیا گیا اور اوس چیز کو کہ عمل کیا ہی برائی سی دوست رکھیگا ہر شخص اگر کہ بیچ اوسکی اور بیچ اوس برائی کی

ع أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝

زمانہ دراز ہو اور ڈراتا ہی تمکو اللہ عذاب اپنی سی اور خدا مہربان ہی ساتھہ بندوں کی

فائدہ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ الخ منقول ہی کہ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں ایک مرد اور

ایک زن اشراف اہل خیبر سی مرتکب زنا کی ہوئی اور توریت میں حکم رجم تھا وے لوگ

کی نزدیک پیغمبر خدا کی آئی باُمید اس امر کی کہ اس حد میں حکم تخفیف ہو یعنی اسیدار

تہی کہ سوائی رجم کی تازیانہ مارنی کا یا اور تعذیر کا حکم ہو ہر گاہ کہ یہہ قضیہ بسمع شریف حضرت

پہونچا مطابق حکم توریت کی حکم کیا نعمان بن عوف اور عمران حارث

نی کہا کہ ظلم کیا تمنی ہم پر اسواسطی کہ اوپر اونکی حد رجم واقع نہیں ہی رسول صلی اللہ علیہ

وآلہ نی فرمایا کہ دروغ کہتی ہو تم بیچ کتاب توریت کی حکم اوپر رجم کا ہی کہا اونہوں نی

کہ اسطرح سی نہیں ہی حضرت نی فرمایا کہ توریت کو لاؤ پس کتاب توریت آئی حضرت نی

فرمایا کہ تم میں سی کون ایسا ہی کہ دانا تر ہو ساتہہ توریت کے کہا اونہوں نی کہ ایک مرد اعور

یعنی یک چشم فدک میں رہتا ہی اور اوسکو ابن صوریا کہتی ہیں اوسکو طلب کیا اور

مدینہ میں خدمت پیغمبر خدا میں حاضر ہوا اور توریت پڑہنی لگا ہر گاہ کہ آیہ رجم تک پہنچا

تب عبداللہ بن سلام اوٹھا اور اوس آیہ کو پڑہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حکم

میرا موافق حکم توریت کی ہی اور حکم توریت میں اسطرحسی تہا کہ مرد زن دار اور زن

شوہر دار ہر گاہ زنا کریں اور شاہد گواہ اس امر پر گواہی دیں اوسوقت اونکو رجم

کیا چاہی اور اگر زن حاملہ ہو درنگ کرین کی تا اوسکی بچہ ہو وے اور بعد اوسکی سنگسار
کرین کی بسبب پیغمبر خدا نی اونکو حکم برجم کیا اوس وقت حق سبحانہ و تعالی نی یہہ آیۃ نازل کی
قوله الم تر الی الذین اوتوا نصیبا منقول ہی کہ جنگ احزاب مین
جبکہ خندق کہودتی تہی ایک سنگ عظیم ظاہر ہوا کہ آہن اوسپر کارگر نہوتا تہا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی اوس پتہر پر نگاہ کی اور تبر آہنی سلمان فارسی سی لیکر
آستین مبارک چڑہا کر اور بقوت روحانی بتایید ربانی ایک ضرب ایسی ماری کہ دو حصہ اوس
پتہر سی ٹوٹ گیا اور برق اوسمین سی چمکی مانند روشنی چراغ کی شب تاریک مین
اور درخشندگی اوس آتش سی کوہ ہائی مدینہ روشن ہوئی مرائی ملک اور کنگرا
ایوان کسری کی لوگونکو نظر آئی پیغمبر خدا اور صحابون نی تکبیر کہی اور ہر گاہ ضربت
دوسری ماری تہائی اوس پتہر کی اور ٹوٹ گئی اور روشنی اوس سی چمکی کہ
صنعا یمن نظر آئی پیغمبر خدا اور اصحابون نی تکبیر کہی اور جسوقت کہ ضربت تیسری
ماری قیاصرہ اور خانہ ہائی روم نظر آئی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی پہر تکبیر کہی
بعد اسکی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جبرئیل نی مجکو خبر دی ہی کہ عنقریب آثار و بدیہ اسلام
باطراف عالم پہونچی گا اور تمام نواحی اوسکی جانب سخر اہل اسلام ہونگی تمام صحابہ شکر کرکی خدا کی
اس نعمت مین مشغول ہوئی اور مردمان منافق پہرا کرنی لگی اور کہنا اونہون نی
کہ عجب کاری کہ یہہ مرد خوف کارزار مشرکان عرب سی خندق کہودتا ہی اور ہمکو
ساتہہ مسخر ہونی روم اور فارس کی وعدہ کرتا ہی حق تعالی نی اس آیۃ کو بہیجا کہ کہہ تو ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کہ بار خدایا تو صاحب ملک کا ہی دیتا ہی تو بادشاہی کو جسکو کہ چاہتا ہی

اور لی لیتا ہی تو بادشاہی کو جسی کہ چاہتا ہی تو ہی جلد سی حکومت کہا اور اطراف
اوسکی کی تہی کہ کفار قریش سی لیکر بلا زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی حوالہ کی
اور ملک روم اور فارس اولاد مین اس ہب رحمت کو ارزانی کی اور مفسرون نی
کہا ہی کہ مراد ملک سی نبوت ہی کہ بنی اسرائیل سی لیکر اولاد اسمعیل کو دی اور مراد عزت
ہی کہ ساتہہ آئمہ معصومین کی عطا فرمائی اور معنی تولج اللیل فی النہار کی یہہ مین کہ
راتکو دنمین زیادہ کرتا ہی تو بتدریج مثل اسکی کہ اول جدی مین کہ دن نہایت کم
ہوتا ہی اور سرطان مین نہایت زیادہ ہو جاتا ہی اور بسیط حسی برعکس اور خارج
کرتا زندہ کا یت سی مثل خارج کرنی حیوانکی ہی نطفہ سی یا مثل مرغکی ہی تخم سی اور
درخت کا دانہ سی اور برعکس اسکی نطفہ کو اور دانہ کو تخم کو حیوان اور درخت اور
مرغ سی نکالتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ باہر لاتا ہی مومن و طیب کو خبیث اور کافر سی منقول ہی کہ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نزدیک ایک زوجہ اپنی کی آئی ایک زن پاکیزہ منظر خوبصورت اوپر خوبیت حکم
تہی اوسکو دیکہا حضرت نی پوچہا کہ یہہ کون ہی لوگون نی کہا کہ ایک خالہ ہی تمہاری یعنی حضرت نی پوچہا
کہ کون سی خالہ مین کہا کہ خالدہ بیٹی اسود بن عبد یغوث کی اور یہہ خالدہ مومنہ تہی اور اسود
کافر تہا اسوقت حضرت نی فرمایا کہ سبحان الذی یخرج الحی من المیت الخ
معاذ بن جبل نی روایت کی ہی کہ مین بسبب مطالبہ قرض خواہ کی ایک جمعہ کو نماز
مین حاضر نہوا پیغمبر خدا نی فرمایا کہ کیا خبر تجکو نماز جمعہ سی مانع ہوئی عرض کیا نبی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ یوحنا نی یہودی کا اوپر میری قرض تہا اوسنی مجہو روکا کہ مین نماز مین حاضر
ہوتا فرمایا کہ اس آیہ کو تو پڑہ بغیر حساب تک اور بعد اوسکی کہو کہ یا رحمن الدنیا

والآخرة وجنبهما تعطي من تشاء منهما فاقض عني ديني. جو شخص کہ اس آیہ
کو پڑہی ہر چند کی اگر قرض اوسکا اسقدر ہو کہ زمین اوسکی گنجایش نرکہتی ہو حق تعالی
اوسکو ادا کرتا ہی امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
نی فرمایا ہی کہ ہرگاہ حق تعالی نی چاہا کہ سورہ حمد اور آیۃ الکرسی اور آیہ شہادت
اور آیہ ملک زمین پر نازل کری یہہ آیات عرش مجید پر آویختہ تہین اور حق تعالی
مین اور اون مین کوئی حجاب نتہا عرض کی بار خدایا ہمکو زمین پر بہیجتا ہی تو کہ اہل
معصیت ہی حق تعالی نی فرمایا کہ قسم ہی عزت و جلال اپنی کی کہ کوئی بندہ مومن بعد ہر
نماز فریضہ کی نہین پڑہتا مگر یہہ کہ اوسکو حظیرہ قدس مین جگہہ دیتا ہون مین اور ہر روز
ستر مرتبہ نظر رحمت اوسپر کرتا ہون مین اور ہر روز ستر حاجت اوسکی روا کرتا ہون مین
کہ کمترین اون حاجتون کا آمرزش ہی اور دشمنون سی اوسکو نگاہ رکہتا ہون مین
اور اعدا پر نصرت دیتا ہون مین اور کوئی چیز بہشت سی مانع نہین ہوتی ہی مگر موت
قوله تقٰة ويحذركم اس آیہ مین تصریح کی ہی کہ مومنونکو واجب ہی تقیہ کرنا
مخالف دین سی اور جب ظاہر ہو وی اونکی کرنی ہی ہو ہ روایت کیا ابن بابویہ محمد بن علی نی رسالہ
اعتقادیہ مین لکہا ہی کہ تقیہ واجب ہی وقت ظہور صاحب الزمان علیہ السلام تک جو
شخص کہ تقیہ کو ترک کری گویا ترک نماز کی جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی لوگون نی
عرض کیا کہ ہم ایک شخص کو دیکہتی ہین کہ مسجد مین بآواز بلند لعن کہتا ہی دشمنون
تمہار یکو اور نام ہر ایک لیتا ہی فرمایا کہ خدا اوسکو رحمت اپنی سی دور کری ہمکو
معرض دشمنان مین لاتا ہی اور حق تعالی فرماتا ہی ولا تسبوا الذين يدعون

من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم یعنی مت کہو تم اون لوگون کو کہ دعا کرتی
ہین وہ غیر خدا سی پس برا کہین گی وہ خدا کو از روی جہل و نادانی کی آہ پر یہ اون
حضرت سی منقول ہی کہ مقرب ترین تمہارا نزدیک خدا کی وہ شخص ہی کہ دانا تر اور
زیادہ عمل کرنی والا ساتہہ تقیہ کی ہو اور فرمایا ہی کہ تقیہ دین میرا اور آبا میرا کا ہی
اور اون حضرت سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اوائل اسلام مین اہل کفر
سی ملائمت کرتی تہی اور امیر المومنین علیہ السلام ساتہہ اہل خلاف کی بطریق ملاطفت
سلوک کرتی تہی اور ہرگاہ کہ قوت پیدا ہوئی اہل خلاف سی محاربہ کیا مروی ہی
کہ ایک مرد نزدیک رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میری فرمایا کو
پہنچو فرمایا حضرت نی کہ کیا ہی کہ کفار قریش مین گرفتار ہوا تہی اور مجکو ایذا دی
تہی کہ تا کلمہ ناسزا نسبت کرون مین ساتہہ جناب تمہار کی بطاقت ہوا مین اور جو
کچہہ کی ارادہ اون لوگون کا تہا زبان میری پر جاری ہوا فرمایا کہ دل تیرا کس طرح
پر تہا کہا کہ بہت کراہت رکہتا تہا مین فرمایا کہ اگر بار دیگر یہ اتفاق ہو تجہ کو
تجہی کہا اون کیو اور دل مین کراہت رکہنا مخفی اور پوشیدہ نہ ہی کہ بہت سی امور
ہین کہ دلالت رکہتی ہین جواز تقیہ پر و بعض نبی کی اور ائمہ معصومین کی اور غیر اونکی
کی چنانچہ ایک اونمین سی یہہ ہی کہ بیضاوی نی ذکر کیا ہی ذیل تفسیر اس آیہ مین قوله تعالی
فينا من عمرك سنين وفعلت فعلتك التي فعلت وانت من الكافرين
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی زندگی کی ساتہہ اوسکی بہ تقیہ اور دوسرا یہہ ہی کہ صحیح
بخاری مین بیچ کتاب اکراہ کی باب قول حق تعالی مین الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان

اور قول حق تعالی اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً مین لکہا ہی کہ یہہ تقیہ ہی اور لکہا ہی او
اس مقام مین کہ کہا ہی حسن نی کہ تقیہ تا روز قیامت ہی اور تیسرا یہہ ہی کہ حق تعالی
فرماتا ہی رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗ یعنی مرد مومن ہی آل فرعون سے
کہ پوشیدہ کرتا تہا ایمان اپنی کو پس اس آیہ سی تعریف پوشیدہ کرنی ایمان کی
معلوم ہوتی ہی اور چوتہا یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی
بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا الخ حاصل اسکا یہہ ہی وقتیکہ راز کہا نبی نی بعضی ازواج اپنی سی اور
منع کیا کہ کسی سی اظہار نکرنا اگر تقیہ پیغمبر کو درست نہوتا تو حضرت سی مخالفت کی بعضی
ازواج کو کہ اس راز سی کسیکو آگاہ نکرنا اور طرفہ تر یہہ ہی کہ صحیح بخاری مین لکہا ہی
کہ سورۃ التحریم اور بعد اسکی اس آیہ کو لکہا ہی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ الخ اور بعد اسکے
لکہا ہی کہ عبد اللہ بن حنین کہتا ہی کہ سنا مینی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ کہتے
تہی کہ ارادہ کیا مینی اس بات کا کہ سوال کرون مین عمر سی پس کہا مینی یا امیر المومنین
کون مین وہ دو عورتین کہ جنہون نی افشاء راز پیغمبر کیا پس ہنوز کلام میرا تمام نہوا تہا
کہ کہا عائشہ اور حفصہ تہین اور پانچوان یہہ ہی کہ کشاف مین لکہا ہی ذیل تفسیر قول
حق تعالی کی لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ مین کہ ابو حنیفہ فتوی دیتی تہی پوشیدگی
مین ساتہہ واجب ہونی نصرت زید بن علی رضوان اللہ علیہم کی اور بہیجنی مال کی طرف
اونکی اور وجوب ہونا خروج کا ساتہہ اونکی اوپر دزد متغلب کی کہ جنہون نی نام اپنا
بدروغ خلیفہ اور امام رکہا تہا مثل دوانیقی اور امثال اوسکی کی پس اگر تقیہ درست
نتہا پس کسواسطی ابو حنیفہ پوشیدگی مین فتوی دیتی تہی اور چہٹا یہہ ہی کہ روایت کی حمیدی

حمیدانی اپنی کتاب مین بیچ مسند عائشہ کی حدیث انچاسوین متفق علیہ مین بہت طرق
سی کہا عائشہ نی بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ای عائشہ اگر نہوتی قوم
تیری قریب العہد جاہلیت سی اور بعضی روایت مین ہی کہ کفر سی اور بعضی مین کہ
شرک سی اور خوف نکہ ہون مین انکار کرنی قلوب اونکی سی ہر آئینہ امر کرتا مین
منہدم کرنی کعبہ کو پس داخل کرتا اوسمین وہ چیز کہ خارج ہوگئی تہی اور برابر زمین
کی کرتا مین اوسکو اور دو دروازی اوسکی ایک شرقی اور ایک غربی مقرر کرتا مین پس پہنچاتا
مین اوسکو بنائی ابراہیم تک پس نہ کرانا کعبہ کا خوف انکار لوگون سی تقیہ نہین کیا
ہی اور ساتوان یہہ ہی کہ فرار نبی کا مکہ سی اور پوشیدہ ہونا غار مین پس اگر تقیہ
جائز نہوتا تو چاہئی تہا کہ غار مین پوشیدہ نہوتی اور آٹہوان یہہ ہی کہ ذکر کیا ہی اوسکو
حسین بن محمد بن حسن دیار بکری نی بیچ کتاب خمیس اپنی کی ذکر اسلام حمزہ مین اور
ترجمہ اوس عبارتکا یہہ ہی کہ تہی حمزہ بن عبد المطلب کہ اسلام لائی روز زد و کوب ابو بکر
کی اور یہہ زد و کوب اسطرح سی ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جمع ہوئی اور وہ
انتالیس تہی کہ الحاح کیا ساتہہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی درباب ظاہر ہونیکی پس کہا
حضرت نی کہ ای ابا بکر ہم قلیل مین پس ہموارہ الحاح کیا کیا ساتہہ اونکی تا اینکہ ظاہر
ہوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اطراف مسجد مین اور ایستادہ ہوئی ابو بکر لوگونمین
حالانکہ خطبہ پڑہتی تہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ بیٹہی تہی اور تہی ابو بکر اول خطیب
کہ دعوت کی طرف خدا اور رسول اوسکی کی اور شدت کی مشرکون نی اوپر ابو بکر کے
اور مسلمانونکی پس مارا اونکو اطراف مسجد مین نہایت ضرب شدید سی اور کچلا ابو بکر کو

اور خوب زد وکوب کی اور قریب ہوا ابوبکر سی عتبہ بن ربیعہ فاسق پس لاتونسی
اونکو ساتھ نعلین اپنی کی مونہہ اونکی پر کہ اثر اوس کا مونہہ پر معلوم ہوتا تہا یا اینکہ
پہچانی جاتی تہی مینی ہونکی مونہہ اونکی سی آور نوان ہیبی کہ ذکر کیا ہی فضل بن
روزبہان نی بیچ کتاب ابطال الباطل کی کہ تہی عمر بیچ حالت جاہلیت کی محبوب
اور معظم اور مقبول القول اور ریاست جوانان قریش کی تہی اور غلبہ اور
قوت منتہی ہوتا تہا طرف ابی جہل کی اور طرف ابی الحکم بن ہشام کی اور ہرگاہ
مبعوث ہوئی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور غالب تہی کفار مسلمانوں پر اور
ضعیف تہا امر اسلام کا اور پوشیدہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ غار ارقم
مین واسطی خوف اور دبدبہ کفار کی اور نہ قادر تہا کوئی اظہار اسلام پر دعا کی
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ خداوندا عزت دی اسلام کو بسبب ابی الحکم بن ہشام
یا عمر بن الخطاب کی پس قبول ہوئی دعا رسول کی پس اسلام لائی عمر صبح
کو اوس شب کی کہ دعا مانگتی تہی اور داخل ہوئی اوپر رسول صلی اللہ علیہ کی اور
کامل ہوئی چالیس مرد ہو واسطی کہ ساتھہ اسلام عمر کی کامل ہوئی عدد مسلمین کے
ساتھہ چالیس کے اور کہا واسطی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کس
اور لیے عبادت کی جائین ظاہر مین اور عبادت کیا جائی خدا پوشیدگی
مین پس نکلی عمر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ اور سائر صحاب اور ساتھ ہوئی ابوبکر
اور حمزہ اور عمر تا اینکہ داخل ہوئی مسجد مین اور نماز پڑہی اونہون نی بیچ حرم کے
اور طواف کیا اور گئی گہرون اپنی مین اور کہا ہی صحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ نی کہ ہمیشہ ہم عزت مین رہی ابتدائی اسلام عمر سی بعد اسکی تہی عمر وزیر تہی
واسطی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی طول حیات مین اور نہ کرتی تہی پیغمبر کوئی امر مگر
بمشورہ اونکی انتہی پس ان دو نو روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ قبل از اسلام
عمر اور حمزہ پیغمبر خدا اور صحاب اونکی نہایت تقیہ مین بسر کرتی تہی اور تفسیر مجمع
البیان مین لکہا ہی کہ صحاب ہماری قائل ہوتی ہین کہ تقیہ جائز ہی نزدیک ضرورت
کی سب احوال مین اور کبہی تقیہ واجب ہوتا ہی وسوقت کہ اوسمین ایک نوع صلاح کا
ہو اور نہین جائز ہی ترک اسکا مثل اسکی کہ قتل مومن ہوتا ہو اور بسبب تقیہ اصلاح ہوتی ہو
اور قتل سی وہ بچتا ہو پس اسوقت مین تقیہ واجب ہی اور واجب ہی اوسوقت مین
کہ یقین ہو یا ظن غالب ہو کہ فساد دین مین ہوتا ہی اور کہا ہی شیخ مفید علیہ الرحمہ نی
کہ تقیہ کبہی واجب ہوتا ہی اور کبہی جائز ہوتا ہی بدون وجوب کی اور کسیوقت تقیہ
کرنا افضل ہوتا ہی ترک تقیہ سی اور کبہی ترک تقیہ افضل ہی تقیہ سی اگرچہ کرنی والا
تقیہ کا اسوقت مین معذور ہی اور معاف ہی از روی تفضل ومہربانی کی اور شیخ
ابوجعفر طوسی نی کہا ہی کہ ظواہر آیات دلالت کرتی ہی کہ تقیہ در صورت خوف
نفس واجب ہی اور بعضی روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ تقیہ وقت خوف مین
جائز ہی اور اظہار حق بہی جائز ہی روایت کیا ہی حسن نی کہ مسیلمہ کذاب نی
دو شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی گرفتار کئی پس ایک سے کہا کہ آیا تو گواہی
دیتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا ہین کہا کہ آری کہا مسیلمہ کذاب نی کہ
آیا تو گواہی دیتا ہی کہ مین رسول خدا ہون کہا اوسنی کہ ہان تم بہی نبی ہو بعد اسکے

دوسرکو بلایا کہا کہ تو گواہی دیتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا ہین کہا اونکی
کو ہی کہا مسیلمہ نی کہ گواہی دی تو کہ مین بہی رسول خدا ہون کہا اوسنی کہ مین بہرہ
ہون تین مرتبہ مسیلمہ نی تکرار کی اوسنی وہی جواب دیا پس مسیلمہ نی اوسکو قتل کیا
پس پہونچی یہہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو پس فرمایا کہ کیا نقص ہی جو واسطی اوس
مقتول کی کہ گذرا اوپر صدق اپنی کی اور فضیلت عمل مین لایا پس مہیا ہوا واسطی
اوس فضیلت کی اور لیکن دوسرا کہ پس کیا اوسنی تقیہ کو بنابر رخصت خدا کی پس گناہ
نہین اوپر اوس کی پس بنابر اوس روایت کی معلوم ہوا کہ تقیہ رخصت ہی یعنی جائز ہی
اور اظہار حق فضیلت ہی انتہی **فائدہ** اور بظاہر خاطر قاصر مین یہہ آتا ہی کہ طریقہ
جمع ان روایتونکا اسطرح سی محتمل ہی کہ درصورت کو رانہ ہونی خفا رحق کی اور
باقی رہنی اختیار کی اگر تقیہ نکری تو اظہار حق افضل ہی اگرچہ ہلاکت نفس ہو واللہ اعلم
قول مصنف الخ کتاب تفسیر مجمع البیان مین لکہا ہی کہ کیفیت ظاہر ہونی عمل مین اختلاف
ہی ابی مسلم وغیرہ نی لکہا ہی کہ صحیفہ اعمال بدی اور نیکی کی آخرت مین حاضر ہونگی
اور اسیکو اختیار کیا ہی قاضی نی اور بعضون نی کہا ہی کہ جزا عمل نیک و بد ثواب
اور عذاب سی دیکہا جائیگا اور اعمال حاضر نہین ہو سکتی ہین اور اعمال اعراض ہین
کہ باطل ہو گئی ہین کہ نہین جائز ہی اعادہ اونکا اسواسطی کہ اعادہ معدوم محال ہی کہ
اعمال دیکہی جائین اور جناب والد ماجد علیین مکان نی کتاب موعظہ حسنہ مین بعد
نقل اس عبارت کی لکہا ہی کہ ہرچند یا عبد القولین مشکل ہی اسواسطی کہ احتمال مجاز کا اکثر
کلام مین جائز ہو سکتا ہی لیکن شک نہین ہی کہ ظواہر اکثر آیات کا کہ اوس جملہ سی

ایک

ایک آیۃ مذکور ہی اور دوسری یہہ ہی فَمَن یَعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ خَیرًا یَرَہٗ وَمَن یَعمَل
مِثقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَرَہٗ یعنی جو شخص کہ عمل کریگا بقدر ذرہ کی خیر سی دیکہیگا اوسکو اور
جو شخص کہ عمل کرتا ہی بقدر ذرہ کی بدی سی دیکہیگا اوسکو دلالت کرتی ہی اس امر پر
کہ اعمال بذاتہا دار آخرت مین حاضر ہوتی ہین بلکہ ظواہر اکثر آیات اور احادیث سی
دریافت ہوتا ہی کہ اعمال اس دار مین بصورت جواہر ظاہر ہوتی ہین ہرچند پہلی قبیل
اعراض سی ہون اور تمام حال محال ہونی اعادہ معدوم پر دلیل تمام نہین ہوتی ہے
اور اسیطرح سی معلوم ہوتا ہی کہ دار آخرت مین بصورت جواہر ظاہر ہونگی از انجملہ یہہ ہی
کہ جناب امیر المومنین نی فرمایا ہی بدرستیکہ فرزند آدم کو ہرگاہ کہ پہنچتا ہی وہ روز کہ
آخر ایام دنیا ہی اول ایام آخرت سی نظر مین اوسکی شبیہ مال اور فرزند اور اعمال کی
معلوم ہوتی ہی پس وہ شخص اول متوجہ ہوتا ہی طرف شبیہ مال کی اور کہتا ہی
کہ قسم بخدا کہ نہایت تجہسی رغبت رکہتا تہا مین اور واسطی حاصل کرنی تیری حرص
اور بخل اختیار کرتا تہا مین اب حال کیا مدد ساتہہ میری کر سکتا ہی تو پس وہ کہتا ہی
کہ لی مجہسی کفن اپنا کہ تجہکو زیادہ اس سی مجہپر کچہہ حق نہین ہی بعد اسکی بطرف شبیہ فرزندان
متوجہ ہوتا ہی کہ قسم بخدا اتکو دوست رکہتا تہا مین اور ہمیشہ حامی تہارا تہا مین اور
دفع آزار اور ایذا کرتا تہا مین اسوقت مین تمسی کیا اعانت میری ہو سکتی ہی کہینگی
کہ ہم لیجاوینگی تمکو قبر تک بعد اسکی متوجہ ہوتا ہی طرف شبیہ اعمال خیر کی اور کہتا ہی کہ
قسم بخدا کہ مین تجہسی بی رغبت تہا اور مجہپر نہایت گران تہا تو اب واسطی میری تجہسی
کیا ہو سکتا ہی تو عمل جواب مین کہیگا کہ مین قرین اور مصاحب تیرا ہون قبر مین اور

روز باہر آتی ہیں اور روز حشر خلائق کی پس اگر وہ شخص دوست خدا ہو عمل اوسکا آتا ہے ساتھ نہایت
خوبصورتی کی اور خوبی لباس کی اور کہتا ہے کہ بشارت ہو تجھکو ساتھ راحت ابدی کی
اور بہشت پر نعمت کی پس وہ شخص کہتا ہے اوس صورت سے کہ کون تو ہے کہ یہہ بشارت
مجھکو دیتا ہے اور ساتھ اس عنایت کی خاطر ہم حیرت زدوں کی مطمئن کرتا ہے پس وہ
صورت کہتی ہے کہ مین عمل صالح ہون تیرا اس دنیا سے فانی سے کہ لاکہہ کدورت
جسمانی اور روحانی سے غم شدہ ہے رحلت کر طرف بہشت عنبر سرشت کی کہ محل آسایش
اور راحت کا ہے پس وہ شخص دنیا سے رحلت کرتا ہے اور قبض روح اوسکی ہوتی ہے
درحالیکہ وہ پہچانتا ہے غاسل اپنے کو اور سوگند دیتا ہے اوٹہانے والے اپنے کو کہ مجھے
جلدی لیچلو پس جسوقت داخل قبر کرتے ہین فرشتگان قبر یعنی منکر اور نکیر آتے ہین کس
حالت مین کہ بال اونکے زمین پر کہنچتے آتے ہین بسبب درازی کے اور شدت چلنے اونکی
سے زمین شگافتہ ہوتی ہے اور آواز اونکی مثل رعد کی ہے اور آنکھین اونکی مثل برق کے
ہین پس کہتے ہین اوس سے کہ کون ہے پروردگار تیرا اور کیا ہے دین کہ اختیار کیا ہے تو نے
اور کون پیغمبر تیرا ہے کہ ایمان لیا ہے تو اوس سے طرح ہر ایک امام سے سوال کرتے ہین
پس وہ جواب مین کہتا ہے کہ خدا عزوجل وعلا پروردگار میرا ہے اور اسلام دین میرا ہے
اور پیغمبر میرا محمد مصطفیٰ ہے بعد اوسکے اسماء دوازدہ امام لیتا ہے پس دعا کرتے ہین کہ
اوسکو فرشتے اور کہتے ہین کہ ثابت رکہے تجھکو خدا بیچ اوس چیز کے کہ دوست رکہتا ہے
تو اور راضی ہوا ہے تو اور بعد اسکے قبر اوسکی وسیع کرتے ہین اور کشادہ کرتے ہین جہانتک
کہ نظر کام کرے اوسکی پس کہولتے ہین واسطے راحت اوسکی ایک در بہشت کا اور کہتے ہین

سو رہ ساتھ خواب آسایش کی مثل جوانونکے کہ نعمت پروردہ ہوتے ہین بعد اوسکے جناب
امیر المومنین فرماتے ہین کہ اگر وہ شخص دشمن خدا سے ہو بہ بدترین صورت عمل اوسکا
حاضر ہوگا اور نہایت بدبو اوس مین ہوگی پس وہ اوس سے کہیگی کہ اے کہ بشارت
ہو تجھکو ساتھ آب و طعام بسیار گرم کی اور دخول جہنم کی اور وہ شخص پہچانتا ہوگا
غاسل کو اور سوگند دیتا ہے اوٹہانے والے اپنے کو کہ مجھکو نہ لیچلو اور جسکہ قبر مین اوسکو
رکہتے ہین منکر اور نکیر داخل ہوتے ہین اور کفن اوسکا پہینک دیتے ہین اور کہتے ہین
کہ کون ہے پروردگار تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے پیغمبر تیرا پس وہ ناواقفی
کا اقرار کرتا ہے اور جواب مین کہتا ہے کہ مین کچھ نہین جانتا ہون پس وہ دو فرشتے
نفرین اوسکو کرتے ہین اور کہتے ہین لا دریت ولا هدیت یعنی نہ دریافت کیا
تو نے اور نہ ہدایت پائی تو نے بعد اوسکے عصائے آہنی سر پر مارین کہ سب جسکو کوئی
ذیحیات سوائے انسان اور جن کے نہو گا کہ جزع اور اضطراب مین نہ آوے بعد اسکے کہولتے ہین
واسطے زیادتی عذاب کے ایک در طرف دوزخ کی اور کہتے ہین کہ سو رہ تو بہ بدترین حال
اور حق تعالیٰ سانپ اور بچہو اونکو اوس پر مسلط کریگا کہ وہ اوسکو کاٹین گے جب تک کہ قیامت
قائم ہو اور اسی قبیل کی احادیث بہت ہین کہ دلالت کرتی ہین اوپر متشکل ہونے اور
حاضر ہونے مکلف کی آخرت مین اور بعید نہین ہے کہ باختلاف دنیا کے اور آخرت کے
اشیا متبدل ہوتی ہین بحسب صورت اور ہیئت کے اور حق تعالیٰ جمیع اعمال کو
نیستی سے ہستی مین لاتا ہو ہر چند اعراض ہون جسطرح کہ بعضی جواہر کو وجود
مین لاتا ہے انتہی ترجمہ کلامہم اعلی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہم

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ

کہہ اے محمد اگر ہو تم کہ دوست رکھتے ہو خدا کو پس پیروی کرو تم میری تاکہ دوست رکھے تمکو خدا اور بخشے

لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ

واسطے تمہارے گناہوں تمہارے کو اور خدا بخشنے والا ہی رحیم ہی کہہ تو اے محمد اطاعت کرو تم حق اور رسول کی

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَ

پس اگر نافرمانی کرو تم پس تحقیق خدا نہیں دوست رکھتا ہی کافروں کو بدرستیکہ خدا نے قبول کیا آدم کو

نُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا

نوح کو اور آل ابراہیم اور آل عمران کو اوپر عالموں کے درحالیکہ فرزندان ہیں بعضی اونکے

مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ

بعضی سے ہیں اور خدا شنوا ہی دانا ہی وقتیکہ کہا زن عمران نے پروردگار میرے

إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ

تحقیق میں نے نذر کیا ہی واسطے تیرے وہ چیز جو بیچ شکم میرے کی ہی حالیکہ آزاد کیگئی ہی پس قبول کر تو مجھسے تحقیق تو شنوا ہی

الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَ

دانا ہی پس جس وقت وضع حمل ہوا کہا انہوں نے پروردگار میرے تحقیق کہ جنا میں اسکو عورت اور خدا دانا تر ہی جو جنی اور

لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ

نہیں فرزند مانند دختر کے اور تحقیق کہ میں نے نام رکھا اسکا مریم اور بدرستیکہ میں پناہ لاتی ہوں اسکو ساتھ تیرے

وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَ

اور اولاد اسکی کو شیطان راندہ سے پس قبول کیا اسکو رب اسکی نے ساتھ قبول اچھے کے

أَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

اور بڑھایا مریم کو پرورش نیک اور کفیل پرورش کا ہوا زکریا جبکہ داخل ہوتے اوپر اسکے زکریا

الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ

بیچ حجرہ کے مریم کے پاس روزی پاتے کہا اے مریم کہاں سے ہی تیرے یہ کہا مریم نے وہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ

نزدیک خدا کے ہی بدرستیکہ خدا روزی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی بے شمار اوس مکان میں

دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ

دعا کیا زکریا نے پروردگار اپنے کو کہا اے پروردگار میرے بخش واسطے میرے نزدیک اپنے سے فرزند پاکیزہ بدرستیکہ تو

سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ

شنوا ہی دعا کا پس آواز دیا اوسکو ملائکہ نے درحالیکہ کھڑا تھا نماز پڑھتا بیچ محراب کی

أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا

بدرستیکہ خدا بشارت دیتا ہی تجکو ساتھ یحیی کی درحالیکہ تصدیق کرنیوالا ہی کلمہ کا خدا سے اور سردار اور

وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ

اور نبی ہی نیکوں سے کہا کہ اے پروردگار میرے کیسے ہوگا واسطے میرے فرزند حالانکہ پہنچا مجھکو

الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝ قَالَ رَبِّ

بڑھاپا اور زن میری بانجھ ہی کہا خدا کرتا ہی جو چاہتا ہی کہا زکریا نے پروردگار

اجْعَلْ لِي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا

کر واسطے میرے ایک علامت کہا علامت تیری یہ ہی کہ نہ کلام کریگا تو لوگوں سے تین دن مگر اشارہ

وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ

اور یاد کرتو پروردگار اپنی کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو

قولہ آلِ عِمْرَانَ آل عمران سی مراد موسی اور ہارون ہین کہ یہہ دونو اولاد عمران بن
یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد آل عمران سی عیسی
ہین اور مادر اونکی مریم ہین کہ دختر عمران بن ماثان ہین اور درمیان ان دونو کی
فاصلہ ایکہزار پانچسو برس کا تہا اور تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین وارد ہی کہ مراد آل
عمران سی علی بن ابیطالب اولاد اونکی ہین اور عمران اسم شریف ابوطالب ہی
اور احادیث متواترہ ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم سی اس باب مین وارد ہوی ہین اور ابن عباس
اور ابوذر اور انس نی بہی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ فرمایا آل ابرہیم مین ہون
اور آل عمران علی صلوات اللہ علیہ السلام یہ حاصل یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ سب انبیا
اور اولاد اونکی کو برگزیدہ کیا مینی اور فضیلات دی مینی اوپر عالمیانکی اور یہہ ایہ دلالت
رکہتی ہی اسبات پر یہہ گروہ افضل ہین فرشتگان سی قولہ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ یعنی یاد کر
ای محمد کہ ہرگاہ کہا زن عمران ابن ماثان نی کہ نام اوسکا حنہ دختر فاقود تہا وحی طلب کہ
ہوئین بمریم کہا اوسنی ای خداوند کار میری بتحقیق کہ مینی نذر کی ہی واسطی تیری وہ
چیز کہ جو بیچ شکم میری کی ہی درحالیکہ آزاد کیا گیا ہو قید تعلق دنیاسی اور اوسکو مشغول
با مردینا کر دنگی مین تا مخصوص تیری عبادت مین مشغول رہی اور خدمت مسجد بیت المقدس مین
مشغول رہی اور اوس زمانہ مین خدمت مسجد کو اعظم عبادات سی جانتی تہی اور فرزند کو
اپنی بحبت اس کام کی نذر کرتی تہی کہ تا اوسکو پاک و پاکیزہ رکہین اور چراغ روشن کرین

او

اور بعد حیض خدمت کی اوس مسجد سی باہر نہ جائین اور اسی حال پر ہین جبتک کہ بالغ
ہون اور بعد بلوغ اختیار تہا اوسکو رہنی کا اور نہ رہنی مین اور اوس وقتمین نذر اولاد
ذکور مین ہوتی تہی اور کوئی لیتا اور علما اکی سی نہ تہا کہ یہہ کہ ایک یا دو فرزند کو محرر
کرتا تہا واسطی خدمت بیت المقدس کی اور ہرگاہ کہ حنہ نی اسطرح سی نذر کی شوہر اوسکی
عمران نی کہا کہ کیا کیا تہا کہ کیا مینی شاید کہ شکم تمہاری مین دختر ہو کہ وہ واسطی خدمت مسجد
کی نہین سزاوار ہی اوسوقت زبان حنہ پر جاری ہوا یہہ کلمہ فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ
قولہ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ یعنی بدرستیکہ نام رکہا مینی اوسکا مریم اور معنی مریم کی کنیز خدا مین تفسیر
ثعلبی مین مذکور ہی کہ رسول خدا نی فرمایا کہ بہترین زنان چار عورتین مین ایک مریم
دختر عمران اور دوسری آسیہ زن فرعون اور تیسری خدیجہ بنت خویلد اور چوتہی
فاطمہ بنت محمد سیابت یزید نی نقل کی ہی کہ ہرگاہ خدیجہ حاملہ بفاطمہ ہوئین کہا اونہون نی
کہ بار خدایا تو دانا ہی کہ مین زن عمران سی بہتر ہون اور محمد عمران سی بہتر ہین مین اس
فرزند کو محرر کرتی ہون حق تعالی نی وحی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کو کہ خدیجہ سی کہو کہ
اوسکو پیغمبر چہوڑ کہ وہ صفیہ اور برگزیدہ میری ہی اور مادر اماموں کی ہی اور آزاد کردہ
دوزخ سی ہی خدیجہ نی کہا اگرچہ یہہ دختر ہی دل میرا خوشحال ہی اس واسطی کہ وہ مادر اصفیا
اور مادر اماموں کی ہی قولہ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا یعنی ضامن پرورش مریم کی زکریا
ہوئی اور اپنی گہر لیجا کر ایک دایہ اونکی واسطی مقرر کی ہرگاہ کہ حد طفولیت سی متجاوز ہوئین
بیت المقدس مین لائی ایک غرفہ اونکی واسطی ترتیب دیا اور جسوقت زکریا نزد حال
اونکی سی فارغ ہوتی تہی در اوس غرفہ کا قفل سی محکم کرتی تہی اور کنجی اوسکی اپنی ساتہ

رکہتی تہی تا بحدیکہ مریم بزرگ ہوئین اونکا انوار ولایت اونسی ظاہر ہوئی اسطرحسی جبکہ زکریا
داخل غرفہ ہوتی تہی پاتی تہی نزدیک اونکی روزی کو اور وہ روزی یہہ تہی کہ میوی
موسم گرما موسم سرما مین حاصل ہوتی تہی اور برعکس اسکی میوی جاڑیکی گرمین مین موجود
ہوتی تہی کہا زکریا نی کہ ای مریم یہہ کہانسی ہی کہا مریم نی کہ یہہ روزی نزدیک خدا
ہی پس اگر کوئی کہی کہ وقت طفولیت مین رزق کیونکر کہاتی تہین اور دودہ نہ پیتی
تہین جواب اوسکا یہہ ہی کہ ممکن ہی کہ قبیل از کرامات یا خرق عادت ہو اور پوشیدہ
نہ ہی کہ یہہ اعتراض بنابر اوس روایت کی ہی کہ زکریا نی دایہ اونکی واسطی مقرر کی تہی
قولہ تعالی فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا پس قبول کیا مریم کو پروردگار نی ساتہہ قبول نیک کی اور
اسطرحسی نشو و نما اونکی ہوئی کہ ہر گاہ یہہ سالکی ہو پہونچین عبادت مین سب جانداروں پر
غالب ہوئین جو اوس زمانی مین تہی مروی ہی کہ ہر گاہ مریم متولد ہوئین مادر اونکی
ایک کپڑی مین لپیٹ کر بیت المقدس مین لائین خادمونسی کہا کہ لو اسکو یہہ محرر ہی اوس وقت ہو
لوگون نی اختلاف کیا اسوجہ سی کہ عمران اوسوقت مین امام مسجد تہی لوگ اونکی تعظیم مین
کوشش بہت کرتی تہی اسی جہت سی ہر شخص خواہش تربیت مریم کی تہی جملہ خادمین سے
زکریا نی کہا کہ مین اولی ہون ساتہہ تربیت مریم کی اسوجہ سی کہ خالہ اونکی میری گہر مین
ہین لوگ راضی نہوئی بعد اسکی بنابر قرعہ راضی ہوئی اسطرحسی کہ قلمون اپنی کو کہ جس سے
کتابت توریت کرتی تہی کنارہ شہر اردن پر جو نہر ہی آب مین ڈالین جس شخص کا قلم سر
آب ہو وہ مریم کی پرورش کری چنانچہ قلم زکریا بر سر آب ہوا کفالت مریم مین مشغول
ہوئی قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ الخ اس آیہ مین دو وجہین مین ایک یہہ ہی کہ حکایت

قول مریم ہی اور دوسرا یہہ کہ کلام خدا ہی بطریق مخالف اور موالف سی صحبت تمام
کہ ایکروز حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی زمانہ قحط اور تنگ سالی مین جناب فاطمہ کے گہر
مین قدم رنجہ کیا اور فرمایا کہ کچہہ طعام ہی کہ پدر تیرا تین روز سی گرسنہ ہی اور جناب فاطمہ
اور حسنین اور امیر المومنین علیہم السلام نے کئی روز سی کچہہ نوش نہ فرمایا تہا جناب فاطمہ حجرہ مین
تشریف لی گئین اور سجادہ پر دو رکعت نماز پڑہی اور مناجات کی کہ الہی غیب سی طعام
ہمکو بہیج اور دل پر ہمکو اندوہ گرسنگی پدر اور شوہر اور فرزندان سی نجات دی بعد اس
دعا کی ایکطرف خالی تہا دیکہا کہ دو طبق سی باہر آتا ہی ہر گاہ قریب اوسکی گئین دیکہا
کہ طعام سی مملو ہی اوسکو اوٹہا کر حضور پدر بزرگوار مین لائین اور امیر المومنین اور فرزندون کو
حاضر کیا اور سر پوش اوس ظرف کا اوٹہایا نان ہائی لطیف اور گوشت ہائی نرم
اوسمین دیکہا اور خوشبو اوس سی مشک کی سی آتی تہی سید عالم نی کہا اَنّٰی لَکِ هٰذَا
یعنی کہانسی واسطی تیری یہہ پہنچا فاطمہ علیہا السلام نی بالہام الہی فرمایا کہ هُوَ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ کہ نزدیک خدا سی ہی بتحقیق کہ خدا روزی دیتا ہی جس شخص کو کہ چاہتا ہی بیشمار
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ الحمد للہ حق تعالی نی تجہکو مثل مریم بنت عمران کی
کیا جسطرحسی کہ حق تعالی نی اوسکو روزی دی تہی اور زکریا نی اونسی پوچہا کہ یہہ رزق
کہانسی ہی یہی کلام اونہون نی بہی جواب مین کہا تہا کہ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ پس سب
بزرگوارون نی اوس سی کہایا اور سیر ہوئی اور باوجود اسکی وہ کہانا کم نہوا بعد کہ
اوس ہمسایون کو بہی بہیجا قولہ تعالی حَصُورًا یعنی درحالیکہ باز رکہنی والا ہو نفس اپنی کو تمام
لہو لعب سی مروی ہی کہ سن سہ سالگی مین یحیی ساتہہ ایک جماعت کو دکان کی گذر

کہ بازی مین مشغول تہی اونہو ترغیب کی تم بہی بازی مین مشغول ہو یحیی علیہ السلام

نی کہا کہ ہمکو واسطی بازی کی خلق نہین کیا ہی امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ سی

پوچہا لوگون نی کہ کوئی فضیلت فضایل امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی بیان کیجے

فرمایا کہ طویل یا مختصر لوگون نی عرض کی کہ مختصر فرمایا کہ ہم مین کہ کبہی قصد گناہ

کا نہین کیا ہی جسطرح سی کہ یحیی پیغمبر نی کبہی قصد معصیت کا نہین کیا اور ابن عباس

سی مروی ہی کہ حصور وہ شخص ہی کہ کبہی عورت سی مقاربت کی ہوا ور یحیی

بحت مشغول ہوئی عبادت اور طاعت کی اور متوجہ ہوئی امور آخرت مین وجہ کی

تکملہ در رکوع قصہ آل ابراہیم موصوف من بنات اوکی من ... بالمسیح ... اوس ... وقال لا ... ۲۶ ۹۱۲۳ ۲۹

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ

اور وقتی کہ کہا ملایکہ نی ای مریم بہ تحقیقکہ خدا نی قبول کیا تجکو اور پاک کیا تجکو اور قبول کیا تجکو

عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۝ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي

اوپر عورات تمام عالم کی ای مریم اطاعت کر تو واسطی پروردگار اپنی کی اور سجدہ کر تو اور رکوع کر تو

مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝ ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ

ساتہہ رکوع کرنی والونکی یہہ قصہ مریم وغیرہ کا اخبار پوشیدہ سی ہی جی کرتی ہین ہم اوسکو طرف تیری اور تو نہ تہا

لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ

نزدیک علمای بیت المقدس کی وقتیکہ ڈالتی تہی وہ قلمونکو کون اون مین ضامن ہو کفالت مریم کا اور نہ تہا نزدیک اونکی وقتیکہ

يَخْتَصِمُونَ ۝ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ

منازعہ کرتی تہی یاد کر اسی محمد وقتیکہ کہا فرشتون نی ای مریم بہ تحقیقکہ خدا بشارت دیتا ہی تجکو ساتہہ کلمہ

مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ

اپنی جانب سی کہ نام اوسکا مسیح عیسی بن مریم ہی در حالیکہ باجاہ و شرف ہی بیچ دنیا اور آخرت کی اور جملہ

الْمُقَرَّبِينَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

مقربان سی ہی اور کلام کرتا ہی لوگونکی ساتہہ بیچ جہولی کی اور بڑی سن کا اور در حالیکہ وہ صالحون سی

قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ

کہا مریم نی ای پروردگار میری کہانسی کا واسطی میری فرزند ہوگا کہ نہین مجکو مس کیا آدمی نی کہا جبرئیل نی اسیطرح سی کہ

اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

خدا خلق کرتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی وقتیکہ حکم کرتا ہی کسی امر کو بس نہین ہی مگر کہتا واسطی اوسکی کہ ہو تو پس ہو جاتا ہی

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ ۝ وَرَسُولًا

اور تعلیم کرتا ہی اوسکو خدا کتابہای پیشین کو اور حکمت کو اور تعلیم کرتا ہی توریت اور انجیل کو در حالیکہ وہ رسول ہی

إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ

طرف فرزندان یعقوب کی اور کہتا ہی تحقیق کہ آیا مین تم پاس ساتہہ نشانی کی رب تمہاری سی بدرستیکہ پیدا کرتا ہون واسطی تمہاری

الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ

مٹی سی مانند شکل پرندہ کی پس پہونکتا ہون بیچ اوسکی پس ہو جاتا مرغ زندہ ساتہہ حکم خدا کی اور اچہا کرتا

الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ

کور مادرزاد کو اور جسکو دہبای سفید ہون زندہ کرتا ہون مردونکو ساتہہ حکم خدا کی اور خبر دیتا ہون تمکو اوس چیز کی کہ کہاتی ہو تم

وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

اور جو ذخیرہ کرتی ہو تم بیچ گہرون اپنی کی بدرستیکہ بیچ اوسکی البتہ علامت ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم مومن

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي

اور سچا بتانیوالا ہون اوس چیز کو جو آگی میری ہی یعنی توریت سی اور تاکہ حلال کرون تمہاری لیے بعضی اوس چیز کو که

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ

که حرام کی گئی تہی اوپر تمہاری اور لایا ہون مین تمہاری پاس ایک نشانی پروردگار تمہاری کی طرف سی پس ڈرو خدا کو اور اطاعت کرو میری

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○

بدرستیکہ خدا پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہی پس عبادت کرو اوسکی یہہ راہ راست ہی

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ

پس جس گاہ که دریافت کیا عیسی نے اون یہودیون سی کفر کو کہا کون ہی مددگار میرا درحالیکہ التجا کرتی ہون طرف خدا کی کہا

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

اصحاب عیسی نی ہم ہین مددگاران دین خدا کی ایمان لائی ہین ہم ساتھ خدا کی اور گواہ ہو تو ای عیسی ساتھ اوسکی که ہم ہین فرمانبردار

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ

ای پروردگار ہمارے ایمان لائی ہین ہم ساتھ اوس چیز کی که نازل کیا تو نی اور پیروی کی ہم نی رسول کی پس لکھ ہمکو ساتھ اون لوگون کی که گواہ ہین

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ○

مکر کیا یہودیون نی اور جزا مکر کی دی خدا نی اور خدا بہتر جزا دینی والا مکارون کا ہی

فَضَّلَهَا عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی که مریم کو فضیلت ہی نساء عالمین پر
اور حال آنکہ نساء مین فاطمہ زہرا داخل ہین اور خلاف اوس روایت سی ہی که جو ابن عباس
سی منقول ہی که پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا که فاطمہ دختر میری سیدہ زنان
عالم ہی خلق اولین اور آخرین سی اور وہ پارہ جگر میری ہی اور نور چشم میری ہی اور روح

میری

میری کہا ہی اور میوہ دل میری ہی ہر گاہ که محراب مین وہ اپنی عبادت کی کہڑی ہوتی ہی نور
اوسکا فرشتون کو روشنی دیتا ہی جس طرح سی که ستارگان اہل زمین کو روشنی دیتی ہین
حق تعالی فرشتون کو خطاب کرتا ہی که دیکہو سیدہ زنان میری کو کس طرح سی عبادت مین با
خضوع اور خشوع متوجہ ہی تمکو گواہ لیتا ہون مین که اوسکو اور شیعیان اوسکی کو
آتش دوزخ سی نجات دی مینی اور جس طرح سی که حق مریم مین کہا واصطفاک وطہرک
حق تعالی اسیطرح اہلبیت رسول کی حق مین فرماتا ہی ویطہرکم تطہیرا اور جس طرح
که حق مریم مین کہا ہی بتول اور اسیطرح سی حق فاطمہ مین بہی بتول وارد ہی چنانچہ منقول
ہی که جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی ایک روز لوگون نی پوچہا که مریم کی حق مین ایسا ہی
که فرمایا ہی آپ نی که جس طرح سی مریم بتول ہی فاطمہ بہی بتول ہی اور بتول کی کیا معنی ہین
فرمایا که معنی یہہ ہین که مریم کو حیض نہوتا تہا فاطمہ کو بہی نہین ہوتا ہی اور معنی بتول کی
لغت مین قطع کی ہین پس ضرور ہی که یہہ آیہ مقید ہو اور قید اس آیہ مین دو وجہ سی
ہی ایک یہہ ہی که نساء عالمین که جو اوس زمانہ مین تہین اونپر مریم کو فضیلت تہی اور
یا یہہ کہتی که فضیلت تہی مریم کو تمام نساء عالمین پر اس حیثیت سی که بدون شوہر کی
حضرت عیسی متولد ہوئی اور وجہ اول اقرب بصواب ہی قولہ تعالی وارکعی اس آیہ
تاکید نماز جماعت معلوم ہوتی ہی که پہلی واسجدی ہی اور بعد اسکی وارکعی مع الراکعین
سی معلوم ہوتا ہی اور وجہ تقدیم سجود کی اوپر رکوع کی یہہ ہی که شریعت اونکی سجود
مقدم رکوع پر تہا اور بعضون نی یہہ کہا ہی که واو حرف عطف کا تقدیم اور تاخیر کو نہین چاہتا
منظور سجدہ و اور رکوع کا بیان ہی که ذکر کرنی مین سجدہ کا ذکر پہلی ہو قولہ تعالی بکلمۃ اسمہ

ایہ مین دو وجہ منقول مین ایک یہہ ہی کہ نام مسیح کا ساتہہ کلمہ کی رکہا ہی اور وجہ
تسمیہ کی یہہ ہی کہ پیدا ہوئے ساتہہ کلمہ کن کی بدون والد کی اور دوسری وجہ
تسمیہ کی یہہ ہی کہ حق تعالی نی بشارت دی ہی اوسکی کتب سابقہ مین پس مطابق
اوسکی ہونا گویا ہونا اوسکی کلمہ کا ہی اور مسیح لقب ہی القاب ہائی شریف سی اور معنی اوسکی
مبارک کی ہین مثل حق تعالی کی وَجَعَلَنِی مُبَارَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ اور بعضون نے
کہا ہی کہ مسیح اسواسطی اونکو کہتی ہین کہ جس بیمار کو مسیح کرتی تہی شفا پاتا تہا یا واسطی اسکی کہ
وہ مساحت زمین کی کرتی تہی ساتہہ سیاحی کی قولہ وَکَہْلًا یعنی کلام کرنا اونکا
لوگونسی حالت طفولیت مین اور پیری مین مساوی تہا قولہ وَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ یعنی
درحالیکہ جملہ انبیائی شائستہ سی ہی اور سخن کرنا عیسی کا زمان طفولیت مین معجزہ
اونکا تہا کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ وہ پیغمبر خدا کے ہین اور مادر اونکی کو صاحب عفت جانین
اور فعل شنیع کا احتمال نہ لیجاوین مجاہد نی کہا ہی کہ ہرگاہ مریم تنہا ہوتی تہین عیسی
شکم اونکی مین سی کلام کرتی تہی اور ہرگاہ مشغول کسی امر کی ہوتی تہین شکم مادر مین
تسبیح پڑہتی تہی عبداللہ عباس نی روایت کی ہی کہ وقتی کہ خدیجہ بفاطمہ حاملہ ہوئین
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نزدیک اونکی آئی دریافت کیا کہ خدیجہ باتین کر رہی ہین
پوچہا کہ ای خدیجہ کس سی باتین کرتی ہو کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ساتہہ
اس بچہ کی کہ شکم میری مین ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ بشارت ہو تجھے
کہ جبرئیل نی مجہی خوشخبری دی ہی کہ یہہ فرزند دختر ہی کہ نسل اسکی سی ائمہ دین پیدا
ہونگی کہ بندگان خالص ساتہہ اونکی اقتدا کرین کی قولہ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی مروی ہی

کہ عیسی نی چار شخص کو زندہ کیا تہا ایک عازر کہ اونکی دوست تہا اور دوسرا
ایک پسر پیرزن تہا کہ فوت ہوگیا اور مان اوسکی بہت بیتابی کرتی تہی اور قوم اوسکے
بہت جزع اور فزع کرتی تہی حق تعالی نی اوسکو بدعائی عیسی زندہ کیا اور تیسری
ایک عورت تہی کہ وہ فوت ہوئی تہی اور رحم قوم اوسکی بہت سی بیتابی کرتی تہی
بدعائی عیسی زندہ ہوئی اور چوتہا سام بیٹا نوح کا کہ قریب چار ہزار برس فوت ہوئے کو
سی گذری تہی قوم اوسکی نی کہا اگر تم اوسکو زندہ کرو تو ہم ایمان تمہارا لاوین
عیسی پس قبر اوسکی آئی اور فرمایا کہ قم باذن اللہ یعنی اوٹہہ تو بحکم خدا فی الحال قبر شگافتہ
ہوئی اور سام باہر آیا کہ بال سر کی سفید ہو گئی تہی اور کہا کہ آیا قیامت برپا ہوئی
ہی عیسی نی کہا نہین لیکن مینی خدا سی درخواست کی تہی کہ زندہ کیا تجہکو پس اوس نے
کہا کہ تو جوان مرگیا تہا بال تیری کس جہت سی سفید ہو گئی کہا کہ آواز تمہاری
سنی مینی معلوم ہوا مجہکو کہ قیامت برپا ہوئی ہی ہول قیامت سی ہوئی سر میری
سفید ہو گئی پس عیسی نی کہا اوسکو کہ مُتْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی جا تو ساتہہ حکم خدا کے
فی الحال مرگیا قولہ بِمَا تَاْکُلُوْنَ منقول ہی کہ چالیس شخص نی باکدیگر اتفاق کیا
کہ ہر ایک طعام ہائی مخالف طیار کرتی تہی اور مقدار معین اوس کے کہاتی تہی اور قدری
اوسمین سی جاہائی متفرقہ مین رکہتی تہی اور بعد اونکی نزدیک عیسی کی آتی تہی اور
کہتی تہی کہ ہمکو آگاہ کرو کہ کیا کہایا ہی ہمنی اور کیا ذخیرہ کیا ہمنی اور کہان رکہا ہے
ہمنی جبرئیل آئی اور اونکو خبر دی عیسی نی ہر ایک کو آگاہ کیا قولہ لِاُحِلَّ یعنی تا کہ
حلال کرون مین واسطی تمہاری بعض اوس چیز کا کہ شریعت موسی مین حرام کیا گیا

تھا اوپر تمہارے شکل چربی ردوہ کو سفید اور کاوی اور شکل گوشت ماہی کی اور
تعظیم کرنا شنبہ کا قوله قَالَ الْحَوَارِيُّونَ کہا حواریوں نے یعنی ایک جماعت
صیادوں نے کہ ساتھ اونکی ایمان لائے تھے کہ ہم یاری کرنے والی دین اوسکی کے
ہین اور لغت مین معنی حور کی سفید ہین اور ہر گاہ جامہائی سفید پہنتے تھے اس جہت
سے اونکو حواریون کہتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اہل قبیل کاذروں کی تھے کہ کپڑوں کو
سفید اور پاک کرتی تھے اور یا یہہ مراد ہے کہ ہر گاہ ساتھ عیسی کے یکرنگ اور مخلص تھے
اس جہت سے بحواریون مشہور ہوئے قوله وَمَكَرُوا یعنی مکر کیا یہودیوں نے
اس طور پر کہ مخفی ایک جماعت کو واسطے قتل عیسی کی مقرر کیا اور صحیح یہہ ہے کہ ساتھ نوع
حیلہ ایک شب عیسی کو گرفتار کیا اور ایک گھر مین محبوس کیا اور قبل اس مکر کی
عیسی نے حواریون کو جمع کیا تھا اور جو کچھ کہ وصیت کرنی تھی کی اور حواریوں سے
کہا کہ تم اطراف عالم مین متفرق ہو جاؤ اور ہر گاہ کہ اوس گھر مین محبوس ہوئے تھے
یہودیوں نے ارادہ کیا کہ صبح کو اوپر دار کے کھینچین کے پس تمام شب چوکی دی
اور علی الصباح جمع ہوئے اور سردار اپنے کو کہ یہودا نام کہا تھا اندرون خانہ
بھیجا کہ عیسی کو باہر لائے حق تعالی اوس شب کو عیسی کو آسمان پر لے گیا مجرد اسکی کہ
یہودا اوس گھر مین داخل ہوا اور عیسی کو نہ دیکھا حق تعالی نے صورت اوسکی شکل
صورت عیسی کر دالی ہر گاہ کہ باہر آیا اور ارادہ کیا کہ کہے کہ عیسی اس گھر مین نہین
ہے لوگون نے اوسکو گرفتار کیا ہر چند فریاد کرتا تھا کہ مین یہودا ہون لیکن نہ سنا اور دار پر
کھینچا اور تیرباران کیا اور اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ اوس شب مین کہ عیسی آسمان کو گئے

بست یکم ماہ رمضان تھی کہ امیر شہادت تھی اور جناب امیر المؤمنین نے وقت
رحلت کے فرمایا ہے کہ واللہ اوس شب مین پیغمبر مصطفی کی قبض روح ہوئی اور یوشع بن نون کی اور عیسی آسمان کو گئے
إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ
دیکھو کہا خدا نے اے عیسی جو تیرے کو مین تمام کرنے والا ہون عمر تیری کو اور اٹھا لینے والا ہون طرف اپنی اور پاک کرنے والا ہون تجھکو اون لوگون سے
كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
کہ ہوے کافر اور کرنے والا ہون ان لوگون کو کہ پیروی کی انہون نے تیری بلند تر اون لوگون سے کہ ہوے کافر تا روز قیامت
ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ
پس طرف میری ہے بازگشت تمہاری پس حکم کرونگا مین درمیان تمہارے بیچ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے پس لیکن وہ لوگ
كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ
کہ کافر ہوے پس عذاب کرونگا مین اونکو عذاب سخت بیچ دنیا اور آخرت کی اور نہین ہے واسطے اونکی
نَاصِرِينَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ
مددگارون سے اور لیکن وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہین اور کیا کارہای نیک کو پس تمام دیگا اونکو مزدوری اونکی
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَ
اور خدا نہین دوست رکھتا ہے ستمگارون کو یہہ کلام جو ذکر ہوا تلاوت کی ہم نے اوسکو اوپر تیرے جملہ علامات نبوت سے
الذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ
اور یاد کرنا حکم حلال و حرام کا ہے بدرستیکہ مثل عیسی کی نزدیک خدا کی مانند مثل آدم کی ہے کہ پیدا کیا اوسکو
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ
خاک سے پس کہا خدا نے واسطے اوسکی ہو پس ہو گیا حق رب تیرے سے ہے پس نہو تو

الممترین ○ فمن حاجک فیه من بعد ما جاءک من العلم
شک کرنی والون سی پس جو شخص کہ مجادلہ کری تجھسی بیچ عیسی کی بعد اوس چیز کی آیا ہی تجھکو علم سے
فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا
پس تو کہہ آؤ طلب کرین ہم فرزندان اپنی کو اور فرزندان تمہاری کو اور زنان اپنی کو اور زنان تمہاری کو اور نفسون اپنی کو
وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنت الله علی الکاذبین ○ ان
اور نفسون تمہاری کو پس لعنت کرین ہم پس کر دالین ہم لعنت خدا کو اوپر دروغ گوؤن کی بدرستیکه
هذا لهو القصص الحق وما من اله الا الله وان الله لهو العزیز
یہہ ہر آینہ وہی قصہ حق ہی اور نہین ہی کوئی معبود سوی مگر خدا اور تحقیق کہ خدا ہر آینہ وہی غالب
الحکیم ○ فان تولوا فان الله علیم بالمفسدین ○ ع
محکم ہی پس اگر پھرین وہ مباہلہ سی پس بدرستیکه خدا دانا ہی ساتہہ مفسدون کے
قوله انی متوفیک یعنی ای عیسی بدرستیکه مین تمام کرنی والا ہون اجل تیری کو
اور تاخیر کرنی والا ہون مین اوسکو ساتہہ اس معنی کی کہ نگاہ رکہنی والا ہون تجھکو قتل
ہونی سی جب تک کہ اجل مکتوب تیری پہونچی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ حق تعالی
نی روح عیسی کو قبض کیا اور اوسکو زندہ کرکی آسمان پر لیگیا قوله ورافعک اور بلند
کرنی والا ہون مین تجھکو طرف اپنی یعنی طرف آسمان کی صحیح بخاری وغیرہ مین مذکور ہی کہ حضرت
رسالت صلی الله علیه وآله نی فرمایا کہ قریب ہی کہ پسر مریم آسمان سی نزول کری اور امام
تمہارا تم مین سی ہوگا نہ امت اور پیغمبر سی اور حافظ محمد بن یزید قزوینی نی بعد ذکر احادیث
الطویل کی نقل کیا ہی کہ جملہ اوسکی سی یہہ ہی کہ عیسی علیه السلام آسمان سی نازل ہونگی بیت المقدس

مین

مین اور امام انکا صاحب الزمان صلوات الله علیه ہوگا یہہ ہوگا کہ عیسی انکی پیچھی نماز
پیش نمازی کرین کی اور منتظر اوسکی ہین کی تا آنکہ حضرت صاحب الزمان ظاہر
ہوین کی بعد اسکی عیسی دونو ہاتہہ اپنی دوشہای امام پر رکہین کی اور رکہین کی
تمام انکو ہی ہوا اور امامت کہہ دیکر یہہ منصب تمہارا ہی کہ کمال الدین بن طلحہ نی کہ علما
اہل سنت اور جماعت سی ہی کتاب اپنی خطبہ اثنا عشریہ مین لکہتا ہی لیکن مولد اونکا
شہر سر من رای ہی تباریخ بست وسوم ماہ رمضان کی سن دو سو اٹھاون مین اور لیکن
نسب اونکا از طرف پدر و مادر یہہ طرح سی ہی کہ باپ اونکی ابو محمد حسن الخالص بیتی علی
متوکل اور وہ پسر محمد قانع کی اور وہ پسر علی الرضا کی اور وہ پسر موسی کاظم کی اور
وہ جعفر صادق کی اور وہ بیتی محمد باقر کی اور وہ بیتی علی زین العابدین کی اور وہ
حسین زکی کی اور وہ بیتی مرتضی امیر المومنین صلوات الله علیه کی ہین اور تحقیق مقدم
ہوا ذکر اسکا مفصلا اور لیکن اونکی ام ولد مین اور نام اونکا صقیل اور بعضون نی
کہا ہی کہ حکیمہ ہی اور بعضون نی اور نام ذکر کیا ہی اور لیکن نام اونکا پس محمد ہی
اور کنیت اونکی ابو القاسم ہی اور لقب اونکا حجة اور خلف الصالح ہی اور بعضون نی
کہا ہی کہ منتظر ہی اور لیکن وہ چیز کہ وارد ہوئی ہی نبی صلی الله علیه وآله سی بیچ حق مہدی کی
احادیث صحیحہ سی پس بعضی اونمین سی یہہ ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو امام ابو داؤد
امام ترمذی نی ساتہہ سند اپنی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی کہ پہنچایا ہی سند اپنی طرف ابو سعید
خدری کی کہا کہ سنا مینی رسول صلی الله علیه وآله سی کہ فرمایا کہ مہدی مجھسی ہوگا
کہ وہ روشن پیشانی اور باریک اور بلند بینی ہی بہریگا زمین کو از روی عدل کی

کہ بہر جاوی دنیا جور و ظلم سی اور بادشاہی کریگا سات برس اور اس جملہ سی
وہ روایت کہ روایت کیا ہی اوسکو ابو داؤد نی بسند خود صحیح اپنی مین کہ علی صلوات اللہ
علیہ نی کہا کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی اگر نہ باقی رہی زمانہ مین الا یکدن
ہر آئینہ مبعوث کریگا خدا ایک رجل کو اہلبیت میری سی کہ زمین کو پر از عدل و داد کریگا جسطرح
کہ پر از جور و ظلم ہو گی اور اوسی جملہ مین سی یہہ ہی کہ روایت کیا اوسکو ابو داؤد نی
صحیح اپنی مین ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہا اونہون نی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ فرماتی تہی کہ مہدی ذریت میری سی ہوگا اور اولاد فاطمہ سی اور اسی جملہ سی
وہ روایت ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو قاضی ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رضی اللہ عنہ نے
کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا شرح السنت ہی کہ روایت کیا ہی امام بخاری نی اور
امام مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی کہ پہونچاتی ہی سند اپنی طرف ابی ہریرہ کی کہا اوسنی
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی کسطرح سی ہو گی تم وقتی کہ نازل ہوگا ابن مریم درمیان
تمہاری اور امام تمہارا تم سی ہوگا اور اسی جملہ سی وہ روایت ہی کہ روایت کیا ہی
اوسکو ابو داؤد نی اور ترمذی نی بسند ہائی خود بیچ صحیحین کی کہ سند اوسکی پہنچاتے
ہی طرف عبد اللہ بن مسعود کی بدرستیکہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ
اگر نہ باقی رہی دنیا سی مگر ایکدن ہر آئینہ دراز کریگا خدا اوس دنکو تا اینکہ مبعوث کرے
خدا ایک مرد کو مجہسی یا اہلبیت میری سی کہ موافق ہوگا نام اوسکا نام میری سی اور پدر اوسکا
نام پدر میری سی اور زمین کو پر از عدل و داد کریگا جسطرح سی کہ پر از جور و ظلم ہو گی اور
اسی جملہ سی وہ روایت ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو امام ابو اسحاق بن محمد ثعلبی نی بیچ

تفسیر

تفسیر اپنی کی کہ سند اوسکی انس بن مالک سی پہنچاتی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
نی کہ ہم فرزندان عبد المطلب سرداران جنت ہین مین اور حمزہ اور جعفر اور علی اور حسن
اور حسین اور مہدی انتہی ترجمۃ کلامہ — **فائدہ** مقتضائی اینکہ الحق یعلو ولا یعلی
ہرچند اہل خلاف نی ارادہ پست کرنی کلمہ حق کا کیا لیکن ممکن نہو سکا ملاحظہ کیا جاہی کہ
یہہ اخبار متعددہ کتب اہل سنت و جماعت مین مذکور ہوں اور اسیطرح سی ہر آئینہ اثنا عشر
اخبار اور احادیث کتب اہل خلاف مین مذکور ہون کہ امامت رکہتی ہون چنانچہ کتاب
سابق مین امامت ہر آئینہ پر روایتین آئی ہین اور بعد ملاحظہ کرنی اوسکی کی حق ناظران
پر منکشف نہوان ہذا الشیء عجاب یعنی بدرستیکہ یہہ شی عجیب ہی اللہم ارزقنا لقاء
المہدی صاحب الزمان علیہ صلوات اللہ الملک المنان اور اخبار
امامیہ مین وارد ہی کہ جو شخص کہ اس دعا کو چالیس دن پڑہی حق تعالی اوسکو یاوران
صاحب الزمان سے کری کا روز خروج صاحب الزمان کی اور وہ دعا یہ ہی
اور صبحکو پڑہا کری بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم رب النور العظیم ورب
الکرسی الرفیع ورب البحر المسجور ومنزل التوریۃ والانجیل والزبور و
رب الظل والحرور ومنزل الفرقان العظیم ورب الملائکۃ المقربین
والانبیاء والمرسلین اللہم انی اسئلک بوجہک الکریم وبنور وجہک
القدیم المنیر وملکک العظیم یا حی یا قیوم اسئلک باسمک الذی
اشرقت بہ السموات والارضون وباسمک العظیم یا حی قبل کل
حی ویا حی بعد کل حی یا حی لا الہ الا انت

اللهم بلغ مولانا الامام الهادي المهدي الحجة القائم بامر الله صلوات الله
عليه وعلى آبائه الطاهرين عن جميع المؤمنين والمؤمنات في مشارق الارض
ومغاربها سهلها وجبلها وبرها وبحرها وعني وعن والدي وولدي و
اخواني واخواتي من الصلوات والتحيات زنة عرش الله وعدد كلماته
وما احصاه كتابه واحاط به علمه اللهم اني اجدد له في صبيحة هذا اليوم
وما عشت فيه من ايام حيوتي عهدا وعقدا وبيعة له في عنقي لا احول
عنها ولا ازول ابدا اللهم اجعلني من انصاره واعوانه والذابين عنه والمسارعين
له في حوائجه والممتثلين لاوامره ونواهيه والسابقين الى ارادته و
المحامين عنه والمجاهدين معه والمستشهدين بين يديه اللهم فان
حال بيني وبينه الموت الذي جعلته على عبادك حتما مقضيا فاخرجني
من قبري مؤتزرا كفني شاهرا سيفي مجردا قناتي ملبيا دعوة الداعي
في الحاضر والبادي اللهم ارني الطلعة الرشيدة والغرة الحميدة
واكحل عيني بنظرة مني اليه وعجل فرجه وسهل مخرجه واوسع
منهجه واسلك بي محجته وانفذ امره واشدد ازره وقو ظهره و
طول عمره واعمر اللهم به بلادك واحي به عبادك فانك قلت
وقولك الحق ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس فاظهر
اللهم لنا وليك وابن وليك وابن بنت نبيك المسمى باسم رسولك
صلواتك عليه وآله في الدنيا والآخرة حتى لا يظفر بشيء من الباطل

الا

الا مزقه ويحق الله الحق بكلماته ويحققه اللهم اجعله مفزعا للمظلوم
من عبادك وناصرا لمن لا يجد له ناصرا غيرك ومجددا لما عطل من
احكام كتابك ومشيدا لما ورد من اعلام سنن نبيك محمد صلواتك عليه
وآله واجعله اللهم ممن حصنته من بأس المعتدين اللهم وسر نبيك
محمدا صلواتك عليه وآله برؤيته ومن تبعه على دعوته وارحم استكانتنا
من بعده اللهم اكشف هذه الغمة عن هذه الامة بحضوره وعجل اللهم لنا
ظهوره انهم يرونه بعيدا ونراه قريبا برحمتك يا ارحم الراحمين
هر دو کف دست برهم زند سه نوبت و هر نوبت بگوید العجل پس بگوید یا مولای یا صاحب الزمان
صلوات الله عليك يا منتظر اليك حتى يمكنني الله من دولتك وسعادتك
ويمنك يا مولاي العجل العجل العجل الساعة الساعة الساعة يا صاحب الزمان
يا صاحب الزمان يا صاحب الزمان الامان الامان الامان الغوث الغوث الغوث
ادركني ادركني ادركني بحقك وبحق آبائك الطاهرين اللهم بحق محمد وآله
الطاهرين صل على محمد وآله وارزقني طلعته البهية البهيجة برحمتك يا ارحم
الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين المعصومين
ائمة الدنيا والدين قوله ما جاءك من العلم تفسیر کشاف میں زمخشری نے کہ متعصب
علمائے اہل سنت و جماعت سے ہیں تفسیر سورہ آل عمران میں ذیل تفسیر آیہ مباہلہ میں تحریر کیا
کہ ترجمہ اوس عبارت کا یہہ ہی روایت کیا ہے تحقیق ہر گاہ کہ بلایا نصاری کو طرف مباہلہ
کی یعنی بد دعا کرنے کی کہا اونہوں نے کہ ہمکو مہلت دیجیے تا فکر کریں ہم اور کل حاضر

ہوگی ہم دونو باہم بیکر خلوت کی اونہون نی کہا عاقب سی کہ وہ صاحب رائی اونکا تہا
کہ اسی عبدالمسیح کیا مصلحت ہی کہا اوسنی قسم بخدا کہ تم جانتی ہو ای گروہ نصاریٰ کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ پیغمبر مرسل ہی اور در باب عیسیٰ حجت قاطعہ تم پر قائم کی قسم بخدا کہ
مباہلہ نکروکسی گروہ نی اپنی پیغمبر سی مباہلہ نہین کیا کہ بزرگ اونکی زندہ رہی ہون
اور طفل اونکی بڑی ہوئی ہون اور اگر مباہلہ کروگی سب کی سب ہلاک ہوگی اور اگر
الفت اپنی دین سی رکہتی ہو اور چاہتی ہو کہ دین اپنی سی دست بردار نہون پس اوس سے
مصالحہ کرو اور اپنی شہر وطنکو پہر چلو پس حاضر ہوئی روز دیگر نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور وہ حضرت کہ صبح تشریف لائی دست حسنین ہاتہہ مین تہا
اور حضرت فاطمہ پس پشت اونکی تہین اور حضرت امیر صلوات اللہ علیہ اونکی پیچہی اور
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی اونسی فرمایا کہ ہر گاہ مین دعا کرون تم آمین کہیو
پس اسقف نجران نی کہا کہ ای گروہ نصاریٰ دیکہتا ہون مین رو ہائی چند کو کہ اگر خدا سی
درخواست کرین زائل ہوئی پہاڑ کو ہر آئینہ پہاڑ دور ہو جائی اپنی جگہہ سی پس مباہلہ کرو
کہ ہلاک ہوگی تم اور روئی زمین پر کوئی نصرانی باقی نرہیگا قیامت تک پس نصاریٰ
نی کہا کہ ای ابوالقاسم رائی ہماری یہہ قرار پائی ہی کہ ہم ساتہہ تمہاری مباہلہ نکرینگی
اور تمکو تمہاری دین پر چہوڑینگی اور ہم اپنی دین پر رہین کی حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ
مباہلہ سی انکار کرتی ہو پس مسلمان ہو کہ جو نفع واسطی مسلمانونکی ہی تمہاری واسطی
بہی ہو اور جو کچہہ کہ مسلمانو پر لازم ہی تم پر بہی لازم ہو پس انکار کیا اسلام سی حضرت
نی فرمایا کہ مین تمہاری ساتہہ جنگ کرونگا کہا اونہون نی کہ ہمکو طاقت جنگ عرب

الغرض

کی نہین ہی لیکن صلح کرتی ہین ہم اس شرط پر کہ ہر سال دو ہزار حلی واسطی جزیہ کی دین
ہزار حلی ماہ صفر مین اور ہزار حلی ماہ رجب مین اور تیس زرہ عادی قدیم پس حضرت
نی اس شرط پر مصالحہ کیا اور فرمایا کہ بحق اوس خداوند کی کہ جان میری دست قدرت
اوسکی مین ہی ہلاکہ ہونا اہل نجران پر معلق ہوا تہا اور اگر مباہلہ کرتی سبکی سب مسخ
ہوتی بصورت بندر اور خوک کی اور دیہہ صحرا اونپر تمام آگ ہو جاتا ہر آئینہ خدا وند عالم
ہلاک کرتا نجران کو اور اہل اوسکی کو بحدیکہ پرندی درختونپر ہلاک ہو جاتی اور درمیان ایک
سال کی تمام نصاریٰ ہلاک ہو جاتی اور عائشہ سی روایت ہی بدرستیکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ خارج ہوئی درحالیکہ عبا صوف بالخز کی کہ علامت کی کہی تہی موئی
سیاہ سی اوڑہی تہی پس آئی حسن پس داخل کیا اونکو اوس مین پس آئی حسین پس داخل کیا اونکو
پس بعد حسین فاطمہ اور علی علیہ السلام کو داخل عبا کیا بعد اسکی فرمایا حضرت نی انما یرید
اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا نہین ارادہ
کرتا اللہ مگر یہہ کہ لیجاوی تمسی ناپاکی کو ای اہلبیت اور پاک کری تمکو پاکیزگی اپنی کی توضیح
حق یہہ آیت دلالت رکہتی ہی اوپر حقیت رسول خدا اور امامت علی مرتضی کی اور
فضیلت مجموع آل عبا علیہم السلام کی ساتہہ چند وجہہ کی اول یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کمال اعتماد اوپر حقیت ان لوگون کی رکہتی تہی اور اگر شبہہ حقیت اونکی کا یا
احتمال اوسکا ہوتا تو ہمراہ انکو لیتی جاتی اور دوم یہہ ہی کہ آنحضرت نی خبر دی کہ
اگر مجہسی مباہلہ کروگی عذاب حق تعالی تمپر نازل ہوگا اور بہ رغبت تمام وہ حضرت مباہلہ
کرنی پر مستعد تہی اگر یقین حقیت اپنی کا نرکہتی ہوتی تو اسقدر مبالغہ نکرتی اسواسطی کہ کوئی

عاقل کہ جس امر مین کہ شائبہ دروغ یا کذب کا ہو عمل مین نہین لاتا کہ مبادا کذب ظاہر ہو جائے
اور بعد اوسکے حضرت بالاتفاق داناترین عقلائے اولین اور آخرین سے تھے اور رسوخ عقیدے
مباہلہ سے باز رہنا نصاری کا دلیل ہے کہ اونکو یقین حقیت اون حضرت کا حاصل تھا باوجود
مباہلہ سے باز رہتے اور یہہ مقتضائے غیرت سے بعید ہے کہ انسان واسطے زوال عزت کے مال
دینا قبول کرتا ہے چنانچہ جنگ مین اکثر قوم عرب خوف فرار سے زنان اور اولاد اپنے کو
ہمراہ رکھتے تھے کہ بسبب حاضر اونکی کی جان دینا سہل ہے پس یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ نصاری
نے بعد گفتگوے بسیار کے مباہلہ پر تقرر پایا ہوا اور بعد اسکی تامل ایک شب مین ذلت جزیہ
کی اختیار کرین اور مباہلہ سے دست بردار ہون باوجودیکہ وہ جانتے تھے کہ وہ صورت
قبول جزیہ عزت مجتمع نہین رہے گی پس منشا اسکا سوائے یقین ہونے حقیت نبی کی امر دیگر
خیال مین نہین آتا ہے اور چہارم یہہ ہے کہ اکثر اخبار مین وارد ہے کہ نصاری بانکید مکرر
مباہلہ کرنے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حقیت اونکی تمپر ظاہر ہو چکی ہے اور بعقدین
معلوم ہوا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان کہ کتب سماویہ مین علامات اوسکی لکھی مین یہہ وہی ہے
اور بسبب اسکی مباہلہ سے انکار کرتے تھے اور پنجم یہہ ہے کہ اس قصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اور جناب فاطمہ اور حسنین صلوات اللہ علیہم بعد حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بزرگترین خلق خدا سے مین اور عزیزترین لوگون سے نزدیک
اون حضرت کی تھے چنانچہ علمایان اہل خلاف کہ نہایت تعصب اپنے دین مین رکھتے مین
مانند زمخشری اور بیضاوی اور فخر رازی اور غیر اونکی نے کہ ساتھہ اس بات کی اقرار
کیا ہے اور زمخشری کہ سب سے متعصب تر ہے بیچ تفسیر کشاف کی بعد عبارت سابق الذکر

الذکر کی لکھتا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ مباہلہ کرنا دشمن سے اسواسطے تھا کہ ظاہر ہووے کہ وہ
کاذب مین یا دشمن اونکا کاذب ہے اور یہہ مخصوص اون حضرت کی تھا اور خصم اونکی
کی پس ہمراہ لیجانا لڑکونکا اور عورتونکا مباہلہ مین کیا فائدہ رکھتا تھا جواب یہہ ہے
کہ ہمراہ لینا اون لوگون کا مباہلہ مین دلالت کرتا ہے کہ کمال اعتماد اپنی حقیت پر
رکھتے تھے اسواسطے کہ ہمراہ لینے ایسے لوگون پر جرئت کی کہ عزیزترین اپنے اور پارہ ہائے
جگر اپنے اور محبوب ترین لوگون کی نزدیک اپنے معرض تلف مین اور ہلاک کے لائے اور
اکتفا نہ اپنے اوپر کیا اور دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خصم کو کمال دروغگوئی پر جانتے تھے
کہ وہ خصم ساتھہ عزیز اور احباب اپنے کی ہلاک ہون اگر مباہلہ واقع ہوا اور واسطے مباہلہ کی
پسران اور زنان کو مخصوص کیا اس واسطے کہ یہہ لوگ عزیزترین اقربا مین اور بیشتر زیادہ
دوستی محبت انکی اثر کرتی ہے اور اکثر ہوتا ہے کہ آدمی اپنے تئین معرض ہلاکت مین
لاتا ہے واسطے حفاظت انکی کے اور اسی سبب سے لڑائیون مین زن و فرزند کو ساتھہ لیجاتے
مین کہ تا گریز نکرین اور اسی جہت سے حقتعالی نے آیہ مباہلہ مین انکو نفس پر مقدم رکھا ہے
کہ تا آگاہ کرے کہ یہہ لوگ جان پر مقدم مین اور بعد اسکی زمخشری نے کہا ہے کہ یہہ ایسی
دلیل ہے کہ اس سے قوی تر کوئی دلیل فضیلت اصحاب عبا پر نہین ہے انتہی کلامہ پس آگاہ
معلوم ہوا کہ حبیب ترین اور عزیزترین خلق کی تھے نزدیک آنحضرت کی یہہ لوگ پس
چاہئے کہ بہترین خلق بھی ہون بعد اون حضرت کی اسواسطے کہ ہر عاقل متدین پر ظاہر ہے کہ
محبت اون حضرت کی از قبیل محبت اور ونکی واسطے رابطہ بشریت کی نہ تھی بلکہ جو شخص کہ
نزدیک خدا کی محبوب تر ہوتا تھا وہ حضرت اوسکو زیادہ دوست رکھتے تھے اور کیونکر نہو

حال انکی آیات اور اخبار بسیار مین مذمت محبت اولاد کی اور اقربا کی اور پدران کی بہ
جہت دین کی وارد ہوئی ہی اور سیرت اون حضرت سی یہہ تہا کہ خویشان نزدیک کو اپنی
سی دور کرتی تہی بسبب اسکی کہ دوست خدا نہ تہی اور بعید کو از جہت خوبی ایمان کے
مانند مقداد اور سلمان اور امثال انکی کی دوست رکہتی تہی اور بشرف قرب اپنی مشرف
کیا تہا چنانچہ حضرت سید الساجدین صلوات اللہ علیہ وصف اون حضرت مین فرماتی ہین وَالیٰ
الابعدین وعادی فیک الاقربین یعنی دوستی کی راہ تیری مین بعید و
اور دشمنی کی بیچ راہ تیری قریبون سی اور ہرگاہ محبوب ترین خلق ہوئی نزدیک حق تعالی
کی تو بہترین امت کی ہونگی پس اس صورت مین مقدم کرنا اور ونکو اوپر اون لوگونکی ثابت
مین از روی عقل کی قبیح ہی اور ششم یہہ ہی کہ فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر مین لکہا ہی
کہ مسئلہ پانچوان یہہ ہی کہ ایک مرد تہا ری مین کہ کہا جاتا تہا اوسکو محمود بن الحسن الحمصی اور
تہا وہ متکلمین اثنا عشریہ سی اور تہا وہ کہ زعم کرتا تہا کہ علی صلوات اللہ علیہ افضل تمام انبیا سے
مین سوائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہا ہی اونسی وہ چیز کہ دلالت کرتی ہی اوپر افضل ہونی
کی قول حق تعالی کا انفسنا وانفسکم اور نہین ہی مراد ساتہہ قول انفسنا کی کہ نفس محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ہوا ہو سطی کہ انسان نفس اپنی کو نہین طلب کرتا ہی بلکہ مراد ساتہہ انفسنا
غیر نفس محمد ہی اور اتفاق کیا ہی لوگون نی اس بات پر کہ وہ غیر علی صلوات اللہ علیہ تہی
پس آیت دلالت کرتی ہی اس بات پر کہ نفس علی نفس محمد ہی اور نہین ممکن ہی یہہ کہ ارادہ
کیا جاوی اس آیہ سی کہ نفس علی بعینہ نفس محمد ہی پس مراد یہہ ہی کہ نفس علی مثل نفس محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور یہہ مقتضی ہی کہ تمام وجہون سی برابر ہون ساتہہ نفس پیغمبر کے

محل ساتہہ اس عموم کی ترک کیا گیا ہی بیچ حق نبوت کی دربارہ فضیلت کی واسطی قیام
ہونی دلیلونکی اوپر اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تہی نبی اور نہ تہی علی نبی اور واسطی منعقد
ہونی اجماع کی اوپر اس بات کی کہ محمد افضل مین علی سی پس باقی رہا عموم اس آیہ کا
سوا انکی دو چیز کی اور اجماع دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل مین سایر
انبیا سی پس حضرت امیر ہی افضل ہون سب انبیا سی پس یہہ وجہ استدلال کی ہی ساتہہ
اس آیہ کی بعد اسکی کہا ہی اوس مردنی کہ تائید کرتی ہی اس استدلال کو وہ حدیث کہ جو
مقبول ہی نزدیک موافق اور مخالف کی وہ قول اونحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی
جو شخص کہ ارادہ کری یہہ کہ دیکہی آدم کو بیچ علم اونکی کی اور نوح کو بیچ طاعت اونکی
کی اور ابراہیم کو بیچ خلیل ہونی اونکی کی اور موسی کو بیچ قرب اونکی کی اور عیسی کو بیچ
برگزیدہ ہونی اونکی کی پس چاہی کہ نظر کری وہ طرف علی صلوات اللہ علیہ کی اور حدیث
دلالت کرتی ہی اوپر اس بات کی کہ مجتمع تہی علی مین وہ اوصاف کہ جو متفرق ان انبیا مین تہی
اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر اس بات کی کہ علی افضل تہی سب انبیا سی سوائی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کی اور لیکن سایر شیعہ قدما اور متاخرین سی تحقیق استدلال کرتی ہین ساتہہ
اس آیہ کی اوپر افضلیت علی علیہ السلام کی سایر صحابہ سی اور یہہ استدلال اس طرح سی ہی کہ ہرگاہ آیت
مذکورہ دلالت رکہتی ہی کہ نفس علی مثل نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہی تمام امور مین مگر
اوس امر مین کہ بدلیل خارج ہو گیا ہو اور نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہی صحابہ سی نقضاً
پس نفس علی بہی واجب ہی کہ افضل سایر صحابہ سی ہو یہہ تقریر کلام شیعہ کی ہی اور جواب
یہہ ہی تحقیق کہ جس طرح سی اجماع مسلمین منعقد ہوا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل علی سی ہی

پس بسبط حسی اجماع منعقد ہوا ہی قبل از ظاہر ہونی شخص بزنی کی کہ نبی افضل ہوتا ہی غیر کی سی
اور اتفاق ہی کہ علی نبی نتھی پس لازم ہی یقین کرنا اس امر کا کہ بسبط حسی ظاہر ہے کہ مفضول
ہی تی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین بسبط حسی بیچ حق سائر انبیا کی ہی تمام ہوا ترجمہ کلام رازی
کا پوشیدہ نہین ہی کہ کلام رازی مردود ہی چند وجہ سی اول اس جہت سی کہ اجماع
کیا مراد ہی اگر کثرت مراد ہی پس یقینا حجت نہین ہی اور کافی ہی واسطی رد اوسکی کی قول
حق تعالی کا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ یعنی کم مین بندہای شکر گذار میری اور قول
حق تعالی ہی وَكَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً یعنی اور بہت ہی کہ گروہ کم غالب آئے
مین گروہ کثیر پر اور کافی ہی قول سب کا کہ باتفاق فریقین ثابت ہی سَتَفْتَرِقُ
أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدًا یعنی قریب ہی کہ
پیدا ہو گی امت میری مین تہتر فرقی تمام ناری ہین مگر ایک ناجی پس اگر کثرت حجت ہو
تو چاہیئی کہ بہتر فرقی ناجی ہون اور ایک ناری اور اگر اجماع کل امت مراد ہی پس بحث
مسلم لیکن یہہ اجماع کہان ہی سو بطلی کہ یقین ہونا اس بات کا کہ علمائی شرق اور غرب کی
مسلمانونکی اس امر پر متفق ہین یہہ ممکن نہین ہی خصوصا اور صورتیکہ خود مقر ہی کہ محمود بن الحسن الحمصی
افضل جانتی ہی الاعلی کا انبیا سابق سی ہی اور ثانیا اس جہت سی کہ دعوا کرنا اس امر کا بسبط حسی اجماع
عدم فضیلت علی کا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہی پس بسبط حسی اجماع افضلیت علی کا
اوپر اور انبیا کی ہی باوجود مقر ہونی کی کہ محمود بن الحسن اس اجماع سی خارج ہی کمال ایسی
عالم سی تعجب اور بیجا ہی اور ثالثا اس جہت سی کہ تقریر اخیر کہ از طرف شیعیان کی تہی کہ
علی صلوات اللہ علیہ افضل ہی صحابہ سی تہی مطلقا اور اصلا جواب اسکی کا متعرض نہین ہوا ہی

نہین ہی عمر و بطلی کمال ظہور آفتاب ترشح اور فضل اہلبیت علیہم السلام کا اور ابطال حجت
سی کیہ یہہ فخر رازی خود قائل ہی کہ تقدیم مفضول جاہل کی فاضل پر درست ہی چنانچہ
خود استدلال کرتا ہی کہ جواز اس قاعدہ کا معلوم ہوتا ہی امیر کرنی جناب رسالتمآب
اسامہ بن زید کو ابوبکر اور عمر پر یا فقط عمر پر بنابر اختلاف روایت کی باوجود اسکی کہ
یہہ دونو بالاتفاق ان اسامہ سی بہتی اور بسبط حسی امیر کرنا عمرو بن عاص کا ان دونو
پر پس بنابر مسلک فخر رازی وغیرہ سنیونکی افضل ہونا رعیت کا امام اپنی سی درست ہو
اگر امام اور نائب نبی کا افضل نبی سی ہو کسو بطلی جائز نہوا اور کسو بطلی تکلف اور سعی کرتی
کہ جناب امیر المومنین اوپر نبیون سی افضل نہین ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ محی الدین عربی اپنی
تئین افضل خاتم المرسلین سی سمجھتا ہی اور خاتم الاولیا اپنی تئین جانتا ہی چنانچہ قیصری
شارح فصوص نی کہا ہی کہ اوسنی بیچ فتوحات اپنی کی خاتم الاولیا اپنی تئین شمار کیا ہی
اور مرتبہ ولایت کا اہل سنت اور جماعت افضل مرتبہ نبوت سی جانتی ہین اور جلال الدین
مولوی روم کی یہہ ہی کہ مدح شمس تبریز مین کہی ہین سالار انبیا و اولیا حیران شدہ در حضرتش
یحیی ویعقوب و یوسف چرخ مطلق نیز ہم عیسی و موسی چہ باشد چاکران حضرتش جبرئیل
اندر قبولش سحر مطلق نیز ہم پس قرشی سنی کی آتش حمیت مشتعل نہین ہوتی ہی کہ ہر گاہ
اسقدر سعی اور کوشش عدم افضلیت علی صلوات اللہ علیہ مین اوپر انبیا سابقہ کی کرتی
ہین باوجود اسکی کہ انکو خلیفہ چہارم بہی جانتی ہین افضل ہونا محی الدین عربی اور شمس تبریز
کا اور تینون سی مردود اور مقدوح نہین جانتی ہین اور اصلا اور مطلقا در پی رد
وقدح انکی نہین ہوتی ہین باعث اسکا سوائی عداوت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی کو

امر خیال مین نہین آتا ہی اور عجب تر یہہ ہی کہ غزالی نی احیاء العلوم مین لکہا ہی کہ الشیخ
فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی مرید شیخ کا قوم اپنی مین مثل نبی کی ہی اور فخر رازی نے
امام سنیون کا ہی ابوہریرہ سی روایت کرتا ہی جو شخص کہ نماز پڑہی پیچہی عالم کی علماء
پس گویا کہ نماز پڑہی اوسنی پیچہی نبیو کی نبیون سی ایسا ہی اونکی کتابون مین لکہا ہی علماء
امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی علماء امت میری کی مانند پیغمبران بنی اسرائیل کی ہین مقام
حیف ہی کہ باوجود ہونی ان احادیث کی اہل خلاف ترجیح کرتی ہین بیچ افضلیت علی بن
ابیطالب کی پیغمبران سابق سی تکملہ در رکوع چہاردہم قولہ ابناءنا سات حرف
مین بینات اوسکی چار سی بیتالیس ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی
ھم الحسن والحسین آل احمد قولہ نساءنا سات حرف مین بینات اوسکی
تین سی نناوین ہوتی ہین مطابق اوسکی پیدا ہوئی یہہ عبارت وہی
الزھراء ولد النبی قولہ انفسنا سات حرف مین بینات اوسکی چار سی ہوتی
ہین عدد اوس سی یہہ عبارت علی مراد ھم ایضا علی نفس محمد جاء

قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ
کہہ تو ای محمد ای اہل کتاب آؤ تم طرف سخن [illegible] کہ درمیان ہمارے اور تمہارے ہی

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر خدا کو اور نہ شریک کرین ہم ساتھہ اوسکی کسی کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعضی کو

اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○
خدایان غیر خدا سے پس اگر پہرین وہ [illegible] پس کہو تم ای مومنین کہ گواہ ہو تم ساتھہ اس بات کی کہ ہم مسلمان ہین

یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَمَا اُنْزِلَتِ التَّوْرٰةُ
ای یہود و نصاری کسو سطی مخالفت کرتی ہو تم درباب ابراہیم کی [illegible] اور نہین نازل کی گئی توریت

وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ھَآ اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ
اور انجیل مگر بعد از زمانہ ابراہیم کی [illegible] نہین سمجھتی ہو تم اگاہ ہو تم کہ وہ گروہ ہو کہ مجادلہ کیا تمنے

فِیْمَا لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ لَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ
بیچ اوس چیز کی [illegible] پس کیون مجادلہ کرتی ہو تم بیچ اوس چیز کی [illegible] اور اللہ جانتا ہی

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ مَا کَانَ اِبْرَاھِیْمُ یَھُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا
اور تم نہین جانتے ہو نہ تہے ابراہیم یہودی اور نہ نصرانی

وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ اَوْلَی
ولیکن تہی میل کرنی والی باطل سی [illegible] فرمان بردار تہی اور نہ تہی وہ شرک کرنی والو بیچ بیشک نزدیک تر

النَّاسِ بِاِبْرَاھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ
لوگون کی ساتھہ ابراہیم کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیروی کیا اونہون ابراہیم کی اور یہہ نبی [illegible] ایمان لائی ہین اور

اللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ لَوْ
خدا دوست ہی مومنون کا دوست رکہتی ہین ایک گروہ اہل کتاب سی یہہ کہ

یُضِلُّوْنَکُمْ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ○ یَا اَھْلَ
گمراہ کرین تمکو اور نہین گمراہ کرتی وہ مگر نفسون اپنی کو اور نہین جانتی ہین وہ ای یہود و

الْکِتَابِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تَشْھَدُوْنَ ○ یَا اَھْلَ
نصاری کسو سطی انکار کرتی ہو تم ساتھہ آیات الہی کی حالانکہ تم [illegible] ای اہل

الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون ع
کتاب کس واسطی پوشیدہ کرتی ہو حق کو ساتھہ باطل کی اور چھپاتی ہو تم حق حالانکہ تم جانتی ہو
قولہ تعالوا الی کلمۃ منقول ہی کہ نصاری نجران ہر گاہ مدینہ مین داخل ہوئے
یہودان مدینہ سی درباب ابراہیم مناظرہ کیا یہودی کہتی تھی کہ ابراہیم یہودی تہا اور نصاری کہتی
تہی کہ ترسا تہی پس اسطی محاکمہ کی نزدیک رسول خدا کی حاضر ہوئی اون حضرت نی
ارشاد کیا کہ ابراہیم نہ یہودی اور نہ ترسائی تہی بلکہ مسلمان تہی ہم کہ وہ مسلمان سزاوار
تر ہین تمسی از روئی اعتقاد کرنی اونہین ابراہیم کی یہودیون نی کہا کہ مدعا تمہارا یہہ ہی
کہ ہم تیری حق مین وہ گمان کرین کہ ترسایان عیسی کی حق مین وہ گمان کرتی تہی اور
ترسایون نی کہا کہ غرض تمہاری یہہ ہی کہ ہم تمہاری حق مین وہ گمان کرین کہ یہودیون
نی عزیر کی حق مین کیا تہا حق تعالی نی بحث دونون کی یہہ آیہ نازل کیا قل
یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة اور معنی اسکی یہہ ہین کہ کہدی محمد کہ ای اہل کتاب آؤ طرف
سخن راست اور درست کی کہ درمیان ہماری اور تمہاری ہو اور کسی پیغمبر نی اوسمین خلاف
نہ کیا ہو اور کسی کتب الہی مین خلاف اوسکی نہو اور وہ کلمہ یہہ ہی کہ نہ عبادت کرین ہم
الا خدا کی اور نہ شریک کرین ہم ساتھہ اوسکی کسی کو اور نہ لی بعض ہمارا بعضی کو خدا
اور مراد کلمہ سی کلام ہی کہ جسمین بیان ایک قصہ کا ہو اور یہی جگہہ سی ہی کہ عرب قصیدہ
کو کلمہ کہتی ہین اور سواء بمعنی مسویہ کی ہی اور لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا
سی یہہ ہی کہ نہ کہو عزیر کو یا عیسی کو کہ پسر خدا ہی اسواسطی کہ بنابر بشریت کی ہم اور عزیر
اور عیسی بعضی ہین بشر سی اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ نہ لو تم علما کو رب اپنا اطاعت کرنی مین

کہ اطاعت اونکی کرو مثل اطاعت خدا کی اور تحقیق اس تمام کی انشاء اللہ العزیز اور
بشرط حیات مستعار زیادہ تر اس سی ذیل تفسیر قول حق تعالی اتخذوا احبارهم
ورهبانهم اربابا من دون الله مین ہوگی فانتظر جلیلہ اور ہر گاہ کہ اس آیہ
نفی شرک کی حق تعالی سی معلوم ہوتی ہی لہذا مناظرات اہل کتاب بیچ مذہب اور دین کی کہ جمع
ہو کر خدمت جناب سید المرسلین مین حاضر ہوئی تہی درباب نفی شریک کی اتفاقی اولی
سی بہی ذکر کیا جاتا ہی کتاب احتجاج طبرسی مین جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی
منقول ہی کہ ایک روز نزدیک جناب سید المرسلین کی یہود اور نصاری اور دہریہ
اور ثنویہ اور مشرک عرب جمع ہوئی بعد اسکی یہودیون نی کہا کہ ہم قائل ہین اس بات کی
کہ عزیر بیٹا خدا کا ہی اور آئی ہین ہم کہ ساتھہ تمہاری اس باب مین مباحثہ کرین اگر تمنی
ساتھہ ہماری موافقت کی پس ہم سبقت کرنی اپنی کی طرف ثواب کی تم سی افضل ہونگی
اگر تمنی مخالفت ہماری کی پس ہم تمسی اسباب مین مخاصمہ کرینگی اور نصاری نی کہا کہ ہم
عیسی کو پسر خدا جانتی ہین اور دہریون نی کہا کہ ہم قائل اس بات کی ہین کہ عالم قدیم ہی
اور کوئی خالق نہین ہی اور ثنویہ نی کہا کہ نور اور تاریکی دونو خالق اور مدبر اس جہان کے
ہین مشرکون نی کہا کہ ہم اصنام کو خدا جانتی ہین اوسوقت جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ایمان لایا مین ساتھہ اوس خدا کی کہ وحدہ لاشریک ہی اور انکار
کیا ہی مینی ساتھہ تمہاری اور ساتھہ کل معبودون کی کہ جو سوائی اوسکی ہی اور فرمایا کہ حق تعالی
نی مجکو ساتھہ رسالت کی اوپر تمام عالم کی بہیجا ہی تا بشارت دینی والا اور ڈرانی
والا ہون قریب ہی کہ حق سبحانہ وتعالی رد کری مکر کرنی والون کا بعد اسکی حضرت نی

فرمایا کہ اگر وہ یہود تم جانتی ہو کہ بغیر حجت و برہان کی قول تمہارا اختیار کرون مین کہا
اونہون نی کہ یہہ منظور نہین ہی پس حضرت نی فرمایا کہ کس دلیل سی عزیر کو پسر خدا جانتی ہو
کہا اونہون نی کہ دلیل ہماری یہہ ہی کہ جسوقت توریت ہماری درمیان سی غائب ہوئی
عزیر نی بار دیگر توریت کو واسطی ہماری پیدا کیا حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ یہہ کیفیت
اسکی ہوئی پس موسی کسواسطی سزاوار تر مثنی ہونی کی نہوئی حال آنکہ اونسی سہ چند و
چندکرامات زیادہ عزیر سی ظہور مین آئی ہین اور آدم کو کسواسطی پسر خدا نہین کہتی ہو اور
مراد تمہاری فرزند عزیر سی یہہ ہی کہ معاذ اللہ صلب حق تعالی سی پیدا ہوئی ہین پس تم
بسبب اس اعتقاد کی کافر ہوئی اسواسطی کہ حق تعالی کو وہ چیز ثابت کی کہ صفات مخلوق کی
ہی حق تعالی اس سی نہایت بلند ہی یہودیون نی کہا کہ مراد ہماری فرزندی سی
بر سبیل ولادت نہین ہی بلکہ یہہ کہنا ہمارا اس قبیل سی ہی کہ کوئی علما ہمار یسی کسی کو از
راہ گرامی اور بزرگی کہی اپنا پسر بطرحسی کرا و بطرحسی نکر حالانکہ بسا اوقات اسی مواضع مین
اور علاقہ نسبت نہین ہوتا ہی پس بطرحسی مراد ہماری یہہ ہی کہ حق تعالی نی از راہ
کرامت کی عزیر کو فرزندی مین لیا ہی نہ از راہ ولادت کی اوسوقت جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر بطرحسی ہی پس موسی کو کسواسطی یہہ منزلت ثابت نہین کرتی ہو کہ وہ
سزاوار تر مین ساتھہ اس منزلت کی عزیر سی اور بدرستی کہ حق تعالی فضیحت کرتا ہی
ہر باطل کنندہ کو ساتھہ اقرار اوسکی کی اور یہی اگر نظر بقول بزرگان تمہاری کی مقام
بزرگی مین کہی کسی شخص کو کہ پسر اپنا کہتی مین اسواسطی عزیر کو پسر خدا کہتی ہو پس نظر ساتھہ
اسبات کی کہ بزرگ تمہاری کبھی کسی کو لیسی مقام مین بھائی یا پدر یا شیخ یا سید ہماری کہکر

پکارکر خطاب کرتی ہین پس چاہتی ہو موسی کو بھائی یا شیخ یا پدر یا سید خدا کا کہکر خطاب
کرو اسواسطی کہ حق تعالی نی موسی کو بہ نسبت عزیر کی بہت گرامی کیا ہی پس قوم یہود حیرم
اور مبہوت ہوئے اور طاقت جواب دینی کی نہ رہی پس اونہون نی عرض کیا کہ مہلت دیجیے ہم
... فکر کرین حضرت نی فرمایا کہ بچشم انصاف اس باب مین تامل کیجیو تا حق تعالی
تمکو ہدایت کری بعد اسکی وہ حضرت طرف نصاری کی متوجہ ہوئی اور فرمایا کہ مذہب تمہارا
یہہ ہی کہ قدیم عزوجل نی عیسی کو پسر اپنا کر دانا پس مراد تمہاری اس سی کیا ہی یا یہہ کہ
کہ حق تعالی حادث ہوگیا کہ عیسی حادث ہین وجود مین لایا تا یہہ کہ عیسی قدیم ہوگیا کہ از
قدیم سی کہا بہم پہنچا بر تقدیر اول قدیم حادث ہوگیا اور تقدیر ثانی پر حادث قدیم ہوگیا
اور یہہ محال ہی کہ قدیم حادث ہو یا حادث قدیم ہو نصاری نی کہا ای محمد بدرستیکہ
حق تعالی نی ہرگاہ اشیای عجیبہ ہاتھہ عیسی سی ظاہر کیئی اسواسطی اوسکو بر سبیل کرامت
بیٹا اپنا کیا حضرت نی فرمایا کہ جواب اسکا وہی ہی کہ جو درباب عزیر یہودیون سے
کہا گیا پس نصاری ساکت ہوئی سوای ایک شخص کی اونمین سی کہ اونسی کہا کہ تم حضرت
ابراہیم کو کسواسطی خلیل اللہ کہتی ہو جو کچھہ کہ تم جواب اسکا دوگی وہی جواب ہمارا ہی
بیچ کہنی ہمارے کی کہ عیسی فرزند خدا ہی حضرت نی فرمایا کہ قیاس مع الفارق کیا تمنی اسواسطی
کہ معنی خلت کی احتیاج اور رفاقت کی ہین پس ہرگاہ کہ ابراہیم نی تمام خلق سی انقطاع کیا
اور بطرف محض ذات پاک اوسکی کی رجوع کیا جبطرحسی کہ ظاہر ہوتا ہی حال انکی سی
بیچ اوسوقت کی کہ اونکو منجنیق مین رکھکر آگ مین ڈالا اور جبرئیل اوس حالت مین کہ قبل
اسکی کہ جسم اونکا بیچ آگ کی پہنچی درمیان ہوا کی ملاقاتی ہوئی اور عرض کیا کہ حق تعالی

مجکو وسطی نصرت تمہاری کی بیجا ہی حضرت ابرہیم نی اوسوقت مین کہا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ یعنی بس ہی مجکو خدا اور بہتر وکیل ہی مجکو حاجت نہین ہی طرف کسی کی سوائے
ذات حق سبحانہ تعالی کی پس اوسوقت مین حق تعالی نی اوسکو فرمایا کہ تو خلیل میرا ہے
اور فقیر اور محتاج میرا ہی اور قطع کرنی والا ہی سوا ہی میری اور اگر خلیل خلت سی ہوا
کیا ہو معنی اوسکی وقت ہونی سہارا کی ہین پس پہر بہی اسمین کچہہ مضائقہ نہین ہی اسواسطے
کہ اس صورت مین تشبیہ لازم نہین آتی ہی اس جہت سی کہ محتاج ہونا اور فقیر ہونا از
ہونا قبیل صفات عارضی سی ہی کہ جنسیت ایک دوسرے کو نہین چاہتی ہی بلکہ ہرگاہ
کہ یہہ معنی پائی جاتین خلیل اوسکو کہتی ہین کہ مناسبت ہم جنسی کی نہو بخلاف علاقہ
فرزندی اور پدری کی کہ یہہ ایسی صفت ہی کہ زائل نہین ہو سکتی ہی اگرچہ پدر اوسکو ذلیل
و خوار کری اسواسطی کہ یہہ صفت مبنی ولادت پر ہی اور زوال ولادت کا بعد تحقق کے
محال ہی پس بعضی نصاری نی کہا کہ ہمنی بعضی کتابون مین دیکہا ہی کہ حضرت عیسی نی
کہا ہی اَذْهَبُ اِلٰى اَبِي یعنی جاتا ہون مین طرف باپ اپنی کی پس حضرت نی فرمایا کہ
دست آویز تمہاری اگر وہ کتاب ہی پس بیچ اوس کتاب کی سطر جسی وارد ہوا ہی اَذْهَبُ
اِلٰى اَبِي وَاَبِيْكُمْ یعنی جاتا ہون مین طرف باپ اپنی کی اور باپ تمہاری کی پس چاہیی کہ تم
مخاطبین کو فرزندان خدا جانو جسطرحسی کہ عیسی کو جانتی ہو اور یہی اوس کتاب سی ظاہر
ہوتا ہی کہ جو وجہ کہ تمنی درباب فرزندی عیسی کی کہی ہی کہ حیثیت کرامت سی اور جاری
ہونی معجزات کی ہاتہہ اونکی سی باطل ہوتی ہی اسواسطی کہ معلوم ہی کہ مخاطبین باوجود ہونے اونکی کے
فرزندان خدا ساتہہ ان کرامتون کی متصف نتہی اور حقیقت حال یہہ ہی کہ کلام عیسی کو باد

یادرکہا تمنی اور مطلب اوسکا نہ سمجہی تم کسواسطی جائز نہو کہ مراد عیسی کی کہنی سی آبِی اور
اَبِيْكُمْ سی نوح یا آدم ہون اور منظور یہہ ہو حق تعالی مجکو اوٹہا کر لیجاتا ہی آدم جو
کہ باپ میرا اور باپ تمہارا نوح اور آدم مین پس نصاری سب خاموش ہوئی اور کہا
اوسنی کہ تا حال مثل جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی کوئی گفتگو کرنی والا
اور نزاع کرنی والا ہمین دیکہا ہمنی بعد اسکی وہ حضرت طرف دہریہ کی متوجہ ہوئی
اور فرمایا کہ کیا چیز باعث ہوئی ہی کہ قائل ہوئی ہو کہ تمام چیزین ابتدا اور تمامی نہین رکہتی
ہین اور قدیم سی موجود ہین اور ہمیشہ رہین گی اہل دہریہ نی جواب مین کہا کہ ہرگاہ ہمنی دیکہا کہ
سب چیزین اگلی سی موجود ہین اور فانی نہین ہوتی ہین جانا ہمنی کہ عالم قدیم ہی اور
فانی نہو گا حضرت نی فرمایا کہ جسطرح تمنی حادث ہونی عالم کو نہین دیکہا ہی اسیطرح
قدیم ہونی کو بہی نہین دیکہا ہی اسواسطی کہ جب تک خود چیز قدیم نہو گی قدیم ہونی دوسری
چیز کو نہ دیکہہ سکی گی پس کسواسطی تمنی عالم کو قدیم جانا اور حال انکہ قدم کا بعینہ حال
حدوث کا ہی بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ آیا تم تحریر کرتی ہو کہ روز وشب ایک وقت
مین اور ایک موضع مین جمع ہو سکتی ہین یا نہین اونہون نی کہا محال ہی کہ جمع ہون
حضرت نی فرمایا کہ پس کیا کہتی ہو اس صورت مین کہ ایک اون دونو کو لی جی پس آیا
عقل حکم نہین کرتی ہی اس بات کی کہ دوسرا اونمین سی چاہیی کہ جانب دیگر مین سابق ہو
پس اونہون نی کہا کہ آری اسیطرح سی ہی حضرت نی فرمایا کہ پس اسصورت مین تمنی حکم حادث
ہونی روز وشب کا کیا بدون اس بات کی کہ حدوث اوسکا دیکہا ہو تمنی مولف کتاب کہتا ہی
کہ تفصیل اس قول کی یہہ ہی کہ منظور رہنے یہہ ہی کہ حادث ہونا روز وشب کا ثابت کیجے

ہی کہ خیر و شر یہ تینوں ضد ہیں پس انکار کیا ہمنی سب باتکا کہ ایک شخص خالق ضدین ہو آیا نہین
دیکھتا ہی تو کہ برف سی محال ہی کہ کار آتش بر آوی اور آتش سی کام برف کا البتہ ہمنی تمام
قیاس کہ خالق عالم کا ظلمت اور نور ہی نور سی خیر صادر ہوتی ہی اور ظلمت سی شر حضرت نی
فرمایا کہ آیا تم انہین عدد یافت کرتی ہو کہ سیاہی اور سفیدی اور سرخی اور زردی اور
مانند اسکی آپسمین ضد کہتی ہیں اسواسطی کہ محال ہی کہ یہہ ایک محل اور ایک وقت مین جمع
ہون کہا اونہون نی کہ ہان پھر حضرت نی فرمایا پس تم کسواسطی واسطی ہر ایک کی کوئی خالق
قرار نہین دیتی ہو اور انہین دو نور پر کیون اقتصار کیا ہی بعد اسکی اون حضرت نی فرمایا تم
نور اور ظلمت آپسمین ضد کہتی ہو اسواسطی کہ ظلمت نہایت پستی مین ہی اور نور نہایت
بلندی اور شرف مین پس کسطرح سی روا ہو کہ ظلمت اور نور آپسمین آشتی کر کی اس عالم کو
کہ در نہایت انتظام ہی خالق ہون پس ثنویہ سب ساکت ہوئی اور کہا اونہون نی کہ
اس باب مین ہم فکر کرتی ہین بعد اسکی وہ حضرت طرف مشرکین عرب کی ملتفت ہوئی اور
فرمایا کہ تم کسواسطی بتونکی عبادت کرتی ہو کہا اونہون نی کہ ہم اونکو وسیلہ کرتی ہین طرف خدا
کی حضرت نی فرمایا کہ آیا اونکی کان ہیں اور اطاعت پروردگار اپنی کی کرتی ہین کہ اس سبب
سی قرب درگاہ خدا ہوئی ہین اور تم اونکو وسیلہ اپنا کرتی ہو کہا اونہون نی کہ نہین بعد اسکی
اون حضرت نی فرمایا کہ بتونکو تمنی اپنی ہاتہہ سی درست کیا ہی پس اگر صلاحیت عبادت
کرنی کی رکہتی ہین چاہئی کہ وہ بت تمہاری عبادت کرین کہ تمنی اونکو بنایا ہی نہ یہہ کہ تم
اونکی عبادت کرو بدون اسبابکی کہ وہ خدا کی اعرف ساتہہ مصلحت تمہاری کی اور عالم ساتہہ
عواقب تمہاری کی ہی تمکو حکم کیا ہو ساتہہ تعظیم کرنی اور عبادت کرنی بتونکی پس جس وقت

اور تقریر اونکی یہہ ہی کہ ایک سلسلہ شب فرض کیجئی اور ایک سلسلہ روز اور جو دن یا
شب کہ موجود ہی انتہا اوسکی تو ثابت ہی مگر گفتگو ہمین ہی کہ زمانہ سابق مین ابتدا رکہتی
یا نہین اور اسکا بطلان حضرت نی اسطرح سی فرمایا کہ ہرگاہ روز کو یا شب کو لی لیجئی اور اسی
کو مطابق کرنا شروع کیجئی پس ضرور ہی کہ اوس طرف شب یا روز زیادہ پڑی کہ پس لازم
آئی کہ وہ بعد زیادتی کی تمام ہوا اور وہ ہی ابتدا اوسکی ٹہری اور یہہ بعینہ دلیل برہان تطبیق
ہی کہ علما اور متکلمین اکثر مواضع مین دست آویز ساتہہ اسکی کرتی ہین اور یہہ جملہ معجزات حضرت
سی ہی سکتا ہی اسواسطی کہ جو شخص علوم سی کچہہ مہارت نرکہتا ہو بلکہ امی محض ہو اشنائی مباحثہ منطقی کی
فرصت میسر نہو ظاہر ہونا ایسی قسم استدلال کا اوس سی بدون معجزہ کی متصور نہین ہوتا
بعد اوسکی اون حضرت نی فرمایا کہ ایام اور لیالی خالی اس سی نہین ہین کہ جانب ازل مین
متناہی ہین یا غیر متناہی در صورت تناہی حدوث لازم آتا ہی اور در صورت غیر متناہی
لازم آتا ہی کہ آخر اوسکا ساتہہ تمہاری پہنچا ہوا اور جو چیز کہ قدیم ہو کی آخر اوسکا کسطرح سی ساتہہ
تمہاری پہنچی کا اسواسطی کہ جس چیز کا قدم ثابت ہو محال ہی نیستی اوسکی بعد اوسکی حضرت نی
فرمایا کہ ہم دیکہتی ہین ان اشیا کو کہ بابلدیگر محتاج ہین اسطرح سی کہ قوام محتاج کا بدون
محتاج الیہ کی متصور نہین ہوتا ہی پس ہرگاہ باوجود قدیم ہونی کی حال عالم کا یہ ہو
کہو تم کہ در صورت حادث ہونی مین کس طرح سی ہوگا پس سب اہل دہر ساکت ہوگئی
اور کہا اونہون نی کہ ہم اس بات مین فکر کرتی ہین بعد اوسکی وہ حضرت متوجہ ہوئی
ثنویہ کیطرف اور کہا کہ کیا چیز تمکو باعث ہوئی ہی کہ خالق عالم ظلمت اور نور دونو کو کہا
جواب اونہون نی کہا کہ ہرگاہ دیکہا ہمنی عالم مین کہ خیر بہی ہی اور شر بہی ہی اور معلوم ہی

حضرت نے انکو فرمایا بعضوں نے اونمین سے کہا کہ ہرگاہ حق تعالی نے حلول کیا تھا بیچ
بعضے لوگوں مین اس جہت سے ہم ان بتونکو ساتھہ صورت اونکی بناکر عبادت کرتے ہین
اور بعضوں نے کہا اونمین سے کہ زمانہ سابقہ کے ایک قوم گذری ہین کہ عبادت حق تعالی
کی بہت کرتے تھے اور اطاعت اور فرمان برداری اونکی بہت بجالاتے تھے اس جہت سے
صورتین اونکی بناکر پتھر سے عبادت کرتے ہین اور بعضوں نے اونمین سے کہا کہ ہرگاہ حق تعالی
نے امر کیا ملائکہ کو ساتھہ سجدہ آدم کے اور اونہوں نے سجدہ کیا اونکو پس ہم سزاوار تر ہین
اس بات سے کہ سجدہ اونکو کرین اور ہرگاہ سجدۂ آدم ہمکو میسر نہوا اس جہت سے اونکی صورتکو
سجدہ کرتے ہین واسطے تقرب کی جناب حق تعالی مین جسطرح سے کہ ملائکہ نے سجدہ آدم کو کیا واسطے
تقرب حق تعالی کے اور جسطرح سے کہ تم کہتے ہو کہ حق تعالی نے تمکو حکم کیا ہے کہ طرف کعبہ کے
سجدہ کرو پس تم طرف اوسکے سجدہ کرتے ہو اور ہرگاہ وہان سے دور جاتے ہو سجدہ طرف
ہو محرابوں اوسکی کو کہ اپنے ہاتھہ سے تمنے درست کی ہین جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ
اول بطرف اونکے مخاطب ہوئے کہ جنہوں نے کہا تھا کہ حق تعالی نے حلول کیا تھا بیچ کل
بعضے شخصوں کے اور فرمایا ہرگاہ کہ تم قائل ہوئے حلول حق تعالی پر پس تمنے خداکو مانند
ایک مخلوق کے جانا کہ جائے حلول احاطہ اوسکو کرتی ہے اور حال خدا کا بنابر رائے تمہارے
مثل حال رنگونکے اور خوشبوئونکے اور ثقل اور خفت کے ہے کہ بیچ جسمونکے حلول کرتے
ہین پس کسطرح سے جائے حلول اور دیگر حالات حادث ہون اور حق تعالی باوجود حلول
کے قدیم ہوا اور ہرگاہ حال حق تعالی کا مثل حال تمام حادث چیزونکے ہو کہ جسمون مین حلول
کرتے ہین پس چاہئے خدا فانی ہو جسطرح سے اور چیزین فانی ہوتی ہین اور اگر الزام کرو

الزام کرو بت صفتین حوادث کی بیچ حق تعالی کے مین پہنچ جاتی ہے صفت حدوث کی بہی پہنچ
جائین اور حق تعالی اس سے برتر ہے اور ہرگاہ کہ حلول حق تعالی کا باطل ہوا پس سجدہ
کرنا بتونکا کہ مبنی حلول پر تہا باطل ہوا پس وہ خاموش ہوئے اور حضرت متوجہ ہوئے
طرف اون لوگونکے کہ جو کہتے تھے کہ سجدہ ہمارا واسطے بتونکے اس جہت سے ہے کہ وہ تصویرین
مشابہہ صورت بعضے مقربان خدا سے ہین اور فرمایا کہ ہرگاہ تمنے عبادتکے بندہ کا حق
اس جہت کہ وہ خدا کی عبادت بہت کرتے تھے اور روہائے کریم اپنی کو خاک پر رکہتے تھے
پس ای صاحبان عقول ناقصہ واسطے عبادت رب العالمین کے کیا چیز باقی رکہی تمنے آیا نہین
جانتے تم کہ جملہ حقوق اوس شخص سے کہ تعظیم اور عبادت اوسکی تیرے واجب اور لازم ہے
یہہ ہے کہ ساتھہ اوس تعظیم کے بندگان اوسکے کو ساتھہ برابر کرو آیا تمنے دیکہا ہے کسیکو کہ بیچ تعظیم
اور تکریم بادشاہ کے غلام اوسکے کو برابر کرے پس وہ چپکے ہو رہے بعد اسکے وہ حضرت
طرف فریق تیسرے کے متوجہ ہوئے اور کہا کہ تمنے بیچ باب دست آویز اپنی کے مثل لا
اور غلطی کی اور حال یہہ ہے ہمارا اور تمہارا برابر نہین ہے اسواسطے کہ ہم بندگان خدا ہین
اور مخلوق اوسکے اور ربط اوس سے بہم پہنچاتا ہے جو امر کرتا ہے اوسکو بجالاتے ہین اور
جس چیز سے کہ ہمکو منع کرتا ہے باز رہتے ہین اور جس قسم کی کہ عبادت کا حکم کیا ہے اوسکو بجا
لاتے ہین اور اوس سے تجاوز نہین کرتے ہین اسواسطے کہ ہم خوف مین رہتے ہین اس بات
سے کہ در صورت تجاوز حق تعالی ہم سے غضب مین ہو اور کیونکر خوفناک نہوون ہم
حال آنکہ حق تعالی نے ہمکو منع کیا ہے کہ کوئی چیز عبادت مین اپنی طرفسے اختراع کرین ہم
پس ہرگاہ حق تعالی نے امر کیا کہ جس شہر مین ہو طرف کعبہ کے سجدہ کرو پس ہم سب فرمان

بر داری علم اوسکی کی اس بات سی قدم باہر نہین رکہہ سکتی ہین کہ کسی غیر کو سجدہ کرین اور
ہر گاہ حق تعالی نی ملائکہ کو حکم کیا ساتہہ سجدہ آدم کی پس حکم تمکو نہین کیا کہ صورت آدم
کو بنا کر سجدہ کرو پس تمکو جائز نہین کہ سجدہ کرنی ملائکہ پر واسطی آدم کی کہ واقع ہوا تہا
قیاس کرو سجدہ اپنی کو کہ صورت مشابہ آدم کو کرتی ہو سو واسطی کہ تم نہین جانتی ہو کہ کیہہ
تم کرتی ہو حق تعالی اوس سی راضی ہی یا نہین بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ خبر دو ہمکو
اس بات سی کہ ہر گاہ کوئی تم مین سی اجازت دیوی کہ فلان روز معین مین داخل
ہماری گہر کی ہونا آیا کسیکو جائز ہی کہ سوای روز معین کی بی اجازت مالک کی داخل
ہوا اوسکی گہر مین یا یہہ کہ کوئی شخص جسیکو گہوڑا دی یا ایک پارچہ دی پس اوس شخص کو
پہنچتا ہی کہ بدون اجازت اوسکی کی گہوڑی یا کپڑی اوسکی لی لی اونہون نی جواب مین
کہا کہ ہمکو درست نہین ہی کہ بدون اجازت اوسکی کی داخل اوسکی گہر مین ہون یا
گہوڑی یا کپڑی اوسکی لیلین حضرت نی فرمایا کہ پس کیونکر تجویز کرتی ہو تم سجدہ کرنی
بتونکو بدون اس بات کی کہ حق تعالی نی ہمکو اجازت سجدہ کی دی ہو پس سبکی سب خاموش
ہوگئی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو مہلت دیجئی کہ تا اس بات مین فکر کرین جناب صادق
صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کہ قسم بذات پاک اوس خداوند کی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ کو برسالت بہیجا ہی کہ تیسری دن وہ سب آکر نزدیک رسول خدا کی مسلمان
ہوئی اور وہ پچیس شخص تہی ہر گروہ مین سی پانچ پانچ شخص تہی تکملہ رکوع پانزدہم
سپارہ سوم قولہ ھذا النبی یہہ نو حرف مین بینات اوسکی مین سی ایک سی نکلتی
ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهُوَ مُحَمَّدٌ الْأُمِّيُّ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ قولہ والطور [illegible]

المؤمنین سولہ حرف مین بینات اوسکے یہہ سی جس ہوتی ہین نکلی اوس سی
یہہ عبارت وھو لا علی بن ابی طالب سید المؤمنین و اولادہ
وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ
اور کہا گروہ ایک نی اہل کتاب مین سی ایمان لاؤ ساتہہ اوسکی کہ نازل کی گئی ہی اوپر اون لوگون کی کہ
آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا
ایمان لائی ہین اول دن اور پہر جاؤ آخر روز کو کہ شاید کہ وہ پہرین دین سی اور نہ ایمان لاؤ تم مگر واسطی
لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَنْ يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ
واسطی اوس شخص کی کہ پیروی کری دین تمہارا کی کہہ ای محمد بدرستیکہ ہدایت ہدایت خدا کی ہی [illegible]
يُحَاجُّوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ
حجت لاوین تم سی نزدیک پروردگار تمہاری کی کہہ ای محمد بدرستیکہ فضل ہاتہہ مین خدا کی ہی دیتا ہی جس شخص کو چاہتا ہی اور خدا
وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○
واسع الرحمت ہی دانا ہی مخصوص کرتا ہی ساتہہ رحمت اپنی کی جسکو کہ چاہتا ہی اور خدا صاحب فضل [illegible]
وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ
اور بعض اہل کتاب سی وہ شخص ہی اگر امین کرو تم اوسکو ساتہہ قنطار کی ادا کر دیتا ہی وہ تمکو اور بعض [illegible]
تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
امین کری تو اوسکو ساتہہ دینار کی ادا نہین کرتا [illegible] ہمیشہ ہی اوپر اوسکی [illegible]
قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ
کہا اونہون نی نہین ہی اوپر ہمارے [illegible] اور کہتی ہین اوپر خدا کی جہوٹ اور وہ جانتی ہین

بلی من اوفی بعهده واتقی فان الله یحب المتقین ۝ ان الذین

ہان جو شخص کہ وفا کرے ساتھ عہد اوس کے اور پرہیزگاری کرے سو تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو تحقیق کہ وہ لوگ

یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا اولئک لا خلاق

کہ بدل کرتے ہین ساتھ عہد خدا کی اور قسمون اپنی کی قیمت کمتر کو وہ گروہ نہین نصیبا ہی

لهم فی الاخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیمة و

واسطی اونکی بیچ آخرت کی اور نہ کلام کریگا اونسی خدا اور نہ نظر کریگا طرف اونکی روز قیامت کو اور

لا یزکیهم ولهم عذاب الیم ۝ وان منهم لفریقا یلون السنتهم

نہ پاک کریگا اونکو اور واسطی اونکی عذاب دکہ دینے والا ہی اور تحقیق بعضی اونمین گروہ ہی کہ مروڑتی ہین زبانین اپنی

بالکتاب لتحسبوه من الکتاب وما هو من الکتاب ویقولون هو

ساتھ پڑھنی کتاب کی تاکہ شمار کرو تم اوسکو توریت سی ہی حال آنکہ نہین ہی وہ توریت سی اور کہتی ہین کہ وہ

من عند الله وما هو من عند الله ویقولون علی الله الکذب

نزدیک خدا سی ہی حال آنکہ نہین ہی وہ نزدیک خدا سی اور کہتی ہین وہ اوپر خدا کی دروغ کو

وهم یعلمون ۝ ما کان لبشر ان یؤتیه الله الکتاب والحکم و

حال آنکہ جانتی ہین کہ جھوٹ ہی نہین ہی لائق کسی بشر کی یہہ کہ دیوی اوسکو خدا کتاب اور فہم اور

النبوة ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون الله ولکن

پیغمبری پس کہی واسطی لوگون کی کہ ہو تم بندی واسطی میری سوای خدا کی اور لیکن

کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتاب

ہو تم کاملین علم و عمل مین بسبب اوس چیز کی کہ ہو تم کہ سکہلاتی ہو تم کتاب کو

الکتاب وبما کنتم تدرسون ۝ ولا یامرکم

کتاب کو اور بسبب اوس چیز کی کہ ہو تم کہ درس پڑھتی ہو تم اور نہ امر کریگا تمکو

ان تتخذوا الملائکة والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد

فرشتون کو اور پیغمبرون کو خدایان آیا امر کریگا تم کو ساتھ کفر کی بعد

اذ انتم مسلمون ۝

جبکہ ہو تم اسلام لانی والی

قولہ وقالت طائفة الخ منقول ہی کہ بارہ شخص نے خیبر اور عرینہ سی اتفاق کیا کہ اول روز دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین داخل ہوں از روی مکر وحیلہ کی اور آخر روز مین ظاہر کیا چاہتی کہ ہمنی اپنی کتاب مین تامل کیا بطلان تمہاری دین کا ہمپر روشن ہوا پیغمبر آخر الزمان کی کہ بیچ توریت کی ہین محمد مین موجود نہین ہین کہ شاید کہ بسبب اس حیلہ کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو تردد مین ڈالین اور کہین اسطرح سی کہ اہل کتاب اسطرح کذب اور دروغ کی کہین کی اور باوجود علم اور انصاف کی حق سی تجاوز کرین حق تعالی اونکی مکر سی خبر دیتا ہی وقالت طائفة من اهل الکتاب الخ قولہ ومن اهل الکتاب الخ مروی ہی کہ ایک شخص نے بارہ سو اوقیہ برابر طلا نزدیک عبد اللہ بن سلام کی امانت رکہا عبد اللہ نے تمام وہ طلا ساتھ اوسکی رد کیا اور صلا اوسمین خیانت نکی اور ایک اور نی ایک دینار نزدیک فنحاص بن آذورہ کی امانت رکہا اور اوسنے اوسمین خیانت کی اور منکر ہو گیا اللہ تعالی بیان حال دونو کا کرتا ہی ومن اهل الکتاب الخ قولہ سبیل الخ یعنی اعتقاد یہودیون کا یہہ تہا کہ جو شخص کہ توریت کو نجانی اور مذہب یہودی پر نہوا ہی ہی مال وہ لوٹا کہانا ہمارا دین مین حلال ہی قولہ المتقین یعنی رسول خدا

سی مروی ہی کہ جو شخص کہ تین خصلت اوسمین ہون منافق ہی اگرچہ نماز کرتا ہوا ور روزہ رکہتا ہو
ایک یہہ ہی کہ دروغ بولتا ہو دوسری خلف وعدہ کرتا ہو تیسری امانت مین خیانت کرتا ہو
اور فرمایا ہی اون حضرت نی کہ تاجر امین راست کو فردائی قیامت کو ساتھہ صدیقون اور
شہیدونکی محشور ہوگا اور جو شخص کہ ادائی امانت کرہی حق تعالی ساتھہ اوسکی حور العین کو
تزویج کرتا ہی قولہ الَّذِينَ الخ منقول ہی کلبی سی کہ ایک جماعت علمائی یہود سی سال
قحط مین نزدیک کعب کی آئی اور قدری گندم درخواست کیا اونہون نی کعب سی کہا
کہ حق اس مرد مین کہ دعوی نبوت کا کرتا ہی کیا کہتی ہو کہا اونہون نی کہ وہ پیغمبر خدا ہی
کعب اس سخن سی غضب ہوا اور کہا چاہتا تہا مین کہ بہت سا تمہین انعام کرون مین تمنی بسبب
اس سخن کی اپنی تئین محروم رکہا جاؤ تم یہان سی کہ ایک دینار نہ دونگا مین وی لوگ پشیمان
ہوئی کہنی اپنی سی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو مہلت دو کہ ہم جائین اور محمد کو دیکہین ہم
اور کتاب اپنی کو ملاحظہ کرین ہم اور اوصاف اونکی کو اپنی کتاب سی مقابلہ کرین ہم
مخالف ہین یا موافق ہی اوسنی کہا کہ بہت بہتر ہی پس نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی
آئی اور صفات اونکی کو مشاہدہ کیا ہر گاہ کہ نظر توریت مین کی صفات اونکی کو موافق پایا
اون صفتونکو کہ ضد اوسکی تہین بجائی اوسکی لکہین اور نزدیک کعب کی آئی اور کہا اونہون نی
کہ ہمنی غلطی کی تہی صفات پیغمبر آخر الزمان کہ توریت مین لکہی ہین مخالف اس شخص کی ہین کہ
دعوی نبوت کا کرتا ہی پس اون آیات کو تغییر دیا تہا اور ورق کعب کی کہ کعب اس حال سی
بہت خوشحال ہوا اور بہت سا انعام کیا حق تعالی نی اس آیہ کو اونکی حق مین ذکر کیا ہی کہ إِنَّ
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الخ قولہ قَلِيلًا منقول ہی کہ مراد ثمنا قلیلا سی چند صاع غلہ کی اور چند

چند درہم ہی کہ کعب نی رشوت سی لیا تہا اور نعت پیغمبر کو تحریف اور تغییر دی تہی اور سبب اس
افترا کی نزدیک عوام کی سوگند کہاتی تہی وہ منافقین کہ توریت مین لکہی ہین خلاف صفات
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی قولہ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنی واسطی اونکی عذاب دردناک ہی کہ
الم اوسکا ہرگز منقطع نہین ہوتا ہی اسواسطی کہ صفات محمد کو تغییر دیتی تہی توریت مین اور
قسم جہوٹی کہاتی تہی حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص کہ سوگند دروغ کہاتی واسطی مال مردم
خوری کی حق تعالی دوزخ اوپر اوسکی واجب کرتا ہی اور بہشت اوسپر حرام کرتا ہے
اور سوگند دروغ گہرونکو ویران کرتی ہی اور گہرونکو لوگون سی خالی کرتی ہی قولہ
مَا كَانَ لِبَشَرٍ الخ بعد از بیان تحریف توریت کی ذکر افترا نصارا کا کہ جو بیچ حق عیسی کی
کہتی تہی کہ دعوی خدائی کا کیا ہی اور امت کو طرف عبادت اپنی کی بلایا ہی پس حق تعالی
بسبب رد انکے کی فرماتا ہی مَا كَانَ لِبَشَرٍ الخ تکملہ شارح ہم در سپارہ سوم
أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ [illegible]
انکہر مین سی جو مشتبہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہ عبارت اولیاء ابوبکر و عمر و عثمان [illegible]
وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ
اور یاد کر جب کہ لیا خدا نی عہد پیغمبرون سے کہ البتہ جو کچھ کہ دون مین تم کو کتاب [illegible]
ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ
بعد اسکی آوی تمکو رسول [illegible]
قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ
کہا خدا نی آیا اقرار کیا تمنی اور لیا تمنی اوپر اسکی [illegible] کہا اونہون نی کہ اقرار کیا ہمنی کہا خدا

فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين ○ فمن تولى بعد ذلك
کہا پس گواہ رہو اور مین بھی ساتھ تمہارے گواہون سے ہون پس جو شخص کہ پھر جاوے بعد اسکے

فاولئك هم الفاسقون ○ افغير دين الله يبغون وله اسلم
پس یہ گروہ وہی فاسقون سے ہے آیا پس سواے دین خدا کے طلب کرتے ہین حالانکہ مطیع ہے اوسکا

من في السموات والارض طوعا وكرها واليه يرجعون ○ قل
جو کچھ کہ بیچ آسمانون اور زمین کے ہی از روی رغبت کے اور از روی اکراہ کے اور طرف اوسکی رجوع کیے جاوینگے کہہ تو

امنا بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم واسمعيل
ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہی اوپر ہمارے اور ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی اوپر ابراہیم اور اسمعیل

واسحاق ويعقوب والاسباط وما اوتي موسى وعيسى و
اور اسحاق اور یعقوب اور فرزندان اونکی کی اور وہ چیز کہ دی گئی ہی موسی اور عیسی کو اور

النبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له
پیغمبرون کو جانب پروردگار انکے سے نہین فرق کرتے ہم درمیان ایک کی اونمین سے اور ہم واسطے اوس کے

مسلمون ○ ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو
فرمان بردار ہین اور جو شخص کہ طلب کرے سواے اسلام کے کوئی دین پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سے اور وہ

في الاخرة من الخاسرين ○ كيف يهدي الله قوما كفروا بعد ايمانهم
بیچ آخرت کی بیچ زیان کارون سے ہی کس طرح سے ہدایت کرے خدا اوس قوم کو کہ کافر ہوئے بعد ایمان اپنی کی

وشهدوا ان الرسول حق وجاءهم البينات والله لا يهدي
اور گواہی دی اونہون نے ہر آئینہ کہ رسول حق ہی اور آئین اونکو نشانیان روشن اور خدا نہین ہدایت کرتا

القوم الظالمين ○ اولئك جزاؤهم ان عليهم لعنة
قوم ستمکارون کو وہ گروہ جزا اونکی یہ ہی کہ اوپر اونکی لعنت

الله والملائكة والناس اجمعين ○ خالدين فيها لا يخفف
خدا کی اور فرشتون کی اور آدمیون کی سب کے درحالیکہ ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکی نہ ہلکا کیا جاویگا

عنهم العذاب ولا هم ينظرون ○ الا الذين تابوا من بعد ذلك
اونسی عذاب اور نہ وہ مہلت دیے جاوینگے مگر وہ لوگ کہ توبہ کی اونہون نے بعد اسکے

واصلحوا فان الله غفور رحيم ○ ان الذين كفروا بعد ايمانهم
اور اصلاح کی پس تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہی ہر آئینہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے بعد ایمان لانے کے

ثم ازدادوا كفرا لن تقبل توبتهم واولئك هم الضالون ○ ان
پھر زیادہ کیا اونہون نے کفر کو ہرگز نہ قبول کی جاویگی توبہ اونکی اور یہ گروہ وہی گمراہ ہین ہر آئینہ

الذين كفروا وماتوا وهم كفار فلن يقبل من احدهم ملء
وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور مر گئے درحالیکہ وہ کافر تھے پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا ایک کا اونمین سے بھرنا

الارض ذهبا ولو افتدى به اولئك لهم عذاب اليم وما لهم من ناصرين ○ ع
زمین کو سونے سے اگرچہ وہ فدیہ دیوے ساتھ اوسکی یہ گروہ واسطے اونکی عذاب دردناک ہے اور نہین واسطے اونکے کوئی مددگار

قوله ولتنصرنه یعنی یاری کرو اوسکی ساتھ نفس کی اور مال کی اور اظہار
مدائح اور اوصاف اوسکی کی کہ جو بیچ کتب سابق کی مذکور ہین جناب امیر المومنین صلوٰۃ
علیہ سے مروی ہی کہ حق تعالی نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا ہی مگر یہ کہ عہد لیا ہی کہ ساتھ محمد
اور آل اوسکی کی ایمان لاوی اور قوم اپنی کو ساتھ ایمان لانی اون حضرت کے حکم کری

قولہ افغیر دین اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ہر کاہ اہل کتاب نے باہم مخاصمہ کیا
درباب اولیت ابراہیم کی اور ہر فرقہ نزدیک رسالت کی لیکئی اور ہر ایک یہودی و
نصاری نے کہا کہ ابراہیم ساتھ ہمارے اولے ہیں اون حضرت نے فرمایا کہ یہود و نصاری ان
ابراہیم سے خالی ہیں پھر واسطے اسکے یہہ لوگ غضبناک ہوئے اور کہا کہ واللہ ہم راضی
نہیں ہیں ساتھ حکومت تیری کے اور دین تیرے کو اختیار نکرینگے لہذا حق تعالی اونکی رد
میں فرماتا ہے اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ الخ قولہ طوعا مراد طوعا سے رغبت ہے بسبب نظر
کرنے دلائل کی اور حدیث میں مثل مومنان حقیقی کی اور مراد کرہا سے نفرت اور
کراہت ہے مثل منافقون کی کہ بجہت ضرب شمشیر اہل اسلام کی اظہار اسلام کرتے ہیں اور یا
مراد طوعا سے اختیار ہے یعنی بعضی باختیار خود اسلام لائے ہیں مانند ملائکہ کی اور
مومنین کی اور مراد کرہا سے وہ کافر ہیں کہ جسوقت مسخ ہوتے ہیں اور کوئی جائے گریز
نہیں پاتے ہیں اوسوقت ایمان لاتے ہیں اور قتادہ نے کہا ہے کہ جو برضا و رغبت
ایمان لاتے ہیں مومن ہیں کہ باختیار خود ایمان لائے ہیں اوسوقت میں کہ ایمان نفع
دیتا تھا اونکو اور وہ لوگ کہ باکراہ ایمان لاتے ہیں وہ کافر ہیں کہ بوقت مرگ ہر کاہ معاینہ
عذاب کیا ایمان لائے اور کچھ فایدہ نہ دیا اونکو قولہ قوما اکثر تفاسیر میں آیا ہے کہ یہہ بارہ
شخص تھے کہ بعد اظہار اسلام کی اور قبول شرائط ایمانکی روبرتافتہ دار الکفر میں داخل
ہوئے مانند طعمہ بن ابیرق کی اور حارث بن سوید کی اور مقیس بن ضبابہ اور امثال اونکے
قولہ اِلَّا الَّذِيْنَ منقول ہے کہ برادر حارث بن سوید نے ان آیتونکو بوسطہ ایک امین
نزدیک حارث کے بھیجا بعد از ملاحظہ حارث نے توبہ کی اور متوجہ مدینہ ہوا اور بوقت رجوع

رجوع طرف مدینہ کی انہین آیتونکو اور گیارہ شخص دوسرے کی تلاوت کی اونہونے
توبہ سے انکار کیا لہذا حق تعالی نے اونکی خبر اس آیہ میں دی ہے کہ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
الخ قولہ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ یعنی قبول نہوگی توبہ اونکی نزدیک
دیکھنے بلا اور عذاب کی قولہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الخ یعنی وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے
ہیں بعد ایمان لانے کی بعد اسکی زیادتی کی اونہون نے کفر پر یعنی ثبات قدم اور
اصرار کیا کفر پر اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ نازل ہوئی ہے بیچ حق اون لوگونکی کہ
جو مرتد ہوگئے اور لاحق ہوئے مکہ میں اور زیادتی اونکی کفر میں یہہ تھی کہ وہ کہتے تھے
کہ ہم مکہ میں رہینگے اور شک کرنے والے ہونگے اونکی نبوت میں قولہ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ منقول ہے کہ روز
قیامت میں کافر کو حاضر کرینگے اور اوس سے کہینگے کہ اگر تیرے پاس نقد ہوتی زمین کی طلا
ہوتا اپنی تئین اوس سے خرید کرتا تو بازجواب دیگا کہ ہاں لوگ کہینگے [illegible] دنیا میں [illegible]

الجزء الرابع

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو تا اینکہ صرف کرو تم اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو تم اور جو چیز کہ صرف کرتے ہو تم کے
شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ○ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْ
چیز سے پس تحقیق اللہ ساتھ اوسکے دانا ہے تمام کھانے تھے حلال واسطے بنی
اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ
اسرائیل کے مگر وہ چیز کہ حرام کی تھی یعقوب نے اوپر نفس اپنی کی آگے اس سے کہ نازل کی جاوے
التَّوْرٰىةُ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
توریت کہو اے محمد پس لاؤ تم توریت کو پس پڑھو تم اگر ہو تم راست گو

فمن افترى على الله الكذب من بعد ذلك فاولئك هم

الظالمون ○ قل صدق الله فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا

وما كان من المشركين ○ ان اول بيت وضع للناس

للذي ببكة مباركا وهدى للعالمين ○ فيه آيات

بينات مقام ابراهيم ومن دخله كان آمنا ولله على

الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ومن كفر

فان الله غني عن العالمين ○ قل يا اهل الكتاب لم

تكفرون بآيات الله والله شهيد على ما تعملون ○ قل

يا اهل الكتاب لم تصدون عن سبيل الله من آمن

تبغونها عوجا وانتم شهداء وما الله بغافل عما

تعملون ○ يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا فريقا من

الذين اوتوا الكتاب يردوكم بعد ايمانكم كافرين ○

وكيف تكفرون وانتم تتلى عليكم آيات الله وفيكم

رسوله ومن يعتصم بالله فقد هدي الى صراط مستقيم ○

فائدہ لن تنالوا البر الخ منقول ہی کہ امام حسن ابن علی صلوات اللہ علیہ قند اور شکر

کو تصدق فرماتی تہی باعث اسکا استفسار کیا فرمایا کہ مین ان دونو چیزونکو دوست

رکہتا ہون اور حق تعالی فرماتا ہی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

اور اس آیہ مین دو احتمال ہین ایک یہہ ہی کہ زکوۃ واجبہ مراد ہی جطرحسی کہ قول ابن

عباس کا ہی پس مراد یہہ ہی کہ مال زبون کو واسطی زکوۃ مال جیّد کی نہ دین مثل لو

عیب دار کی واسطی زکوۃ کو بعوض ان صحیح کی اور یہہ سب فقہا متفق ہین کہ یہہ جائز نہین ہی

اور اگر مراد صدقہ سنتی ہی پس معنی اسکی یہہ ہین کہ کمال بہتری یہہ ہی کہ دوست ترین

مالون اپنی کا صدقہ دی مین قولہ مما تحبون یعنی اوس مال سی کہ دوست رکہتی ہو

تمر اور پنیر فقرا کی تصدق کر دیا بدن کو قوت اوسکی کو وقف محبت الٰہی کر دیا جان کو اوسکو
راہ خدا مین نثار کرو آبو طلحہ انصاری نی ہر گاہ یہہ آیہ سنا نزدیک جناب رسالت
کی آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ ایک باغ رکہتا ہون کہ کوئی چیز اوس سی نزدیک میرے
دوست تر نہین ہی جسجگہہ کہ خدا حکم کری صرف مین لائیے حضرت نی درمیان اقربا اوسکے
کی قسمت کیا اور زید بن حارث نی کہا کہ ایک گہوڑا رکہتا ہون مین کہ اوس سی کوئی
دوست تر میری مال مین نہین ہی اوسکو صرف راہ خدا مین کیجیے حضرت نی وہ گہوڑا اسامہ
بن زید کو بخشا قولہ كُلُّ الطَّعَامِ الخ مروی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ
مین ملت ابراہیم خلیل اللہ پر ہون یہودیون نی کہا کہ کسطرحسی تم کہتی ہو حال آنکہ گوشت شتر اور
شیر اونکا کہاتی ہو باوجود اسکی کہ اوپر ابراہیم کی حرام تہی یہہ دونو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ دروغ کہتے ہو تم اسواسطی کہ شرع ابراہیم مین یہہ دونو حلال تہی اونہون نی
کہا کہ اسطرحسی نہین ہی بلکہ جو چیز کہ آج ہمپر حرام ہی اوسوقت بہی حرام تہی حق تعالی نی بجہت
تصدیق پیغمبر اپنی کی اور تکذیب کرنی یہودیون کی یہہ آیت نازل کی كُلُّ الطَّعَامِ
كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ الخ قولہ مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ منقول ہی کہ یعقوب کو ہر گاہ کہ مرض
عرق النسا لاحق ہوا نذر کیا کہ ہر گاہ خدا مجھکو شفا دی جو کہانا اور پینا کہ دوست تر ہو
اپنا اوپر حرام کرون حق تعالی نی اونکو شفا دی اوسوقت انہون نی گوشت شتر اور
شیر کو کہ سب کہانی اور پینی مین دوست تر رکہتی تہی اپنی اوپر حرام کیا واسطی وفا
کرنی نذر کی یہودیون نی نہ مانا اور کہا توریت مین اونکی حرمت کا حکم ہی حق تعالی نی
فرمایا کہ اسطرحسی نہین ہی بلکہ یعقوب نی اوسکو بسبب نذر کی اوپر اپنی حرام کیا ہی قبل اسکی کہ

نازل کی جاوی توریت قولہ ذٰلِكَ الخ یعنی پس جو شخص کہ افترا کری اور باندہی اوپر
خدا کی جہوٹ کو یعنی حرام کرنی اوس چیز کی کہ دعوی کرتی ہین پس ازاں کی کہ ظاہر ہوا کہ یہہ تحریم
یعقوب کی جانب سی تہی نہ جانب علام الغیوب کی پس یہہ افترا کرنی والی ستمگارون سی
ہین کہہ تو اے محمد راست کہا خدا نی کہ تحریم جانب یعقوب سی تہی پس پیروی کرو ملت
ابراہیم کی قولہ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا الخ مراد اوس سی وہ گہر ہی کہ بیچ مکہ کی ہی اور
واضع اوسکا حق تعالی ہی اور مروی ہی کہ کعبہ اول خانہ ہی کہ آدم علیہ السلام نی بنایا
کہ طوفان نوح سی خراب ہوا تہا اور بعد اسکی ابراہیم علیہ السلام نی بنا کیا اور روایت
صحیحہ مین آیا ہی کہ قبل آدم کی اوس موضع مین ایک گہر تہا کہ اوسکو بیت الضراح کہتی
اور ملائکہ طواف اوسکا کرتی تہی اور ہر گاہ آدم زمین پر آئی حکم ہوا کہ حج کر اور طواف
اوسکا کرو اور تا زمان طوفان مین اوسکو آسمان پر لیگئی اور ملائکہ آسمان پر اوسکا طواف
کرتی ہین اور مجاہد اور قتادہ اور سدی کی روایت ہی کہ معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ اول
بقعہ زمین سی کہ روی آب پر وضع کیا ہی کعبہ تہا حق تعالی نی اوسکو کف سفید سی پیدا
کیا ہی بعد اسکی دو ہزار سال ملائکہ کو حکم کیا کہ زمین کو اوسکی نیچی سی کہینچکر اطراف عالم
مین پہیلا و مکہ اور بکہ دو نام ہین واسطی بلد الحرام کی اور بعضون نی کہا ہی کہ مکہ شہر کا
نام ہی اور بکہ موضع مسجد کا نام ہی اور معنی بکہ کی مزاحمت کی ہین واسطی ازدحام لوگون کی
بیچ اوسکی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ لیا گیا ہی قول عرب سی بَكَّتْ أَعْنَاقَ
الجبابرہ یعنی تَدُقُّهَا یعنی توڑ ڈالتا ہی گردنین جابرون کی وقتی کہ قصد کرتی ہین اوس خانہ کا
قولہ مُبَارَكًا درحالیکہ گہر کثیر الخیر اور کثیر المنفعت ہی اوس شخص کو کہ حج و عمرہ اوسکا بجا لاوی

اور روایت مین آیا ہی کہ جو شخص کہ اوسمین کری لاکہہ حسنی لکہی جاتی ہین اور ایک
دینار تصدق دینا برابر لاکہہ دینار کی ہی اور رکہنہ مین اور دیکہنا طرف خانہ کعبہ کی برابر
کرنا ہی ساتہہ عبادت اول دنیا سی آخر دنیا تک اور تمام گناہ طواف کرنی والی کی
بخشی جاتی ہین قوله تعالی آیَاتٌ بَيِّنَاتٌ الخ یعنی اوس خانہ مبارک مین نشانہای روشن
مین واسطی معلوم ہونی شرف و بزرگواری اوسکی کی از انجملہ ایک یہہ ہی کہ کوئی مرغ
بالا سی اوسکی سی پرواز نہین کرتا ہی بلکہ نزدیک پہنچتا ہی اوسکی بطرف دیگر متوجہ ہوتا ہی
اور جانوران درندہ کہ حرم کعبہ مین رہتی ہین کسی حیوان کو ضرر نہین پہنچاتی ہین اور جو شخص
قصد گرانی خانہ کعبہ کا کرتا ہی ہلاک ہوتا ہی مانند اصحاب فیل وغیرہ کی اور مرغان و
اوس موضع مین لوگونسی نہین بہاگتی ہین اور مردمان بیمار بشرف صحت مشرف ہوتی ہین
اور حاجیان فقیر غنی ہوتی ہین اور فراخ روزی ہوتی ہین اور کوئی پرندہ وہان
فضلہ نہین ڈالتا ہی اور جو شخص کہ خانہ کعبہ کو نظر کرتا ہی چشم اوسکی اشکبار ہوتی ہی اور
ہر روز ستر ہزار فرشتی اوسمین داخل ہوتی ہین روز قیامت تک کہ کوئی اونمین سی بار
دیگر داخل نہونگی اور اولیاء اللہ ہر شب اطراف خانہ کعبہ مین حاضر ہوتی ہین اور حاجیان
طواف کرتی ہین قوله تعالی مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ موضع ستادن ابراہیم کو مقام ابراہیم کہتی
ہین اور وہ ایک پتہر ہی کہ اثر قدم اون حضرت کا اوسپر ہی اور یہہ آیت مشتمل تین
نشانیونپر ہی اول دہنسنا قدم ابراہیم کا اوس پتہر مین کعبین تک دوسری باقی رہنا
اوس نشان کا مدتہای طویل مین تیسری محفوظ رہنا اوس پتہر کا دشمنون سی اور یہہ اثر
قدم اون حضرت کا بیچ اوس وقت کی ہوا تہا کہ بنای کعبہ کو بلند کرتی تہی اور ایک پتہر

پتہر پر قدم اپنی کی رکہہ کر بلند ہوکر کرتی تہی اور اوسوقت دونو قدم اونکی اوسمین فرو گئی
تہی ابو حمزہ ثمالی نی روایت کیا ہی کہ علی ابن الحسین زین العابدین صلوات اللہ علیہما نی
فرمایا ہی کہ ای ابو حمزہ جان تو کہ بہترین بقعہ عالم مین درمیان رکن یمانی اور مقام
ابراہیم کی ہی اگر کوئی مرد عمر دراز پاوی مثل عمر نوح کی کہ پچاس کم ہزار برس کی تہی
اور اس مدت مین دنکو روزہ رکہی اور شبکو بخضوع و خشوع کہڑی ہو کر اس مکان
شریف مین عبادت کری اور مر جاوی بی محبت ہماری کچہہ نفع اوسکو نہ دیگی عبادت
اور یہہ مقام ابراہیم عطف بیان ہی آیات بینات سی اور درست ہی بیان کرنا جماعت
کا ساتہہ واحد کی اسواسطی کہ فقط مقام ابراہیم بمنزلہ نشانہای کثیرہ کی ہی قوله تعالی
آمِنًا یعنی موضع امنیت ہی قتل و غارت سی یعنی جو گنہگار کہ پناہ اوس حرم مین لاوی اگر
حرم مین ہو حرام ہی کہ دست تعرض ساتہہ اوسکی دراز کری جب تک کہ وہان رہی
اور نقل کیا ہی لوگون نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ جو شخص کہ داخل حرم ہو واسطی ادای حج
اور عمرہ کی پناہ مین ہوتا ہی عقوبت گناہونکی کہ قبل از حج کئی ہون بلکہ بخشا جاتا
تمام گناہونسی ابو جعفر علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص کہ حرم مین آوی اور
اعتقاد رکہتا ہو تمام اون چیزون کا کہ حق تعالی نی اوسپر واجب کی ہین امن مین ہوتا
ہی آخرت مین عذاب دوزخ سی اور وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا عطف بیان ہی
واسطی آیات کی اگرچہ یہہ جملہ ابتدائیہ یا شرطیہ ہی از حیثیت معنی کی ہوا عطف کو دلالت
کرتا ہی ورنہ یہہ بیت فی اصل ہونی والی اسکی کی پس گویا تقدیر یون ہی کہ بیچ اسکی آیات
بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَأَمْنُ دَاخِلِهِ اور یہہ دونو نشانیان معنی جمع ہین جا

ہی یہہ کہ ذکر کی جاوین یہہ دونو آیتین اور ترک کی جاوین غیران دونوکی پس گویا
کیون کہا گیا ہی کہ بیچ اوسکی آیات بینات مین ایک مقام ابراہیم ہی اور دوسری
ومن دخلہ کان آمنا کا ذکر نہین سواھما یعنی اور بہت مین سوا ان دونوکی قولہ سبیلا
یعنی جو شخص کہ توانائی رکہی طرف اوس گہر کی جانی کی اور وہ کیا ہی کہ صحت بدن کے
اور ہونا زاد و راحلہ کا اور نفقہ واجب النفقہ کا اور پناہ مین ہونا دشمن سی اور حدیث
مین آیا ہی کہ جو شخص واجب الحج ہو اور حج نکری ساتہہ یہود اور نصاری کی محشور ہوگا
قولہ ومن کفر فان اللہ غنی الخ ترک حج کو نسبت کفر کرنا واسطی تاکید کی ہی اور مبالغہ ہی
اوپر وجوب حج کی اور اشارہ اسکا ہی کہ ترک اوسکا بزرگترین گناہون سی ہی اور موجب
شدت عذاب ربانی اور غضب سبحانی کا ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ
حدیث کہ روایت کیا اوسکو محمد بن فضیل نی امام موسی کاظم علیہ السلام سی کہ
اون حضرت نی ذیل تفسیر آیہ قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا مین فرمایا ہی کہ
زیانکارترین لوگون کی عمل مین وہ ہین کہ حج اسلام کو تاخیر مین ڈالتی ہین اور
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ مراد ساتہہ قول حق تعالی کی ونحشر
ہم یوم القیمہ اعمی یعنی حشر کرینگی ہم اونکو روز قیامت کی کور کرکہ اوپر حج واجب
اور ادا نکرین حق تعالی روز قیامت مین اونکو نابینا محشور کریگا حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ نماز پنجگانہ ادا کرو اور روزہ ماہ رمضان رکہو
اور ادائی زکوۃ کرو اور حج خانہ خدا بجالاؤ تا بہشت پروردگار اپنی مین داخل ہو
قولہ یا ایہا الذین آمنوا منقول ہی کہ شاس بن قیس ایک مرد پیر یہودی

یہودی تہا کہ نہایت سنگدل اور شدید الکفر والعناد اور کینہ ور اور حاسد اوپر
اور بدگو مسلمانون کا تہا ایک روز مجمع اوس اور خزرج مین آیا دیکہا کہ یہہ طائفی
ہوتی از روی محبت اور کمال دوستی کی بایکدیگر بیٹہی ہین اور ایام جاہلیت مین
ہمیشہ درمیان انکی جنگ وجدال ہوتا تہا ہر گاہ مسلمان ہوئی وہ خصومت بیگانگی
مبدل ہوئی اور جس وقت کہ شاس نی اتحاد اور دوستی انکی دیکہی آتش حسد کی
بر کینہ اوسکی مین روشن ہوئی ایک شخص سی کہا اوسنی کہ درمیان جوانان اوس
اور خزرج کی بیٹہہ تو اور جنگہای سابق کو یاد دلا تو اور ایک قصیدہ کہ مذمت
قوم خزرج مین کہا تہا دیا اوسکو اور کہا کہ اسکو پڑہ تو اوسنی بموجب کہنی کی
عمل کیا قوم خزرج نی بعد سننی اوس قصیدہ کی زبان ساتہہ ہجو اوسیونکی دراز کی
قوم اوس نے تحمل نکیا اور دشنام دینی لگی آخر کار نوبت بکارزار پہنچی جبرئیل
ان آیتو کو لیکر نازل ہوئی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی معرکہ اونکی مین آنکر
فرمایا کہ باوجود اس بات کی کہ مین تمہاری درمیان ہون داعیہ رسم کفر نہین چہوڑتی
ہو تم سنو کہ خدا نی کیا فرمایا ہی بعد اسکی حضرت نی ان آیتو کو تلاوت کیا اونہون
نی استغفار کیا اور ہتہیار پہینک دئی اور اشک ریزان بایکدیگر معانقہ کیا
اور جانا اونہون نی کہ فرمان برداری یہود کی کفر ہی قولہ کافرین یعنی اگر
متابعت شاس اور تابعین اوسکی کی کروگی تمکو وہ پہیر کرینگی

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا و

ای گروہ کہ ایمان لائی ہو ڈرو خدا کو حق ڈرنی اوسکی کا اور نہ مرو تم مگر

أنتم مسلمون ○ واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا

درحالیکہ ہو تم مسلمان اور چنگل مارو تم ساتھ رسن خدا کی درحالیکہ سب جمع ہو اور نہ پراگندہ ہوجیو اور یاد کرو تم

نعمت الله عليكم إذ كنتم أعداء فألف بين قلوبكم فأصبحتم

نعمت خدا کو اوپر تمہارے جب تھے تم دشمنان مانند جاہلیت میں پس الفت دی میان دلون تمہارے پس ہو گئے تم

بنعمته إخوانا وكنتم على شفا حفرة من النار فأنقذكم منها

سبب نعمت اوسکی کے برادران اور تھے تم کنارہ گڑھے کی آتش دوزخ سے پس نجات دی تمکو اوس سے

كذلك يبين الله لكم آياته لعلكم تهتدون ○ ولتكن منكم

اسطرحسے بیان کرتا ہے خدا واسطے تمہارے آیتین اپنی کو شاید کہ تم ہدایت پاؤ تم اور چاہیے کہ ہووے

أمة يدعون إلى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن

ایک گروہ کہ بلاوین وہ طرف بہتری کی اور امر کرین وہ ساتھہ نیکی کے اور باز رکھین وہ

المنكر وأولئك هم المفلحون ○ ولا تكونوا كالذين تفرقوا

فعل ناشائستہ سے اور یہہ وہ گروہ رستگاران ہین اور نہ ہو تم مانند اون لوگون کی کہ متفرق ہوئی

واختلفوا من بعد ما جاءهم البينات وأولئك لهم

اور خلاف کیا اونہون نے بعد اوس چیز کی آئین اونکو حجتہای روشن اور وہ گروہ ہین کہ واسطے اونکی

عذاب عظيم ○ يوم تبيض وجوه وتسود وجوه فأما الذين

عذاب بزرگ ہے بیچ اوس دن کی کہ سفید ہونگی بہت رو اور سیاہ ہونگی رو پس لیکن وہ لوگ

اسودت وجوههم أكفرتم بعد إيمانكم فذوقوا العذاب

کہ سیاہ ہوئی ہین مونہہ اونکی درشتی کہین گی کہ آیا کافر ہوئی تم بعد ایمان لانی اپنی کے پس چکھو تم عذاب

العذاب بما كنتم تكفرون ○ وأما الذين ابيضت

عذاب کو بسبب اوس چیز کی کہ تھے تم کہ کافر ہوتے تھے اور لیکن وہ لوگ کہ سفید ہوئے

وجوههم ففي رحمة الله هم فيها خالدون ○ تلك

مونہہ اونکی پس بیچ رحمت خدا کی ہین کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہین گے یہہ

آيات الله نتلوها عليك بالحق وما الله يريد ظلما للعالمين

آیات خدا ہین کہ تلاوت کرتے ہین ہم اوپر تیری ساتھہ حق کی اور نہین چاہتا خدا ارادہ کرے ظلم کا واسطے عالمیان

ع ولله ما في السماوات وما في الأرض وإلى الله ترجع الأمور ○

اور واسطے خدا کی وہ چیز کہ جو بیچ آسمانون کی ہے اور وہ چیز کہ جو بیچ زمین کی ہے اور طرف خدا کی پھر جاتی ہین سب امور

قولہ یا ایہا الذین یعنی اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو قوم اوس اور خزرج
وغیرہ سے ڈرو تم خدا سے جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے مثل بجالانے واجبات کی اور باز رہنے
محرمات کی ابی عبد اللہ صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ فرمانبرداری
خدا کی کرو اور کسی وجہ سے عصیان اوسکا نکرو اور شکر گذاری اوسکی مین مشغول رہو اور
پیوستہ ذکر اوسکا کرو اور کسی وقت مین اوس سے غافل نہو قولہ بحبل اللہ جمیعا
ولا تفرقوا مراد حبل اللہ سے متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ ہے سب
مین آون حضرت سے منقول ہے کہ وقت رحلت فرمایا اے مردمان مین تم مین سے جاتا
ہون اور درمیان تمہارے دو حبل متین چھوڑے جاتا ہون اگر دست آویز ساتھہ ان
دونون کی کروگے ہرگز گمراہ نہوگے اور ایک اون دونون مین سے بزرگتر ہے کہ وہ کتاب
خدا ہے اور دوسری اہلبیت میری اور ہرگز یہہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہونگی

تک کہ نزدیک مجھ سی حوض کوثر پر پہنچین اور ظل بن ابان نی امام جعفر صادق صلوات
علیہ سی روایت کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ ہم حبل متین ہین کہ حق تعالی نے
کلام مجید مین فرمایا ہی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی چنگل مارو
تم سب ساتہہ رسن خدا کی اور نہ پراگندہ ہو تم طریق حق سی بسبب اختلاف کی درمیان
اپنی مثل اہل کتاب کی مروی ہی کہ گیا وہ مسجد مین نزدیک حضرت امیر المومنین صلوات
اللہ علیہ کی راس الجالوت کہ سردار احبار اور مہتر یہود سی تہا اور جاثلیق کہ پیشوا
ترسایان کا تہا ان دونو کو نزدیک اون حضرت کی لائی وہ حضرت متوجہ طرف
راس الجالوت کی ہوئی اور فرمایا کہ وای تجہہ کہ جانتا ہی تو کہ ہو دے بعد موسی کے
چند فریق ہوئی اوسنی عرض کیا کہ مین کتاب مین دیکہکر کہونگا حضرت نی فرمایا کہ
لعنت ہو تجہپر اوسو طی کہ تو امامت اپنی قوم کی کرتا ہی ہر گاہ کہ مسئلہ حلال یا حرام تجہسی
پوچہین اوس ہنگام مین تو کہیگا کہ مین کتاب دیکہکر کہونگا اگر وہ کتاب جل جاوی یا
اوسکو پارہ کر ڈالین اوسوقت کیا کریگا تو بعد اسکی طرف جاثلیق کی نگاہ کی اور کہا
کہ ترسایان چند فریق ہوئی کہا پنچاس فریق ہوئی حضرت نی فرمایا کہ تو دروغ کہتا ہے
قسم بخدا کہ مین توریت کو جانتا ہون مین اور انجیل کو جانتا ہون مین بہتر تجہسی امت موسی کے
اکہتر فریق ہوئی ستر اون مین سی ہالک ہین اور ایک ناجی اور یہہ وہ گروہ ہین
کہ حق تعالی نی فرمایا ہی وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ یعنی بعضی قوم موسی
سی وہ امت ہی کہ ہدایت پائی ہی ساتہہ حق کی اور امت عیسی کے بہتر فریق ہوئی
ایک اون مین رستگاری اور باقی ہالک اور یہہ وہ جماعت مین کہ حق تعالی نی ان کے

اگلی حق مین فرمایا تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ دیکہتا ہی تو چشمہا
اونکی کو کہ جاری ہوتی اشک اوس چیز سی کہ پہچانا ہی اونہون نی حق کو اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ تہتر فریق ہوئی ایک ناجی اور باقی ہالک اور وہ فرقہ ناجی وہ
ہین کہ حق تعالی نے انکی شان مین فرمایا ہی وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ
یعنی پس از ہماری ایک امت ہین کہ ہدایت پائی اونہون نی ساتہہ حق کی اور ساتہہ
اوسیکی عدل کرتی ہین اور بعد اوسکی اون حضرت نی کہا کہ یہہ گروہ شیعہ ہماری ہین
اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ حق ساتہہ علی کی ہی اور علی ساتہہ حق کی
اور حق علی کی ساتہہ دور کرتا ہی پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ حق ساتہہ شیعہ
کی ہی اور سوائی انکی باطل ہی اور بہی اون حضرت نی فرمایا ہی قریب ہی کہ امت
میری تہتر گروہ ہوجاوین کہ ایک فرقہ اونمین سی رستگار ہی اور باقی ہالک لوگون
نی عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ فرقہ ناجی کون ہین حضرت نی فرمایا کہ وہ اہلبیت
میری اور پیروان اونکی ہین اور بعد اسکی فرمایا کہ مثل اہلبیت میری کی مثل کشتی نوح
کی ہی جو کوئی کہ سوار ہوا نجات پائی غرق و ہلاکت سی اور جس شخص نی کہ تخلف
اوس سی کیا غرق و ہلاک ہوا فافشدہ تامۃ مصنف مدارک بنابر پاس وا
ارشاد کرنی خلیفہ ثانی ذیل تفسیر اس آیت مین سطر حسی تحریر کرتا ہی کہ معنی وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللّٰهِ تَمَسَّكُوا بِالْقُرْآنِ کی مین یعنی دست اویز کرو تم ساتہہ قرآن کی
کہ ظاہر قول نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کو حجت لایا ہی کہ الْقُرْآنُ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِينُ
یعنی قرآن رسن خدا کی ہی مستحکم لیکن مقتضا سی اسکی کہ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیهِ

یعنی باسن ترشح کرتا ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی جو کچھ بطون اسکی مین ہی وہ
ظاہر ہوتا ہی اور کو وجہ پاسداری ارشاد خلیفہ ثانی کی نہ کر قول پیغمبر کی یہہ ہی جسطرح
کہ قرآنکو جناب نبی نی حبل المتین کہا ہی اسیطرح سی اہلبیت کو بہی حبل المتین کہا ہی پس
قول نبی تخصیص احدہما کو مقتضی نہین ہی خصوصا بلحاظ اسکی کہ فریقین مین ثابت ہی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی قریب رحلت کی فرمایا کہ مین تمہاری درمیان مین
چہوڑتا ہون دو ثقل کو اگر دست آویز کرو تم ساتھہ اوسکی گمراہ نہو گی تم بعد میری
ایک کتاب خدا ہی اور دوسری اہلبیت میری اور یہہ دونو جدا نہونگی تا وقتیکہ
پہنچین نزدیک میری حوض کوثر پر پس اس مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ فقط قرآن کو
حبل المتین کہنا ساتھہ قول نبی کی درست نہین ہی الحال سند فقط حبل المتین کہنی
کلام اللہ کی سوائی حسبنا کتاب اللہ کی اور کوئی چیز نہین ہوسکتی اور علاوہ اوسکی
تفسیر صاحب مدارک ثابت ہوتا ہی اسوسطی کہ راضی ہونا کفر پر کفر ہی اور جو شخص کہ
تکذیب پیغمبر کی کری یقینا کافر ہی پس قول خلیفہ ثانی کا حسبنا کتاب اللہ یقینا تکذیب
قول نبی کی ہی کہ یہہ دونو جدا نہونگی تا وقتیکہ وارد ہونگی نزدیک میری اوپر حوض
کوثر کی پس مصنف مدارک کا راضی ہونا قول حسبنا کتاب اللہ کو اور پیروی کرنا
اس قول کا کفر ہوا بلکہ جو اہل اسلام کہ راضی اس قول پر ہو کافر ہی اور طرفہ تر یہہ ہی
کہ درباب خلافت خلیفہ اول کی اہل سنت وجماعت لا تجتمع امتی علی الضلالۃ
کو باوجود مخالفت ہونی امامیہ کی کہ وہ قائل مین کہ اوس وقت مین اجماع اہلسنت کا حاصل نہوا تہا
دست آویز اپنا کرتی مین اور جس امر مین کہ یقینا اجماع اہلسنت کا حاصل ہوا ہوا اوسکو ہیلا

اوسکو سمع قبول سی نہین سنتی ہین مثل عدم انفکاک کتاب اللہ کی اہلبیت سی کہ فریقین مین
ثابت ہی اور جسطرح سی تخلف حضرت جیش اسامہ سی اور ملعونیت متخلف جیش اسامہ
قول نبی سی فریقین مین ثابت ہی اور جسطرح سی معزول کرنا خلیفہ اول کا پہنچانے
احکام سورہ برات کو اور مشغول ہونا اس امر کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کا
از حکم ربانی فریقین مین ثابت ہی اور ازین قبیل اور امور ہین کہ ذکر انکا باعث
طول کا ہی اور اگر کوئی کہی کہ کس دلیل اور برہان سی معلوم ہوتا ہی کہ فرقہ ناجی
شیعہ امامیہ ہین اور سوائی انکی سب ہالک ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ ہر گاہ ثابت ہی
کہ مذہب شیعہ اثنا عشری مذہب اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور کتب شیعہ مین
عصمت اہلبیت کی بدلائل قاطعہ اور براہین باہرہ سی ثابت ہی پس معلوم ہوا کہ انکی
مذہب مین خطا نہین ہی اسوسطی کہ مذہب انکا مذہب معصوم کا ہی کہ جو خطا اور
زلل سی مبرا ہین انشاء اللہ العزیز دلائل عصمت انبیاء اور ائمہ اہلبیت مقام مناسب مین
ذکر کیا جائیگا تا فایدہ اسکا تمام اور نفع اسکا عام ہو اور اگر کوئی کہی کہ متمسک ہر دو
اہل سنت و دونو کا معصوم ہی پس کس جہہ سی امامیہ ناجی ہوئی اور اہلسنت ہالک ہوئی
رہا یہ کہ مصداق معصوم کا کون ہی اہل سنت وجماعت اجماع کو کہتی ہین اور شیعہ اہلبیت
نبی کو کہتی مین پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اولا یقین ہونی اجماع کا نہایت مشکل ہی
بلکہ محال ہی اسوسطی کہ اطلاع بہم پہنچانا اقوال تمام علمائی اہل اسلام پر نہایت دشوار
بلکہ محال ہی اور ثانیا اہل سنت وجماعت اکثر مسائل مجمع علیہا پر عمل نہین کرتی ہین
اسوسطی کہ امامیہ حقیقت مذہب اپنی کی حدیث متفق علیہ سی ثابت اور مبرہن کرتی ہین

ہیں یہہ نہایت اررو سی اانیہ سی ہی کہ میں کر و ہیں میدان ست جو کچھ حدیث
متفق علیہ فریقین سی ثابت ہوا و ہیر ہم او ر تم عمل کریں او ر مختلف فیہ کو ترک
کریں **قولہ بما کنتم تکفرون** یعنی بسبب اسکی کہ کافر ہوی ہو تم بعد ایمان لانی کے
مراد اہل کتاب ہیں کہ ساتہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایمان نہ لاتی بعد اسکی کہ قبل
مبعث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایمان لاتی تہی از جہت اسکی کہ نعت او ر صفات
اونکی کو کتب سماوی میں دیکہتا تہا او ر امیر المومنین علیہ السلام سی روایت ہی کہ
مراد اہل بدعت ہیں بعد از رحلت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی او ر ثعلبی نی اپنی
تفسیر میں لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا قسم بخدا کہ جان میری قبضہ
قدرت اوسکی میں ہی البتہ وارد ہونگی اوپر میری کنارہ حوض کوثر پر بعضی اصحاب
میری پس ہرگاہ اونکو نزدیک میری لاوین گی او ر طرف جہنم کی لی چلیں گی میں
اونسی کہونگا کہ یہہ اصحاب میری ہیں وہ کہیں گی کہ تم نہیں جانتی ہو کہ بعد تمہارے
بدعتیں حادث کی ہیں او ر یہہ مرتد ہو گئی ہیں **تکملہ** در رکوع دوم در سیپارہ
چہارم **قولہ یحل اللہ جمیعا** تیرہ حرف ہیں بینات اوسکی پانچ سی انہد
ہو تی ہیں نکلی اوس سی یہہ عبارت ای **بکلام اللہ وال الرسولہ قولہ**
ولا تفرقوا نو حرف ہیں بینات اوسکی تین ہیں اونسیتہ ہو تی ہیں نکلی
اوس سی یہہ عبارت **بین کلام اللہ وال احمد الہدے**

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف
ہو تم اي امت محمد بہتر امتوں کی کہ پیدا کئی گئی ہیں واسطی لوگوں کی کہ امر کرتی ہو تم ساتہہ نیکی کے

بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ ولو امن
ساتہہ نیکی کی او ر منع کرتی ہو تم فعل ناشایستہ سی او ر ایمان لاتی ہو تم ساتہہ خدا کی او ر اگر ایمان لاتی

اہل الکتاب لکان خیرا لہم منہم المؤمنون واکثرہم
اہل کتاب بہرا یشہ ہی بہتر واسطی انکی بعضی اون میں سی کہ ایمان لاتی والی ہیں او ر بہت اونکی

الفاسقون ۝ لن یضروکم الا اذی وان یقاتلوکم یولوکم
نافرمانی کرنی والی ہیں ضرر نہ پہنچا سکیں گی تمکو مگر ایذا تہوڑی سی او ر اگر وہ جہاد کریں تم سی پہیرینگے

الادبار ثم لا ینصرون ضربت علیہم الذلۃ این ما
پشت ہمارے اپنی کو بعد اسکی پہر دکی جاوینگی معین کی گئی اوپر اونکی ذلت جس جگہ کہ

ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس وباءو بغضب
پائی جاوین مگر ساتہہ عہد کی خدا سی او ر عہد کی لوگوں سی او ر سزاوار ہوئی ساتہہ غضب کی

من اللہ وضربت علیہم المسکنۃ ذلک بانہم کانوا
خدا سی او ر لازم کی گئی اوپر اونکی درویشی یہہ بسبب اسکی ہی کہ وہ تہی کہ

یکفرون بایات اللہ ویقتلون الانبیاء بغیر حق ذلک
منکر ہوتی ساتہہ آیات خدا کی او ر قاتل ہوتی انبیا کی ناحق یہہ کفر و قتل بسبب اسکی ہی

بما عصوا وکانوا یعتدون ۝ لیسوا سواء من اہل الکتاب
کہ نافرمانی کی اونہوں نی او ر تہی وہ کہ در گذر تی تہیں ہیں برابر کافر وں کی بعضی اہل کتاب سی

امۃ قائمۃ یتلون ایات اللہ اناء الیل وہم یسجدون ۝
وہ گروہ ہیں قائم بر اطاعت پڑہتی ہیں آیات خدا کو ساعتہائی شب میں او ر وہ سجدہ کرتی ہیں

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ

ایمان لاتے ہین ساتھ خدا کے اور روز پچھلے کے اور امر کرتے ہین وہ ساتھ نیکی کے اور منع کرتے ہین

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ

فعل ناشایستہ سے اور جلدی کرتے ہین بیچ نیکیون کے اور یہہ گروہ جملہ شایستہ کارون سے ہین

وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ إِنَّ الَّذِينَ

اور وہ چیز کہ کرینگے وہ کار نیک سے پس ہرگز محروم نہ کیے جاوینگے اوسکی [illegible] اور خدا دانا ہے پرہیزگارون کا بدرستیکہ وہ لوگ

كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَٰئِكَ

کہ کافر ہوئے ہرگز نہین باز رکھتا ہے اونسے مال اونکا اور نہ فرزندان اونکے عذاب خدا سے کسی چیز کو اور یہہ گروہ

أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ

ملازمان دوزخ ہین وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہینگے مثل اوس چیز کی کہ صرف کرتے ہین بیچ اس زندگانی

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا

زندگانی دنیا کے مانند مثل اوس ہوا کی کہ بیچ اوسکی سردی بہت ہو کہ پہنچی کھیتی قوم کو کہ ظلم کیا ہے اونہون نے

أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ

نفسون اپنی کو پس ہلاک کری وہ باد اوسکو اور نہین ظلم کیا ہے اونکو خدا نے اور لیکن نفسون اپنی کو

يَظْلِمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا

ظلم کرتے ہین اے وہ گروہ کہ ایمان لائے نہ لو تم دوست کسیکو سوائے مومنین کے نہین

يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ

تقصیر کرتے بیچ تمہارے [illegible]

أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ

دشمنی ہا اونکی سے اور وہ چیز کہ چھپاتی ہین سینہ ہا اونکے بزرگتر ہے تحقیق کہ بیان کیا ہمنے واسطے تمہارے آیتون کو

إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا

اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم آگاہ ہو کہ تم وہ گروہ ہو کہ دوست رکھتے ہو تم اونکو اور نہین

يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا

دوست رکھتے ہین تمکو اور ایمان لاتے ہو تم ساتھ کتاب کے سب اور جب کہ ملاقات کرتے ہین وہ ساتھ تمہارے کہتے ہین ایمان لائے ہم

وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ

اور جسوقت کہ خلوت کرتے ہین [illegible]

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

بدرستیکہ خدا دانا ہے [illegible]

وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا

[illegible] خوش ہوتے ہین [illegible] اور اگر صبر کرو تم اور پرہیزگاری کرو تم [illegible]

لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝

ضرر نکریگا تمکو مکر اونکا [illegible] کسی چیز کو بدرستیکہ خدا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتے ہین [illegible]

ع

قوله كُنتُم خَيرَ اُمَّةٍ تفاسیر اہلبیت علیہ السلام مین مروی ہے کہ یہہ آیت مخصوص

حق ائمہ معصومین مین ہے اور تابعین اونکے مین کہ شیعیان صالح ہین نازل ہوئی ہے

اسواسطے کہ بہتر ہونا موقوف ہے ملازمت تقوی اور طاعت پر اور شبہ نہین ہے

کہ وہی متصف ساتھ ان صفات کے ہین اکثر نے روایت کیا ہے [illegible]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا کہا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ چاہتا ہون
مین کہ مسلمان ہوجاؤن فرمایا کہ سبب کیا ہی کہا کہ خواب مین دیکہا ہی مینی کہ قیامت
برپا ہی اور لوگون کو مقام سیاست مین لاتی مین اور سبکی امتونکو لا کر حاضر
کیا ہی ایک گروہ کو دیکہا مینی کہ دست و پا سفید مین اور مثل برق کی صراط
سی گذرتی ہین مینی کہا کہ یہہ لوگ انبیا مین فرشتون نی کہا کہ یہہ امت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ہین مجکو اس جہت سی رغبت مسلمان ہونی کی ہوئی پس
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی اسلام اوسپر عرض کیا اور وہ مسلمان ہوا اور
اون حضرت سی منقول ہی کہ فرمایا جب تک کہ مین بہشت مین نہ داخل
ہون کا بہشت اور پیغمبرون پر حرام ہی انس نی روایت کی ہی کہ مین ساتہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک درہ مین پہنچا ایک آواز وہان سی
آئی مینی طرف اوسکی نگاہ کی دیکہا مینی کہ نیچی ایک درخت کی ایک شخص
نماز پڑہ رہا ہی اور یہہ دعا کرتا ہی کہ ای رب میری مجکو امت مرحومہ سی
کر دان تو یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی کر مجکو کہ جن پر تو نی رحمت کی
ہی اور عفو گناہان اونکا کیا ہی اور دعا اونکی قبول کی ہی اور رضامندی
ثواب اونکی کا ہوا ہی تین آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو خبر دی
فرمایا کہ جا تو اور کہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہین سلام کہتی ہین
اور کہتی ہین کہ تمہارا نام کیا ہی مین آیا اور اونسی پوچہا مینی کہ تمہارا
نام کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی پوچہا ہی کہا اونہون نی کہ

کہ رسول خدا کو میری طرفسی پیام پہنچا اور کہہ تو کہ بہائی تیرا خضر ہی خدا سی درخواست کی
ہی کہ تیری امت سی کری فتکملہ بعضی روایت مین ہی کہ خیر امۃ تہا زمان خلیفہ
ثالث مین تغییر و تبدیل کیا اور خیر ائمہ کو خیر امتہ کر ڈالا اور منشا اسکا سوائی عداوت
ائمہ اہلبیت نبی کی کہ جنکی مودت لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی
الْقُرْبٰی سی فرض و متحتم ہی اور سوا اسکی مذہب اوسکی کی اور امر نہین ہو سکتا ہی
چنانچہ تفسیر کبیر مین ذیل تفسیر اس آیہ مین لکہا ہی کہ مسئلہ دوسرا یہہ ہی کہ احتجاج کیا ہی
اصحاب ہمارون نی ساتہ اس آیہ کی کہ اجماع امت حجت ہی اور تقریر اسکی دو وجہ سی
پہلی یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰی اُمَّۃٌ یَّہْدُوْنَ بِالْحَقِّ
اور بعد اسکی حقتعالی فرماتا ہی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ پس واجب ہوا بحکم اس آیہ کی کہ
امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہی اوس امت سی کہ جنہون نی ہدایت پائی ہی ساتہ
حق کی اور ہرگاہ کہ یہہ افضل ٹہری امت موسی سی پس واجب ہی یہہ بات کہ امت
افضل ہی اوس امت سی کہ ہدایت پائی اونہون نی حق کی پس جسوقت کہ ہوا اسطرح سی
تو ہوگا اجماع محمد کا حجت اور دوسری تقریر یہہ ہی کہ الف لام بیچ المعروف اور
بیچ لفظ المنکر کی مفید مین یہہ دونو استغراق کو اور یہہ مقتضی ہی ہونی امت محمد کو حکم کرنی
والی ساتہ کل معروف کی اور نہی کرنی والی کل منکر سی اور ہرگاہ کہ ہوئی وہ امت
اسطرح سی تو ہوگا اجماع اونکا حق اور صدق بالضرورت انتہی ترجمہ کلامہ پس ملاحظہ
کیا چاہئی بنظر انصاف کہ ہرگاہ کہ خلافت خلیفہ اول موقوف اجماع پر ہی لہذا قرات
خیر امتہ کو ترجیح دیا ہی قرات خیر ائمہ پر حال آنکہ یہہ احتجاج از سر تا پا مضمحل اور باطل ہی

اسواسطی کہ جمیع امت کا ہونا اسطرح پر کہ امر بن بکل معروف ہون اور ناہین عن
کل منکر ہون کوئی اسکا قائل نہین ہی باقی رہا یہہ کہ بعض امت اس صفت پر ہو پس
اس صورت مین حجت اجماع باطل ہوئی اور بعد اس آیہ سی ثابت ہوتا ہی کہ بعض
امت معصوم ہین چنانچہ تَأْمُرُونَ عَنْ كُلِّ الْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
دلالت اسپر رکھتا ہی باوجودیکہ مذہب اہل سنت وجماعت مین عصمت کسی فرد کے
بنی آدم سی ثابت نہین کرتی ہین اور یہہ قرینہ دیگر ہی خَيْرَ أُمَّةٍ کی ہونی پر قبل
حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ وقع وخلل اگر کوئی اہل سنت وجماعت سی کہی کہ تامرون
بکل المعروف وَتَنْهَوْنَ عَنْ كُلِّ الْمُنْكَرِ اسوقت مین ہی کہ اتفاق واقع ہو پس جواب
اولاً یہہ کہ اسمین تقیید کلام خدا لازم آتی ہی اور یہہ خلاف اصل ہی اور ثانیاً یہہ ہی
کہ الی الآن اتفاق امت کا اس حیثیت پر کہ امر بن بکل المعروف اور ناہین عن المنکر
ہون واقع نہین ہوا ہی پس حق تعالی نی کہ موصوف کیا امت محمد کو اسی صفت پر
کہ تا حال وہ صفت واقع نہین ہوئی خالی از سفاہت نہین ہی حالانکہ سیاق
کنتم تامرون وتنہون دلالت موجود ہونی ان صفتون پر کرتا ہی اور بطلان نظر اول
کا بعد از ملاحظہ کرنی اس مقام کی خبیر دانا پر پوشیدہ نہ رہیگا قوله الصّٰلحین
ابی عبداللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ وہ کہتی کہ بیچ اونکی نماز شب ہوتی ہو اور تلاوت
قرآن اوس گہر مین کرتی ہون اہل آسمان کو روشنی دیتا ہی مثل ستارونکی کہ اہل زمین
کو روشنی دیتی ہین اور بعد اسکی فرمایا کہ لازم ہی تمکو نماز شب ادا کرو کہ وہ سنت پیغمبر تمہارے
ہی اور شعار صالحون کا ہی کہ قبل از تمہارے تہی اور دافع درد و گناہون کا ہی تمہارے اور

اور حضرت نی فرمایا ہی کہ ایک رکعت نماز نصف آخر شب مین جو شخص بجا لاوی دنیا وما فیہا
سی بہتر ہی اور اگر نماز شب میری امت پر شاق نہ ہوتی ہرآئینہ ان پر واجب کرتا اور
حدیث مین ہی کہ جناب امیر المومنین سی خطاب کیا کہ اے علی لازم ہی تمکو کہ نماز
شب کو ترک نکرو اور اس کلمہ کی تین تکرار فرمائی اور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ نماز
شب خوشی رو اور [illegible] کرتی ہی پس چاہئی نماز شب کو ترک نکرو قوله صلّ
یعنی مثل اوس چیز کی صرف کرتی ہین یہودیان اوپر علما اپنی کی اور مثال ابو سفیان اور
اصحاب اوسکی بیچ جنگ احد کی لشکر کفار کی مدد کرتی تہی اور وہ چیز کہ ساتھ [illegible] کے
درویشون کو دیتی تہی قوله حَرْثَ اتقوا کی کو تشبیہ دی ہی خدا نی ساتھ کہیتی کی
بوقوع قہر او زراعت کرلی اوسکی کو ساتھ باد سرد کی کہ وہ [illegible] اور بوجکر دی
بعینہ کو قوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مروی ہی کہ ایک جماعت مسلمانون کی تہی
یہود [illegible] دوستی کی تہی بسبب قرابت کی کہ درمیان اونکی تہی حق تعالی نی اونکو
منع فرمایا کہ اے مومنین نہ لو تم دوست خالص سوائی مومنین کی اور بطانۃ اونکو
کہتی ہین بسبب [illegible] اوس شخص کو محرم اسرار باطنی کرے پس معنی یہہ ہین کہ مت بنائے
باطنی اپنی ساتھ یہودیونکی اظہار مکر واسطی کہ وہ تقصیر نکرین کی حق تمہارے مین
یعنی ہمیشہ در پی اسکی ہین کہ تمہین گمراہ کرین اور کار تمہارا فاسد کرین قوله وما
تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ یعنی جو چیز کہ مخفی کرتی ہین سینہ اون لوگونکی بعض سی بہتر کثر ہی اوس
چیز سی کہ زبان پر لاتی ہین اسواسطی کہ جو چیز زبان پر لاتی ہین بسبب عداوت اونکی ہی اپنی انتہا
صادر ہوتا ہی اور تحقیق کی ظاہر کیا ہمنی واسطی تمہاری آیتون کو کہ دلالت کرتی ہین

[illegible] تکملہ رکوع سوم

سیپارہ چہارم فوقع ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَمَا ثُقِفُوا جو بیس حرف ہیں [illegible]

ہوتی ہین [illegible] عبارت [illegible] فوقع حبل من الله [illegible]

[illegible] عبارت وَهُوَ كَلَامُ اللهِ [illegible]

فوقع [illegible] عبارت [illegible]

[illegible] عبارت [illegible] الْمُصْطَفَى وَالِهِمَا

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللهُ

[illegible]

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا وَ

[illegible]

عَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ

[illegible]

أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ

[illegible]

يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ۝

[illegible]

بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

[illegible]

بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللهُ إِلَّا بُشْرَى

[illegible]

لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللهِ الْعَزِيزِ

[illegible]

الْحَكِيمِ ۝ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا

[illegible]

خَائِبِينَ ۝ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ

[illegible]

ظَالِمُونَ ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ

[illegible]

ع يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ فوقع

چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جس شخص کو چاہتا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے

وَإِذْ غَدَوْتَ الخ اور یاد کر اے محمد جب نکلا باہر آیا تو صبح کو خانہ عائشہ سے بعد از تین برس کے ہجرت کے [illegible]

کرتا تھا تو مومنین کو بیچ مقامہای جنگ کی اور خدا سنتا ہے گفتگو تمہاری کو اور جانتا ہے [illegible]

ہوتی سینہ میں تمہاری جانتا ہے نیت تمہاری کی درصحت اور فساد و اعتقاد ہر ایک کا سی بسبب جنگ احد کی آئی

عبد الله علیہ السلام سے منقول ہے کہ پہر کہ جنگ بدر واقع ہوئی اور قریش مغلوب ہوئی اور ستر شخص

ان میں سی کشتہ ہوئی اور ستر اسیر مسلمان ہوئی اور باقی نی فرار کیا اور متوجہ مکہ ہوئی ابوسفیان کہ سرگروہ

قریش تھا کہا اوسی کہ اے گروہ قریش لشکر عرب جمع کرو تا انتقام محمد اور یاران اوسکی سی لیں ہم [illegible]

تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادی جمع کئی اور پہر مکہ سی روانہ ہوئی اور حوالی احد
مین فرود آئی اور جب کہ یہہ خبر حضرت رسالت کو پہونچی اصحاب اپنی کو جمع کیا اور
مدینہ سی روانہ ہوئی اثنائی راہ مین عبد اللہ ابن سلول منافق ساتہہ اصحاب
نفاق کی درمیان لشکر اسلام سی برگشتہ ہوئی اور ساتہہ کفارو کی ملی اور بنو سلیم
اور بنو حارثہ کہ قوم خزرج سی اور قوم اوس تہی اور جملہ انصار حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ و آلہ سی تہی جب کہ دیکہا اونہون نی کہ عبد اللہ ابی ساتہہ تین سی
شخص کی پہر گیا قصد کیا کہ مدینہ کو پہر چلین لیکن توفیق الہی شامل حال انکی ہوئی
اور ثبات قدمی اختیار کی اونہون نی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی اِذْ هَمَّتْ
طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ یعنی یاد کر جس
وقتکہ قصد کیا دو گروہ نی مسلمانو سی یہہ کہ نامردی کرین اور پہر جائین وقتیکہ عبد اللہ
ابن ابی پہر گیا تہا حال آنکہ خدا مددگار اون دونو کا تہا اور اوپر خدا کی چاہئی توکل
کرین مومنین القصہ لشکر اسلام با صولت تمام وادی احد مین آئی اور مقابل اہل اسلام
کی مخالف نی صف آراستہ کی اور آغاز حرب کیا اول وہ شخص کہ جانب کفار سی آیا
طلحہ تہا کہ علم لشکر کفار اوسکی ہاتہہ مین تہا امیر المومنین علیہ السلام درمیان لشکر اپنی سی
باہر آئی اور مقابلہ اوسکا کیا اور رد و بدل شمشیر ہوئی آخر کار امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ نی ایک ضربت پیش سر اوسکی پر ماری کہ نیمہ سر اوسکا مع یک چشم و یکجانب رو قطع
ہو گیا بعد اسکی بہائی اوسکا مصعب نی نشان اوٹہا لیا عاصم ابن ثابت نی اوسکو تیر
مارا کہ وہ مر گیا بعد اوسکی تیسرا بہائی اوسکا عثمان تہا اوسنی نشان اوٹہا لیا عاصم

نی اوسکو بہی ایک تیر وصل جہنم کیا غلام اوسکا کہ صواب نام رکہتا تہا اوسنی
علم اوٹہا لیا اور وہ بسیار مرد دلاور اور شجاع تہا امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
اوس سی محاربہ کو آئی اور ایک ضربت دست راست پر ماری کہ قطع ہو کر گرا اوسنی نشان کو
دست چپ مین لیا حضرت نی اوسکو قطع کیا مشرک یہہ حال دیکہکر بہاگی اہل اسلام غنیمت
لینی مین مشغول ہوئی جماعت تیر اندازان کہ محافظت درہ کوہ احد کی متعلق اونسی کی تہی
تہی باوجود اس تاکید کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی تاکید فرمائی تہی کہ خواہ شکست
ہماری ہو اور خواہ فتح ہو اس موضع سی حرکت نکیجیو وہ بہی لوٹ کی متوجہ لشکر کا
ہوئی ہر چند عبد اللہ جبیر کہ سردار انکا تہا منع کرتا رہا اور تاکید حضرت رسالت
اونکو آگاہ کیا سوائی سات شخص کی اونمین سی کوئی نہ ٹہرا اور شامت مخالفت فرمان
نبی کی ظاہر ہوئی لشکر اسلام مین کہ خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل ساتہہ
ایک جماعت کی پشت کوہ احد پر پنہان ہوئی تہی جب کہ اوس درہ پہاڑ کو خالی
دیکہا اور اہل اسلام مشغول غنیمت دفعتا عبد اللہ پر گر پڑی اور اوسکو مع ہمراہیان
قتل کیا اور بعد اوسکی متوجہ لشکر اسلام ہوئی کہ جو لوٹ مین مشغول تہی اون کو
آن کر گہیر لیا اور وہ کفار کہ بہاگی تہی پہر پہری اور اکثر مومنین بہاگی سوائی پانچ
یا سات کی نہ رہا اور وہ بہی مقتول ہوئی اور حضرت امیر حمزہ بہی اسی لڑائی مین مقتول ہوئی اور
بسبب سنگ باران کرنی بعضی مشرکون کی دو دندان مبارک حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ کی ٹوٹی بعد اسکی اوس لشکر کفار مین سوائی علی علیہ السلام اور رسول خدا
کی کوئی نہ رہا اور جو جماعت کفار کہ متوجہ حضرت رسالت پناہ ہوتی تہی وہ حضرت

فرمائی تھی کہ اے علی شمشیر کی سے مجھے محفوظ رکھ تے اعمال ایسے مومنان متوجہ اوس قوم کی
ہوئی تھی بعضوں کو وصل جنت کرتی تھی اور بعضوں کو متفرق جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کمال جوانمردی اور نہایت یکجہتی
سے کہ علی اسوقت کر رہے ہیں اور ملائکہ مقربین جوانمردی اوکی سے متعجب ہو رہے ہیں
پیغمبر نے فرمایا کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں اوس سے ہوں جبرئیل نے عرض کیا کہ میں تم
دو نوں سے ہوں اور ایک روایت ہے کہ عیسی کہتے تھے کہ لا سیف الا ذوالفقار
ولا فتی الا علی اور ابی عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے
جبرئیل کو درمیان آسمان زمین کے دیکھا کہ کرسی طلا پر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ لا
سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی اور علی ابراہیم نے تفسیر اپنے
میں لکھا ہے کہ امیر المومنین نے روز احد میں کفار قریش سے مقاتلہ کیا تا بحدیکہ ستر
جراحت مقدم جسم اون حضرت پر لگی اور باوجود اسکے اسیلا جنگ میں تنزلزل نہوئی
اور سستی نے راہ نپائی اسیوقت آسمان سے ندا آئی لا فتی الا علی لا سیف الا
ذوالفقار اور جنگ میں ایک کافر نے کمین میں بیٹھ کے ایک پتھر حوالا اون حضرت
کے کیا کہ پیغمبر خدا مجروح ہوئے اور ابن وقاص نے ایک سنگ لب و دندان اون حضرت
پر مارا کہ دندان رباعیہ اون حضرت کی شکستہ ہوے اور ابلیس نے آواز دی کہ محمد
مقتول ہوئے اور تھوڑی دیر میں خبر مدینہ میں پہونچی فاطمہ علیہا السلام سراسیمہ اور
حیران متوجہ احد ہوئیں جناب فاطمہ ہر گاہ نزدیک احد پہونچیں اور خدمت حضرت رسالت
میں آئیں اور جسوقت روئے اون حضرت کو آلودہ بخون دیکھا رونے لگیں حضرت نے

فرمایا کہ اے فاطمہ گریہ مت کرو کہ حضرت عزت نے ہمکو کفار پر نصرت دی اور جان تو کو شمشیر سے
جو کچھ کہ وعدہ تھا وفا کیا اور حق تعالی نے شجاعان عرب کو اوسکے ہاتھ سے قتل کرا دیا بعد اسکے
امیر المومنین نے شمشیر اپنی فاطمہ کو دی اور کہا اس شمشیر کو لو کہ آجکے دن میرے ساتھ وفاداری
کی ہے اور قیس بن سعد سے منقول ہے کہ اون نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ جناب امیر فرماتے
تھے کہ جنگ احد میں سولہ ضرب شدید مجھے پہونچیں کہ اون میں سے چار ضربیں ایسی تھیں کہ
اون سے چار مرتبہ زمین پر گرا میں ہر مرتبہ ایک مرد پیر او خوشرو نزدیک آتا تھا اور مجھے اٹھا
کرتا تھا کہ متوجہ جنگ دشمنان خدا او رسول خدا کا ہو تو کہ خدا او رسول تجھسے خوشنود
ہوں پس میں نزدیک رسول خدا کے گیا اور صورت حال سے آگاہ کیا فرمایا کہ اے علی تجھ
چشم تر سے روشن کرے بشارت ہو تجھے اوس شخص سے کہ ہاتھ تیرا تھامتا تھا اور کہڑا کرتا تھا اور
ساتھ جنگ دشمنانکی ترغیب کرتا تھا وہ جبرئیل تھے پس حضرت نے زخموں میں کہ منے اس کو تجھ لیسے
تمام اپنے بدن پائی میں اور تو ہاتھوں سے دشمنوں کو مارتا تھا میں تا اینکہ دلاوران اور سرداران
قریش کو خاک ذلت پر گرایا میں اور بتائید الہی نصرت و ظفر پائی میں اور حق تعالی اسا
بیان جنگ احد میں فتح روز بدر کو یاد دلوا کے جتلاتا ہے تا بعوض اوسکی شکر گذاری کریں اور
یاد اوسکی کرکے مرہم جراحت اور شکستگی کا کہ جنگ احد میں انکو پہونچی تھی کریں چنانچہ حق تعالے
فرماتا ہے کہ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة یعنی بدرستیکہ نصرت دی تمکو خدا نے موضع
بدر میں اور درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے درحالیکہ تم ذلیل اور خوار تھے چشم دشمنوں میں کہ اوس جنگ
سے مروی ہے کہ مہاجر روز جنگ بدر کے ستتر مرد تھے اور انصار دو سو چھتیس کہ مجموع میں
تیرہ تھے اور فوج مشرکین قریب ہزار شخص کے تھی اور دو گھوڑے تھے مشرکین میں اور درمیان اہل اسلام

کی سوائی مقداد اور اسود کی کوئی گھوڑا لشکر مسلمانون مین اونٹ تھی اور باوجود اسکی فتح دی تمکو
پس حق اوسکا ادا کرو تم خدا سی ڈرو کثرت لشکر دشمن سی اندیشہ نکرو اور تمام کتب تواریخ مین مذکور ہی کہ امیر المؤمنین
نی اس جنگ مین بھی کمال شجاعت اور دلاوری کی تا بحدیکہ ثلث کفار دست مبارک اونحضرت سی مقتول ہوئی
اور ثلث دیگر باقی صحابہ اور ملائکہ سی مقتول ہوئی اور باتفاق فریقین جملہ کفار سی چھبیس شجاعان اور
دلاوران کو کہ مشہور اور معروف تھی امیر المؤمنین نی اونکو واصل جہنم کیا اور ہر گاہ کہ شجاع مقتول
ہوئی کفار اونکی ہزیمت پائی اور ہر شخص مشرکون سی سیر کی قولہ اذ تقول للمؤمنین یعنی
کی نصرت دی تمکو روز بدر مین جس وقت کہ کہتا تھا تو اے محمد مومنون کی جہت قلت عدد اپنی اور کثرت دشمنون کی الن یکفیکم
آیا کفایت نکریگی تمکو پروردگار تمہارا ساتھ تین ہزار سوار فرشتون کی کہ عالم بالا سی نازل کیے گئی ہین قولہ
مسومین یعنی درحالیکہ وہ فرشتگان نشان کرنی والی ہونگی گھوڑون اپنی کو اور نشان ملائکہ کا اوس
روز کی یہہ تھا کہ پشم سرخ پیشانی اور دم اپنی پر باندھا تھا اور امیر المؤمنین اور ابن عباس سی مروی ہی
کہ عمامہ ہائی سفید فرشتی باندھی تھی اور سری عمامہ کی درمیان دونو شانون کی ڈالی تھی یہہ علامت
اونہون نی مقرر کی تھی اور حضرت سی مروی ہی کہ فرشتی سپیدان ابلق پر سوار تھی اور یہہ علامت
اپنی مقرر کرکی میدان کارزار مین آئی حاصل ان آیات کا یہہ ہی آیا مدد کرنا تمہارا ساتھ تین
ہزار فرشتون کی جنگ بدر مین کفایت نہین کرتا ہی تمکو اس جنگ مین بھی تمہاری اسطی فرشتی نازل
ہونگی اگر ثبات قدمی کرتی تم اس جنگ مین اور مخالفت خدا اور رسول خدا سی ڈرتی تم تو خدا
مدد کرتا تمہاری ساتھ پانچ ہزار فرشتون کی قولہ اوسوف علیہم یعنی نصرت تمہاری بسبب ایک
چیز نہی ہی او وہ یہہ ہی کہ شکستہ ہونا کرنے والی اونکی کا بسبب قتل اور اسیر ہونی خود کو اونکی کی اور ساتھ
قرار کرنی تو کوئی شوکت مسلمانونسی ٹوٹا تو بہ اونکی ہر گاہ مسلمان ہوئی اونہون یا عذاب کری اونکو بہرہ گاہ کہ اپنی کفر پر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا
اے وہ گروہ کہ ایمان لائی ہو کہ نکھاؤ تم سود کو درحالیکہ زیادہ کیا ہو چند بار اور ڈرو تم
اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ
خدا سی شاید کہ تم رستگار ہو اور ڈرو تم اوس آتش سی کہ مہیا کی گئی ہی واسطی کافرون کی
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ
اور فرمان برداری کرو تم خدا اور رسول کی شاید کہ تم رحم کیے جاؤ تم اور جلدی کرو تم طرف بخشش
مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ
رب اپنی سی اور طرف بہشت کی کہ کشادگی اوسکی مثل آسمانون اور زمین کی ہی مہیا کی گئی واسطی پرہیزگارون کی
الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَ
ایسی وہ پرہیزگار کہ صرف کرتی ہین مال کو بیچ خوشی کی اور بیچ سختی کی اور وہ ایسی ہین کہ ضبط کرنی والی ہین غصہ کو
الْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ إِذَا
معاف کرنی والی ہین لوگون سی اور خدا دوست رکھتا ہی نیکوکارون کو اور ایسی متقین کہ ہر گاہ کرتی ہین
فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ
فعل ناشایستہ کو یا ستم کرتی ہین وہ نفسون اپنی کو یاد کرتی ہین خدا کو پس طلب مغفرت کرتی ہین واسطی گناہون اپنی کی
وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ
اور کون ہی کہ بخشتا ہی گناہون کو مگر خدا اور نہین اصرار کرتی ہین وہ اوپر اوس چیز کی کہ کیا اونہون نی اور وہ
يَعْلَمُونَ ۝ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ
درحالیکہ وہ جانتی ہین یہہ وہ گروہ ہین کہ عوض اونکا بخشش ہی جانب رب اونکی سی اور بہشتین ہین

تجري من تحتها الانهار خالدين فيها ونعم اجر العاملين ○

کہ جاری ہین نیچی درختونکی نہرین ہمیشہ رہین گی درحالیکہ بیچ اوسکی اور بہتر ہی اجر عمل کرنی والونکا

قد خلت من قبلكم سنن فسيروا في الارض فانظروا

بدرستیکہ گذری اگی تم سی واقعہا بہیار پس سیر کرو تم بیچ زمین کی پس نظر کرو تم

كيف كان عاقبة المكذبين ○ هذا بيان للناس وهدى

کسطرحسی ہوا انجام تکذیب کرنی والونکا یہہ دلیل روشن ہی واسطی لوکونکی اور ہدایت

وموعظة للمتقين ○ ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم

اور پند ہی واسطی پرہیزگارونکی اور سستی کرو اور نہ اندوہناک ہو حال انکہ تم برتر ہو اگر ہو تم

مؤمنين ○ ان يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثله وتلك

ایمان لانی والی اگر مس کری تمکو زخم پس تحقیق کہ پہنچی قوم کو زخم مانند اوسکی اور ان

الايام نداولها بين الناس وليعلم الله الذين امنوا ويتخذ

ایام کو پہیرتی ہین اوسکو درمیان لوکونکی کبہی بعشرت اور کبہی برنج اور تاکہ جانی ظاہر اون لوکونکو جو ایمان لائی ہین اور پکڑی

منكم شهداء والله لا يحب الظالمين ○ وليمحص الله الذين

تم سے گواہان اور خدا نہین دوست رکہتا ہی ستمکارونکو اور تاکہ پاک کری حق تعالی اون لوگونکو

امنوا ويمحق الكافرين ○ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما

کہ جو ایمان لائی ہین اور ہلاک کری کافرونکو نہ جانو تم یہہ کہ داخل ہو گی تم بہشت مین حال آنکہ

يعلم الله الذين جاهدوا منكم ويعلم الصابرين ○ ولقد كنتم

جانتا ہی خدا اون لوکونکو کہ جہاد کیا اون مومنین تمسی اور جانتا ہی وہ خدا صابرونکو اور ہر آینہ تحقیق کہ تہی تم

تمنون الموت من قبل ان تلقوه فقد رايتموه وانتم تنظرون ○

آرزو کرتی تہی تم کہ آرزو کرتی تہی موت کو آگی اس سی کہ ملو اوسکو پس تحقیق دیکہا تمنی اوسکو حالانکہ تم دیکہتی تہی

قوله في السراء الخ یعنی وہ لوگ کہ صرف کرتی ہین مال اپنی کو واسطی خوشنودی خدا کی وقت آسانی اور سختی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ بہشت ساری اہل سخاوت کی ہی اور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ سخی نزدیک ہی خدا سی اور بہشت سی اور لوکون سی نزدیک ہی اور بخیل ان تینون چیز سی دور ہی اور بخیل البتہ درخت ہی دوزخ مین کہ شاخین اوسکی دنیا مین لٹک رہی ہین جو شخص کہ اوسمین لٹکا دوزخ مین پہنچا قوله والكاظمين حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص کہ غصہ اپنی کو تہامتی اور طاقت انتقام کی ہو ترکہ اوسکو کری تو حق تعالی دل اوسکی کو امن اور ایمان سی پر کرتا ہی آور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ صاحب قوت وہ شخص نہین ہی کہ لوکون کو زد و کوب کری بلکہ وہ شخص صاحب قوت ہی کہ مالک نفس اپنی کا ہو وقت غضب مین اور آتش خشم کو آب حلم سی بجہاوی اور اون حضرت سی مروی ہی کہ کوئی جرعہ نزدیک خدا کی دوست تر خشم فرو کرنی سی نہین ہی تا جرعہ صبر کا ترک معصیت سی ہو اور جو شخص کہ خشم سی باز رہی خدا اوسکو ساتہہ حور العین کے تزویج کرتا ہی قوله العافين پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص کہ درگذر کری اوپر اپنی کہولی واسطی زیادتی مالکی خدا اوسکو زیادہ درویش کرتا ہی اور جو بندہ کہ لوکون کو صلہ و عطا دیوی حق تعالی مال اوسکی کو زیادہ کرتا ہی اور روز قیامت کو منادی ندا کریگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ اجر اونکا خدا پر ہوتا ہی پس کوئی نہ اوٹہی گا مگر وہ شخص کہ عفو کیا ہو ظالم اپنی سی قوله يحب المحسنين انس بن مالک نی روایت کی ہے

کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا شب معراج مین بیچ بہشت کے مواضع بلند دیکھے
جنسے جبرئیل سے پوچھا مینے کہ یہ کس واسطے ہین جبرئیل نے عرض کی کہ واسطے کاظمین غیظ اور
عافین عن الناس اور واسطے محسنین کے عمرو نسفی نے بیچ تفسیر اپنی کے بعد از بیان فرمانے
اس آیہ کے نقل کیا ہے کہ فرزند نبی اور جگر گوشہ علی ولی حسین بن علی ہمراہ ایک جماعت
اشراف عرب کی اور بزرگان با علم و ادب کے بر سر ایک خوان بیٹھے تھے خادم اونکا
ایک کاسہ طعام گرم کا مجلس مین لایا جب خوف و دہشت سے پاؤن اوسکا فرش سے
اولجہا اور کاسہ اوپر وہان مبارک اون حضرت کے گرا شاہزادہ نے از روے تادیب
کے طرف اوسکی نظر کی خوف سے مدہوش ہوا اور یکایک زبان اوسکی سے جاری ہوا
وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ امام حسین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے خشم اپنے کو فرو کیا
بعد اسکے اوسنے کہا کہ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ امام نے جواب دیا کہ مینے عفو کیا تجھے بعد
اوسکے اوسنے کہا کہ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ امام نے فرمایا کہ مینے تجھے آزاد کیا اور
معیشت تیری اپنے اوپر لازم کی مینے حضار مجلس اوس خو اور خلق اونکے سے متعجب ہوے
اور کہا اونہون نے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ یعنی خدا جانتا ہے کہ کہا
چاہیے اور کسے دیا چاہیے اور مجمع البیان مین اور بعضی تفاسیر مین اس حکایت کو طرف
امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ کے نسبت کیا ہے کہ ایک کنیز امام زین العابدین کے
پانی ہاتہہ پر ڈالتی تہی کہ آفتابہ سر اون حضرت پر گرا حضرت نے اوسکو بنظر غضب دیکھا
اون نے یہی کلمات سابق الذکر کہے اور حضرت نے بہی اوس سے اوسی طرحسے سلوک کیا
اور ممکن ہے کہ یہہ حرکت دونو بزرگوار دون سے عمل مین آئی ہو فَاسْتَغْفَرُوا

ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک جماعت صحابہ باہمدگر کہنے لگے کہ بنی اسرائیل تم سے زیادہ
تہے نزدیک حق کے اسواسطے کہ جو گناہ کہ بنی اسرائیل کرتے تہے سر دروازہ اونکے پر
مرقوم ہوتا تہا کہ کفارہ اسکا یہہ ہے مثل گوش بریدن اور بینی بریدن اور رسوائی اسکی
انواع عقوبات سے ہے تا یہہ کفارہ اوسکے گناہ ہونگا ہووا اور بعد اسکے باز و دیگر مرتکب ایسے
گناہ کے نہون اور اونکو سطرحسے زجر و توبیخ نہین کی ہے کہ تا گناہ ہونسے باز رہین حق تعالے
نے اس آیت کو بہیجا فرمایا وَالَّذِينَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً الخ حاصل یہہ ہے کہ تمکو بنی اسرائیل
سے گرامی تر رکہا ہے اسواسطے تم سے بتوبہ و استغفار راضی ہوتے ہین ہم اور واسطے گناہ
تمہارے سے گناہ ہونگا کیا ہے مینے اور وہ عقوبت کہ بنی اسرائیل پر مقرر کی تہی باز رکہی تم سے
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے مروی ہے کہ جو شخص کہ گناہ کرے اور بعد اوسکے
استغفار کرے اگر یہہ دن بہر مین ستر گناہ کیے ہون اور ہر گناہ کے بعد استغفار کیا ہو تو حکمو
مصر یہ گناہ نہین لکہتے ہین آئمہ حدیث مین وارد ہے کہ خوشا حال اوس شخص کا کہ روز گار
کہ نامہ عمل اپنے کو کہولے اور بیچ ہر گناہ کے ایک استغفار لکہی ہوئی دیکہے اور جناب صادق
صلوات اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جو شخص تعقیب نماز صبح مین کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ حق تعالی واسطے اوسکے سات سے گناہ کبیرہ
سے درگذرتا ہے اور جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گناہ کبیرہ نہین
ہے ساتہہ استغفار کے اور صغیرہ نہین ہے ساتہہ اصرار کے یعنی اگر گناہ کبیرہ کیا اور
بعد اوسکے استغفار کیا گناہ کبیرہ رفع ہو جاتا ہے اور اگر صغیرہ پر اصرار کیا کبیرہ ہو جاتا ہے
اور جو شخص کہ استغفار بہت کرے حق تعالی اوسکو تمام غم و اندوہ سے خوشی و شادی

اور ہر تنگی سی اوسکو باہر لاتا ہی اور روزی اوسکو پہنچاتا ہی اوس جگہہ سی کہ مطلق اسکو
گمان نرکہتا ہوا اور ابو عبد اللہ سی مروی ہی کہ ہر گاہ کہ بندہ استغفار بہت کری نامہ اوسکا
کہ تہان پر لیجاتی ہین مانند ستارونکی درخشان ہوتا ہی اور امام رضا علیہ السلام سی مروی
ہی کہ استغفار مانند برگ درخت کی ہی کہ درخت سی ریزان ہوتی ہین یعنی جس طرح سی کہ برگ
درخت سی جہڑ جاتی ہین اسی طرح سی گناہان استغفار کرنی والی سی جہڑتی ہین مروی ہی
کہ ہر گاہ وہ یہہ آیہ نازل ہوا ابلیس نی غضب مین اکر حق تعالی سی کہا قسم عزت و جلال
تیری کی کہ بندگان تیری گمراہ کرونگا مین حق تعالی نی کہا قسم عزت و جلال اپنی کی کہ مین
بندون کو بخشونگا جبتک استغفار کرین کی قولہ تعالی ان یمسسکم ابن عباس سی مروی ہی کہ ہر گاہ
روز احد کو شکست اہل اسلام پر واقع ہوئی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی ہاتھہ
واسطی دعا کی بلند کیا اور فرمایا کہ خداوندا اس شہر مین سوائی اس گروہ کی کوئی نہین
کہ عبادت کرتا ہو اگر ہلاک ہو جاوین کی تو کوئی تجکو بوحدانیت عبادت نکریگا حق تعالی نی
یہہ آیہ مذکورہ کو نازل کیا اور سعد بن سعدی نی روایت کی کہ ہر گاہ کہ رسول خدا احد سی
پہری اور صحابہ جمع ہوئی کہ بعضی اون مین سی مجروح ہوئی تہی اور زنان اور کودکان
جمع ہوتی جاتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اس حال سی بہت تنگ ہوئی اوس
ہنگام مین حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا ان یمسسکم قرح الخ یعنی اگر پہونچی تمکو جراحت
اور زخم اس جنگ مین پس بدرستیکہ پہونچی ہین گروہ کفار کو جنگ بدر مین جراحت اور
زخم مانند اوسکی اور وہ کفار باوجود اس بات کی جنگ مین سست اور بیدل نہوئی پس
تم کہ امیدواری رحمت خدا سی رکہتی ہو سزاوار ہو تم کو سر تسلیم جہکائی رہو اور تمکو

پیچہ جو تمکو پہنچا ہی اور پہنچی کافرونکو مانند ہوا اور صبر کرو اور چندروز کو کہ دار زندگانی اوسکو
گردانتی ہین اوسکو درمیان لوگونکی کسی ایام مین دولت و عشرت دیتی ہین اور کسی ایام مین
نکبت اور عسرت اور کسی ہنگام مین سرور و شادمانی اور کسی ہنگام مین اندوہ و
پریشانی تا اہل اسلام لذات فانیہ دنیا پر حریص نہوان اور لذات آخرت باقیہ پر سعی کرنی
والی ہوین پس اسی جہت سی نصرت اور دولت کو درمیان تمہاری اور کفار کی گردانتی
ہین ہم قولہ تعالی وانتم تنظرون مراد اس آیہ سی سرزنش لوگونکی ہی اس بات پر کہ
اول آپ تمنائی حرب کیا اور آمادہ جنگ ہوئی اور ہر گاہ کہ وہ جنگ واقع ہوئی
بیدل ہوئی اور بہاکی کتب تواریخ مین مذکور ہی کہ اوس ہنگام مین کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ ہمراہ سات سو اہل اسلام کی مقابل فوج قریش کی کہ تین ہزار تہی اور ایک
روایت مین پانچ ہزار صف آرا ہوئی اور عبد اللہ ابن جبیر کو ساتہہ پچاس تیر اندازکی
رخنہ کوہ احد پر معین کیا کہ تا مشرکین اوس رخنہ سی تاخت نکرنی پاوین اور اس باب مین
مبالغہ بہت سا کیا اور بعد اسکی جنگ و جدال ہوئی کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی
چار سی شجاعان عرب کو خاک مذلت پر گرایا اور مشرکین منہزم ہوئی اور اصحاب لوٹنی مین
مشغول ہوئی اور وہ پچاس تیر انداز کہ رخنہ کوہ پر مقرر کئی تہی بطمع لوٹکی نافرمانی رسول
اپنی کی اور رخنہ کوہ احد کو چہوڑکر لوٹ پر گری اور مشرکان کہ پیچہی اوس رخنہ کے
پنہان تہی جسوقت اونہون نی اوس رخنہ کو خالی دیکہا اوپر اہل اسلام کی دوڑ پڑی
اور مسلمانان درمیان مشرکونکی گہر گئی اور بہت سی اہل اسلام کو شہید کیا چنانچہ لب و
دندان حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ بسنگ جفائی مشرکان ٹوٹی اور مسلمان فرار ہو

اور ابلیس نے آواز دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ شہید ہوئے اور بعد اسکے امیر المومنین
صلوات اللہ علیہ نے مردانگی تمام اور شجاعت تمام اہل شرک کو مغلوب کیا اور ہر گاہ
کہ شکستگان اہل اسلام نے فتح و ظفر کو سنا پھر پھرے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ نے زبان
ملامت اونپر کھولی اور فرمایا کہ کسو واسطے بھاگے تم اونھون نے عذر کیا اور کہا کہ ہم نے
آواز قتل تمہارے کی سنی تھی زمانہ ہم پر تنگ ہوا اور نہایت دہشت سے بھاگے

حق تعالی نے بجہت دفع عذر اون لوگونکے فرمایا

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ
اور نہیں محمد مگر پیغام پہنچانے والا گذر چکے ہیں اوس سے پہلے بہت رسول پس اگر مرجاوے
أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ
یا مقتول ہو پھر جاؤ گے تم اوپر پاشنہ ہای اپنی کے اور جو شخص کہ پھرے اوپر پاشنہ اپنی کے
فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ
پس نہیں ضرر پہنچا سکتا ہے خدا کو کسی چیز کا اور قریب ہے کہ جزا دیگا خدا شکر کرنے والونکو اور نہیں ہے
لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ
واسطے کسی نفس کے یہہ کہ مرجاوے مگر ساتھ حکم خدا کے یہہ حکم لکھا گیا ہے ساتھ وقت معین کے اور جو شخص کہ چاہے ثواب
الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَ
دنیا کو دیتے ہیں ہم اوسکو اوسی دنیا سے اور جو شخص کہ چاہے بدلا آخرت کا دیتے ہیں ہم اوسکو اوسی آخرت سے
سَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ۝ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ
اور قریب ہے کہ جزا دینگے ہم شکر کرنے والونکو اور بہت پیغمبر ہیں کہ جنگ کیا ساتھ اونکے علمائے ربانی نے

رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا
علمای بسیار نے پس سستی نہ کی اونھون نے واسطے اوس چیز کے کہ پہنچا اونکو رنج سے بیچ راہ خدا کے اور نہ
ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ۝ وَمَا كَانَ
سست ہوئے اور عاجزی و زاری اظہار نہ کیا اونھونے اور خدا دوست رکھتا ہے صابرونکو اور نہ تھا
قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ
قول اونکا مگر یہہ کہ کہا اونھون نے ای پروردگار ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے [illegible] اور ثابت رکھ
أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ
قدمون ہمارے کو اور مدد کر ہمکو اوپر قوم کافرون کی پس دیا اونکو خدا نے
ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ
ثواب دنیا کا اور نیکوئی ثواب آخرت کی اور خدا دوست رکھتا ہے نیکو کارون کو

قوله وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا محمد اور محمود اور احمد ہے
اور محمود سے محمد بلیغ تر ہے اور دونوں سے احمد بلیغ تر ہے اسی واسطے حق تعالی نے قرآن میں
اونکو ساتھ نام محمد اور احمد کے یاد کیا ہے اور اسم اون حضرت کا اپنے نام سے نکالا ہے
چنانچہ حدیث قدسی میں آیا انا اللہ المحمود وانت محمد یعنی میں خدا ہون محمود اور تو محمد ہے اور
امام علی بن موسی الرضا سے روایت ہے کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے
فرمایا کہ ہر گاہ کہ فرزند کا نام محمد رکھو اوسکی تعظیم کرو اور ہر گاہ مجلس میں آوے جگہ
اوسکے واسطے وسیع کرو اور جو گروہ آپسمین مشورہ کرین اور درمیان اونکے وہ شخص ہو کہ
نام اوسکا محمد ہو یا احمد ہو وہ مشورہ بہتر ہوتا ہے اور کوئی گھر نہیں ہے کہ جسمین کہ

نعمت پہنچایا جاتی اور اوس خوان پر وہ شخص ہو کہ نام اوسکا محمد یا احمد یا محمود ہو
یہہ کہ ہر روز صبح و شام رحمت اوس گہر مین نازل ہوتی ہی اور حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جسکو حق تعالی چار پسر عطا کرے اور کسی کا نام
نام نہو ظلم کیا مجہپر اور منقول ہی کہ جس گہر مین وہ شخص ہو کہ نام اوسکا محمد یا احمد
یا محمود یا علی یا حسن یا حسین ہو یا جعفر یا طالب یا عبد اللہ یا فاطمہ ہو اوس گہر مین
درویشی داخل نہین ہوتی ہی اور ابو جعفر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ شیطان
ہر گاہ کہ سنتا ہی کہ کسیکو یا محمد یا علی کہکر پکارتے ہین گداز ہو جاتا ہی مانند قلعی کی گلی
ہوئی اور مروی ہی کہ ہر گاہ روز قیامت ہو گا حق تعالی فرشتی کو امر کریگا کہ
کہ ہر مومن کو کہ نام اوسکا محمد ہو ستادہ ہو اور بیحساب بہشت مین جاتی بجہت شرف
بزرگواری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی قولہ معہ ربیون کثیر معنی مین اسکی چند
اقوال مین ایک یہہ ہی کہ علما اور فقہا مراد ہین اور دوسرا یہہ ہی کہ ربیون بہت سے
جماعتین یعنی معنی اول ابن عباس اور حسن سی مروی ہی اور معنی دوسری مجاہد
اور قتادہ سی اور تیسرا یہہ ہی کہ ربیون منسوبون الی الرب ہی اور معنی اسکی یہہ
ہین کہ تمسک کرنی والی ساتہہ عبادت خدا کی یہہ قول اخفش کا ہی اور بعضون نی کہا ہی
کہ وہ لوگ ہین کہ جنکو نسبت علم رب کی ساتہہ ہی اور چوتہا یہہ ہی کہ ربیون دس ہزار
شخص تہی یہہ قول زجاج کا ہی اور ابن جعفر صلوات اللہ علیہ سی بہی مروی ہی اور
پانچوان یہہ ہی کہ ربیون امثال ہین اور ربانیون کا ہین یہہ قول ابن زید کا ہی اور ربیون
مین تین قراءت آئی ہین مفتوح اور مکسور اور مضموم تکملہ کوع ششم سپارہ چہارم

یہہ قولہ انقلبتم علی اعقابکم ستره حرف مین جنبات اوسکی ... مین جس
تکمل اوس کی یہہ عبارت اہل الانقلاب والفساد ابوبکر و ابو حفص و اصحابہما

يا ايها الذين امنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم
اى وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو اگر اطاعت کرو تم اون لوگون کی کہ کافر ہوئی پہیر دینگی تمکو
على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين ۝ بل الله مولىكم وهو
اوپر پاشنہ ہای تمہاری کی پس پہروگی تم در حالیکہ زیانکار ہوگی بلکہ خدا مددگار ہی تمہارا اور وہ
خير الناصرين ۝ سنلقي في قلوب الذين كفروا الرعب
بہتر مددگارون کا ہی قریب ہی کہ ڈالین ہم بیچ دلون اون لوگون کی کہ جو کافر ہوئی خوف کو
بما اشركوا بالله ما لم ينزل به سلطانا وماوىهم النار
بسبب اوس چیز کی کہ شریک کیا اونہون نی ساتہہ خدا کی اوس چیز کو کہ نہین نازل کیا ہی ساتہہ اوسکی حجت اور دلیل کو اور جگہہ اونکی آگ ہی
وبئس مثوى الظالمين ۝ ولقد صدقكم الله وعده اذ
اور بری ہی آرام گاہ ظالمون کے اور ہر آئینہ تحقیق کہ سچ کہا تمسی خدا نی وعدہ اپنا جب
تحسونهم باذنه حتى اذا فشلتم وتنازعتم في الامر و
قتل کرتی تہی تم اونکو ساتہہ حکم خدا کی یہانتک کہ جسوقت کہ ضعیف ہوئی تم اور نزاع کی تمنی بیچ امر جنگ کی
عصيتم من بعد ما اريكم ما تحبون منكم من يريد
اور نافرمانی کی تمنی بعد اوس چیز کی کہ دکہلایا تمکو اوس چیز کو کہ دوست رکہتی تہی تم بعضی تمسی وہ شخص ہے کہ چاہتا ہی
الدنيا ومنكم من يريد الاخرة ثم صرفكم عنهم
دنیا کو اور بعضی تمسی وہ شخص ہی کہ خواہش کرتا ہی آخرت کی بعد اوسکی پہیر دیا تمکو قتل و ہزیمت کرنی سی

لیبتلیکم ولقد عفا عنکم واللہ ذو فضل علی المؤمنین ○ اذ

تا آزماوے تمکو اور البتہ تحقیق معاف کیا تمکو اور اللہ صاحب فضل و رحمت کا ہے اوپر مومنوں کے جس وقت کہ

تصعدون ولا تلوون علی احد والرسول یدعوکم فی اخراکم

دوڑے جاتے تھے تم اور نہ التفات کرتے تھے تم اوپر کسی کے اور رسول بلاتا تھا تمکو بیچ جماعت پچھلی تمہاری کے

فاثابکم غما بغم لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم ولا ما اصابکم واللہ خبیر

پس بدلا دیا تمکو غم بعوض غم کے تاکہ غمگین ہو تم اوپر اوس چیز کے کہ فوت ہوئی تمسے اور نہ اوس چیز کے کہ پہونچی تمکو اور اللہ خبردار

بما تعملون ○ ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا یغشی طائفۃ

ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم پھر نازل کیا خدا نے اوپر تمہارے بعد غم کے امن کو کہ وہ اونگھ تھی کہ ڈھانک لیتا تھا ایک گروہ

منکم وطائفۃ قد اہمتہم انفسہم یظنون باللہ غیر الحق ظن

تم میں سے اور ایک گروہ تھا کہ اونکو غم میں ڈالا تھا اونکی جانوں نے گمان کرتے تھے ساتھ خدا کے غیر گمان سچے کا مانند گمان

الجاہلیۃ یقولون ہل لنا من الامر من شیء قل ان الامر کلہ

اہل جاہلیت کا کہتے تھے آیا ہے واسطے ہمارے اس امر سے کوئی چیز کہہ تو اے محمد تحقیق امر تمام واسطے

للہ یخفون فی انفسہم ما لا یبدون لک یقولون لو کان لنا من

خدا کے ہے چھپاتے ہیں بیچ جانوں اپنی کے جو نہیں ظاہر کرتے واسطے تیرے کہتے ہیں کہ اگر ہوتا واسطے ہمارے

الامر شیء ما قتلنا ہاہنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب

امر سے کچھ نہ قتل کیے جاتے ہم اس جگہ کہہ تو اگر ہوتے تم بیچ گھروں اپنی کے البتہ باہر آتے وہ لوگ کہ لکھا گیا

علیہم القتل الی مضاجعہم ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم و

اوپر اونکے قتل ہونا طرف مقتل اپنی کی اور تاکہ آزماوے خدا وہ چیز کہ جو بیچ سینوں تمہارے کے ہے اور

نصف

لیمحص ما فی قلوبکم واللہ علیم بذات الصدور ○ ان الذین

اور تاکہ خالص کر دیوے اوس چیز کو کہ بیچ دلوں تمہارے کے ہے اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ بھید سینوں کے تحقیق وہ لوگ کہ

تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض

پھر گئے تم میں سے دن کہ ملاقی ہوئیں دو جماعتیں مسلمانوں اور کافروں کی سوا اوسکے نہیں کہ پھسلایا اونکو شیطان نے بسبب بعض

ع ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم ان اللہ غفور حلیم ○

اوس چیز کی کہ کسب کیا تھا اور البتہ تحقیق عفو کیا خدا نے اونسے تحقیق خدا بخشنے والا ہے بردبار ہے

قولہ سنلقی ہرگاہ کہ ابوسفیان اور اصحاب اوسکے بعد از وقع احد کے متوجہ مکہ ہوئے اثنائے راہ میں ابوسفیان نے کہا کہ بڑا ہمارا خطا تھا اسواسطے کہ اہل اسلام تھوڑے سے باقی رہ گئے تھے اور اکثر مجروح اور متفرق ہوئے تھے پھر چلو تاکہ یکبار ہجوم کریں اور سب کو قتل کریں پس قصد کیا کہ پھر چلیں حق تعالی نے رعب اور ترس اونکے دلمیں ڈالا اور نہو سکا کہ پھریں اور حق تعالی نے قبل از اوسکے کہ یہ صورت واقع ہو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کو اس سے خبر دی اور فرمایا

قولہ صدقکم اللہ وعدہ یعنی البتہ راست کیا خدا نے وعدہ اپنا کو درباب ظفر اور نصرت دینی کے اسواسطے کہ نصرت اور ظفر مشروط تھی ساتھ صبر و تقوی کی اور پرہیز کرنا مخالفت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سے یعنی ہرگاہ کہ تم صبر کرتے اور اطاعت اور فرمانبرداری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کی بجا لاتے اوس وقت فتح اور نصرت باقی تھی اور ہرگاہ کہ ترک کیا تمنے اور مخالفت سے مغلوب ہوئے اور ہرگاہ کہ پھر تمنے ثبات قدمی کی پس حق تعالی کا وعدہ کرنا فتح کا اس جنگ میں ساتھ تمہارے بیچ موافق ہوا قولہ ثم صرفکم یعنی حق تعالی نے پھیری مونہہ تمہارا اونہیں کافروں سے حاصل یہہ ہے کہ بسبب شامت مخالفت صحابہ نے حکم نبی کی حق تعالی نے

نصرت اونکی کی اور اونکو تکو او پر حال اونکی کی چھیڑ اور اسی جہت سی وہ منہزم
ہوئی قولہ عفا عنکم مگر بدرستیکہ حق تعالی در گذرا تمسی اور تمکو نہ پایا اعدائی کہ
مقتول ہو جاؤ بسبب تفضل اپنی کی تمہاری حال پر بسبب جاننی پشیمان ہونی تمہاری حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی قولہ غما بغم اسکی معنی مین چند اقوال ہین ایک یہہ
جاتی امید ثواب تمکو مغموم کیا بسبب ہزیمت کی اور فتح مشرکونکی باوجود مغموم کرنی تمہارے
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو از جہت نافرمانی اونکی کی پس غم اول واسطی لوگون کی ہی اور
غم ثانی واسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کی یہہ قول زجاج کا ہی اور دوسرا یہہ ہی کہ ترتیب
اسطرح سی ہی غما علی غم او غما مع غم او غما بعد غم یعنی غم او پر غم کی یا غم ساتہ غم کی یا غم بعد غم کی اور
مراد اس سی کثرت غم ہی بسبب ندامت کی حرکات اپنی سی اور بسبب لاحق ہونی شدت
کی اور بسبب اسکی کہ وہ بچانتی تہی اوس چیز کو کہ جسکی سبب سی لائق عذاب خدا کی ہوتی
تہی اور تیسرا یہہ ہی کہ غم اول قتل ہوا اور زخمی ہونا ہی اور غم دوم خوف کہانا
خبر قتل پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کی یہہ قول قتادہ اور ربیع کا ہی اور چوتہا یہہ ہی کہ پہنچا
تمکو غم جنگ احد مین بعوض اوس غم کی کہ پہنچا تہا مشرکونکو جنگ بدر مین یہہ معنی حسن
مروی ہین اور صاحب مجمع البیان نی اس قولکو کہا ہی کہ یہہ منظور نہ ہی اسواسطی کہ جو
غم دست مسلمانونسی مشرکونکو پہنچا تہا موجب دینی کراہت کا تہا نہ موجب دینی غم کا اور پانچوان
یہہ ہی کہ مراد غم مشرکین ہی بسبب غالب ہونی مسلمانونکی بعد اسکی کہ وہ مسلمان مغلوب
اور مغموم ہوئی تہی یہہ قول حسین بن علی مغربی کا ہی قولہ نعاسا روایت صحیحہ مین وارد
کہ یہہ خواب مخصوص امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف

حنیف اور جعفی وغیرہ تا بمومنین کہ ایمان کامل رکہتی تہی ہی اور حق تعالی نی بسبب منت اور احسان
کی اپنی امت کو تسکین دلاتا ہی کہ بعد از غم واندوہ و زخم کی اس تمام پر نازل کی تا کہ خواب
غلبہ کیا اور یہہ معلوم ہی کہ خواب ساتہ راحت اور امنیت کی ہوتی ہی بلا تفاق کہ نجم سوخ اور عطا اور زبیر
و مالک کہتا ہی کہ اضطراب میں تہی درمیان کی سطح خواب آیا اونکو۔ یغشی طائفۃ منکم و طائفۃ قد اہمتہم

یا ایہا الذین امنوا لا تکونوا کالذین کفروا و قالوا لاخوانہم
اس وہ لوگ کہ ایمان لاتی نہ ہو تم مانند اون لوگونکی کہ کافر ہوتی اور کہا انہون نی واسطی برادران

اذا ضربوا فی الارض او کانوا غزی لو کانوا عندنا ما ماتوا وما
وقتیکہ چلی وہ بیچ زمین کی واسطی تجارت کے یا تہی وہ جنگ کرنی والی اگر ہوتی وہ نزدیک ہمارے نہ مرتی وہ اور

قتلوا لیجعل اللہ ذلک حسرۃ فی قلوبہم واللہ یحیی ویمیت واللہ
قتل کی جاتی تا اینکہ کرتا ہی اس اعتقاد باطل کو درمیان بیچ دلون اونکی کی اور خدا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور خدا

بما تعملون بصیر ۝ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من
ساتہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو بینا ہی اور ہر آئینہ اگر قتل کئی جاؤ تم بیچ راہ خدا کی یا مرو تم البتہ آمرزش خدا کی طرف

اللہ و رحمۃ خیر مما یجمعون ۝ ولئن متم او قتلتم لالی اللہ تحشرون ۝
اور بخشش بہتر ہی اوس چیز سی کہ جمع کرتی ہو تم اور ہر آئینہ مرو تم یا قتل کئی جاؤ تم ہر آئینہ طرف خدا کی حشر کئی جاؤ گی

فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا
پس بسبب رحمت کی خدا سی ونرم ہوئی تو واسطی محمد واسطی اونکی اور اگر ہوتا تو بدخو سخت سنگدل ہر آئینہ پراگندہ ہوجاتی

من حولک فاعف عنہم واستغفر لہم وشاورہم فی الامر
گرد تیری سی پس درگذر تو اونسی اور طلب بخشش کر واسطی اونکی اور مشورہ کر اونسی بیچ کام کی

ربع

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ○ إِنْ

پس جب قصد کیا تو نے پس بھروسا کر تو اوپر خدا کے درحقیقت خدا دوست رکھتا ہی توکل کرنیوالوں کو ○ اگر

يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ

مدد دیوے تمکو خدا پس نہیں غالب ہی کوئی اوپر تمہارے اور اگر ترک کرے تمکو پس کون ہی وہ شخص کہ مدد کرے تمہاری

بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ

پیچھے ترک کے اوسکی کے اور اوپر خدا کے پس چاہیے کہ توکل کریں مومنین ○ اور نہیں سزاوار ہی واسطے کسی نبی کے یہ کہ خیانت کرے

وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا

اور جو شخص خیانت کرے آویگا ساتھ اوس چیز کے کہ خیانت کی بیچ روز قیامت کے پس تمام دیا جاویگا جزا ہر نفس کو جو

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ

کسب کیا اونہوں اور او نہ ظلم کئے جاوینگے ○ آیا پس جو شخص کہ پیروی کرے خوشنودی خدا کی مانند اوس شخص کی ہی جو پھرا

بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ هُمْ دَرَجَاتٌ

ساتھ غضب کے خدا سے اور جگہ اوسکی جہنم ہی اور بری جگہ ہی بازگشت ○ وہ لوگ جو تابع خوشنودی کے ہیں صاحب درجات کے

عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

نزدیک خدا کے اور خدا دیکھنے والا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہیں ○ برآئینہ تحقیق کہ احسان کیا خدا نے اوپر مومنین کے

إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

جبکہ برانگیختہ کیا بیچ اونکے رسول کو اونہیں لوگوں میں سے کہ تلاوت کرتا ہی اوپر انکے آیات خدا کو اور پاک کرتا ہی انکو

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ

اور تعلیم کرتا ہی انکو وہ پیغمبر قرآن اور حکمت اور اگرچہ تھے وہ آگے اس سے برآئینہ بیچ گمراہی کے

ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا

گمراہی ظاہر کے ○ آیا جبکہ پہنچی تمکو مصیبت کہ تحقیق پہنچی تھی تمکو دو چند اوسکی

قُلْتُمْ أَنَّى هَٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

کہا تمنے کس جہت سے پہنچی یہ کہہ تو اے محمد کہ وہ ہی جانب نفسوں تمہارے سے تحقیق خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے

وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ

اور وہ چیز کہ پہنچی تمکو قتل وغیرہ سے جس دن کہ ملاقی ہوئی گروہ مسلمان کا گروہ مشرکوں سے تو ساتھ علم خدا کے اور تاکہ جانے مومنین کو

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اور تاکہ جانے اون لوگوں کو کہ نفاق کیا ہی اور کہا گیا واسطے اونکے منافقین کے آؤ جنگ کرو تم بیچ راہ خدا کی

أَوِ ادْفَعُوا قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ

یا دفع کرو تم مشرکوں کو کہا اونہوں نے اگر جانتے ہم آداب جنگ کو ہرآئینہ پیروی کرتے ہم تمہاری وہ اوس دن واسطے کفر کے نزدیک تر

مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَ

اونسے بلکہ واسطے اہل ایمان کے کہتے ہیں وہ ساتھ مونہوں اپنے کے وہ چیز کہ نہیں ہی بیچ دلوں اونکے کے اور

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ○ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ

خدا دانا تر ہی ساتھ اوس چیز کے کہ چھپاتے ہیں ○ وہ منافقین کہ کہا اونہوں نے واسطے بھائیوں اپنے کی اور بیٹھ رہے اگر

أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ

اطاعت کرتے وہ ہماری نہ قتل کئے جاتے کہہ تو اے محمد پس دفع کرو تم نفسوں اپنے سے موت کو اگر ہو تم

صَادِقِينَ ○ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا

راست گو تم ○ اور نہ گمان کر تو اے محمد وہ لوگ کہ جو قتل کئے گئے بیچ راہ خدا کی مردے ہیں

بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کی روزی دیے جاتے ہیں درحالیکہ شاد ہیں ساتھ اوس چیز کی جو عطا کیا ہے اونکو خدا نے فضل سے اپنے

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ

اور طلب بشارت کرتی ہیں وہ ساتھ اون لوگوں کی کہ نہیں ملحق ہوئے ہیں ساتھ اونکی بعد اونکے سے یہ بات کہ کچھ نہیں ہی خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہوسکے خوشی کرتی ہیں ساتھ نعمت کی خدا سے

ع وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قوله

اور فضل کی اور بدرستیکہ خدا نہیں ضائع کرتا ہی اجر مومنین کا

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ذیل تفسیر اس آیہ میں صاحب مجمع البیان نی لکھا ہی کہ ترجمہ اسکا یہہ ہی اختلاف کیا ہی لوگوں نی فائدہ مشورہ لینی میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگوں سے باوجود مستغنی ہونے اون حضرت کی بسبب نازل ہونے وحی کی دریافت کرنی رائے صائب کی بندوں سے اور چند اقوال ہیں ایک یہہ ہی کہ بنا بر خوش ہونی لوگوں کی اور واسطے مالوف ہونی اونکی کی اور دوسرا یہہ ہی کہ امت اونکی اقتدا کرے اونہیں حضرت کی درباب مشورہ لینی کی اور تیسرا یہہ ہی کہ مشورہ لینا اون حضرت کا واسطے جلالت صحابہ کی ہی اور چوتھا یہہ کہ تا امتحان ناصح کا ہو منافق سی اور پانچوان یہہ ہی کہ مشورہ امور دنیا میں اور مکائد جنگ اور مثل اس کی امور میں جائز ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو مشورہ لینا اونسی تنقیح کلام و تحقیق مقام

ہرگاہ کہ توضیح اور تنقیح اس آیہ کی مناظرہ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ کہ بعض علمائی عامہ سے اتفاق ہوا تھا بخوبی ظاہر ہوتا ہی لہذا وہ مناظرہ بیان کیا جاتا ہی جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ

الرحمہ ایکروز خانہ شریف بغداد میں کہ نام اوسکا ابو عبداللہ محمد بن محمد بن طاہر تھا تشریف قدم رنجہ فرمایا اور ایک جمعیت میں سی کہ اوسکو رتانی کہتی تہی حاضر ہوا اور جناب شیخ سی استفسار کیا اوس نی کہ مذہب تمہارا یہہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہیں خطا سی اور مبرا تھے لغزش سی اور سہو اور غلطی سی تہی اور نفس کامل اور مستغنی رعیت اپنی سی تہی حال آنکہ حق تعالی نی اونکو امر مشورہ لینی کا رعیت سی کیا ہی اور فرمایا ہی شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ جناب شیخ نی جواب میں ارشاد کیا کہ مشورہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کا ساتھ صحابہ کے جہت احتیاج اونحضرت کی نہ تھا جیسا کہ تو نی توہم کیا ہی بلکہ مشورہ بجہت ایک غایت کی کہ اوسکا ذکر کرونگا میں تجہسی اسواسطی کہ ظاہر ہی کہ وہ حضرت معصوم کیا گیا ہی ہم باتفاق فریقین اور صغائر سی معصوم ہو نزدیک مخالفوں تیری کی اور بہی باتفاق اکمل خلائق ہوا اور رائی اوسکی بہتر اور عقل اوسکی وافرتر اور تدبیر اوسکی محکم تر ہوا اور سلسلہ وحی اور الہام کا درمیان اوسکی اور حق تعالی کی متصل ہوئی اور ملائکہ متواتر اوسپر نازل ہوتی ہوں اور اسرار مخفیہ اور مصالح بندگانسی آگاہ کرتی ہوں کسطرح سی گنجایش سخن کی ہو کہ اوسکو حاجت دریافت کرنی رائی کی رعیت اپنی سی کہ درباب صفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی کمتر ہو اور یہہ ظاہر ہی کہ حکیم کا ہی او بطریق فائدہ اپنی کی مشورہ کرتا ہی وقتیکہ یقین ہو یا ظن غالب ہو کہ وہ دوسرا رائی اور تدبیر اور کمال عقل میں اوس سی زیادہ ہو لیکن ہرگاہ وہ حکیم جانی کہ مرتبہ اوسکا ان امور میں مجہ سی کمتر ہی بظاہر نسبت استفادہ کی اوس سی کوئی وجہ نہیں رکہتی اور مرتبہ پیغمبر کا نسبت رعایا کی اسطرح سی ہی پس پیغمبر کا ظن

لینا مشورہ مین ہت اچہی سی کوئی وجہ نہین رکہتا ہی اور مضمون آیۂ کریمہ کا یہی والاتبہ
ہمارسی مطلوب پر کرتا ہی اس واسطی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ پس حق تعالی نی وقوع فعل کو ساتہہ قصد
اونحضرت کی مربوط کیا ہی ساتہہ رائی اور مشورہ رعایا کی اور اگر امر فقط متعلق ہوتا ساتہہ
مشورہ لینی رعایا کی واسطی فائدہ لینی پیغمبر کی رائی اون لوگون سی جو تا ہر آئینہ فرماتا
حق تعالی فَإِذَا أَشَارُوا عَلَيْكَ فَاعْمَلْ وَإِذَا اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَمْرٍ فَامْضِهِ یعنی جبکہ وہ
مشورہ دین اوپر تیرے پس عمل کر تو یا جسوقت کہ جمع ہوون رائین اونکی پس جاری کر تو
اوسکو اور مانند اسکی اور عبارتونسی کہ دلالت رکہتی ہوون اوپر موقوف اوس فعل کی
رکہنا ساتہہ قصد اون حضرت کی کہ مخصوص ساتہہ اونکی ہی لیکن جبکہ امر کرنی خدا
کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کو ساتہہ مشورہ لینی ان لوگونکی جیسا کہ پہلی معنی متعدد بیان کرنی اونکی کا کیا تہا
یہہ ہی کہ مراد حق سبحانہ وتعالی کی مشورہ لینی سی یہہ ہی کہ سبب التفات ان لوگونکا ہوو طریقہ تدبیر امور کا یاد کرین اور ساتہہ
اداب خیر اونکی متصف ہوون نہ یہہ کہ وہ حضرت ساتہہ مشورہ ان لوگونکی محتاج ہوون اور یہی حکمت ہی
کہ وجہ مشورہ لینی کی یہہ ہی کہ ہر گاہ حق تعالی نی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو آگاہ
کیا تہا کہ بعضی منافقان صحابہ سی مقام فساد مین اور مدد کفار مین ہین اور ظاہر مین اظہار دوستی
کا کرتی ہین اور باطن مین خلاف دوستی کو چہپاتی ہین اور ہدم کرتی بنیان مسلمان پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ مین بہت سی سعی کرتی ہین اور اونکو ڈراتہا اور بلساتہا اون حضرت کو شناسا
کیا تہا جسطرح سی کہ ایہ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ
نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ سی ظاہر ہوتا ہی حاصل ترجمہ اوسکا یہہ

ہی کہ بعضی اہل مدینہ سی تمرد یعنی سرکشی کیا ہی اوپر نفاق کی تو نہین جانتا ہی اونکو ہم
جانتی ہین اونکو قریب ہی کہ ہم عذاب کرین گی اونکو دو مرتبہ بعد اسکی رد کی جاوین گی
طرف عذاب بزرگ کی اور دوسری حق تعالی کا ہی وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى
بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ
خلاصۂ مضمون اس آیہ کا یہہ ہی کہ ہر گاہ کوئی سورہ نازل ہوتی منافقین ترس رسوائی
اپنی سی ساتہہ آنکہہ کی ایک دوسریکو اشارہ کرتی تہی اور ایک دوسریکو سمجہاتی تہی
کہ باہر چلو اس مجلس سی اس حیثیت سی کہ کوئی مسلمانون سی تمکو نہ دیکہی بعد اسکی دوڑتہ جاتی تہی
اوس مجلس سی گویا خدا نی برگشتہ کیا ہی قلوب اونکی کو حق سی اسطرحسی کہ وہ لایق فہم
کو نہین سمجہتی ہین اور بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی کہ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ
تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ
وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ حاصل اسکا یہہ ہی کہ وہ قسم کہاتی
ہین واسطی تمہارسی تا کہ راضی ہو تم اوس سی پس اگر راضی ہوئی تم اونسی پس بدرستیکہ
خدا نہین راضی ہوتا ہی قوم فاسقون سی اور قسم کہاتی ہو ساتہہ خدا کی بدرستیکہ ہم
ہر آئینہ تمسی ہین حالانکہ وہ نہین ہین تمسی اور لاکن وہ قوم ہین کہ فرق کرتی ہین تمسی
اور فرمایا ہی حق تعالی نی وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ
قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ حاصل اسکا یہہ ہی اور جبکہ دیکہتا ہی تو اونکو سر سبزی
مین لاتی ہین تجکو ابدان اونکی اور اگر کہتی ہین سنتا ہی قول اونکی گویا کہ وہ لکڑی ہہا

ہین کہ تکیہ لگائی ہوئی ہین اور ایسی وہ لوگ ہین کہ گمان کرتی ہین ہر ایک آواز کو کہ مقرر بلا
وہی آواز واسطی ہماری وہ دشمن ہین پس ڈر تو اونسی ہلاک کری اونکو خدا کیونکر حق
سی تجاوز کرتی ہین اور حق تعالی فرماتا ہی وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ یعنی نہین نفقہ
دیتی ہین مگر درحالیکہ وہ کراہت رکہتی ہین اور حق تعالی فرماتا ہی وَاِذَا قَامُوْا اِلَى
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا اور جسوقت کہ
کہڑی ہوتی ہین طرف نماز کی کہڑی ہوتی ہین درحالیکہ سستی کرنیوالے ہین لوگونکو دکہاتی ہین ذکر کرتی ہین
خدا کا مگر تہوڑا سا اور بعد اسکی کہ علی الاجمال حضرت ذوالجلال نی حال منافقین جنکا
حال سی رسول مقبول کو خبر دیکر فرمایا ہی کہ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ
وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ حاصل آیہ یہہ ہی کہ چاہین ہم ہرآئینہ دکہلادین ہم تجہی اونکو پس
ہرآئینہ پہچانتا ہی تو اونکو ساتہہ پیشانی اونکی کی اور علامت اونکی کی اور ہرآئینہ پہچانتا ہی
تو اونکو بیچ خطائی گفتگو کی اور آنحضرت کو ساتہہ ان علامات کی آگاہ کیا کہ اقوال اور
افعال انکی کو طریقہ پہچانی حال انکی کا کیا ہی اور بعد اس تفصیل کی اور اجمال کی اون
حضرت کو حکم ساتہہ مشورہ اون لوگونکی کیا تا ساتہہ سخنان بیہودہ انکی کہ غرض آلودہ
ہوتی تہی اور ان سی ظاہر ہوتی ہی اطلاع انکی باطل پر حاصل ہو اسواسطی کہ امور پوشیدہ
دل ہر شخص کی ناصح خیراندیش سی اور منافق جفاکیش سی تقریر مین اور بیان مین اور
لغزشہائی لسان مین ظاہر ہوتا ہی اور ہرگاہ حق تعالی نی مشورہ جماعت منافقین
کو طریقہ پہچاننی حال انکی کا کیا ہی اور مشورہ ان لوگونکی بیچ اسیران جنگ بدر کی پیدا رغبت
آلودہ سی تہا اور وہ مشورہ یہہ تہا کہ جزیہ لیکر اسیرون کو چہوڑ دو لاجرم اوس مقام مین

یہہ بات حق تعالی نی مکنون ضمیر اونکی کو کہولا اور امور مخفیہ اونکی سی آگاہ کیا چنانچہ وحی آئی
کہ ان آنحضرت کی سرزنش انکی کرتا ہی اس آیہ مین مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى
حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ حاصل اسکا یہہ ہی کہ نہین
ہی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہہ کہ ہووین واسطی اونکی اسیران تا اینکہ قتل کری وہ بیچ
زمین کی ارادہ کرتی ہو تم مال دنیا اور خدا ارادہ کرتا ہی آخرت کو اگر نہ لکہا گیا ہوتا خدا
سابق مین بسبب شرف ہونی نبی کی ہرآئینہ وہ حق ہوتا تمکو بیچ اوس چیز کی کہ عمل مین لائی
ہو تم عذاب بزرگ پس ایک شخص دیگر حاضرین سی کہ اوسکو قراحی کہتی تہی متوجہ شیخ
کی ہوا اور کہا کہ سبحان اللہ تیرا گمان یہہ ہی کہ ابوبکر اور عمر اہل نفاق سی تہی حاشا کہ وہ
ایسی ہون اور مین گمان نہین رکہتا ہون کہ تو اطلاق نفاق کا ایسی لوگون پر کری اور تو
کسطرح سی اونکو منافق کہہ سکی حال انکہ وہ روز بدر مین انہین سی مشورت کی تہی حاصل
کلام یہہ ہی کہ ہمکو صبر نہین آتا ہی کہ ان لوگون کو منافق کہین اور جناب سن نی اس کلمہ
کی نہین رکہتی ہم اور صواب یہہ ہی کہ اعتماد وجہ اول پر فرمائی کہ اس وجہ پر جناب
شیخ نی ارشاد کیا کہ اس مبتہم کی سخنان لائق ساتہہ صاحبان فکر و استدلال کی نہین ہی اور
فقط بزرگ کہ معلوم کرنا کسی کو اور حسن ظن رکہتا ساتہہ اونکی دفع کرنی اشکال مین فائدہ
نہین دیتا ہی باوجود اس بات کی کہ مینی بیان کرنی وجہ ثانی مین طریقہ اجمال کا عمل مین لایا
ہون اور شخص معین کو ذکر نہین کیا مینی اور اظہار تفسیر نفاق انکی ترقی کیا اور نتیجہ اوسکا
طلبوری اضطراب کی خود تونی زیادہ کیا اور اوپر بطلان کی ابطال اس احتمال مین استدلال کیا

کیا چاہیی اور ساتھ محبت اور بزرگی کی خلاصی اس شکال سی کیا چاہیی **فائدہ** مخدوم کلام
کہ جناب شیخ مفید نی جواب ہا سی مین زبان ودربار اپنی کو ارشاد کیا ہی کمال متانت اور
متواہی من ہی کہ زیادہ اس سی بیان مین نامنتر ہی لیکن بنابر کثرت فوائد کی ایک دو
احتمال دیگر کہ خاطر ناقص مین ہی یعنی ملحوظ تھی مین معرض تحریر مین آتی ہین اول یہہ ہی
کہ بعضی مقام مین شہود بنابر اسکی ہوتا ہی کہ زبان اپنی سی کہنا ایسی کلمہ کا جسمین
خودستائی اور خودبینی معلوم ہوتی ہو مناسب نہین اور یا اوسکی اختیار کرنی مین
شائبہ نقص کا اور لوگون کی نظر مین نہو معلوم ہوتا ہو کہ حقیقت مین نقص نہو جیسے
وہ خواب کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی قبل روانگی احد کی دیکھا تھا دلالت اس
احتمال پر رکھتا ہی اور وہ خواب یہہ ہی کہ ہرگاہ کہ شب کو اون حضرت نی استراحت کے
خواب مین دیکھا کہ مینی ایک زرہ اپنی بر پر استوار کی اور شمشیر رخنہ دار ہوئی اور ایک
گاو نر کا گردن کا جدا کیا اور بعد اسکی ایک سرش کا جدا کیا لوگون نی عرض کی کہ
تعبیر اس خواب کی کیا ہی اون حضرت نی فرمایا کہ مراد اوس زرہ سی شہر محکم ہی اور
رخنہ دار ہونا شمشیر کا کنایہ رنج سی ہی کہ مجھی اسکا آزار مین کچھ ایذا اور رنج لاحق ہوگا اور
مقتول ہونی گاو نر سی مراد یہہ ہی کہ ایک جماعت اصحاب میری سی شہید ہوگی اور میش
سی کنایہ طلحہ سی کہ کبش کتیبہ تھا کہ بضرب ذوالفقار حیدر کرار بدار البوار پہنچا بعد اسکی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا اپنی اصحاب سی کہ رائی میری تقاضا کرتی ہی کہ در شہر کو بند
کر کی محاربہ کیا چاہیی ایک جماعت اسپر راضی ہوئی اور جماعت دیگر نی جان نثاران
شاہ رسل سی عرض کی کہ ای سرور کائنات ہم تمام جان و دل سی غلام اور بندی ہین

ہین اور وہ ایسی کشتہ ہونیکی آمادہ ہو اور ایسی ایام کو عید نوروز بختی مین اور
ایسی مرنی کو جان دیگر عزم کرتی مین اور شب و روز خواہان اور جویان ایسی مرگ کی
رہتی ہین محال کہ بیٹہ رہین حق تعالی نی ہماری خوش نصیبی سی ظاہر کیا اور یہہ امکان
نہین ہی کہ ہم قلعہ بند ہوکر جنگ کرین اسواسطی دشمن اس صورت مین خیرہ ہوگی
اور سرور کرین کی اس اثنا مین عم مصطفی حضرت حمزہ استادہ ہوکر عرض کرنی
لگی کہ روح میری فدا آپ پر سی ہو آج مین صوم سی ہون اور ایک عزیز اور ہی کہ نام
اوسکا شمشیر ہی وہ بھی ایک مدت سی روزہ رکھتا ہی ہم دونو پر آب و نان حرام
جب تک کہ خون سی لب تر نکرین ہرگاہ کہ غلو جان نثاران اپنی کا دیکھا خاموش ہوئے
اور بعد انقضای شب کی بوقت صبح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ زرہ پوشی اور
سلاح بندی مین مشغول ہوتی تھی اس اثنا مین سعد معاذ نی اصحاب سی کہا کہ یہہ رائی کیسی
تھی کہ رای پیغمبر خدا پر رائی اپنی کو اختیار کیا اور اوس قدر کسواسطی فضول ہوا
چاہیی ہم کیا جانتی ہین جو کچھ کہ خدا اور رسول جانتی ہین ہرگاہ کہ وہ عندلیب گلشن وحی
ہین ہمکو مثل گل کی گوش ہونا ضرور ہی اثنای اس گفتگو مین جناب رسالت پناہ
محل سرای سی برآمد ہوئی اور پردہ داری پردہ بلند کیا جان نثارون نی عرض کی
کہ کل کی دن جو کچھ عرض کیا تھا خطا کی ہمنی ہماری تقصیر معاف کرین آپ اور جو
کچھ رای عالی آپکی تقاضا کرتی عمل فرماوین حضرت نی فرمایا کہ اول تمکو مناسب تھا
اسطرح عرض کرنا لیکن اس حال کہ مینی کمر باندہی لی نیل مطلوب کی کمر کہولنا مجھکو روا نہین
ہی فتامل اور احتمال دیگر یہہ ہی کہ بعضی ہنگام مین اپنی ملازمین کی تکمیل منظور ہوتی ہی

مشہور ہوئین تھی اسسی پہلی کہ جبتک کی رائی معلوم ہوئی رائی جس شخص کی خطا پر
ہو کی آگاہ و فرماوینگی کہ ہمین یہ نقص یا یہ قباحت ہی اسلئی وہ ایسی خطا کرینگا
قوله يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی جو شخص کہ خیانت کری غنائم مین ہووینگا اوس چیز کو کہ خیانت کی ہے
اوپر گردن کی روز قیامت مین اگرچہ ایک سوزن یا رشتہ ہو حضرت رسالت نے
فرمایا ہی کہ چاہتی ہین تمکو نہ دیکھون روز قیامت مین اس حال سی کہ شتر تمہاری گردن پر
ہوا اور وہ فریاد کرتا ہوا اور وہ شخص کہی کہ یا رسول الله صلی الله علیه وآله میری فریاد
کو پہنچو مین اوسکی جواب مین کہونگا کہ مین نی احکام خدا پہونچایا اور تو نی رسالت
آج کچھ بھی فائدہ نہین اور تیری فریاد کو نہ پہنچونگا مروی ہی کہ ایک اصحاب سی روز
خیبر کی وفات پائی لوگون نی عرض کی کہ یا رسول الله صلی الله علیه وآله اوسپر نماز پڑھیے
حضرت نی فرمایا کہ تم نماز پڑھو مین نہ پڑھونگا عرض کی کہ یا رسول الله صلی الله علیه و
آله اس سی کیا تقصیر واقع ہوئی ہی فرمایا کہ اسنی خیانت کی ہی اور فرمایا کہ اسکی
اور اسباب کو ملاحظہ کرو ایک مہرہ اوسنی غنیمت خیبر سی چرایا تھا کہ دس درہم
بھی اوسکی نہ ملتی تھی قوله اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عبدالله بن عباس سی منقول ہی کہ
حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله نی صحابہ سی فرمایا کہ ہرگاہ برادران تمہاری
روز احد مین شہید ہوئی حق تعالی نی ارواح اونکی کو شکمہائی مرغان سبز بال مین
جگہ دی کہ بیچ ہوائی بہشت کی طواف کرین اور شاخہائی طوبی پر آشیانہ کرین اور
جوئبار فردوس پانی پئین اور طعامہائی بہشت کو تناول کرین اور وقت استراحت کی
جگہ انکی قندیلہائی زرین ہین کہ نیچی عرش کی لٹکتی ہین اور وہ لوگ کہتی ہین کہ کون

تمکو خبر دیگا ہماری دوستونکو اس دولت سی کہ ہمنی پائی ہی تا رغبت اونکی ساتھ جہاد
کی زیادہ ہو حق تعالی نی واسطی آگاہ کرنی حال اون لوگونکی یہ آیہ نازل کیا اور فرمایا کہ
یہ لوگ مردگان نہین ہین بلکہ زندہ ہین قوله اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ جناب امیر المؤمنین صلوات
الله علیه السلام نی جناب رسالت پناہ صلی الله علیه وآله سی روایت کی کہ ہرگاہ مومن
بہشت مین مشغول ہوتا ہی حق تعالی برات آزادی کی آتش دوزخ سی اوسکی واسطی بہیجتا
اور ستر ہزار فرشتی برات اوسکی کو تحیہ قدمونکی بچہاتی ہین اور اوسکو بہشت کی بشارت
دیتی ہین اور ہرگاہ کہ آوازان فرشتونکی گوش اوسکی مین پہنچتی ہی جو ضرب کہ اوسپر
لگتی ہی کو اثر ہوتی ہی شنیدن آب سرد کی ہوائی گرم مین اور ہرگاہ کہ سبب
سبب زخم کی پہنچتی ہی تو زمین [illegible] پہنچتا ہی کہ حور العین آتی ہین بہشت سی اور ساتھ [illegible]
رکہتی ہین [illegible] تحفہ بہشت [illegible] شام کو ستر غرفی اوسکو عطا ہوتی ہین غرفہائی بہشت
کہ فاصلہ اون غرفونکا مثل فاصلہ [illegible] شام کی ہی اور روشنی اوس غرفہ کی ایسی ہی کہ
ہی مغرب اور مشرق کو بہرلی اور ہر غرفہ مین ستر دروازی ہین طلا کی اور ہر دروازہ
پر پردہ طلا آویختہ ہی اور ہر غرفہ مین ستر تخت طلا کی کہ پائی اونکی زبرجد سی بنی ہین
گیا ہی اوسکو زمرد سی اور تخت پر ستر بستر ہین اور ایک ایک بستر پر حور العین ہی جس کی
زوجہ اوسکی ہی اور ہر ایک ساتھ ناز و کرشمہ و غمزہ و ادا کی محبوب دلہا ہین اور
ہر ایک کی واسطی ستر ہزار غلام اور کنیز ستر ہزار ہین اور صورت اونکی مثل ماہ کی
روشن ہین اور تاجہائی زرین و لولو پہنی ہوئی اور گردنون پر [illegible] اور
ابریق ہائی شراب ہاتھہ مین لئی ہوئی کہڑی ہین قسم اوس خدا کی کہ جان محمد صلوات الله

علیہ بقبضہ قدرت اوسکی مین ہی کہ شہید ونکو روز قیامت مین ساتھ اس حشمت کی اوردرجے
کی عرصات محشر مین لاوینگی کہ اگر پیغمبر انکو راہ مین دیکھیں کی پیادہ پا ہونگی تو
ہمراہی اونکی کی پس وہ شہید آوینگی اور اپنی تختون پر بیٹھینگی اور ہر ایک شہید
سی شتر ہزار اہل بیت اور ہمسایہ اپنی سی شفاعت کرینگی پس وہ شہدا ساتھ پیری
اور ساتھ ابراہیم کی خوان خلد پر بیٹھینگی اور مروی ہی کہ ہر گاہ ابی سفیان بہاگ کر
متوجہ مکہ کی ہوا ایک جماعت نی بنی عبد قیس سی خبر اہل اسلام کو دی کہ ابی سفیان
با لشکر آراستہ متوجہ تمہارا ہوا ہی اور تمہاری قتل پر کمر باندہی ہی ہر گاہ اہل اسلام
اوسکو سنا باوجودیکہ اکثر زخمی تہی اصلا خوف اور ہیبت انکو نہوئی اور خلوص
اور عقیدہ اونکا اور زیادہ ہوا اور کہا اونہون نی کہ حسبنا اللہ نعم الوکیل اور اون
حضرت نی اونکو بہر جہاد لشکر کو ترغیب کیا اور اونہون نی عرض کیا کہ ہم بسر وچشم
حاضر ہین اور ہر گاہ کہ معلوم ہوا کہ بنی عبد قیس جہوٹ بولتی تہی اور خاطر حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ اور اصحاب اونکی دغدغہ مراجعت کفار وسی مطمئن ہوئی متوجہ مدینے
ہوئی حق تعالی نی اس آیہ کو درباب اہل جروح وقروح کی نازل کیا کہ الذین استجابوا

الخ **تکملہ** کوع ہشتم سپارہ چہارم **فمن اتبع رضوان اللہ** سترہ حرف ہین
بینات اوسکی سات سی ہشتہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت **علی الامام و**
الائمۃ الھدی قولہ **کمن باء بسخط من اللہ** سولہ حرف ہین بینات
اوسکی جہ سے ساٹہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت **وھم اعداء الائمۃ**
الھدی قولہ **ھم درجات عند اللہ** چودہ حرف ہین بینات

بینات اوسکی پانسو چہار اسی ہوتی ہین نکلے اوس سی یہہ عبارت :
یعنی علی ابن ابیطالب ولی اللہ النقباء

الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح للذین
وہ مومنین کہ قبول کیا حکم خدا اور رسول کو پس از اسکی کہ پہنچا اونکو زخم واسطے اون لوگون کی
احسنوا منھم واتقوا اجر عظیم ○ الذین قال لھم الناس ان
کہ نیکی اونہون نی اونمین کی وہ لوگ کہ کہا اونکو جماعت عبد القیس نے
الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا
ابو سفیان اور اصحاب اوسکی جمع ہوئی واسطی قتل تمہارا پس ڈرو اونسی پس زیادہ کیا ایمان اونکا اور کہا
اللہ ونعم الوکیل ○ فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم
خدا اور بہتر وکیل ہے پس پہری وہ ساتھ نعمت جانب خدا کی اور فضل کی نہ پہنچی اونکو
سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم ○ انما ذلکم
بدی اور پیروی کی خوشنودی خدا کی اور خدا صاحب فضل کا ہے بزرگ کا ہی سوا اسکی نہین یہہ کہ
الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم
شیطان خوف دلاتا ہے دوستان اپنی کو اور نہ خوف کرو تم اونسی اور ڈرو تم مجہسی اگر ہو تم
مومنین ○ ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر انھم
ایمان لانی والے اور نہ غمگین کرین وہ تجکو وہ لوگ کہ جلدی کرتی ہین بیچ کفر کی تحقیق کہ وہ
لن یضروا اللہ شیئا یرید اللہ الا یجعل لھم حظا فی الاخرۃ
نہین ضرر پہنچا سکتی ہیں دوستان خدا کو کچہ چاہتا ہی خدا یہہ کہ نہ کری واسطی اونکی نصیبا بیچ آخرت کے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ
اور واسطی اونکی عذاب بزرگ ہی بدرستیکہ وہ لوگ کہ مول لیا کفر کو بعوض ایمان کی ہرگز نہین
يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
ضرر پہنچاتا خدا کو کسی چیز کا اور واسطی اونکی ہی عذاب دردناک اور نہ معلوم کرین وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی
أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ
کہ جو مہلت دیتی ہین ہم اونکو بہتر ہی واسطی نفسون اونکی کی سوا اسکی نہین کہ مہلت دیتی ہین اونکو تا زیادہ کرین گناہ اور واسطی اونکی
عَذَابٌ مُهِينٌ ○ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ
عذاب خوار کنندہ ہی نہین ہی خدا کہ ترک کری مومنین اوپر اوس چیز کی کہ ہو تم اوپر اوسکی
حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى
تا اینکہ تمیز کری نجس کو پاک سی اور نہین ہی خدا کہ مطلع کری تمکو اوپر
الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ
غیب کی اور لیکن خدا قبول کرتا ہی رسولون اپنی سی جسکو کہ چاہتا ہے پس ایمان لاؤ ساتھ خدا کی
رُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ○ وَلَا يَحْسَبَنَّ
رسول اوسکی کی اور اگر ایمان لاؤ تم اور ڈرو تم نافرمانی خدا سی پس واسطی تمہارا اجر بزرگ ہی اور نہ معلوم کرین
الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ
وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی خدا نی فضل اپنی سی نیک ہی واسطی اونکی بلکہ وہ بری
لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَ
واسطی اونکی قریب ہے کہ طوق کیا جائیگا اوس چیز سی کہ بخل کرتی ہین ساتھ اوسکی روز قیامت کی اور واسطی خدا کی ہی میراث آسمانون کی

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○
آسمانون کی اور زمین کی اور خدا اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہین وہ آگاہ ہے
وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ بعضی مفسرون نی اس آیہ کو اور مابعد اسکی کو کہ
درباب غزوہ بدر صغری کی کہی کہ وارد ہوئی ہی اور بیان اوس غزوہ کا اس نہج پر
ہی کہ روز جنگ احد مین ابو سفیان نی ساتھ مسلمانونکی قرار دیا تہا کہ سال آیندہ ہم سب
موضع بدر مین جنگ کرین کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا تہا اوسکی جواب مین
کہ ہم مستعد ہین ہرگاہ سال آیندہ موعود آیا ابو سفیان وعدہ سی پشیمان ہوا نعیم ابن
مسعود اشجعی کو مقرر کیا کہ مدینہ کو جا اور لشکر اہل اسلام کو ورش سی خوف ولا اسطرح
سی کہ بجہت خوف کی مقام بدر مین نہ آوین نعیم مطابق کہنی اوسکی کی مدینہ مین آیا اور
چند مومنونکو کثرت لشکر مشرکون سی اور بسیاری سلاح اونکی سی خوف دلایا سوائے
جواب حسبنا اللہ نعم الوکیل کی مومنین سی نہ سنا اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ ساتھ ان مومنونکی کہ تہی ایک ہزار اور پانسو تہی طرف بدر کی روانہ ہوئی تطاہر
ابو سفیان اور لشکر اوسکی کا کیا اور وہ نہ آئی اور حضرت نی وہانسی طرف مدینہ
کی مراجعت کی لہذا حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا اور ہرگاہ کہ اہل ایمان نی کار
کو خدا پر رکہا تہا حق تعالی نی کفایت مہمات اونکی حسب دلخواہ اونکی کی کی قولہ
ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ فرمایا کہ مین تعجب کرتا
ہون اس بات سی کہ جسکو چار چیزین لاحق ہون کس طرح پناہ ساتھ چار چیز کی
نہین لیجاتا ہی ایک یہہ ہی کہ ہرگاہ دشمن سی خوف کری کسواسطی نہین کہتا ہی کہ حسبنا

نعم الوکیل حال آنکہ حق تعالی بعد اسی حسبنا اللہ کی فرماتا ہی فانقلبوا بنعمۃ من اللہ
وفضل لم یمسسہم سوء اور دوسری ہرگاہ کہ کوئی دشمن سی خوف کری کسو اپنی نہین
کہتا ہی افوض امری الی اللہ حال آنکہ حق تعالی بعد اسی افوض امری کی فرماتا ہی
فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا اور تیسری ہرگاہ کہ اوسکو غم پہنچی کیون نہین کہتا ہے
کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین حال آنکہ حق تعالی بعد اسی لا الہ کی
فرماتا ہی کہ فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور چوتھی یہہ کہ زیادتی مال طلب کری
کسو سطی نہین کہتا ہی کہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ حال آنکہ بعد اسی ما شاء اللہ
کی حقتعالی فرماتا ہی کہ فعسی ان یؤتین خیرا پس قریب ہی یہہ کہ دی وہی خدا مجکو
بہتر ہی ملک آن اللہ منقول ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا جسطرح سے
کہ آدم کو ذریت آدم دکہلائی اسیطرحسی امت میری کو بصورت اور خلقت ملاحظہ کرائی
اور آگاہ کر کہ کون اونمین سی ایمان لا کریگا اور کون بادیہ ضلالت مین سرگردان
رہیگا منافقون نی اسکو سنکر باہم کہا عجب ہی محمد سی کہ دعوی کرتی ہین کہ جو چیزکہ
عدم مین ہی اور ابہی موجود نہین ہوئی ہی جانتی ہین ہم کہ کون مومن ہوگا اور کون
منافق ہی اور حالات دل لوگون سی غافل اور بیخبر ہین اگر رسالت کو مین کہہ دین کہ
کون ہمسی مخلص ہی اور منافق ہی ہرگاہ کہ یہہ سخن بسمع شریف حضرت پہنچا منبر پر آئے
اور خطبہ بلیغ ادا کیا اور بعد از حمد وثنای الہی کی فرمایا کہ کیا ہی لوگونکو مقام اور
مرتبہ میرا نہین پہچانتی ہین اور علم میری مین طعن کرتی ہین اگر مجھسے پوچھین آج کی دن قیامت
تک جو چیز کہ واقع ہوگی خبر دیسکتا ہون عبد اللہ ابن حذافہ سہمی اوٹھہ کہڑا ہوا

ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کون ہی ہم مین سی کہ اس سخن کو کہتا ہے اور آپکے
علم کو قبول نہین کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ خدا تمہی پس حضرت منبر سی نیچی اوترے
حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا کہ ما کان اللہ لیذر المؤمنین ویجتبی من
رسلہ الخ اور لیکن خدا قبول کرتا ہی وحی مطلع ہونیکی اوپر اوسی امر غیب کے
رسولون اپنی سی جسکو کہ چاہتا ہی اگر کوئی اعتراض کری کہ اس آیہ سی خصوصیت انبیا
کی معلوم ہوتی ہی پس مذہب امامیہ مین دو دو دانشمن کہ واقع ہوئی ہین کہ ائمہ
اثنا عشر کو علم ما کان اور ما یکون تہا مثل انکی گیارہ کو علم شیعیان اپنی کا تہا کہ روز
قیامت تک کون کون شیعہ ہونگی اور اسامی انکی مع پدران جانتی تہی صورت جمع
اسکی کیا ہی جواب مین کہا جائیگا کہ فریقین مین ثابت ہی کہ جناب نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا ہی حق علی ابن ابیطالب مین انا مدینۃ العلم وعلی بابہا
پس جو علم کہ جناب رسالت مآب کہتی تہا علی ابن ابیطالب کو تہا اور بوسیلہ انکی سب ائمہ کو
علم حاصل ہوا باقی رہا یہہ امر کہ انبیا اور ائمہ جمیع امور غائبہ کا بالفعل علم رکہتی تہی
کہ پس مذہب منصور اور معروف بصواب یہہ ہی کہ جمیع امور غائبہ کا علم بالفعل نہ تہا
بلکہ اون امور غائبہ کا علم تہا کہ جن سی خدا نی اون کو آگاہ کیا تہا خواہ بواسطہ جبرئیل
اور خواہ بواسطہ الہام یا سوای اسکی مثل علم جفر وغیرہ کی اور علم جمیع امور غائب کا
بالقوہ البتہ تہا اور ائمہ کو حاصل تہا یعنی جس امر کو کہ ارادہ اونکا متعلق ہوتا تہا
مطلع ہونی اوسکی پر وہ دریافت کر سکتی تہی مثل کتاب جفر وجامعہ سی مصحف فاطمہ
سی اور علم نہونی جمیع امور غیبیہ پر یہہ آیہ اول دلیل ہی ومن اہل المدینۃ

مرکوا علی النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم حاصل اسکا یہہ ہی کہ بعضی نی اہل مدینہ سی سرکشی
کی اور نفاق کی تو نہین جانتا ہی اونکو ہم جانتی ہین اونکو اور یہہ بہی آیہ ہی کہ واذا
رایتهم تعجبک اجسامهم وان یقولوا تسمع لقولهم کانهم خشب مسندة
حاصل یہہ ہی وقتی کہ دیکہتا ہی تو اونکو سر دیتی ہین لاتی ہین تجکو ابدان اونکی اور اگر وہ
بات کہتی ہین تجہسی تو سنتا ہی اونکی قول کو گویا کہ وہ کندہ ناتراشیدہ ہین کہ
تکیہ لگاتی ہین قوله تعالی ما بخلوا به یوم القیمة حدیث مین آیا ہی کہ جس شخص کو حق تعالی
مال عطا کری اور وہ شخص بسبب بخل کی زکوۃ اوسمین سی نہ دی روز قیامت مین اوس
مال کو بصورت مار کی کرین گی کہ بسبب کثرت زہر کی اوسکی سر پر بال نہو نگی اور
دو نقطی بالائی چشم اوسکی ہونگی اور ایسی سانپ کو کہ زشت ترین سانپو کا ہی
طوق گردن اوسکا کرین گی اور یہہ سانپ تمام روز اوسکی کو اپنی دہن مین اور
زبان اپنی سی سرزنش اوسکو کریگا اور کہی گا مین وہ مال تیرا ہون کہ دنیا مین
ساتہہ اوسکی فخر کرتا تہا تو اور اوسکی دینی مین بخل کرتا تہا تو حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ سخت ترین حسرت روز قیامت یہہ ہی کہ
کوئی شخص مال رکہتا ہو اور حقوق واجبہ اوس سی خارج نکری اور اسی حال پر مرجائی
اور وہ منتقل ہو اوسکی وارث پر ہو اور وہ وارث اخراج حقوق واجبہ اوسمین سی
کری روز قیامت مین مال جس شخص کا مال تہا میزان عمل اوسکی مین رکہین گی اور
اوس کو گرفتار کرکی دوزخ مین لیجاوینگی بسبب نہ دینی حقوق واجبہ کی اور وارث کو بسبب دینی
حقوق واجبہ کی بہشت مین لیجاوینگی اور بہی اون حضرت نی فرمایا ہی کہ جسکی واسطی

واسطی ثواب پیغمبر کا مہیا ہوا ہو اور اوسکی ذمہ مین نیم حبہ ہو مال غیر سی بہشت مین نہ
جاویگا اور مروی ہی کہ جب کہ من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا نازل ہوئی
بعض یہودیون نی کہا کہ خدا درویش ہی کہ ہم سی قرض طلب کرتا ہی اور ہم
تونگر ہین حق تعالی نی اس آیہ کو بہیجا لقد سمع الله قول الذین الخ تکملہ
در رکوع نہم در سپارہ چہارم قوله تعالی الذین استجابوا لله سولہ حرف مین
جنات اوسکی المہتر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت هولاء علی
سبیل الاتقیاء قوله تعالی الذین قال لهم الناس سولہ حرف مین سیئات اوسکی ز
سی چالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اولاء امیر المومنین نائب محمد المصطفی
لقد سمع الله قول الذین قالوا ان الله فقیر ونحن اغنیاء
ہر آئینہ تحقیق سنا خدا نی کہنا اون لوگو کا کہا انہون نی ہر تحقیق خدا محتاج ہی اور ہم تونگر ہین
سنکتب ما قالوا وقتلهم الانبیاء بغیر حق ونقول ذوقوا
قریب ہی کہ لکہینگی ہم نامہ اعمال مین جو کچہ کہا انہون نی اور لکہین گی ہم قتل کرنا انکا انبیا کو بدون حق کی اور کہین گی چکہو
عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم وان الله لیس بظلام
عذاب آتش سوزان کو یہہ بسبب اوس چیز کی ہی کہ آگی کیا ہی ہاتہون تمہاری نی اور تحقیق کہ خدا نہین ظلم کرنی والا
للعبید الذین قالوا ان الله عهد الینا الا نؤمن لرسول
واسطی بندو کی اور سنا خدا نی قول اون لوگو نکا کہا انہون نی ہر تحقیق خدا نی عہد کیا ہی طرف ہمارے یہہ کہ ایمان نلائین ہم کسی پیغمبر پر
حتی یاتینا بقربان تاکله النار قل قد جاءکم رسل من قبلی
تا وقتیکہ لاوی قربانی کو کہ جلا دیوی اوسکو آتش کہہ تو ای محمد تحقیق آئی تم کو پیغمبران اگی میری سی

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
ساتھ معجزہ باتون روشن کی اور ساتھ اوس چیز کی کہا ہی تمنی پس کسواسطی مار ڈالا تمنی اونکو اگر ہو تم سچی
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ
پس اگر جھوٹا کیا ہی تجھکو پس تحقیق جھٹلا گئی پیغمبر قبل از تیری کہ لائی تھی معجزہ باتین روشن کو
وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ
اور بانوشتی والی کتابین اور ساتھ کتاب روشن کی ہر نفس چکھنی والا ہی موت کا اور سوائی اسکی نہین پوری دی جاؤ گی تم
اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ
مزدوریان اپنی روز قیامت کو پس جو شخص کہ دور کیا گیا آتش دوزخ سی اور داخل کیا گیا جنت میں پس تحقیق
فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ
اپنی مراد کو پہنچا اور نہین ہی زندگانی دنیا کی مگر مایہ فریب ہر آینہ آزمائی جاؤ گی تم بیچ اموال اپنی کی
وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ
اور نفسون اپنی کی اور ہر آینہ سنو گی تم اون لوگون سی کہ دی گئی ہین کتاب کو آگی تمہاری سی اور اون
الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ
لوگون سی جو کہ شریک لاتی ہین رنج بہت کو اور اگر صبر کرو تم اور پرہیز کرو تم مکافات اپنی سی پس یہ تحقیق
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
استواری امور سی ہی اور یاد کر اے محمد جسوقت لیا خدا نی عہد اون لوگون سی کہ دی گئی تھی کتاب کو
لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا
ہر آینہ بیان کرینگی وہ واسطی لوگون کی اور نہ چھپاوینگی اوسکو پس ڈالدیا اونہون نی اوسکو پیچھی پشت اپنی کی اور مول لیا

وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
اور مول لیا ساتھ اوس کی قیمت کم کو پس بری چیز ہی جو مول لیتی ہین مت معلوم کر تو اے محمد اون لوگون کو
يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
کہ خوشی کرتی ہین ساتھ اوس چیز کی کہ لائی ہین اور دوست رکھتی ہین یہ کہ ستائی جاوین ساتھ اوس چیز کی کہ نہین کیا اونہون نی پس مت گمان کر تو اے محمد
بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلِلّٰهِ
ساتھ رستگاری کی عذاب سی اور واسطی اونکی عذاب دردناک ہے اور واسطی اللہ تعالی کی ہی
ع مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
بادشاہی آسمانو اور زمین کی اور خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہے
قوله الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ مروی ہی کہ کعب بن اشرف اور مالک بن صیف اور
فنحاص بن عازوراکہ روساء یہود سی تھی کہا اونہون نی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم دعوی کرتی
ہو کہ ہمکو خدانی ساتھ پیغمبری کی بھیجا ہی اور ایک کتاب بھی دی ہی اور خدانی ہماری ساتھ
عہد کیا ہی کہ ایمان نہ لاوین ہم کسی مدعی نبوت کا تا اینکہ وہ قربانی کری اور آگ اوسکو کھالی
اگر تم دعوی نبوت مین صادق ہو قربانی کرو اور آتش آسمان سی نازل ہو اور اوسکو کھالی
اوسوقت ایمان ہم تمہارا لاوین کی حق تعالی نی اوسوقت یہ آیت نازل کی الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ قوله اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ خلاصہ
معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اگر باز رہنا انکا ایمان سی بسبب اسکی ہی
کہ پہلا حکا معجزہ طلب کرتی ہین پس کسواسطی پیران انکی ایمان نہ لاتی ساتھ اوس شخص کی
کہ اوسنی یہہ معجزہ ساتھہ اور معجزونکی انکو دکھلایا اور بعد اسکی اوس کو قتل کیا اور اولاد

اونکی کہ سامنے تیری عہد کی بہت ساتہہ اونہی معجزہ کی راضی ہوتی ہین اور از روی عنادی
بہی ایسہ معجزہ طلب کرتی ہین اور اگر وہ بچشم معاینہ کرین کی تو بہی ایمان نہ لاوین کی قولہ تعالی
متاع الغرور اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ دنیا بہ نسبت آخرت کی نہایت ناپایدار اور
بیمقدار ہی چنانچہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ موضع ایک تازیانہ کا
بہشت مین بہتر ہی دنیا اور مافیہا سی اور مروی ہی کہ وہ حضرت ایک روز ساتہہ ایک
بزغالہ کی گذری فرمایا کہ قسم بخدا دنیا نزدیک خدا کی اس سی بہی ذلیل تر ہی اور جو اونسی
منقول ہی جو بعد از ہجرت مہاجرون کی اہل شرک نی دست تعدی باغات اور مزارع اونکی پر دراز
کیا اور معرض بیع مین لاتی اور جس شخص کو کہ مہاجرون سی راہ مین پاتی تہی ایذا دیتی
اور بعضونکو قتل کرتی تہی حق تعالی نی واسطی صبر کرنی مومنین کی اوپر ایذا اور آزار مشرکونکی
خطاب ساتہہ اونکی کرتا ہی لتبلون الخ قولہ تعالی فبئس ما یشترون یعنی بری ہی کہ بدل کر
لیتی ہین نعیم جاودانی کو ساتہہ دنیای فانی کی یہہ آیہ دلیل ہی اوپر واجب ہونی اظہار حق
اور حرام ہونی پوشیدہ کرنی حق کی ثعلبی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ بہ تحقیق خدا نی روایت کیا
ہی کہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی سنا میں نی کہ انہون نی فرمایا ہی کہ حق تعالی نی
عہد نہین لیا ہی جاہلونسی تعلیم کا تا اینکہ عہد لیا ہی علماسی تعلیم جاہلونکا پس عالم کو واجب
ہی کہ احکام الہی کو ساتہہ جاہلونکی لیجاوین اور جاہلون پر لازم ہی کہ اونکو سیکہین تا
بعذاب الہی گرفتار نہون قولہ تعالی یفعلوا الخ یعنی وفا بمیثاق نہ کیا اور توصیف اون حضرت
کی اوسی طور پر کہ بیچ توریت کی تہی نہ کیا بلکہ ضد اونکی ساتہہ اہل اسلام کی ظاہر
کیا اور باوجود اسکی چشم داشت ثنا اور صفت کی مسلمانونسی اپنی حق مین رکہتی تہی کہ وہ

وہ کہتی ہین کہ دانا تر علمای عصر اور فاضل فضلای اہل کتاب مین اور ہر گاہ کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ سی کسی علمای اہل کتاب سی کوئی حکم احکام توریت کا استفسار کیا اوسکو مخفی کیا اور غیر
اظہار کیا اور اسطرح سی تقریر کی کہ گویا بر سبیل خیر دہی تہا بہ این لہذا اونکی حق مین یہہ آیہ نازل ہوئی
اور ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک جماعت منافقین نی جناب نبی سی عرض کیا کہ اگر کوئی
جنگ واقع ہوگی تو ہم مدد تمہاری کرین گی اور ساتہہ دشمنان دین کی جہاد کرین گی ہم
اور ہر گاہ کہ وقت جنگ پہنچتا تہا خلاف اوسکی کرتی تہی اور جہاد مین شریک نہین ہوتی تہی
ہر گاہ کہ رسول جہاد سی پہرتی تہی زبان معذرت کہولتی تہی کہ باعث خلاف امر کا ہم جہاد
والا لازم تہا عذر بیجا کرتی اور باوجود اسکی تحسین کی رکہتی تہی لہذا حق تعالی نی آیت کو اونکی حق مین نازل کیا

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ
بہ تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون اور زمین کی اور مختلف ہونی شب اور روز کی البتہ نشانیان ہین واسطی
لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۞ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی
واسطی صاحبان عقل کی وہ جو یاد کرتی ہین خدا کو کہڑی ہوکر اور بیٹہی ہوئی اور اوپر
جُنُوْبِہِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا
پہلو اپنی کی اور فکر کرتی ہین بیچ پیدائش آسمانون اور زمین کی ای پروردگار ہمارے نہ
خَلَقْتَ ہٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞ رَبَّنَا
پیدا کیا تو نی اوسکو عبث پاکیزگی ہی تجہکو پس نگاہ رکہہ ہمکو عذاب دوزخ سی ای پروردگار
اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ
بتحقیق کہ جس شخص کو داخل کری تو آگ مین پس تحقیق رسوا کیا تو نی اوسکو اور نہین ہی واسطی ظالمونکی مددگار

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا

اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو کہ پکارتا ہے واسطے ایمان کی یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ رب اپنے کے پس ایمان لائے

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ

اے پروردگار ہمارے پس بخش تو واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور دور کر ہم سے گناہوں ہمارے کو اور مرگ دے ہمکو ساتھ نیکوں کے

رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ

اے پروردگار ہمارے اور دے ہمکو جو وعدہ کیا ہے تو نے ہمکو اوپر زبان پیغمبروں اپنے کی اور نہ رسوا کر ہمکو دن قیامت کے تحقیق تو

لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ

نہیں خلاف کرتا ہے وعدہ کو پس قبول کیا واسطے انکے رب انکے کہ تحقیق میں نہیں ضائع کرتا ہوں عمل

عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ

عمل کرنے والے کا تم میں سے مرد سے اور زن سے بعضے تمہارے بعضے سے پس وہ لوگ کہ

هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَ

ہجرت کی انہوں نے اور نکالے گئے وہ گھروں اپنے سے اور ایذا دیئے گئے بیچ راہ ہماری کے اور لڑے اور مارے گئے

قُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

البتہ دور کرونگا میں ان سے برائیاں انکی اور البتہ داخل کرونگا انکو باغوں میں کہ جاری ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

نیچے انکے نہریں ثواب ہے نزدیک خدا کے اور خدا ہے نزدیک اسکے نیکی ثواب کی

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ

نہ فریب دیوے تجھکو آنا جانا ان لوگوں کا کہ کافر ہوئے بیچ شہروں کے فائدہ ہے قلیل

قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا

قلیل پھر جگہ انکی جہنم ہے اور برا ہے آرام کا مکان لیکن وہ لوگ کہ ڈرے

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا

رب اپنے سے واسطے انکے باغ ہیں کہ جاری ہیں نیچے انکے نہریں ہمیشہ رہنے والے بیچ اسکے مہمانی ہے

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ

جانب خدا سے اور جو چیز کہ نزدیک خدا کے ہے بہتر ہے واسطے نیکوکاروں کے اور تحقیق بعضے اہل

الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ

کتاب سے ہر آئینہ وہ ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ خدا کے اور جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تمہاری اور جو کچھ اتارا گیا طرف انکی عاجزی کرنے والے

لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

واسطے خدا کے نہیں بیچتے ہیں آیتیں خدا کی بدلے مول تھوڑے کے یہ لوگ واسطے انکے ہے مزد انکی

عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا

نزدیک رب انکے تحقیق خدا جلد کرنے والا ہے حساب کا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو صبر کرو

ع وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اور صبر کرو دشمن پر اور مستعد رہو اور ڈرو خدا سے شاید کہ تم [illegible]

قوله لآیات الخ حاصل اسکا یہ ہے کہ پیدا کرنی آسمانوں اور زمین اور اختلاف شب و روز
میں ہر آینہ نشانیاں ہیں وجود صانع پر اور وحدت اور کمال قدرت اوسکی پر واسطے
صاحبان عقل کی کہ بیچ اوسکی فکر کرتی ہیں اور اپنی ساتھ صانع پہچانتی ہیں اور صفات
کمال اوسکی کی عارف ہوتی ہیں حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ

واسی اوس شخص پر کہ اس آیہ کو پڑہی اور ہمین فکر نکری ثعلبی نی تفسیر اپنی مین محمد بن حنفیہ
سی نقل کیا ہی کہ ہر گاہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ شب کو اوٹہتی تہی مسواک کرتی
تہی اور بعد اسکی نظر طرف آسمان کی کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ تا قولہ تعالی سُبْحٰنَکَ حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ کوئی عبادت مثل تفکر کی نہین ہی اور تفکر کرنا ایکساعت کا بعضی
اوقات مین بہتر ہی ساٹہہ برس کی عبادت سی اور مروی ہی کہ داؤد پیغمبر علیہ السلام نی
حق تعالی سی سوال کیا کہ بارخدایا مخلوقات کو کسواسطی پیدا کیا تو نی جواب آیا کہ مین
گنج مخفی تہا دوست رکہا مین نی کہ پہچانا جاؤن مین پس خلق کو پیدا کیا تہی کہ تا مجہی
پہچانین آنحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ ہر گاہ بندہ مومن اپنی
فرش پر استراحت کری اور نظر طرف آسمان کی اور ستارونکی کری بعد اسکی کہی کہ
گواہی دیتا ہون کہ میرا کوئی پروردگار ہی ای خداوند گناہون میری تئین در گذر حق تعالی بنظر رحمت
طرف اوسکی دیکہتا ہی اور اوسکی گناہونکو بخشدیتا ہی اور اخبار اہلبیت علیہم السلام مین وارد ہی کہ یہہ آیتین نماز تہجد
پڑہنی والونمین ہی کہ تین حالتونمین ذکر خدا مین مشغول مین اسواسطی کہ حالت قیام مین قراءت
اور قنوت مین مشغول ہین اور بعد از فراغ نماز وتر کی جیٹہتی ہین وربعد اسکے
پہلوی راست پر تکیہ کرتی ہین اور ہاتہہ کو نیچی سر کی رکہتی ہین اور واسطی تعجب کی نظر
کرتی ہین کہ کسطرحسی حق تعالی نی اس ہفت گنبد کو بی ستون ہوا پر بلند کیا ہی
اور زینت تمام اوسکو بسبب ستارونکی آراستہ کیا ہی اور سات طبق زمین کو ایک
دوسری پر رکہا ہی اور انواع حیوانات آبادان کیا ہی اور ساتہہ اصناف نبات کی آراستہ کیا ہی

کیا ہی اور سات تہہ آسمانی آب رواکی زندہ کیا ہی اور بسبب اس اندیشہ اور تفکر کی یقین
ہوتا ہی کہ یہہ افعال محکم اور کثیر الفائدہ ولی ایسی صانع کی کہ قادر اور عالم اور قدیم
ہو اور واحد اور یکانہ اپنی خدائی مین ہو وجود مین نہین آسکتی ہین قولہ تعالی مِنْ اَنْصَارٍ
رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا الخ اس آیہ مین نفی شفاعت عاصیان اہل اسلام لازم نہین آتی ہی کیونکہ
معنی نصرت کی دفع کرنی عذاب کی ہین ساتہہ زور اور غلبہ کی یا یہہ مراد ظالمون سی
اہل کفر ہون نہ عاصیان اہل ایمان اور باجماع امت معلوم ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ امت اپنی سی اہل کبائر کی بخشش کروا وینگی اور بخاری نی صحیح اپنی مین
انس بن مالک سی روایت کی ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ
بعضی امت میری سی ہونگی کہ ایکمدت طویل دوزخ مین عذاب کہینچینگی اونکی ابتدا اسکی مین
اونکی شفاعت کرواونگا اور بہشت مین لیجاونگا اور اہل بہشت اونکو جہنمی نام رکہینگی
اور ابوسعید خدری نی آنحضرت سی روایت کی ہی کہ بسبب شفاعت میری کی ایک
جماعت دوزخ سی باہر آوینگی کہ نہایت جلنی سی مانند کوئلی کی سیاہ ہوگئی ہونگی
اور بعد اسکی ایک نہر مین کہ اوسکو نہر الحیات کہتی ہین اوسمین غوطہ دینگی اور بسبب
غسل دینی کی اثر جلنی کا اونسی زائل ہوجائیگا اور بعد اسکی داخل بہشت کرینگی
اور رسالۂ اعتقادیہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ مین مذکور ہی کہ کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ
نرہیگا مگر اہل شرک اور کفر لیکن گنہگاران اہل توحید بسبب وسیلہ شفاعت آنحضرت کی جہنم سی
باہر آوینگی تنبیہ توہم نہو کہ اہل سنت وجماعت کی ہی شفاعت ہوگی اسواسطی کہ اہل
توحید مین یہہ ہی ہین اور وجہہ توہم ہونیکی یہہ ہی کہ تمام علمائی اثنا عشریہ قائل ہین

باقی ہین کہ حکم اہل سنت وجماعت کا آخرت مین حکم کفار کا ہی اور دنیا مین واسطی انتظام
شیعیان کی حکم باسلام ہی بلکہ سید مرتضی ... واسکی قائل ہین کہ یہ ناصبی ہین اونکا علم اعادہ
ہی پس ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی انکو اہل کفر مین داخل کیا ہی قولہ تعالی مِنّا وَمِنکُم ... الخ
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی جس شخص کو کہ خدا نی وعدہ ثواب کا دیا
البتہ ساتھ اوسکی وفا کریگا اور جس شخص کو کہ وعدہ عذاب دیا ہی اختیار ہی اگر چاہی
کری اور اگر چاہی نکری اور جو شخص ہر شب پانچ آیہ کو تلاوت کری کہ اول اونکا
یہ ہی اِنَّ فِی خَلقِ السَّمٰوٰتِ اور آخر اِنَّکَ لَا تُخلِفُ المِیعَادَ ذکر یا کہ تمام
شب عبادت کی ہی قولہ تعالی اُنثٰی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سی پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قرآن مین ہم ذکر مردونکا بہت سنتی
ہین کہ ہجرت کی اور جہاد کی ثواب عظیم پایا دین کی اور ذکر عورتونکا نہین
سنتی ہی حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا قولہ تعالی لَاُدخِلَنَّهُم حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی
مروی ہی کہ روز قیامت حق تعالی رضوانکو امر کریگا کہ بہشت کو آراستہ کر مانند
عروس کی بعد اسکی حق تعالی فرماویگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ میری راہ مین جہاد کیا ہی
اور اپنی وطنونکو چھوڑ کر ہجرت کی ہی اور شہید ہوئی ہین اونکو حاضر کرو اور تعظیم تمام
ناقہ پر سوار کرکی بہشت مین داخل کرین کی ہر گاہ کہ وہ قدم رکھین کی ملائکہ کہین
کی سَلَامٌ عَلَیکُم بِمَا صَبَرتُم فَنِعمَ عُقبَی الدَّارِ قولہ تعالی قَلِیلٌ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ سی مروی ہی کہ نسبت اوس چیز کی کہ دنیا سی آخرت مین اسکی ایسا ہی کہ کوئی شخص دریا
مین انگشت اپنی کو تر کری اور باوجود اس قلت کی نعمتہای سریع الزوال ہی اور ہر

پہر اونکو زیادہ نہین فنا ہو جاتی ہی پس کفار ہر چند دنیا مین تحصیل نعمتہای حقیر کرین کچھ
حقیقت نہین ہی قولہ تعالی لِلاَبرَارِ مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اوپر بوریے
کی کہ چھال خرما سی بنا تھا سوتی تہی ہر گاہ اصحاب اونکی حاضر ہوتی دیکھا کہ نشان بوریے
کی پہلو پر اون حضرت کی ظاہر ہوئی ہین ایک اصحاب اون حضرت سی دیکھکر رونی
لگا اور حضرت سی عرض کی کہ کسرا اور قیصر حریر اور دیبا پہنتی ہین اور آپ بوریے پر
پس حضرت نی فرمایا کچھ مضایقہ نہین اونکی واسطی دنیا ہی اور ہمارے واسطی آخرت ابن
عباس سی مروی ہی کہ ہر گاہ نجاشی بادشاہ حبش نی وفات پائی حضرت جبرئیل نی
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو اوسکی وفات سی خبر دی جناب نبی نی صحابہ
کو جمع کیا اور فرمایا کہ آؤ واسطی ادا کرنی نماز کی اوپر برادر اپنی کی کہ غیر زمین تمہاری کی
فوت ہوا ہی پس حضرت مقبرہ بقیع مین تشریف لائی اور حق تعالی نی حجاب کو کہ بیچ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی اوٹھایا کہ حضرت جنازہ اوسکی کو ملاحظہ کرتی تہی اور نماز
نماز ادا کی منافقون نی کہا کہ محمد نی نماز ایسی شخص پر پڑہی کہ ترسائی حبش سی ہی اور ہرگز
اوسکو نہین دیکھا ناگاہ یہ آیہ نازل ہوا وَاِنَّ مِن اَهلِ الکِتَابِ الخ قولہ تعالی وَرَابِطُوا
وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ یعنی آمادہ اور مہیا ہو واسطی جنگ کی دشمنان خدا سی
یا گھوڑون اور ہتیار کو مہیا کرو واسطی حفاظت سرحد زمین اسلام کی تا اذیت کفار
کو مومن سی باز رکھو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص مرابطہ
کری راہ خدا مین ایک شبانہ روز مانند اوس شخص کی ہی کہ تمام ماہ رمضانکو روزہ
رکہا ہی اور تمام شبین اوسی ماہ رمضان کی بطاعت گذرانی ہون اور حق تعالی

درمیان اوسکی اور دوزخ کی سات خندقین حائل کرتا ہی کہ فراخی ہر خندق برابر
سات آسمان اور سات زمین کی ہی **تکملہ** در رکوع یازدہم در سپارہ چہارم
قوله من ذکر او انثی کبارہ حرف ہین بنیات اوسکی پانچ طرح ہوتی ہین کلی
اوس کی یہ عبارت علی نائث حمد والفواطم کلهن قوله فالذین هاجروا و
اخرجوا من دیارهم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا تین حرف ہین بنیات اوسکی دو طرح ہوتی ہین
کلی اوسکے یہ عبارت المغنی هو امیر المؤمنین صلوات الله علیه ... هو الموصوف بالصفات

آیاتها كلماتها سورة النساء مدنية ركوعاتها حروفها

سورہ نسا مدنی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة
اے لوگو ڈرو تم رب اپنے سے ایسا رب کہ پیدا کیا تمکو تن واحد سے
وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء
اور پیدا کیا اوسی نفس سے جوڑا اوسکا اور پراگندہ کیا اون دونون سے بہت مرد اور عورتین
واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان
اور خوف کرو تم اللہ کا ایسا خدا کہ سوال کرتے ہو تم ساتھ اوسکے اور ساتھ قرابتون کے بدرستیکہ خدا ہے
عليكم رقيبا ۝ وآتوا اليتامى اموالهم ولا تتبدلوا الخبيث
اوپر تمہارے نگہبان اور دو تم یتیمون کو مال اونکی اور نہ بدل کرو تم مال ...

بالطيب ولا تأكلوا اموالهم الى اموالكم انه كان
حوبا كبيرا ۝ وان خفتم الا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما
طاب لكم من النساء مثنى وثلاث ورباع فان خفتم الا
تعدلوا فواحدة او ما ملكت ايمانكم ذلك ادنى الا تعولوا
وآتوا النساء صدقاتهن نحلة فان طبن لكم عن شيء منه
نفسا فكلوه هنيئا مريئا ۝ ولا تؤتوا السفهاء اموالكم التي
جعل الله لكم قياما وارزقوهم فيها واكسوهم وقولوا لهم
قولا معروفا ۝ وابتلوا اليتامى حتى اذا بلغوا النكاح فان
آنستم منهم رشدا فادفعوا اليهم اموالهم ولا تأكلوها اسرافا

يَكْبَرُوا وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ

اور اونکو جلدی کرکے کہا جاوے اس ڈر سے کہ وے بڑے ہو جاوینگے اور جو شخص غنی ہو سو چاہیے کہ بچا رہے اور جو شخص

فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا

محتاج ہو سو چاہیے کہ کہاوے اوس مال سے موافق دستور کے پس جب حوالہ کرو تم طرف اونکی مال اونکے پس گواہ کرو

عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ

اوپر اونکے اور کافی ہے الله حساب کرنیوالا مردوں کا حصہ ہے اوس مال سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ

وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا

اور قرابتی اور عورتوں کا حصہ ہے اوس مال سے کہ چھوڑ گئے ہیں ماں باپ اور قرابتی اوس سے خواہ

قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ

کم ہو اوس سے یا بہت ہو یہ حصہ ہے کہ فرض کیا گیا ہے اور جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت صاحبان قرابت اور

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا

اور یتیمان اور درویشان پس کچھ روزی دو اونکو اوس مال سے اور کہو تم واسطے اونکے سخن نیک

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ

اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ کہ اگر چھوڑ جاویں پیچھے اپنے فرزندان ضعیف کہ ڈرتے اوپر اونکے

فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ

پس چاہیے کہ ڈریں خدا سے اور چاہیے کہ کہیں سخن درست تحقیق کہ وہ لوگ کہاتے ہیں اموال

الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ع

یتیموں کی از روے ظلم کے سوا اسکے نہیں کہ کہاتے ہیں بیچ شکم اپنے آتش اور قریب ہے کہ داخل ہوں بیچ آتش شعلہ زن کے

ابی بن کعب نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص کہ اس سورہ کو تلاوت کرے گویا اون نے ہر وارث کو اوس میراث کی تہا صدقہ دیا اور اوسکو ثواب اوس شخص کا ہے کہ کسی آزاد کو اسیر ہونے سے مول لیا ہوا اور اوسے آزاد کیا ہوا اور وہ بھی مسلمانوں سے ہوا اور گناہ اوسکے عفو ہوتے ہیں اور خدا اوس سے راضی اور خوشنود ہوتا ہے اور عیاشی نے بسند خود جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے جو شخص سورہ نسا کو ہر جمعہ پڑہے فشار قبر سے امن ہوتا ہے بسبب برکت اسی سورہ کے قوله نَفْسٍ وَاحِدَةٍ مراد نفس سے جناب آدم علیہ السلام ہیں باتفاق مفسرین اور تانیث واحدہ کی برعایت لفظ نفس کی ہے کہ وہ مونث ہے اور منزوجہ سے حوا ہیں اور اکثر مفسرین گئے ہیں اس بات پر کہ ایک استخوان پہلو سے پیدا ہوئی ہیں یہانتک کہ کہتے ہیں کہ وہ استخوان پہلو سے پیدا کی گئی ہیں اسیطرح اگر اوسکو کجی پر رہنے دیں تو سیدہی رہے اور اگر سیدہا کرو تو ٹوٹ جاتی ہے بعضی مفسرین اہل سنت وجماعت نے اس آیہ سے اسطرح استدلال کیا ہے کہ حق تعالی نے فرمایا کہ خلق کیا تمکو ایک نفس سے پس اس سے معلوم ہوتا کہ حوا آدم سے پیدا ہوئی ہیں ورنہ حق تعالی کہتا کہ تمکو دو نفس سے پیدا کیا اور یہی اسی کی تائید کرتا ہے و خلق منها زوجها اور جواب اسکا کئی وجہ سے ہے بنا بر مذہب اصح کے اول مذہب اصح یہہ ہے کہ بقیہ طینت آدم سے پیدا ہوئی ہیں پہلی وجہ یہہ ہے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ تمکو ایک پدر سے خلق کیا ہے کہ حوا سے بہی مخلوق ہوئی ہیں اور یہہ کلام بنا بر محاورات عرب غیرہ کی ہے اور علاوہ یہہ کہ اصل انسان نطفہ پدر سے ہے اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ مراد خلق منها سے من جنسہا یا نوعہا ہو یعنی خلق کیا حوا کو جنس یا نوع آدم سے اور وجہ تیسری یہہ ہے کہ من تعلیلیہ ہو یعنی پیدا کیا واسطے آدم کی زوجہ اوسکی کو اور یہہ قول اصح

اور قوی ہی اور چوتہی وجہ یہہ ہی کہ معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ پیدا کیا حوا کو بقیہ طینت سے
نفس واحدہ سی قولہ ولا رحام مراد اس آیہ سی یہہ ہی کہ ہر ایک باکمال ہکہو کہ خوشنود
بحق خویشی بطرح سی کرو اور عادت عرب سی یہہ تہا کہ وقت طلب حاجت کی وسیلہ
نام خدا سی اور ذکر خویشی سی طلب حاجت کرتی تہی کہ نسبت اوسکی سلسلہ مہربانی کو
کو حرکت مین لاتی تہی اور حاجتون اپنی کو حاصل کرتی تہی اور نزدیک بعضون کی معنی
اس آیہ کی یہہ ہین کہ ڈرو معصیت خدا سی اور پرہیز کرو قطع کرنی خویشی سے بلکہ طاعت خدا کرو
اور صلہ رحم کی رعایت کرو اور یہہ قول مروی ابی جعفر سی ہی اور بنابر اسکی حق تعالی
نی ذکر ارحام کو قریب اسم اپنی کی کیا ہی واسطی بزرگی شان صلہ رحم کی حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ رحم معلق عرش الہی مین ہی اور کہتی ہی کہ جو شخص
ساتھہ میری پیوند کری حق تعالی ساتھہ اوسکے پیوند کری اور جو
شخص کہ مجھسی قطع کری حق تعالی اوس سی قطع کری حدیث قدسی مین وارد ہی کہ حق
جل شانہ نی فرمایا ہی کہ مین رحمن ہون رحم اپنی اسم سی نکالا ہی اور جو شخص کہ ساتھہ اوسکے
وصل کری مین ساتھہ اوسکی وصل کرتا ہون اور جو شخص کہ اوس سی قطع کری مین اوسی قطع
کرتا ہون اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہ فرماتی ہین کہ جو شخص خویش اپنی پر غضب کری
آتش جہنم اوسی مس کرتی ہی پس شفقت کرو حق خویشان اپنی مین فائدہ تو ہم نہ کیا
جائی کہ جو غضب کہ اپنی خویشون پر کری آتش جہنم اوسکو مس کری کی اور یہہ کلمہ بمعنی کے
بلکہ مراد اس غضب سی وہ ہی کہ جو غضب ہی کہ جو امور باطل مین ہوا اور خلاف شرع ہو
چنانچہ معاملہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کا ساتھہ بہائی اپنی عقیل کی اس طلب پر دلیل

تمام ہی اور نقل اوس معاملہ کی یہہ ہی کہ عقیل ایکروز اطفال اپنی کو جمع کرکی خدمت جناب
امیر المومنین صلوات اللہ مین حاضر ہوتی اور فاقہ کشی اور تنگدستی اطفال اپنی کی ظاہر
کی حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی کہا وقت شب کو آؤ مین کچہہ ہو تو نگاہ کرکہ
کہ شب ہوئی اور سبب نابینا ہونی کی ایک فرزند اپنی سی ہمراہ لیکر خدمت حضرت
صلوات اللہ علیہ مین گئی حضرت نی فرزند اوکی سی کہا کہ تم ہٹ جاؤ یہان سی حضرت
نی عقیل سی فرمایا کہ لی عقیل بحوض تمام جہکی اور گمان کیا انہون نی کہ کوئی کیسہ زر
مجھی دیتی ہی ہر گاہ ہاتہہ اوپر رکہا انہون نی ایک آہن تہا کہ مثل آتش شعلہ ور تہا
بسبب سوزش اوسکی کی ایک آواز کی انہون نی مثل آواز اوس گاؤ کی کہ وقت
سوراخ مینی نعل کرتا ہی پس حضرت صلوات اللہ علیہ نی اوسوقت مین کہا کہ مانی تجہسی
تیری عزا مین بیٹہی کہ یہہ حال تیرا بسبب مس کرنی آتش دنیا کی ہی کیا حال میرا اور تیرا
ہوگا کہ آتش دوزخ مس کریگی اور مجہی اور تجہی زنجیرہائی جہنم مین بند کرینگی اور
بعد اس آیہ کو پڑہا اذ الاغلال فی اعناقہم والسلاسل یسحبون بعد اسکی فرمایا کہ میری
اس سی زیادہ کچہہ نہین کہ حق تعالی نی تیری واسطی مقرر کیا قولہ اموالہم مروی ہے
کہ والیان مال یتیمون مین تصرف ناشائستہ کرتی تہی مثل اسکی کہ گوسفند لاغر حلوکہ
اپنی کو گلہ ہائی یتیمان مین چہوڑ دیتی تہی اور بعوض اوسکی فربہ اور بہتر کو نکال لیتی تہی
اور کہتی تہی کہ یہی سمنی واتوا الیتامی اموالہم کی لہذا واسطی اونکی یہہ آیہ نازل ہوئی
ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب قولہ حوبا کبیرا مقاتل سی مروی ہی کہ یہہ آیہ
حق مین ایکمرد کی قوم غطفان سی نازل ہوئی ہی کہ برادر اوسکی فی وفات پائی تہی اور

وسکا ایک بیٹا باقی تہا اور چہوٹا اوسکا بنابر وصی ہونیکی مال اوسکی پر متصرف ہوا
تہا ہر گاہ کہ وہ پسر بالغ ہوا اور رشید ہوا مال اپنی کو طلب کیا دینی اوسکی مین اہمال کیا
اور رفتہ رفتہ خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مین پہنچا اوس وقت یہہ آیت نازل
ہوئی لَا تَاْكُلُوْٓا اِلٰی قولہ تعالی کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا ہر گاہ اوس غطفانی اس آیہ کو سنا کہا
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْحُوْبِ اور تمامی مال کو تسلیم بہتیجی اپنی کو کیا ہر گاہ اوس بہتیجی نی
مال اپنی قبضہ مین کیا اور اوسکو راہ خدا مین صرف کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ ثواب اسکا اوس پسر کو ہوا اور گناہ اوسکا اوسکی باپ کو اور جہت اسکی
یہہ تہی کہ باپ اوسکا حاصل کرنی مال مین شبہات سی پرہیز نکرتا تہا اور ہر گاہ کہ
پسر جانتا تہا اسواسطی اوسپر حلال تہا قولہ تعالی صَدُقٰتِہِنَّ یعنی دو تم مہر اپنی عورتونکو
بعض مفسر کہتی ہین کہ حکم ہوا اولیا زنان کو ہی اور اکثر مفسر کہتی ہین کہ خطاب
شوہر کی طرف ہی یعنی ای شوہران دو ازواج اپنی کو مہر اونکی بخوشی کی در حالتیکہ
وہ مہر ہدیہ ہی اور عطیہ ہی جانب تمہاری سی برضا و رغبت اور طیب روایت کی ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ جو شخص قرض لی بقصد نہ دینی اسکی کہ عوض اسکا نہ دیگا تو
وہ شخص دزد ہی اور اسیطرح جو شخص کہ عورت کو نکاح مین لاوی اوپر ایک مہر کے
اور قصد دینی اوسکی کا نرکہتا ہو زنا کار ہی قولہ تعالی مَرِیْٓـًٔا تفسیر مری کی کہ تفسیر ہَنِیْٓـًٔا
مَرِیْٓـًٔا کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی پوچہا فرمایا کہ ہنئی وہ ہی کہ جسمین گناہ
نہو اور مری وہ ہی کہ جسکے ساتہہ درد اور رنج نہو مروی ہی کہ ایک مرد نزدیک جناب
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی آیا اور درد شکم سی شکایت کی فرمایا کہ زن اپنی سی طلب کر

درم کچہہ مہر اپنی سی تجہکو دی ساتہہ خوشی کی اور اوسکا شہد مول لی اور ساتہہ آب باران کی
آمیختہ کر اور اوسکو نوش کر تا جمع کری تو درمیان ہنئی اور مری کی کہ ساتہہ برکت آئے
کی حق تعالی تجہی شفا دیگا ہر گاہ کہ اوس مرد نی اوسپر عمل کیا شفا پائی قولہ تعالی وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ
مفسرون نی کہا ہی کہ سفہا اس آیہ مین کہ اموال اپنی کو زنان سفیہ کو کہ ناقص العقل ہوتی ہین
نہ دو اسواسطی کہ بجہت سفاہت کی ضبط اوسکا نکرسکین گی اور تلف کرین گی اور تمکو
درویش اور بی چیز کرین گی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ دوزخ واسطی زنان
سفیہون کی ہی ایک عورت نی اوسکو سنا اور نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہمکو سفیہ آپ کہتی ہین حضرت نی فرمایا کہ خدا تعالی نے
تمکو قرآن مین سفیہ کہا ہی اور اس آیہ کو پڑہا وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الخ کہا اوس عورت
کہ حق تعالی نی ہمکو ناقص ٹہرایا ہی حضرت نی فرمایا کہ تمکو ناقص اسواسطی ٹہرایا ہی کہ ہر مہینی
امر تمکو عارض ہوتا ہی کہ جسکی باعث چند روز تمکو نماز معاف ہو جاتی ہی بعد اوسکی جناب
رسالت پناہ نی فرمایا کہ تمکو یہی کافی ہی ہر گاہ کہ تم مین سی کوئی حاملہ ہو اوسکو ثواب ملتا ہی
مثل اوس شخص کی کہ نفس اپنی کو جہاد کیا ہو واسطی جہاد کفار کی اور ہر گاہ کہ وضع حمل ہو
ثواب اوسکا مثل ثواب اوس شہید کی ہی کہ اپنی خون مین غلطیدہ ہوا ہو راہ خدا مین
اور ہر گاہ کہ کودک کو شیر دیتی ہی ساتہہ ہر جرعہ کی کہ وہ لڑکا پیتا ہی ثواب آزاد کرنی ایک
فرزند اسمعیل کا ہوتا ہی اور ہر گاہ واسطی دودہ دینی کی خواب سی اوٹہتی ہی اور رات
خواب سی محروم رہتی ہی ثواب آزاد کرنی بندہ اولاد اسمعیل سی واسطی اوسکی لکہتی ہین
اور بعد اسکی آنحضرت نی فرمایا کہ یہہ ثواب مخصوص اوس عورت کی ہی کہ مومنہ اور صابرہ ہو

اوسپر مشقت پر صبر کری اور ناشکری نکری یہ وہ عورت اپنی گہر کو گئی اور کہا کہ یہہ فضل عظیم ہی اگر
شرط پر موقوف نہوتا اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ وہ لوگ کہ اموال اپنا غرض صحیح مین صرف
کرین وہ سفیہ نہین ہین اور اس آیہ مین خواہ مرد ہون خواہ عورتین ہون قولہ تعالی معروفا
یعنی کہو تم وسطی اونکی سخن نیک اور پسندیدہ کہ نفس اونکا بسبب اوسکی خوشحال ہو جائی
مثلا اگر یتیم ہو اور اوس سی کہی کہ یہہ مال تیرا ہی اور مین خزینہ دار ہون وقت بلوغ تیری
تجہی حوالی کرونگا اور عورتونکو بہی وعدہ دی کہ دل اونکا خوش ہو قولہ بلغوا النکاح
یہہ کنایہ ہی حد بلوغ سی کہ وقت صلاحیت نکاح کا ہی اور بلوغ مرد مین تین چیز سی
ہوتا ہی ایک احتلام ہوتا ہی اور دوسری جمنا بالہای درشت کا عانہ پر اور ساتہ پندرہ
برس تمام ہونگی اور عورتون مین ساتہہ نو برس کی تمام ہونگی اور دیا ایک اون دونو علامتونکی
کرہ کو دہو مین ساتہ مین قولہ للرجال نصیب مما ترک الوالدان الخ منقول ہی کہ عادت
عرب کی جاہلیت مین اس طرح سی تہی کہ عورتونکو مطلقا اور مردان خورد سال کو میراث نہ دیتی تہی
اور کہتی تہی کہ مال اوس شخص کو دیتی ہین کہ جو دشمن سی قتال کر سکی اور دشمنونکو اپنی سی اور
اہل اپنی سی دفع کر سکی ہر گاہ کہ حضرت مدینہ مین تشریف لائی طریقہ میراث اسی قانون پر
جاری تہا ایک روز ام کجہ نزدیک حضرت کی آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ شوہر میرا اوس بن صامت نی وفات کی ہی اور تین بیٹیان اوس سی میری پاس مجہ
اور مال بہت چہوڑ گیا ہی اور پسران عم اوسکی مال تصرف مین لاتی ہین اور مجہکو اور دختران
اوسکی کو نہین دیتی ہین حضرت نی اون کو طلب کیا اونہون نی کہا ہی قانون بندہا ہوا ہے
کہ عورتونکو اور اطفال کو میراث نہین دیتی ہین بلکہ اوسکو دیتی ہین کہ جو دفع کر سکی اوس وقت

وقت حق تعالی نی یہہ آیہ کو نازل للرجال نصیب الخ قولہ معروفا صالحا بعد نزول اس
آیہ کی حضرت نی پسران عم اوسکی کو فرمایا کہ حق تعالی نی ایک حصہ میراث اوس سی وعلی دختران
اوسکی کی معین کیا ہی لیکن بیان اوسکا نہین کیا ہی اور کیفیت قسمت اوسکی وحی الہی پر ہے
ہر گاہ آیہ یوصیکم اللہ الخ نازل ہوا حضرت نی آٹہوان حصہ اوس مال کا زوجہ کو دلایا اور
باقی دختران کو قولہ قولا معروفا الخ یعنی کہو تم سخن پسندیدہ کہ موجب خوشی خاطر انکی
ہی شامل اسکی کہ اس وجہ پر کہ دعائی خیر کری اور دینی مین کچہہ منت نرکہی اوپر اور نزدیک
بعضونکی یہہ آیہ منسوخ ہو گیا ہی ساتہہ آیہ میراث کی اور نزدیک جماعت کی یہہ حکم پر سبیل ندب ہے
اور منسوخ نہین ہی اور یہہ مذہب صحیح ہی قولہ خافوا علیہم الخ یعنی خوف کرین ضائع
ہونی فرزندان ضعیف اور حاضر کی حاصل کلام یہہ ہی کہ ورثہ کو سزاوار ہی کہ ضعفا اقارب
اور یتیمون اور مسکینون کو کہ وقت قسمت ترکہ حاضر ہون شفقت کرین کہ تا انکی یتیمون پر بہی
بعد انکی مردمان دیگر شفقت کرین قولہ فی بطونہم نارا حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ
علیہ سی مروی ہی کہ حق تعالی روز قیامت مین ایک فوج کو قبرسی برانگیختہ کریگا کہ آتش
دہن ہائی اونکی سی شعلہ ور ہوگی اہل عرصات کہین گی کہ یہہ کون لوگ ہین فرا آواز دیگی کہ یہہ وہ
لوگ ہین کہ کہایا ہی اموال یتیمونکا ظلم سی اور قریب ہی کہ یہہ ڈالی جاوین گی آتش دوزخ مین
کہ شعلہ ور ہو گی اور تفسیر کبیر مین مذکور ہی کہ خورندہ مال یتیم کو عرصات مین لاوینگی کہ
مونہہ اور ناک اور کان اور آنکہون سی دہوان نکلتا ہوگا اور بسبب اس علامت کی کہ
جانین گی کہ یہہ خورندہ مال یتیم ہین اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی مروی ہی کہ خورندہ
مال یتیم خواہ تہوڑا خواہ بہت جہنم مین رہیگا اور کہا کہ مال یتیم مین دو عقوبت رکہی ہین

[illegible]

[illegible]

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ

[illegible]

نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ

[illegible]

وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ

[illegible]

مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ

[illegible]

فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ

[illegible]

وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ

[illegible]

أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَ

[illegible]

لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ

[illegible]

كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ

[illegible]

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ

[illegible]

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ

[illegible]

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ

[illegible]

أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

[illegible]

فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ

[illegible]

غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَ

[illegible]

مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

[illegible]

فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ

[illegible]

حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

حدود اوسکی سی داخل کرتا ہی اوسکو آتش جہنم مین کہ ہمیشہ رہیگا بیچ اوسکی اور واسطی اوسکی عذاب ہی رسوا کرنیوالا

قولہ تعالی نفعا و نصیحۃ یعنی نہین جانتی ہو کہ وارثون مین سی کونسا ہی کہ نفع اوسکا واسطی تمہارے

زیادہ دین و دنیا کی زیادہ پہنچتا ہی اور ہر گاہ کہ ہم اوسکو جانتی ہین پس جہت ایک

دوسرے پر فضیلت ہی قولہ تعالی غیر مضار وصیۃ من اللہ یعنی حالیکہ نہ نقصان پہنچانیوالا ہو اور وصیت کی

وصیت اور نہ قصد کرنا ... کہ وصیت زیادہ ثلث کی یا اقرار کرے ... تا کہ وارثون کو نقصان پہنچے

وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ

اور وہ عورتین کہ بجا لاوین بدکاری عورات تمہاری سی پس طلب گواہ کرو تم اوپر اون کے

أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ

چار شخص کو تم مین سی پس اگر گواہی دیوین وی پس نگاہ رکھو اونکو بیچ گھرون کی تا اینکہ وفات دیوی اونکو

الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ۝ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ

ملک الموت یا کر دیوی خدا واسطی اونکی کوئی راہ اور وہ دو شخص کہ عمل بد لاوین تم مین

فَآذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ

پس رنج دو دونو کو پس اگر توبہ کرین وہ دونو اور صلاح مین آوین اپنی تئین پس درگذر کرو اون دونو سی تحقیق کہ خدا

تَوَّابًا رَحِيمًا ۝ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ

توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی سوا اسکی نہین کہ قبول توبہ اوپر خدا کی ہی واسطی اون لوگون کی کہ عمل بد کرتے ہین

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

ساتھ نادانی کی بعد اسکی توبہ کرتی ہین عنقریب ہی پس یہ گروہ ہین قبول توبہ کرتا ہی خدا اوپر اونکے

عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ

اور ہی خدا دانا حکمت والا اور نہین ہی توبہ واسطی اون لوگون کی

يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي

کہ عمل کرتی ہین بدیونکا تا اینکہ ہر گاہ پہنچی ایک اونکی کو موت کہی مین

تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ

توبہ کرتا ہون اب اور نہ وہ لوگ کہ مرتی ہین در حالیکہ وہ کافر ہین یہ گروہ تیار کیا ہمنے واسطی اونکی

عَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ

عذاب دردناک اے وہ گروہ کہ ایمان لائی ہین نہین حلال ہی واسطی تمہارے یہ کہ وارث ہو تم عورتون کو

كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ

از روی کراہت کی اور نہ منع کرو تم اونکو تاکہ لیو تم بعضی اوس چیز کو کہ دی ہی تمنے اونکو مگر یہ کہ

يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ

بجا لاوین کار زشت کو کہ ظاہر ہو اور زندگانی کرو اونکی ساتھ ساتھ نیکی کی پس اگر کراہت کرو تم اونسی

فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ۝ وَإِنْ

پس شاید کہ کراہت جانو تم کسی چیز کو اور کر دیوی خدا بیچ اوسکی بہتری بہت اور اگر

أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ

چاہو تم بدل لینی زن کو بجای زن دیگر کی اور دی ہو تم ایک اونمین سی

قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا

مال بہت پس نہ لو تم اوس سی کوئی چیز کو آیا لیتی ہو تم اوسکو ساتھ بہتان کی اور گناہ ظاہر

مُّبِينًا وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ

ظاہر کی اور کسطرح لیتی ہو تم اوسی حال انکہ تحقیق خلوت اور مجامعت کی بعضی تمہاری نے ساتھ بعض کی اور

مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝ وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا

اونھون نے تم سے پیمان محکم اور نکاح کرو تم اوسکو نکاح کیا ہو جدان تمہاری نے زنان سے مگر وہ جو

ع مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ۝

تحقیق کہ تھا ابن زمانی مین پدر سے کی زوجہ سے نکاح کرنا خصلت بد تھی اور خصلت غضب کی تھی اور بری راہ ہی
قولہ تعالیٰ وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ یعنی وہ مرد و زن کہ بجا لاوین زنا کو مسلمانون سے پس ایذا دو اونکو
پس اگر توبہ کرین وہ اور صلاح اپنا کرین پس موند پہیرو تم اون سے اور حکم اس آیہ کا
بحکم آیہ جلد منسوخ ہی اور نزدیک ایک جماعت کی مراد ایذا سے جلد ہی بنا بر اسکی منسوخ نہین
ہی قولہ تعالیٰ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ ابن عباس و عطا اور مجاہد اور قتادہ سے مروی ہی کہ جو معصیت کہ
بندہ عمل مین لاتا ہی بر سبیل جہالت ہی اگرچہ عمدًا اوس سے صادر ہوا ہو اسواسطے کہ جہل اوسکا
باعث ہوا ہی جرئت کرنے پر ایسی گناہ پر اور روایت ابی عبداللہ علیہ السلام مین بھی یہہ مضمون
وارد ہوا ہی کہ اوس جناب نے فرمایا کل کہ گناہ کہ عمل مین لاوے اوسکو بندہ اگرچہ عالم
اوسکا ہو پس وہ جاہل ہی اسواسطے کہ نفس اپنی کو بواسطہ معصیت کی خوف و خطر مین ڈالا ہی
اور حق تعالیٰ حکایت قول یوسف کرتا ہی کہ تنی مجھکو قید مین ڈالا پر رکو رنج دیا تنی بجہت
جہالت کی پس نسبت کی اونکو طرف جہل کی واسطے ڈالنی اونہون کی نفس اپنی کو خطر مین اور
ابو العالیہ نے اور قتادہ نے کہا ہی کہ جمیع اصحاب متفق ہین کہ جو گناہ کہ عمل مین لاوے اوسکو بندہ
پس وہ بسبب جہالت کی ہی اور زجاج نے وجہ جہالت یہہ کہی ہی کہ اس صورت مین اختیار

اختیار کرنا اونکا لذت فانیہ کو اور لذت باقیہ کی لازم آتی ہی قولہ تعالیٰ مِن قَرِيبٍ یعنی قبل از
موت کی اسواسطے کی مدت حیات دنیا قریب ہی بنسبت حیات آخرت کی اور قول صحیح یہہ ہی
کہ زمانہ قریب پیش از مرگ مراد ہی چنانچہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے پوچہا
کہ اگر تایب معصیت سے پہر عود بگناہ کرے اور پہر توبہ کرے تو اوسکا قبول ہوتا ہی فرمایا
بحضرت نے کہ حق تعالیٰ اوسکو عفو کرتا ہی عرض کی اونہون نے کہ کس حد تک حق تعالیٰ توبہ
اوسکی قبول کرتا ہی فرمایا اوس وقت کہ شیطان اوس سے کنارہ کرے اور معلوم ہی کہ
تا زمان موت شیطان بندہ سے جدا نہین ہوتا ہی اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین مروی ہی
کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے خطبہ آخرین مین فرمایا کہ جو شخص توبہ کرے قبل از
موت کی یکسال حق تعالیٰ توبہ اوسکی قبول کرتا ہی بعد اوسکی فرمایا کہ ایک سال بہت ہی
جو شخص توبہ کرے قبل از موت کی یکماہ حق تعالیٰ اوسکو قبول کرتا ہی فرمایا حضرت نے یک
مہینا بہت ہی جو کہ توبہ کرے پیش از موت کی یک روز حق تعالیٰ اوسکو قبول کرتا ہی بعد
اوسکی فرمایا کہ ایک دن بہی بہت ہی جو کہ توبہ کرے یکساعت قبل از موت کی حق تعالیٰ
اوسکو قبول کرتا ہی پہر فرمایا کہ ایک ساعت بہت ہی جو کہ توبہ کرے اوس حالت مین کہ
جان اوسکی قریب بحلق ہو حق تعالیٰ قبول کرتا ہی توبہ اوسکی کو اور بہی ثعلبی نے حسن بصری سے
نقل کی ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ شیطان لعین کو پروردگار
نے خطاب کیا کہ عزت اور عظمت اپنی کی قسم کہاتا ہون کہ باز نہین رکہتا ہون مین قبول
توبہ کو بندہ اپنی سے یہان تک کہ روح اوسکی بحد غرغرہ پہونچی پس ان احادیث سے معلوم
ہوتا ہی کہ توبہ عاصی کی تمام وقتون مین مقبول ہی اگرچہ مرض الموت ہو یا بعد از ظہور علامات

ہوتی ہو اور حیوۃ المعانی مین لکہا ہی کہ آیہ ہر کا ویک شخص قبل از مرگ کی توبہ کر لی بلایکہ
بطریق خوشحالی کی کہتی مین کہ جلد آیا تو اور مسارعت کی تونی طرف درگاہ الٰہی کی **قولہ تعالیٰ**
کرہا منقول ہی کہ رسم جاہلیت مین یہہ تہا کہ ہر گاہ کوئی شخص وفات کرتا تہا اور زوجہ
اوسکی کو اقربائی اوس مرد سی کہ استحقاق میراث رکہتی تہی چادر اوسکی سر پر ڈالکر نکاح
مین لاتی تہی بعد اوسکی چاہتی تہی اپنی نکاح مین لاتی تہی و یا شوہر دیگر دیتی تہی اور مہر
اوس سی لیکر اپنی تصرف مین لاتی تہی اور یا تزویج اور نکاح سی منع کرتی حبس کرتی
اسواسطی کہ جو مال کہ اوس میت سی اوسکو پہنچا ہی اوسکو دیکر اپنی تئین قید سی خلاص کری
یا وہ اسی حال پر مرجائی اور میراث اوسکا یہہ شخص لیوی اور یہی رسم جاہلیت اول
اسلام مین بہی جاری تہا تا اینکہ ابو قیس انصاری نی وفات کی اور ایک زن کہ نام
کبیشہ تہا چہوڑی اوسکی بیٹی کہ زن دیگر سی تہا اوسکو بطریق تصرف اپنی مین لایا اور اوسکو
کی معیشت مین اور غرض اوسکی یہہ تہی کہ مال اوسکا لیکر اپنی تصرف مین لاوی کبیشہ نی
سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ سی عرض کی حضرت نی فرمایا کہ تو اپنی گہر جا اور صبر کر تا اینکہ
وحی نازل ہو جناب رب العزت سی اس باب مین کبیشہ اپنی گہر کو گئی روز دیگر بعض اور
زنان مدینہ سی کہ اسی بلا مین مبتلا تہین خدمت سید عالم مین حاضر ہوئین اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ہم بہی مستور رکہتی کی اس بلا مین گرفتار ہین حق تعالیٰ نی
اوسوقت از روی شفقت اور رحمت کی یہہ آیہ بہیجا **قولہ تعالیٰ** **خَيْرًا كَثِيرًا** یعنی فقط کراہت نفس
سی عورتونسی جدائی مکروہ بہت ایسا ہوتا ہی کہ تم کراہت رکہتی ہو اوس سی اور وہ بہتر
واسطی تمہاری ہی بلکہ چاہی کہ وہ امر اختیار کرو کہ جسمین اصلاح دین تمہاری کی ہو مروی ہی

ہی کہ اول اسلام مین اگر کوئی شخص زن صاحب جمال کو دیکہتا تہا اپنی اہلیہ کو عرضہ مرگ کی
صحبت کرتا تہا جبکہ وہ زن تنگ آکر سر مہر سی گذرتی تہی اور وہ شوہر اوسکا اوسکو طلاق
دیتا تہا لہذا حق تعالیٰ نی منع کیا اوس امر سی اور فرمایا **وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ**
زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ **قولہ تعالیٰ** **قِنطَارًا** شاہ عبد العزیز نی اس آیہ مین کلام بہت سی کی ہی کہ
کہ جواب اوسکا بسبب طول کی لائق اس تعلیقہ کی نہ تہا لہذا وہ مین امر کہ نہایت اوسکو
برہان قاطع اور نص لامع اپنی مقصود پر جانتا ہی مع جواب اوسکی حیز تحریر مین لاتی ہین
چنانچہ شاہ عبد العزیز نی تحفہ اثنا عشریہ مین اسطرح لکہا ہی کہ عمر بن خطاب نی ایکروز اپنی
خطبہ مین منع کیا کہ ان باندہنی مہر سی اور کہا کہ اگر ان باندہنا مہر وں کا خوبی کہتا
ہوتا اولی ساتہ اس بزرگی اور خوبی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ہوتی لا لکہ پیغمبر خدا کو دیکہا ہی کہ مہر
زیادہ و پانسو درہم سی بہر از واج اور بنات اپنی کا نہین باندہا پس چاہتی کہ تم ترویج
مقالات صدقات یعنی گران باندہنی مہروں کی مبالغہ نکرو اور پیروی سنت پیغمبر اپنی کی
لازم کرو اور مین بعد اگر کوئی مہر کو گران باندہی کا بنابر سیاست کی قدر معافات کو
بیت المال مین ضبط کرونگا اس اثنا مین ایک رنڈی کہڑی ہوئی اور کہا کہ اے
عمر سنو خدا فرماتا ہی **أَتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا**
یعنی اگر دیا ہو عورتونکو گنج فراوان پس پہیر نہ لو اوسکو اوس سی تو کون ہی کہ مہر لینا ہی
مہر دیتی ہو تی کہ تو فراوان اور گران ہو عمر قائل ہوا اور معترف ساتہ خطا اپنی کی ہوا اور
کہا **كُلُّ النَّاسِ أَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ حَتَّى الْمُخَدَّرَاتُ فِي الْحِجَالِ** یعنی سب لوگ فقیہ تر مین عمر سی تا اینکہ
بیٹہنی والیان پردہ کی یہہ کلام مورد طعن ہی دو وجہ سی اول یہہ ہی جو کہ شاہ صاحب

بیان ارتکاب طعن مین تغیر و تحریف عمل مین لائی ہین مصنف عاقل پر پوشیدہ نہین کہ
اسکی سطی کو کہنا اس امر کا اگر کران بانہ ہنا مہر ونکا خوبی زکہنا لے و ساتھہ ہس بزرگی اور خوبی
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہوئی ہین اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بنابر الوہیت کی زیادتی کی
منع کرتی تہی اور اس صورت مین پڑہنا اوس عورت کا آیۂ قنطار کو عبث ہوتا ہی اور ثانیا
اسکی سطی کو کہنا عمر کا کہ بنابر سیاست کی قدر معالات کو بیت المال مین ضبط کرونگا یہہ خرافات
شاہ صاحب سی تہی اسکی سطی کہ اس ہنگام مین پڑہنا آیۂ قنطار کا اور خاموش ہونا خلیفہ
ثانی کا اور مدعی ہونا فضیلت کل ناس کا سب عبث ہوتا ہی اور بسبب اسکی سطی فخر الدین رازی
نی نہایت العقول مین اس طعن کو کہ از طرف شیعیان نقل کیا ہی تحریف اور تغییر عمل مین
نہین لایا ہی چنانچہ اوسنی لکہا ہی کہ تیسرا طعن شیعہ کا خلیفہ ثانی پر یہہ ہی کہ عمر نی منع کیا
مغالات فی المہر کو پس کہا وہ کہا ایک عورت نی ساتھہ قول حق تعالی کی وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ
قِنْطَارًا پس کہا عمر نی کُلُّ النَّاسِ اَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ حَتَّی الْمُخَدَّرَاتِ بعد اسکی شاہ
عبد العزیز نی محمل اس طعن کا اصلاح سی بیان کیا ہی کہ محل طعن یہہ ہی کہ سکوت عمر کا جواب
لینی دلیل عجز سی ہی اور جو شخص کہ عہدہ جواب اوس ان سی بر نہ آیا کس طرح سی قابل امامت ہو
اور بعد اسکی جواب اس طعن کا اصلاح دیا ہی کہ سکوت عمر جواب اوس کنتی نہ بنابر عجز کی تہا
جواب باصواب سی تا ثبوت خطا اونکی فی الواقع لازم آوی بلکہ بنابر کمال ادب کلام اللہ
کی تہا کہ مقابلہ قرآن مین چون وچرا کرنا اور فنون دانشمندی اور توجیہ و تخریج کرنا مناسب
حال اعاظم اہل ایمان نہین ہی انکو سوائی تسلیم اور انقیاد بظاہر الفاظ کی زہرہ نہین ہی
انتہی ترجمہ جواب ۸ اسکا اولا یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید نی شرح نہج البلاغہ مین لکہا ہی کہ

کہ وہ کہ جنہون نی جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو کہ ابی بکر نی عزم بالجزم [illegible] اللہ کہ کہا ہی
جا وحقت [illegible] کی اور مسند بر ابی بکر موئین اور خطبہ پڑہا او بعض کلمات اوس خطبہ کی یہہ ہین
وَتِلْکَ نَازِلَةٌ اَعْلَنَ بِهَا کِتَابُ اللّٰهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَاَنْبَأَکُمْ بِهَا قَبْلَ وَفَاتِهِ فَقَالَ وَمَا
مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ
وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ
اِيهًا بَنِي قَيْلَةَ اَاُهْضَمُ تُرَاثَ اَبِيَهْ وَاَنْتُمْ بِمَرْأًى مِنِّي وَمَسْمَعٍ تَبْلُغُكُمُ الدَّعْوَةُ وَتَشْمَلُكُمُ الصَّوْتُ
ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ یہہ مصیبت نازل ہونی والی ہی کہ کتاب خدا ساتہہ اوسکی ناطق ہوئی
قبل وفات نبی کی اور آگاہ کیا تمکو اس سی قبل رحلت نبی کی پس کہا حق تعالی نی نہین
ہی محمد مگر رسول تحقیق کہ گذر ہی آگی اوس سی انبیا آیا پس اگر مرجاوی وہ یا قتل کیا جاوی
وہ پہر جاؤ گی تم اوپر پاشنہ ہائی اپنی کی اور جو شخص کہ پہر جاتی اولٹی پاؤن پس ہرگز
نہین ضرر پہنچاتا خدا کو اور قریب ہی کہ خدا جزا دیگا شکر کرنی والونکو اے فرزندان قیلہ
آیا ظلم اور ستم کیا جاتا ہی میراث پدر میری تم دیکہتی ہو مجہی اور سنتی ہو پہنچتی ہی تمکو آواز
چاہنی یاری کی اور شامل ہوتی ہی تمکو آواز میری انتہی ترجمہ کلامہا پس ملاحظہ
کیا چاہتی کہ ہر گاہ جناب فاطمہ پارۂ جگر جناب نبی تہین اور ابواب اونکی ایذا کی [illegible] ہی
در تعین اس آیہ کو تلاوت کیا کس جہت سی پاس ادب خلیفہ ثانی کو اس آیہ کا ہوا اگر [illegible]
اس آیہ مین چون وچرا کرنا اور فنون دانشمندی اور توجیہ و تخریج کرنا مناسب حال اعاظم اہل ایمان کی تہا
اور تسلیم اور انقیاد کیون عمل مین نہ لائی اور کس سطی سی حدیث کو کہ آثار موضوع [illegible]
معاذ اللہ [illegible] کہ بیان کیا نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَا نُوَرِّثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ یعنی ہم

انبیا کی وارثی میراث نہین ہی جو چہوڑ جاتی ہین پس وہ صدقہ ہی اور تفصیل اس مقدمہ کی
اس طرح سی ہی کہ کتاب امامت اور سیاست ابن قتیبہ مین مذکور ہی کہ عمر نی ابی بکر سی کہا
چلو ساتہہ ہمارے طرف فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی پس تحقیق کہ ہمنی غضبناک کیا ہی اسکو
پس چلی دونو ساتہہ ہی اور بعد اسکی اذن چاہا فاطمہ علیہا السلام سی اور اذن نہ دیا
بعد اسکی آئی وہ دونو نزدیک حضرت علی صلوات اللہ علیہ کی اور متکلم ہوئی انسی
پس لی گئی انکو نزدیک فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی اور جناب فاطمہ نی منہ اپنا طرف
دیوار کی پہیر لیا پس سلام کیا ہمنی اوپر فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی پس جواب نہ دیا
فاطمہ نی بعد اسکی ابو بکر نی کلام کیا اور کہا ای حبیبہ رسول خدا قسم بخدا کہ قرابت رسول خدا کی
دوست تر نزدیک ہمارے ہی قرابت اپنی سی اور بدرستیکہ تم دوست تر ہو نزدیک میرے
عائشہ سی کہ بیٹی میری ہی اور ہرآئینہ دوست رکہتی تہی ہم کہ روز وفات تمہاری ہم مر جاتے
اور نہ باقی رہتی ہم جانتے ہین تجہکو اور پہچانتے ہین فضل اور شرف تیرا کو نہین منع کیا
تجہکو حق تیرے سی اور میراث تیری سی مگر تحقیق کہ ہمنی سنا ہی جناب رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ سی کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ ہو صدقۃ بحال امور اور ہرچند کہ
اس حدیث کی سند بہی ایک یہہ ہی کہ یاقوت حموی شافعی نی کتاب معجم البلدان مین
لکہا ہی احوال فدک مین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی در وقت نزول
آیہ کی وآت ذا القربی حقہ فدک کو حوالہ جناب فاطمہ کیا تہا پس یہہ آیہ مکذب اس
حدیث کی ہی اسوسطی کہ فدک بحکم الہی جناب نبوی نی حیات اپنی مین دیا تہا اور شان
نبی ارفع ہی اس سی کہ عطیہ خدا کو کہین کہ یہہ صدقہ ہی اور قطع نظر اس سی اگر بالفرض

مال میت صدقہ ہی تو وہ مال ہی کہ بعد موت باقی رہا ہو والا لازم آتا ہی کہ
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی تمام عمر مین جو جو عطا کیا اور ہبہ کئی ہوں سب پہیری
جاوین اور یہہ یقینا باطل ہی فعلی ہذا القیاس دینا فدک کا حال حیات مین باتفاق فریقین
ثابت ہی پس چاہی کہ عمر فدک کو صدقہ مین محسوب نکرتا اور دوسرا امر یہہ ہی کہ حکایت
کرتا ہی حق تعالی کا قول ذکریا سی اِنّی خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَرَائِی وَکَانَتِ امْرَأَتِی عَاقِرًا
فَهَبْ لِی مِنْ لَدُنْکَ وَلِیًّا یَرِثُنِی وَیَرِثُ مِنْ آلِ یَعْقُوبَ یعنی مین خوف کرتا ہون
بنی اعمام اپنی سی بعد وفات اپنی کی حال انکہ زن میری عاقر ہی پس بخش نزدیک اپنی
سی ایک وارث جو میرا اور وارث ہو آل یعقوب سی پس خوف کرنا بنی اعمام سی در صورتیکہ
مال انکا صدقہ ہی یعنی ہی اور تیسرا امر یہہ ہی کہ علامہ زمخشری کشاف مین جو نسبت ذیل
قول حق تعالی مین اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ الصَّافِنَاتُ الْجِیَادُ لکہا ہی سلیمان نی اہل
دمشق اور بصرہ سی جنگ کی اور ہزار اسپ غنیمت مین ہاتہ آئی اور بعضون نی کہا ہی
کہ میراث پدر اپنی مین ہزار اسپ بہم پہنچائی تہی اور صاحب بیضاوی نی بہی لکہا ہی کہ
سلیمان نی وراثت پدری ہزار اسپ بہم پہنچائی تہی پس یہہ آیہ بہی مکذب حدیث مذکور
ہی اور چوتہا امر یہہ ہی کہ باتفاق فریقین ثابت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حق
علی صلوات اللہ علیہ مین کہا ہی کہ اَنَا مَدِینَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا پس لازم ہی کہ جو احکام
باخبر کہ جناب نبوی سی صادر ہو علم اوسکا علی کو پہلی سب صحابہ سی حاصل ہوا اور ہرگاہ
جناب امیر صلوات اللہ علیہ اس خبر سی منکر ہوئی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث وضعی ہی اور پانچوان
امر یہہ ہی کہ امر معروف اور نہی عن المنکر واجب ہی پس کیسو سطی در صورت صحت

جناب فاطمہ ... ی صلوات اللہ علیہا مانع نہوئی دعوی فدک سی اور اگر کسیکو زیادہ وضوح
تفصیل منظور ہو چاہئی کہ رسالہ فوائد حسنیہ مین کہ موافقات حضرت سی ہی ملاحظہ کری کہ
احسن ضعیف اس حدیث کی ثابت ہی اور یہ کہ حقیقت حال بخوبی منکشف ہو سی اب
شاہ صاحب کو موجب اس قول حق تعالی کی کہ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰهِ لازم ہی کہ پاس ادب ان آیات کا وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ اور وَإِنِّي خِفْتُ
الْمَوَالِيَ اور وَإِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ اور لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ بجا لاوین اور خلیفہ
ثانی کو زمرہ اعاظم اہل ایمان سی خارج کرین کہ انکو پاس ادب ان آیات کا نہوا
بلکہ لازم ہی کہ زمرہ اہل ایمان سی خلیفہ ثانی کو خارج کرین اور کفر اور لعن اونکی محل
کرین کیونکہ حق تعالی فرماتا ہی إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ
اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اور ایذا جناب ہوی ایذا ہی جناب فاطمہ سی بمقتضای
اس حدیث کی فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ
اور اس حدیث سی کہ غَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ ثابت ہوتی ہی اور دونو حدیث
صحیح بخاری مین موجود ہین فمن شاء فلیرجع الیہ اور بعد اسکی قول شاہ صاحب کا یہ ہی اجماع
کو جمع کرا دین اور صاحبان یقین اس صنف عظما مین کہ مقدم ہین حضرت امیر سی یہی
مثل اس قصہ کی صدور مین آیا ہی روایت کیا ہی ابن جریر نی اور ابن عبد البر اور راوی
محمد ابن کعب سی کہ کہا اونسی کہ سوال کیا ایک مرد نی علی صلوات اللہ علیہ سی ایک مسئلہ
مین پس کچھہ جواب دیا علی نی کہا اوسنی کہ اسطرح سی نہین ہی اور لیکن جواب اس مسئلہ
کا یہ ہی علی صلوات اللہ علیہ نی کہا کہ تو صواب پر ہی اور مین خطا پر ہون اور فرمایا

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ یعنی اوپر ہر ایک صاحب علم کی ... وانا ہی جو جب ایسا یہ ہی کہ
نازی ہی اگر خلیفہ ثانی محسوب کرا دین اور ارباب یقین مین ہوتی البتہ یکقدم ہونا مسلم تہا اور
غیر مسلم اور بحمد اللہ عدم ایمان خلیفہ ثانی کا قبل اسکی بخوبی ثابت کیا پس درحقیقت
مخربین مین ہین اور مرتبین مین محسوب تہی اس صورت مین قیاس کرنا حال مخربین کا حال
علی صلوات اللہ علیہ پر ناشی کمال حیاء کی سی ہی اور مہتد التخرب دین جو کہ صحابہ سی تہی علاوہ
الٹی ہی اگر تمام و کمال مرقوم کیجئی کتاب طویل چاہئی کہ مرقوم ہو اور یہ تعلیقہ گنجایش اسکی
نہین رکہتا لہذا بطریق المنموذج عبارت شارح مقاصد کی ذکر کیجاتی ہی کہ مصنف اسکا مشہور
بعلامہ تفتازانی ہی کہ مشاہیر علمای اہل خلاف سی ہی کہ ترجمہ اوسکا یہ ہی لیکن وہ جھگڑی
جاری ہوتی بعد اونکی اوپر اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی پس ظہور اوسکا اس حیثیت سی
ہی کہ نہین مجال ہی اوسکی پوشیدہ کرنی کی اور بدی اوسکی اس جہت سی ہی کہ نہین شتباہ
ہی اوپر کسی صاحبان عقل کی سو اوسکی کہ نزدیک ہی کہ گواہی دین اسکی جمادات اور حیوانات
اور روتی ہین واسطی اوسکی زمین وآسمان اور پارہ پارہ ہوون پہاڑ اور پتہر اور باقی
رہی گی بدی عمل اوسکی کی جب تک کہ پہری دن آوین مہینی اور گذرین زمانی پس لعنت
خدا کی ہوا وپر ظالم کی اور جو کہ راضی اس امر سی ہوا اور جو کہ ساعی ہو اس ظلم مین اور
ہر آئینہ عذاب آخرت کا شدید ہی اور باقی ہی اگر کہا جائی کہ بعضی علمای مذہب ہماری
سی لعن یزید کو جایز نہین جانتی ہین باوجود جاننی اس ظلم کی کہین گی ہم کہ واسطی حمایت
کرنی اس امر کی کہ مبادا لعن ترقی کری طرف اعلی کی جیسا کہ ہی شعار روافض کا انتہی
پس اس عبارت سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جو کچھہ خرابیان بعد نبی کی واقع ہوئین مین بانی اوسکا

احاطہ تقریر اور تحریر سی باہر ہی ہر چند کہ عبارت اوسکی معلوم ہوتا ہی کہ اپنی خلفا کو لعن کرتا
تہا اگر تاہی تو اگر خلفا تی معاویہ کو اوس قدر تسلط نہ ہوتی یہہ خرابیاں کاہیکو واقع ہوتیں
اور اصل اس شجرہ ظلم کی غصب خلافت ہی اور پہل اسکا شہادت ذریت حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہی چنانچہ عاقل منصف پر پوشیدہ نہیں ہی پس شاہ صاحب کی
مرتی بکتقدمی مین جناب علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ اور خلیفۂ ثانی مین کمال دور از
انصاف شعر کجا حیدر کجا ان چیز ناپاک چہ نسبت خاک را با عالم پاک زادۂ کعبہ کجا
حیضہ کنندہ کجا نسبت پاک زناپاک نہ برسد زیرک حال اصحاب بود مختلف از من تو پرس
شہسواری عرب یک وخود در کل یک آری اگر تقدمی متصور ہی پس جناب ہارون
اور علی صلوات اللہ علیہ مین البتہ متصور ہی چنانچہ باتفاق فریقین جناب نبوی نی حق
علی صلوات اللہ علیہ مین فرمایا ہی کہ اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی پس اس سی
ثابت ہوتا ہی کہ یار شاہ نبوی ہارون اور علی مقدم تہی پس لابد یہہ ہی جسطرح کہ زمانہ
ہارون مین سامری امت مین پیدا ہوا تہا اور باعث گمراہی امت موسی ہوا تہا بنا بر ہی
چاہی کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین بہی سامری امت پیدا ہوا در باعث گمراہی امت کا
ہوا اور بہی شرح مقاصد وغیرہ مین لکہا ہی کہ اگر امت سی کوئی شخص ارادہ کری نظر کرنی کا
آدم علیہ السلام کی علم اوسکی مین اور طرف نوح علیہ السلام کی تقوی اوسکی مین اور طرف ابراہیم
کی خلت اوسکی مین اور طرف موسی کی کلیم ہونی اوسکی مین اور طرف عیسی کی عبادت اوسکی
پس چاہتی کہ نظر کری طرف علی صلوات اللہ علیہ کی پس اس حدیث سی مستفاد ہوتا ہی کہ تحقیق
علی مین ان انبیا سی تہی بلکہ فضیلت اسکا یہی کہ ہر ایک پیغمبر کو ایک ایک وصف تہا اور اونمین

سب وصف جمع تہی اور یہی اگر مقدمی ہی تو جناب [illegible] علی اللہ علیہ اولی ہی بمصداق آیۂ
مباہلہ کی کہ علی صلوات اللہ علیہ کو حق تعالی نی بمنزلۂ پیغمبر کی فرمایا ہی پس جسطرح سی کہ
جناب نبی پر افترا اس حدیث کا باندہا ہی نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نُوَرِّثُ پس
اسیطرح سی جناب علی صلوات اللہ علیہ پر حدیث کو وضع کیا ہی کہ تو صواب پر ہی اور
مین خطا پر ہوں اور وضع ہونی اس حدیث پر چند امور دلالت رکہتی ہین کہ نہایت واضح
ہین کہ احمد بن حنبل نی مسند اپنی مین اور مسلم نی صحیح اپنی مین روایت کی ہی کہ کوئی شخص
صحابہ رسول سی نہ تہا کہ دعوا اوسنی کیا ہو سوای علی کی سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ
یعنی سوال کرو تم مجہ سی جس چیز سی کہ چاہو قبل وفات میری کی پس یہہ حدیث اول دلالت
کرتی ہی وضع ہونی حدیث سابق پر اور دوسرا یہہ ہی کہ جناب نبی نی حق علی ابن ابیطالب مین فرمایا ہی کہ
اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا اور تیسرا امر یہہ ہی کہ صاحب حلیۃ الاولیا نی کتاب فصل الخطاب مین اور صاحب فردوس
نی اور خطیب نی مناقب اپنی مین درباب فضائل علی صلوات اللہ علیہ کی لکہا ہی کہ
علی کو نو حصہ علم تہا اور تمام خلق ایک حصہ باقی مین شریک علی صلوات اللہ علیہ کی
تہی پس بنا بر اس حدیث کی کیا گنجایش رکہتا ہی کہ جسکو دس حصہ علم ہو اوسکو جواب
سائل کا ایک آدمی اور وہ مقرر ہو سائل سی کہ تو صواب پر ہی اور مین خطا پر ہوں اور چوتہا
امر یہہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ نی حق علی صلوات اللہ علیہ مین فرمایا ہی اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ
یعنی دانا تر تمہاری قضایا مین علی صلوات اللہ علیہ ہی اور اس روایت کو ابن عبد البر نی
کہ بزرگ علما مخالفین سی ہی استیعاب مین ذکر کیا ہی پس جب تک کہ کوئی مہارت
تمام علوم مین نہ رکہتا ہو کیونکہ جاری ہوسکتا یہہ قضایا وغیرہ کی ہوگا اور پانچواں امر یہہ ہی

کو جسکی حق میں حق تعالی نی نص میں ضمیر کہا ہو و حقیقت جو علم کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کو تہا
وہ جناب علی صلوات اللہ علیہ کو تہا پس در حقیقت تخطیہ علی تخطیہ جناب نبی کی ہی سر جنید کہ
بنا بر مسلک اہل سنت کی خطا انبیا سی جائز ہی لیکن بنا بر اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوْحٰى کی خطائے
الٰہی لازم آتی ہی اور بعد اسکی شاہ صاحب دلیل اس مطلب پر یہہ لاتی ہیں کہ حضرت داؤد
نبی اور بنص الٰہی خلیفہ وقت تہی کہ حق تعالی نی انکی حق میں فرمایا ہی يَا دَاوٗدُ اِنَّا
جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ در باب فہم حکم گوسفندان ایک
شخص کی کہ زراعت شخص دیگر کو تلف کیا تہا حضرت سلیمان سی کہ نہ اوس وقت نبی تہی
اور نہ امام حکم کرنی اس مسئلہ میں چوک رہ گئی اور حضرت سلیمان کہ طفل صغیر السن تہی حضرت
داؤد پر سبقت کی اور حکم الٰہی کو دریافت کر گئی مروی ابن بابویہ فی الفقیہ عن احمد
بن عمر الحلبی قال سألت ابا الحسن عن قوله تعالى وداود وسليمان اذ يحكمان
في الحرث قال حكم داود بالغنم وفهم الله سليمان ان حكم لصاحب الحرث في اللبن والصوف
ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ روایت کیا ہی ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں احمد
ابن عمر الحلبی سی کہ کہا اونہی کہ سوال کیا میں نی ابو الحسن صلوات اللہ علیہ سی قول حق تعالی
سی کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ داؤد اور سلیمان نی جس وقت کہ حکم کیا اون دونون نی بیچ زراعت کی
کہا اون حضرت نی کہ حکم کیا داؤد نی ساتھ دی دینی گوسفندونکی اور سمجھا یا خدا نی سلیمان کو کہ
حکم ہی لیے مالک زراعت کی ہی بیچ شیر اور صوف کی پس اگر بالفرض علم ایک مسئلہ کا ایک زمان
تا داؤد کو سمجھا دین امامت اوسکی میں کیا بات کدہی سو ہی کہ شبہ حضرت داؤد کی مشکل اس واقع میں تجھ
حل ہوا اور ظاہر ہی کہ امامت نہایت نبوت کی ہی انتہی کلامہ جواب اسکا یہہ ہی معلوم نہیں

نہیں کہ شاہ صاحب کس خواب غفلت میں تہی کہ اس امر کو جو تحریر کیا ہی اسی خطی کہ خود لکہتی
ہیں کہ حق تعالی نی حق داؤد میں فرمایا ہی فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ اور یہہ فرمانا دلالت رکہتا ہے
کہ حکم کرنا داؤد کا برحق ہو اور مطلق خطا اور خلل اوسمین نہو پس اس صورت میں کیا
گنجایش رکہتا ہی کہ داؤد نی خطا کی اور سلیمان نی بصواب حکم کیا خصوصا اوس وقت میں
کہ بقول شاہ صاحب سلیمان اوس ہنگام میں نبی تہی نہ امام پس یہہ کسطرح سی ممکن ہو کہ وہ
نبی کہ جسکو ارشاد ہو کہ حکم حق کیجیو وہ خطا کری اور وہ شخص کہ نہ امام ہو نہ نبی وہ حکم
بصواب کری بنا بر اسکی شاہ صاحب کو لازم تہا کہ معنی آیہ کی اسطرح بیان کئی ہوتی کہ تناسب
دونو آیہ میں باقی رہتا اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ دونو حکم موافق ارشاد الٰہی کی تہی نہ بطریق
اجتہاد چنانچہ تحریر شاہ صاحب سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت داؤد نی ظن اجتہاد سی
حکم کیا تہا جسطرح سی کہ خلیفہ ثانی نی حکم باجتہاد کیا تہا اسو اسطی کہ مدار اجتہاد کا ظن ہی
اور مرتبہ انبیا اور اوصیا کا ارفع اس سی ہی کہ وہ ظن پر عمل کرین اس واسطی ہی کہ انبیا
کو طریقہ دریافت کرنی علم احکام کو بوسطی وحی وغیرہ ممکن ہی اور جس شخصکو قدرت حصول یقین ہو
اوسکو ظن پر عمل کرنا قبیح ہی اور یہی تائید اسکی میں یہہ قول حق تعالی کافی ہی اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ کہ بنا بر اس آیہ کی لازم ہی کہ ظن سی پرہیز کیا جاوی اور اگر کوئی کہی کہ ہر ظن مجتہد سی ہو
نہیں اجتناب کیا جانا جواب اسکا یہہ ہی کہ در صورت اختلاف احادیث مجتہد کو کہان
ایسا طریقہ ممکن ہی کہ علم اوسکو احکام کا حاصل ہو زمانہ غیبت امام میں لہذا ناچاری
چونکہ تکلیف عبادات ہمکو لعینا ہی ظن پر عمل کرین ورنہ تکلیف مالا یطاق لازم آتی ہی اور
اسی واسطی محتمل ہی کہ حق تعالی نی بعضی ظن کو گناہ ٹہرایا ہی کہ بعضی اوقات میں سوائے

نقل کی چار پہنی ہی اور احادیث ... در باب حکم کرنی داود کی اور سلیمان کی مختلف واقع
ہوئی ہین ہرچند کہ یقین بالخطا جانبین ہین ہوتا لیکن یہہ یقینی معلوم ہوتا ہی کہ خطا داود سے
واقع نہین ہوئی چنانچہ علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق صلوات اللہ
علیہ سی کہ فرمایا اونہون نی کہ ہرگاہ متخاصمین نزدیک داود کی حاضر ہوتی داود نی
اونکو نزدیک سلیمان کی بہیجا اور سلیمان نی فرمایا کہ اگر گوسفندون نی اصل اور فرع
باغ انگور کو بسبب کہانی کی نابود کیا ہو چاہئی کہ اون گوسفندونکو صاحب باغ
کرین اور اگر شاخین اوسکی کہائین ہون تو چاہئی فرع گوسفند کو کہ نتاج اوسکا ہی
صاحب باغ کرین اور یہہ حکم وہی حکم تہا کہ داود پر نازل ہوا تہا اور اگر حکم انکا
مختلف ہوتا تو چاہئی حق تعالی عوض وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ کی وَكُنَّا لِحُكْمِهِمَا کہتا بنا بر اس کلام کی
پہنچی متخاصمین کی نزدیک سلیمان کی یہہ تہی کہ تا بنی اسرائیل پر ظاہر ہو کہ سلیمان بعد
اونکی وصی اور خلیفہ ہین اور کلینی مین اون حضرت سی مروی ہی کہ امامت ایک عہد
ہی جانب خدا تعالی سی واسطی جماعت کی کہ ہمارا ذکر علم الہی مین مقرر ہی اور حق تعالی
نی داود کو وحی نازل کی کہ ایک کو فرزندان اپنی سی وصی اور قایم مقام اپنا کر
اسواسطی کہ علم میری مین قرار پایا ہی کہ کسی پیغمبر کو مبعوث نکرون مگر یہہ کہ وصی و
اہل بیت اوسکی سی ہو داود علیہ السلام کی فرزند بہت سی تہی اور غلام نامی کہ ایکو
کہ مان اونکی زندہ تہین اونکو بہت دوست رکہتی تہین چاہا کہ اون کو وصی کرین پس
حق تعالی نی وحی طرف داود کی بہیجی کہ اس امر مین تعجیل نکر اور منتظر حکم میرا کا ہو تا تعلیم
عنقریب دو مرد نزدیک داود کی آئی ایک نی دعوی دوسری پر کیا کہ

گوسفندان اوسکی نی رات کو تاک ہای انگور میری کہا لئی ... برباد کیا ... تعالی
نی وحی داود کو بہیجی کہ جمع کر فرزندان اپنی کو ... نی کہ اس قصہ مین حکم برو جواب
دی اوسکو وصی اپنا کر داود علیہ السلام نی فرزندونکو جمع کیا ہرگاہ کہ قصہ مذکور رو
مطلع ہوئی سلیمان علیہ السلام نی کہا کہ حکم کیا مین صاحب گوسفند کہ نتاج اور پشم گوسفندان
سال اوسی حاصل ہو صاحب تاک انگور کو دی اور تا ایک سال باغ انگور کو تربیت
کری تا مثل سابق کی انگور بار لاوی داود علیہ السلام نی کہا کہ کسواسطی حکم کیا
تو نی کہ بالکل گوسفندونکو تسلیم اوسکی کرین باوجود اس امر کی کہ جو کچھ تلف ہوئی ہی
باغ انگور سی موافق قیمت گوسفندان اوسکی ہی کہ یہہ حکم نزدیک علماء بنی اسرائیل کی
مقرر اور محقق ہی سلیمان نی کہا اس جہت سی کہ حاصل تاک اوسکا تلف ہوا اور اصل
تاک باقی ہی اور تاک کو کچھ خوف نہین ہی اور سال دیگر نشو و نما کریگا اور بار ور ہوگا
پس مناسب یہہ ہی کہ وہ بہی حاصل گوسفندان اوسکو دی نہ اصل گوسفندان پس وحی
حضرت داود کو آئی کہ حکم اس مسئلہ مین وہی ہی کہ حضرت سلیمان نی کیا یا داود اردت
امرا واردنا یعنی ارادہ تونی چاہا کہ غیر سلیمان کو وصی کری اور ہمنی چاہا کہ سلیمان کو
تیرا ہوا اور اسیطرح سی چاہئی کہ جو ظہور مین آیا اور ثانیا جواب قول ملا صاحب کا
یہہ ہی کہ حق تعالی نی حق داود و سلیمان مین فرمایا ہی وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا
یعنی ہر ایک کو دیا ہمنی حکم اور علم پس اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ حکم داود خطا نہ تہا
اور قطع نظر اس سی ہرگاہ کہ عصمت انبیا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ادلہ عقلیہ
سی ثابت ہوتی ہی ظاہر ہی کہ معنی اس آیہ کی محمول ہون بخلاف علیہ مانی کی کہ اونہ

عدم عصمت فریقین میں ہی ثابت ہی پس عمر کو خطا سی باز رکھنا نہایت بیجا ہی اور

کہنا اس امر کا ظاہر ہی کہ امامت نیابت نبوت کی ہی پس بنا بر مذہب شیعہ کی

مسلم اسکو یعنی کہ علی علیہ السلام نایب نبی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ منوب عنہ ہر وقت

غم غدیر کے بخلاف مسلک اہل سنت کی خلافت خلفا کی باجماع امت ثابت کرتی ہین

یعنی منوب عنہ سی اور نیابت ہی منوب عنہ لی منفی ہی اور جس شخص کو کہ تفصیل ملاحظہ

کرنا ہو قول شاہ صاحب کا منظور ہو پس چاہیی کہ رسالہ مقطاریہ کہ مولف حضرت کی [illegible]

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ

حرام کی گئی ہین اوپر تمہارے مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین تمہاری اور پھوپھیان تمہاری اور خالائین تمہاری

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ

اور بیٹیان بھائی کی اور بیٹیان بہن کی اور مائین تمہاری کہ انہون نی دودھ پلایا ہو تمکو

وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي

اور بہنین تمہاری کہ جہت شیرخوری سی ہون اور مادران زنان تمہاری کی اور دختران تمہاری وہ کہ جو

فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ

بیچ دامن تمہاری کی پلی ہون زنان تمہاری وہ عورتین کہ دخول کیا ہو تمنی ساتھ انکی پس اگر دخول نہ کیا ہو [illegible]

بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ

ساتھ انکی پس نہین گناہ ہی اوپر تمہاری اور حرام ہی زنان فرزندان تمہاری کی [illegible]

وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

اور حرام ہی یہ کہ جمع کرو تم درمیان بہنوں کی مگر جو کچھ سابق ہوا ہی تحقیق اللہ ہی بخشنی والا مہربان

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور حرام ہین شوہر دار زنان سی مگر وہ کہ مالک ہوئی ہون دستہای تمہاری

كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ

فرض کیا ہی خدا نی اوپر تمہاری اور حلال ہی واسطی تمہاری وہ چیز کہ جو سوا انکی ہی یہ کہ طلب کرو تم ساتھ مالون اپنی کی

مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ

درحالیکہ تزویج کرنی والی ہو نہ زنا کرنی والی پس جو کہ [illegible]

فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ

درحالیکہ واجب ہی اور نہین گناہ [illegible] بعد مہر واجب کی

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا

بیشک خدا ہی [illegible] اور جو شخص طاقت نہ رکھی تم مین سی [illegible]

أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ

یہ کہ نکاح کری زنان عفیفہ مومنات کو پس اوس چیز سی کہ مالک ہوئی ہین دستہای تمہاری کنیزان

فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ

تمہاری کہ جو مومنات ہون اور خدا دانا ہی ساتھ ایمان تمہاری کی بعضی تمہاری بعضی سی ہوتی ہین

فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

پس نکاح کرو تم انہین کنیزون سی ساتھ [illegible] اور دو تم انکو مہر انکی ساتھ نیکی کے

مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ

درحالیکہ پرہیزگاران ہون نہ زنا کرنی والی ہون [illegible]

فَاِنْ اَتَيْنَ [illegible] عَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ
پس اگر عمل میں لاویں زنا کو پس اوپر ان کے نصف اوس چیز کے ہے کہ اوپر زنان آزادوں کے ہے
الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
عذاب مقرر ہے یہہ نکاح کنیز کا واسطے اوس شخص کے ہے کہ خوف کرتا ہے تم میں سے اور صبر کرنا نکاح کنیز سے بہتر ہے تمہارے لیے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے
قولہ ایمانکم یعنی وہ عورتیں کہ کفار سے غیر و قید کر لائی ہوں اور شوہر اونکے کافر ہوں
اوپر تمہارے حلال ہیں بجہت اسیر ہونے کے لیکن واجب ہے کہ استبرا کریں اونکو ساتھ ایک حیض کے
اگر حاملہ نہوں اور شرط حمل استبرا اونکا وضع حمل ہے قولہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ الخ غایت اوسکے
غرض متعہ سے محفوظ رہنا زنا اور لواطت سے ہے چنانچہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ فرماتے ہیں کہ اگر عمر لوگونکو منع نکرتا متعہ سے کوئی شخص زنا نکرتا مگر وہ شخص کہ نہایت شقاوت
اور بدبختی رکہتا ہوا اور اس آیہ میں نکاح متعہ مراد ہے کئی وجہ سے اول یہہ کہ اجماع اہلبیت کا
ہوا ہے اور اجماع اونکا حجت ہے چنانچہ علم اصول میں ثابت ہے اور وجہ دوم یہہ ہے کہ جماعت
اور عامہ نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس فتوی متعہ کا دیتے تہے اور خود بہی اوسپر عمل کرتے تہے
اور وجہ سوم یہہ ہے کہ روایت کیا ہے عمر ابن خطاب سے کہ دو متعہ عہد رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ میں تہے کہ میں اون دونوکو حرام کیا ہے اور لوگونکو اوسپر عقاب کرونگا ایک متعہ
زنان ہے اور دوسرا متعہ حج اور طبری نے بہی عمر سے نقل کیا ہے کہ اوسنے کہا ہے کہ تین
چیزین زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں تہین کہ میں اون تینوکو حرام کیا ہے ایک
متعہ حج دوسرا متعہ زنان تیسرا حی علی خیر العمل بیچ اذان کے اور وجہ چہارم یہہ ہے کہ متعہ کا
مشروع ہونا زمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ میں بالاتفاق ثابت ہے اور دعوا کرنا منسوخیت

اسکی کا[illegible]وایت ہے اور مشروعیت اوسکی درایت ہے اور روایت معارض درایت
نہین ہو سکتی ہے **فائدہ** کتاب مصابیح القلوب میں مرقوم ہے کہ ایکروز قاضی عبد الجبار
معتزلی شہر میں مجلس درس میں بیٹہا تہا آیمہ فریقین حاضر تہے شیخ مفید مجتہدان شیعہ کے
تہے اوس عصر میں اور قاضی نے نام اونکا سنا تہا لیکن اونکو نہ دیکہا تہا حاضر ہوئے
او صف نعال میں بیٹہے اور بعد ایک لحظہ کے خطاب قاضی سے کیا کہ اگر اجازت ہو تو تجہسے
سوال کرون میں بحضور ان حاضرین کے قاضی نے کہا سوال کر شیخ نے کہا کہ یہہ حدیث
کہ طائفہ شیعہ روایت کرتے ہیں مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے روز غدیر میں فرمایا ہے یا شیعہ اپنی طرف سے جمع کیا ہے قاضی نے کہا صحت
اس خبر کی ضروری ہے شیخ نے کہا کہ ہرگاہ یہہ خبر صحیح ہوئی لفظ مولا سے کیا مراد ہے قاضی
نے کہا کہ اولی مراد ہے شیخ مفید نے کہا کہ اس تقدیر پر خلاف اور خصومت کسواسطے ہے
قاضی نے کہا اے برادر یہہ روایت ہے اور خلافت ابی بکر کی درایت ہے اور مرد عاقل
بجہت روایت کے ترک درایت نہین کرتا ہے شیخ مفید نے اس مسئلہ کو فرو گذاشت کرکے
پوچہا کہ کیا کہتے ہو اس خبر میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے حق علی میں فرمایا یا علی حربک
حربی وسلمک سلمی قاضی نے کہا کہ صحیح ہے شیخ مفید نے کہا اصحاب جمل میں کیا فرماتے
ہو بقول تمہارے چاہیے وہ کافر ہوں قاضی نے کہا اے برادر اونہوں نے توبہ کیا شیخ
مفید نے کہا کہ اے قاضی حرب جنگ جمل درایت ہے اور توبہ روایت ہے اور تمہی
آپ فرمایا ہے کہ مرد عاقل درایت کو بجہت روایت کے ہاتہہ سے نہین دیتے ہیں قاضی متحیر
رہ گیا اور ایک ساعت سر جہکا لیا اور بعد اوسکے سر کو بلند کیا اور کہا کہ تم کون شخص ہو

شیخ نے کہا میں خادم تمہارا ہوں محمد بن محمد النعمان حارثی قاضی اوٹھہ کھڑا ہوا اور شیخ مفید کا
ہاتھ پکڑ لیا اور مسند پر لاکر بٹھایا اور کہا کہ انت المفید حقاً یعنی تم حقیقت میں فائدہ دینے والے ہو
اور وجہ پنجم یہہ ہے کہ متعہ ایسی منفعت ہے کہ وجوہ قبیحہ سے خالی ہے اور اوس میں ضرر
دنیا اور آخرت کا نہیں ہے اور جو چیز کہ اس طرح سے ہو مباح ہوتی ہے پس اباحت متعہ
کی ثابت ہوئی اور احادیث اس باب میں بہت سے وارد ہوئی ہیں ابن بابویہ نے من
لا یحضرہ الفقیہ میں امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اون حضرت
نے فرمایا کہ وہ ہم سے نہیں ہے کہ حرام جانے متعہ کو اور اون حضرت سے مروی ہے کہ جو
شخص ساتھ عورت کے متعہ کرے خالصاً لوجہ اللہ تو کلمہ کہ اوس عورت سے کہے ایک حسنہ اوسکے
واسطے لکھتے ہیں اور ہرگاہ کہ اوس سے نزدیکی کرتا ہے حق تعالی اوسکے گناہ بخش دیتا ہے
اور ہرگاہ کہ غسل کرتا ہے بعدد ہر بال کی کہ پانی اوسپر جاری ہوتا ہے مغفرت اور رحمت
ارزانی کرتا ہے مروی ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سے پوچھا کہ
میں نے قسم کھائی ہے کہ متعہ نکرونگا اب پشیمان ہوا ہوں آیا جائز ہے کہ اب متعہ کروں حضرت نے
فرمایا کہ تو نے قسم کھائی ہے کہ طاعت پروردگار نکریگا قسم ہے خدا کی کہ اگر طاعت اوسکی نکریگا
دشمن اوسکا ہوگا پس بنابراین روایت کے جو شخص کہ متعہ نکریگا وہ دشمن خدا ہے اور حضرت
رسالت سے مروی ہے کہ جو شخص ایکبار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل درجہ حسن کے ہوتا ہے اور
جو شخص کہ دوبار متعہ کرے درجہ اوسکا مثل درجہ حسین کے ہوتا ہے اور جو شخص کہ تین متعہ
کرے درجہ اوسکا مثل درجہ علی صلوات اللہ علیہ کے ہوتا ہے اور جو شخص کہ چار بار عمر میں کرے
درجہ اوسکا مثل درجہ میرے ہوتا ہے اور اون حضرت نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ ایکبار متعہ کرے

گویا خشم خدا سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص کہ دو بار متعہ کرے ساتھ نیکوکاروں کے محشور ہوگا
اور جو شخص کہ تین بار متعہ کرے روضہ جنان میں میرے ساتھ ہوگا اور سلمان فارسی اور
مقداد کندی اور عمار یاسر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اکثر روز نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہم حاضر تھے کہ وہ حضرت اوٹھے اور خطبہ بلیغ پڑھا اور انہوں نے اور بعد
اوسکے فرمایا کہ لوگو اے مردمان آگاہ ہو کہ برادر میرا جبرئیل تحفہ نزدیک پروردگار سے لایا ہے
اور وہ متعہ زنان مومنہ ہے اور پیش از من یہ تحفہ حق تعالی نے کسی پیغمبر کو نہیں عطا فرمایا
اور میں تمکو حکم اوسکا کرتا ہوں کہ وہ سنت میری ہے حیات میری میں اور بعد وفات میرے
اور جو شخص کہ اوسپر مداومت کرے وہ مجھسے ہے اور جسنے مخالفت کی [illegible] مخالفت کی
اور اہل دوزخ سے ہے اور جو شخص کہ مدت عمر میں ایک مرتبہ متعہ کو عمل میں لاوے اہل جنت سے
ہے اور جو شخص کہ اپنی ممتوعہ کی ہمنشینی کرے فرشتہ ان پر نازل ہوتا ہے اور انکی پاسبانی
کرتا ہے تا اینکہ وہ اون مجلس سے اوٹھے اور بات کرنا آپسمیں ثواب ذکر اور تسبیح کا ہے
اور ہرگاہ ہاتھہ میں ہاتھہ لیتے ہیں جو گناہ کہ انگلیون سے کیا ہو جھڑ جاتا ہے اور ہرگاہ
ایکدیگر بوسہ لیں حقتعالی بعوض ہر بوسہ کے ثواب حج اور عمرہ کا لکھتا ہے اور ہرگاہ خلوت
بوقت لذت اور شہوت کی حسنات اوسکی واسطے لکھی جاتی ہیں مانند پہاڑونکے اور جب غسل کرنے میں مشغول
ہوتے ہیں حق تعالی فرشتونسے کہتا ہے کہ نظر کرو طرف ان دو بندونکی کہ غسل کرنے میں
مشغول ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ میں پروردگار اونکا ہوں گواہ رہو کہ انکو بخشتا
ہیں اور جس بال پر کہ پانی جاری ہوتا ہے دس حسنہ اوسکی واسطے لکھی جاتی ہیں اور دس
گناہ دفع ہوتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں پس جناب امیر صلوات اللہ علیہ نے

ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ متاعی اسباب
مین ہو فرمایا کہ جزا اوسکی مثل اوسکی ہی کہ جو متعہ کرے اور ہر گاہ غسل سے فارغ ہوتا ہو
ہر قطرے آب کی کہ بدن اوسکے سے گرتا ہی حق تعالی ایک فرشتہ مخلوق کرتا ہی کہ تسبیح اور
تقدیس اوسکی کرتا ہی اور ثواب اوسکا واسطی غسل کرنی والی کی ہوتا قیامت تک اسی علی
صلوات اللہ علیہ جو شخص کہ اس سنت کو سہل جانی اور ایسا اسکا نکرے شیعہ ہمارے سے
نہین ہی اور ہمین اوس سے بیزار ہون اور اون حضرت سے منقول ہی کہ اکثر زنان اصحاب
النبی کی بیبی ہوتی تھی ارشاد فرمایا کہ اسوقت جبرئیل نازل ہوئی اور کہا اونہون نے
کہ ایمحمد صلی اللہ علیہ و آلہ حق تعالی نی تمکو سلام بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ امت اپنی کو حکم متعہ
کرو کہ وہ سنت صالحون سے ہی جو کوئی کہ روز قیامت کو نزدیک میرے اوسے اور متعہ
کیا ہو نیکیان اوسکی بقدر ثواب متعہ کی ساقط ہوتی مین اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ایک درہم کہ
مومن متعہ مین صرف کرے افضل ہی نزدیک حق تعالی کی ہزار درہم سے کہ غیر اوسکی مین
صرف کرے اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ایک جماعت بہشت مین حور العین سے ہین کہ حق تعالی نے
انکو واسطی متعہ کی خلق کیا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہر گاہ کہ مومن یا مومنہ عقد نکاح
مین حق تعالی اون دو کو گناہون سے پاک کرتا ہی اور عفو کرتا ہی اور رضا دے سبحان
ذاکر ہی کہ اے بندہ حق تعالی تیرے حق مین کہتا ہی کہ اس بندہ میرے نی متعہ کیا با امید ثواب
میرے کی ہر آئینہ آج کی دن کی اوسکو مسرور کیا مینی ساتھ عفو کرنی گناہون کی اور ساتھ زیادتی
حسنات کی اور جو عورت کہ مہر اپنا شوہر کو بخش دے خواہ عقد ہو دائمی خواہ غیر اسکا حق تعالی
بعوض درہم کی چالیس ہزار شہر بہشت مین اوسکو عطا کرتا ہی اور بعوض ہر درہم

درہم کی ستر ہزار حاجت دنیا اور آخرت کی بر آتی ہین اور بعوض ہر درہم کی ایک ...
داخل ہوتا ہی اور بعوض ہر درہم کی ہزار فرشتہ کو امر کرتا ہی واسطی اوسکی نیکیاں لکھین ...

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ
چاہتا ہی خدا کہ بیان کرے واسطی تمہارے احکام حلال حرام کو اور ہدایت کرے تمکو طریق ان لوگون کی کہ پہلی تمہارے تھی اور تا کہ قبول توبہ کرے
عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ
اوپر تمہارے اور خدا دانا ہی محکم کار ہی ۔ اور خدا چاہتا ہی یہ کہ قبول توبہ کرے اوپر تمہارے
وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ○
اور چاہتے ہین وہ لوگ کہ جو پیروی کرتے ہین آرزوون کی یہ کہ خواہش کرو تم خواہش بڑی کو
يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
چاہتا ہی خدا یہ کہ تخفیف کرے تم سے اور پیدا کیا گیا ہی انسان ضعیف ۔ اے وہ لوگ کہ
آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ
ایمان لائے ہو نہ کھاؤ تم اموال اپنی کو درمیان اپنی ساتھ باطل کی مگر یہ کہ ہووے تجارت
تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ○ وَمَنْ
رضامندی تمہاری سے اور نہ قتل کرو تم نفسہای اپنی کو بدرستی کہ خدا ہی ساتھ تمہارے مہربان اور جو شخص کہ
يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَٰلِكَ
بجا لاوے اس محرمات کو از روی تعدی اور ظلم کی پس قریب ہی کہ داخل کرین ہم اوسکو دوزخ مین اور ہی یہ امر
عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ○ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ
اوپر خدا کی آسان ۔ اگر پرہیز کرو تم بزرگ اون گناہون سے کہ منع کیے گئے ہو تم اون سے دور کرین ہم تم سے

سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ○ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ

گناہان خورد تمہارے کو اور داخل کرینگے ہم تمکو جاے بزرگ مین اور نہ آرزو کرو تم جس کی کہ زیادتی دی خدا نے

بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ

ساتھ اوسکے بعضے تمہارے کو اوپر بعضے کی واسطی مردوں کی ہی حصہ اوس چیز سی کہ کسب کیا انہوں نی اور واسطی زنان کی حصہ

مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

اوس چیز سی کہ کسب کیا ہی انہون نی اور طلب کرو خدا کو فضل اوسکی سی تحقیق کہ ہی ساتھ ہر شی کی دانا

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ

اور واسطی ہر ایک کی کیا ہم نی وارث اوس چیز سی کہ چہوڑ گئی ہون ماں باپ اور قرابتی اور وہ لوگ کہ عقد کیا

أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ○ ع

دستہای تمہاری پس دو تم انکو حصہ انکا تحقیق کہ خدا ہی اوپر ہر شے کے گواہ

قوله أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا مروی ہی کہ ہر گاہ آیہ تحریم خواہر زادہ اور برادر زادہ نازل ہوئی

یہودیون نی اعتراض کیا کہ نکاح دختر عمہ کا اور دختر خالہ کا حلال ہی با وجودیکہ اس کی

خالہ اور عمہ حرام ہین پس اگر خواہر حرام ہی خواہر زادی کیون حرام ہوئی اور سبب اسی شے کے

چاہا کہ اہل اسلام کو طرف باطل کی رغبت دلواوین لہذا رد اوسکی مین یہ آیہ نازل ہوئی

يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ قوله كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ عذاب و عقوبت الٰہی اوسپر

مقرر ہوئی ہو مانند شرک کی اور زنا کی اور لواطہ کی اور شرب خمر کی اور ربا کی اور عقوق

والدین کی اور قمار کی اور فرار جنگ کفار سی حضور امام مین اور قتل کرنا ناحق اور

کہانا مال یتیم کا اور تہمت زنا کرنا اور جادو کرنا اور جہوٹی گواہی دینا اور ناامید ہونا رحمت

الٰہی سی اور پناہ مین ہونا عقوبت اوسکی سی اور بعضی علما قائل ہوئی ہین کہ تمام معاصی کبیرہ

ہین بجہت شریک ہونی مخالفت امر و نہی مین اور اطلاق صغیرہ اور کبیرہ کا اوپر گناہ کے

باعتبار نسبت مافوق اور ماتحت کی ہی مانند بوسہ دینا اجنبیہ کی کہ نسبت بزنا صغیرہ

ہی اور نسبت بنظر نامحرم از روئی شہوت کبیرہ ہی اور یہ قول شیخ مفید اور ابو الصلاح

اور ابن براج اور ابن ادریس کا ہی اور یہ مذہب منافات آیات اور اخبار سے بہت

سی رکھتا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر اجتناب کرو تم گناہان کبیرہ سی کہ منع کیا ہی تمکو

اوس سی کفارہ کرتی ہین اور بخشتی ہین ہم گناہون تمہاری کو اور احادیث مین وارد ہوا

ہی کہ گناہ کبیرہ آدمی کو عدالت سی خارج کرتا ہی اور گناہ صغیرہ بشرط عدم اصرار عدالت سی

خارج نہین کرتا ہی اور مشہور علما مین یہ ہی کہ اصرار گناہ صغیرہ کبیرہ ہی اور معنی اصرار مین علامہ

نی شہید علیہ الرحمۃ نی کہا ہی کہ اصرار دو قسم پر ہی یا فعلی ہی یا حکمی ہی اصرار فعلی یہ ہی

کہ مداومت کرنا اکثر سی اوس جنس فعل کا بغیر توبہ ہو وی اور اصرار حکمی یہ ہی کہ قصد

رکہتا ہی اوس بجا لانی صغیرہ کی بعد ارتکاب اوسکی کی لیکن وہ شخص کہ صغیرہ کو عمل مین لاوے

اور خاطر اوسکی سی غفلت اور روے ہو قصد اور توبہ اوسکی سی ہو ظاہر یہ ہی کہ مصر نہین ہی

اور شاید عمل صالح اوسکی از قبیل نماز اور روزہ اور وضو کی کفارہ اوسکا ہوتا ہی چنانچہ

اخبار مین وارد ہوا ہی انتہی کلامہ اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر بعد از صغیرہ کی قصد اوسی

صغیرہ کا رکہتا ہو اصرار عمل مین آیا ہی مگر بنا بر اسکی فرق صغیرہ اور کبیرہ مین نہین رہتا ہے

اور علماؤن مین اختلاف بہت سا ہی گناہ کبیرہ مین بعضی کہتی ہین کہ جو گناہ کہ حق تعالی نی

قرآن مجید مین وعید عذاب کیا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ گناہ کہ شارع نی حد اوسپر مقرر کی

ہو یا تصریح اوسمین وعید عقاب کی ہو اور بعضون نی کہا ہی کہ جو گناہ کہ کرنا اوسکا منع ہو
نبی اعتبار کی چھوٹا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ جو کہ حرمت اوسکی بدلیل قطعی ثابت ہوے
ہو اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ گناہ ہی کہ وعید شدید قرآن مین یا حدیث مین وارد ہوئی ہو
موافق بعضی اخبار عامہ اور خاصہ کی گناہ کبیرہ سات مین ایک شرک بخدا ہی اور دوسرا
قتل ناحق اور تیسری تہمت کرنا زن عفیفہ کو اور چوتہی کہا مال یتیم ناحق اور پانچوان زنا
اور چہٹا بہاگنا جنگ وجہاد سی اور ساتوین عقوق والدین ہی اور بعضون نی اور
گناہ اوسپر افزود کئی ہین ایک لواطہ ہی اور دوسری سحر ہی اور تیسری ربا ہی اور
چوتہی غیبت اور پانچوین قسم دروغ اور چہٹا پینا شراب کا اور ساتوان استخفاف خانہ
کعبہ کا اور آٹہوین وزدی کرنا اور نوین گواہی دروغ دینا اور دسوان توڑنا بیعت
امام کا اور گیارہوان بادیہ نشین ہونا بعد ازہجرت کی اور بارہوان ناامید ہونا رحمت
خدا سی اور تیرہوان امین ہونا عذاب خدا سی اور بعضون نی چودہ گناہ اور اضافہ کئی ہین
ایک کہانا میت کا اور دوسرا کہانا خون کا اور تیسرا گوشت خوک کہانا اور چوتہا کہانا
اوس حیوان کا کہ بنام غیر خدا ذبح کیا ہو بغیر حال ضرورت مین پانچوان رشوت لینا اور
چہٹا قمار کہیلنا اور ساتوین پیمانہ اور وزن مین کمی کرنا اور آٹہوان اعانت ظالمون
ظلم پر نوان بند کرنا حقوق آدمیون کا اور دسوان اسراف مال کرنا اور گیارہوان
مال کو حرام مین صرف کرنا اور بارہوان خیانت مال مردم مین کرنا اور تیرہوان
مشغول لہو ولعب مین ہونا مانند دف اور طنبور اور زمانی اور مثال اوسکی کی اور چودہوان
اصرار گناہان صغیرہ پر اور ذہر کاہ کہ یہہ مقام تفصیل طلب ہی اور گنجایش اوس کی نہیں

ناس مین نہین سمجھی لہذا محمول بر ترتیب طول نہ کیا منشا علیہ السلام فی ولا تتمنوا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نی حضرت
نبی سے عرض کیا کہ لوگوں کو شرف جہاد حاصل ہوتا ہی اور عورات اس ثواب سی محروم ہین
مردون کو دو برابر کسب غنیمت کی اور عورتونکی تحصیل کسب مال کی دو برابر عورتونکی میراث پاتی ہین
اور عورات باوجود ضعف حال کی اور کثرت احتیاج کی نصف مردونکا پاتی ہین کاش کچہہ حال عورتونکا
جہاد مین ہوتا یا کچہہ میراث مین ہی برابر ہوتی حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ
عقدت ایمانکم منقول ہی کہ ہم جاہلیت مین اسطرح سی تہا کہ باہمدیگر ہاتہہ پر ہاتہہ مارتی تہی اور عہد کرتے
تہی کہ دوست ہمارا دوست تمہارا ہی اور دشمن تمہارا دشمن ہمارا ہی تم ہمسی میراث لیا ہم تمسی میراث
لین کی اور ہم ہماری دیت دینا اور ہم تمہاری دیت دین کی اگر کسی کو قتل کرو ناحق اور اس عہد کو
مو کد بقسم کرتی تہی اور بوسطہ اوسکی ہر ایک چہٹا حصہ میراث کا لیتا تہا ایک صحابہ نی عرض کی کہ ایک جماعت
جماعت نی ہمسی باہمدیگر عہد وپیمان کیا تہی میراث کی حکم الہی کا اس بارہ مین کیا ہی لہذا یہہ آیت نازل ہو
والذین عقدت ایمانکم تکملہ رکوع اول در سیارہ پنجم الوالدان والاقربون ستر حروف مین برادری
یا نسبی وغیرہ مین اور دربیانات اوسکی نوسی مین بس مجموع ایمنین ونو کا اظہار ہی اور تاویل اس کی
تکلی اوس کی یہہ عبارت الذی حبب اللہ ولوکل علی الماد ہما الوالدان والاقربون المعصومون ان کہم
عبارت بحسب معنی یہہ ہی محمد حبیب اللہ وعلی ولی اللہ وکلاہما الوالدان لاکو یوم اسنا وھما المعصومون وولدھم
والذین عقدت ایمانکم شرح بیانات اوسکی تہی تفسیر مولی مین کلی اوس کی یہہ عبارت ہم الائمۃ الاطہار کلہم
حقا فوقہم فاتوہم جمیع بیانات وکلی ایک سی مستتر مین کلی اوسکی یہہ عبارت اولاد آل محمد
الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علی بعض
مردان درستی کرنی والی ہین اوپر عورتونکی بسبب اوس چیز کی کہ فضیلت دی ہی خدا نی بعضی اونکی کو اوپر بعضی کی

وبما انفقوا من اموالهم فالصالحات قانتات حافظات

اور بسبب اس چیز کی کہ خرچ کرتے ہیں مرد عورتوں پر اپنے مالوں سے پس نیک عورتیں فرمانبردار ہیں نگاہ رکھنے والیاں

للغيب بما حفظ الله واللاتي تخافون نشوزهن فعظوهن

پیٹھ پیچھے شوہر کے بسبب اس کے کہ نگاہ رکھا خدا نے اور وہ عورتیں کہ خوف کرو تم نافرمانی ان کی کو پس نصیحت کرو ان کو

واهجروهن في المضاجع واضربوهن فان اطعنكم فلا

اور جدا کرو بیچ خوابگاہوں ان کی کے اور مارو ان کو پس اگر فرمانبرداری کریں تمہاری پس نہ

تبغوا عليهن سبيلا ان الله كان عليا كبيرا ○ وان خفتم

طلب کرو تم اوپر ان کی راہ الزام کی تحقیق خدا ہے برتر بزرگ اور اگر ڈرو تم

شقاق بينهما فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان

اختلاف کو درمیان ان کی پس برانگیختہ کرو ایک حکم کو اس کے کنبے سے اور ایک حکم اس کے کنبے سے اگر چاہیں یہ دونو

يريدا اصلاحا يوفق الله بينهما ان الله كان عليما خبيرا ○

حکم اصلاح کو توفیق دیگا خدا درمیان دونوں کی تحقیق خدا ہی دانا اور آگاہ

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا وبذي

اور عبادت کرو تم خدا کی اور نہ شریک کرو تم ساتھ اس کے کسی کو اور ساتھ ماں باپ کے نیکی کرو اور ساتھ

القربى واليتامى والمساكين والجار ذي القربى والجار

قرابتی کی اور یتیموں کی اور درویشوں کی اور ہمسایہ کی صاحب قرابت کی اور ہمسایگان

الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم

بیگانہ کی اور ساتھی پہلو کی اور ساتھ غریب الوطن کی اور ان کے کہ مالک ہوئے ہیں ہاتھ تمہارے

ايمانكم ان الله لا يحب من كان مختالا فخورا ○ الذين يبخلون

ہاتھ تمہارے تحقیق خدا نہیں دوست رکھتا ہے اس شخص کو کہ ہو تکبر کرنے والا فخر کرنے والا جو لوگ کہ بخل کرتے ہیں

ويامرون الناس بالبخل ويكتمون ما اتاهم الله من فضله

اور امر کرتے ہیں وہ لوگوں کو ساتھ بخیلی کی اور چھپاتے ہیں اس چیز کو کہ دیا ہے ان کو خدا نے فضل اپنے سے

واعتدنا للكافرين عذابا مهينا ○ والذين ينفقون اموالهم

مہیا کیا ہے ہم نے واسطے کافروں کی عذاب خوار کنندہ اور وہ لوگ کہ صرف کرتے ہیں اموال اپنی کو

رئاء الناس ولا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر ومن يكن الشيطان

واسطے دکھلانے لوگوں کی اور نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ خدا کی اور روز قیامت کی اور جو شخص کہ ہو شیطان

له قرينا فساء قرينا ○ وماذا عليهم لو آمنوا بالله واليوم الآخر و

واسطے اس کی رفیق پس برا ہے رفیق اور کیا خرابی تھی اوپر ان کی اگر ایمان لاتے ساتھ خدا کی اور روز قیامت کے

انفقوا مما رزقهم الله وكان الله بهم عليما ○ ان الله لا يظلم

اور صرف کرتے ہیں اس چیز سے کہ روزی دی ہے ان کو خدا نے اور ہی خدا ساتھ ان کی دانا تحقیق کہ خدا نہیں ظلم کرتا

مثقال ذرة وان تك حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه

بقدر ذرہ کی اور اگر ہو بقدر ذرہ نیکی زیادہ کرتا ہی اس کو اور دیتا ہے نزدیک اپنی سے

اجرا عظيما ○ فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد

مزدوری بزرگ پس کیا ہوگا جس وقت کہ لاوین گے ہم ہر ایک امت سے گواہ

وجئنا بك على هؤلاء شهيدا ○ يومئذ يود الذين كفروا

اور لاوین گے ہم تجھ کو اوپر ان کے گواہ اس دن دوست رکھتے ہیں وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے

وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا ○
اور نافرمانی کی اونہون نی رسول کی ہمسکو برابر کی جاتی ساتھ اونکی زمین اور نہ چھپا سکینگی خدا سی کسی بات کو
قوله فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ الخ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ بہتر
زنان وہ زن ہی کہ ہرگاہ تجھکو دیکھی خوش ہو اور اگر اوسکو کسی کام کو کہی تو وہ مان
کری اور ہرگاہ غائب ہو تو اوس سی حفظ الغیب تیری کی رعایت کری مال میں اور نفس اپنی
میں بعد اوسکی حضرت نی اس آیہ کو تلاوت فرمایا وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ الخ قوله
مُخْتَالًا فَخُوْرًا الخ حاصل یہ ہی کہ حق تعالی دوست نہیں رکھتا اوسکو کہ تکبر اور فخر کرنی
والا ہو کہ ننگ رکھتا ہو والدین اور اقارب اور ہمسایگان وغیرہ سی مروی ہی کہ ایک
شخص نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ دل میرا سخت ہوا ہی حضرت نی فرمایا کہ ساتھ والدین کی نیکی کر اور مسکینون کو کھانا
کھلا اور دست شفقت سر یتیمون پر رکھ اور کھانا اونکو کھلا اور ہمسایون سی نیکی کر تو کون نی
عرض کی کہ یا رسول اللہ حق ہمسایہ کیا ہی فرمایا کہ حقوق اوسکی یہ ہین کہ اگر تجھی طلب کری
تو تو حاضر ہو اور اگر وہ محتاج ہون تو دستگیری اوسکی کر اور اگر تجھسی قرض چاہین تو عطا کر اونکو
اور اگر کچھ خوشی اونکو ہو تو مبارکبادی دی اور اگر مصیبت اوپر ہو تو تعزیت کہہ اونکو
اور اگر مر جائین تو اونکی جنازی پر حاضر ہو اور دیوار بالائی دیوار اونکی بلند کر اور اونکو
ساتھ منع کری مطبوخات اپنی کی بعد اوسکی فرمایا کہ ہمسایہ تین طائفہ ہین اول ہمسایہ مسلمان
قریب ہی کہ اوسکو حق جوار اور حق قرابت اور حق اسلام کا ہی اور دوسرا فقط مسلمان
ہی کہ اوسکو حق جوار اور حق اسلام کا ہی اور تیسرا ہمسایہ کافر ہی کہ فقط حق ہمسایگی رکھتا ہے

انس نی اون حضرت سی روایت کیا ہی کہ جو شخص کہ آزار ہمسایہ کو پہنچاوی گویا
اوسنی مجھی آزار پہنچایا ہی اور جسنی مجھی آزار پہنچایا اوسنی خدا کو آزار پہنچایا بعد
اوسکی اون حضرت نی فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل ہمسایہ مین وصیت مجھی کرتی تہی تا آنکہ
مجھی گمان ہوا کہ شاید میراث بہی اوسی پہنچی گی مجہسی قوله اَجْرًا عَظِيْمًا عثمان نی نقل
کیا ہی ابوہریرہ سی کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حق تعالی بندی کو اوسکی
بعوض ایک حسنہ کی ثواب ہزار حسنہ کا دیتا ہی راوی کہتا ہی کہ مجھی اس امر میں
تعجب ہوا لہذا نزدیک ابوہریرہ کی گیا مین اور اس امر سی آگاہ کیا مینی اون
نی کہا اسیطرح ہی بلکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی سنا مینی کہ حق تعالی
بندہ مومن کو بعوض ایک حسنہ کی دو ہزار حسنہ دیتا ہی اور اگر تجھی اس امر
مین تعجب ہی تو اس آیہ کو پڑہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ
تَكُ حَسَنَةً يُضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ
لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا
اور معلوم ہوتا ہی کہ جس چیز کو حق سبحانہ وتعالی اجر عظیم کہی کا قدر اوسکی
غیر حق سبحانہ تعالی کی کوئی نہین جانتا ہی
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا
ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو نزدیکی کرو نماز کی درحالیکہ تم نشہین ہو تا اینکہ جانو تم
مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ
جو کچھ کہتی ہو تم اور [illegible] درحالت جنب کی مگر ہو تم گذرنی والی راہ کی تا اینکہ غسل کرو تم اور اگر ہو تم

مرضى او على سفر او جاء احد منكم من الغائط او لمستم النساء فلم

بیمار ہو اور یا سفر کی یا آوی کوئی تم مین سی حدث غائط سی یا جماع کرو تم عورتوں سی پس نہ

تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وايديكم ان

پاؤ پانی پس قصد کرو تم طاہر زمین پاک کو پس مسح کرو تم موہوں اپنی کو اور ہاتھوں اپنی کو بیشک

الله كان عفوا غفورا ○ الم تر الى الذين اوتوا نصيبا من الكتاب

خدا ہی عفو کرنی والا بخشنی والا کیا نہیں دیکہا ہی تو طرف اون لوگوں کی دیی گئی ہین بہرہ علم کتاب کی

يشترون الضلالة ويريدون ان تضلوا السبيل والله اعلم

مول لیتی ہین گمراہی کو اور ارادہ کرتی ہین وی یہ کہ گمراہ کرین تمکو راہ سی اور خدا خوب جانتا ہی

باعدائكم وكفى بالله وليا وكفى بالله نصيرا ○ من الذين هادوا

ساتہہ دشمنان تمہاری کی اور کافی ہی خدا درحالتی کہ دوست رکہنی والا ہی اور کافی ہی خدا درحالیکہ نصرت کرنی والا ہی وہ لوگ کہ یہود ہین

يحرفون الكلم عن مواضعه ويقولون سمعنا وعصينا

تغیر کرتی ہین کلمات کو مقاموں سی اونکی سی اور کہتی ہین سنا ہمنی اور نافرمانی کی ہمنی

واسمع غير مسمع وراعنا ليا بالسنتهم وطعنا في الدين ولو انهم

اور سن تو درحالیکہ نہین سنی والا ہی اور رعایت کر ہماری درحالیکہ موڑنی والی ہین زبانوں اپنی کو اور طعن کرنی والی ہین دین مین اور اگر وی

قالوا سمعنا واطعنا واسمع وانظرنا لكان خيرا لهم واقوم

کہتی کہ سنا ہمنی اور اطاعت کی ہمنی اور سن تو اور نگاہ رکہہ ہمکو البتہ ہوتا بہتر واسطی اونکی اور بہت درست تر

ولكن لعنهم الله بكفرهم فلا يؤمنون الا قليلا ○ يا ايها

اور لیکن لعنت کی اونکو خدا نی بسبب کفر اونکی کی پس ایمان لاوینگی مگر تہوڑی سی اسی وہ لوگ کہ

يا ايها الذين اوتوا الكتاب امنوا بما نزلنا مصدقا لما معكم

دیی گئی ہو کتاب کو ایمان لاؤ تم ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہمنی تصدیق کرنی والا اوس چیز کی کہ ساتہہ تمہاری ہی

من قبل ان نطمس وجوها فنردها على ادبارها او نلعنهم

قبل اسکی کی یہہ کہ محو کرین ہم موہوں کو پس پہیرین ہم اونکو پیچہی اونکی کی یا لعنت کرین ہم اونکو

كما لعنا اصحب السبت وكان امر الله مفعولا ○ ان الله لا يغفر

جیسا کہ لعنت کیا ہمنی صاحب روز شنبہ کو اور ہی حکم خدا واقع کیا گیا بیشک خدا نہین عفو کرتا ہی

ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ومن يشرك بالله

شرک لانی والی کو ساتہہ اوسکی اور عفو کرتا ہی سوا اسکی جو ہی واسطی اوس شخص کی کہ چاہتا ہی اور جو شخص کہ شرک لاتا ہی ساتہہ خدا کی

فقد افترى اثما عظيما ○ الم تر الى الذين يزكون انفسهم بل الله

پس تحقیق باندہا اوسنی گناہ بزرگ کو کیا نہیں دیکہا ہی تو طرف اون لوگوں کی ستایش کرتی ہین نفسوں اپنی کو بلکہ خدا

يزكي من يشاء ولا يظلمون فتيلا ○ انظر كيف

پاکیزہ کرتا ہی جس شخص کو کہ چاہتا ہی اور نہ ظلم کی جاویگی وہ بمقدار رشتہ کی نظر کر تو ای محمد کسطرح سی

يفترون على الله الكذب وكفى به اثما مبينا ○

باندہتی ہین اوپر خدا کی جہوٹ کو اور کافی ہی سبب اسی کفار کی گناہ ظاہر

ع

يا ايها الذين امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى حتى تعلموا

ما تقولون

منقول ہی کہ ایکروز جماعت صحابہ سی نمانہ عبدالرحمن عوف مین شراب

مشغول تہی اثنای بیہوشی مین بعد اذان مغرب کی سبہی واسطی اداءی نماز کی اوٹہہ کہڑی

ہوئی اور امام اونکا عبدالرحمن تہا غایت مستی سی سورہ کافرون مین حرف لا کو

چار موضع سی حذف کیا لہذا یہہ آیہ نازل ہوئی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل الخ
یعنی اسکی دو طرح سی ہین ایک یہہ ہین کہ یہہ کہ نزدیکان ہو راہ مین یعنی در حال سفر ہو
اور تمہاری ساتھہ پانی نہو کہ بیچ اوسوقت کی تیمم سی نماز پڑہو گی اور دوسری یہہ ہی
کہ مراد صلوات سی مساجد مراد ہی یعنی مواضع نماز کی بنا بر اسکی معنی یہہ ہین کہ در حال سکر
مسجد مین نجاو تا وقتیکہ ہوش مین آو اور نہ در حالت جنابت کی مگر سبیل گذرنی کی در مسجد
ساتھہ ور دیگر کی قولہ الغائط مراد غایط سی وہ حدث ہی کہ باہر آتا ہی پیش او پس
سی اور معنی غایط کی لغت مین زمین گود ارکی ہین اور نام رکہنا حدث کا ساتھہ غایط
کی اس جہت سی ہی کہ اکثر اوقات مین گودی زمین مین واقع ہوتا ہی قولہ فامسحوا
بوجوہکم وایدیکم الخ تیمم مین بند امور واجب ہین ایک نیت ہی اور محل اوسکا جبین
مارنی ہاتہہ کی زمین پر ہی اور علامہ نی نہایہ مین تامرتبہ کو تجویز کیا ہی نزدیک مسح جبہہ کے
واسطی نازل کرنی ضرب کی بمنزلہ لینی پانی کی بیچ وضو کی اور دوسرا یہہ ہی رکہنا دونو
ہاتہونکا زمین پر بباطن کف ساتھہ ہی قوت کی ایکمرتبہ اور بعضون نی کہا ہی کہ واسطی وضو
کی ایکمرتبہ اور واسطی غسل کی دو مرتبہ اور تیسرا یہہ ہی مسح کرنا پیشانیکا ساتھہ باطن دونو
ہتہیلیونکی ساتہی ابتدائی رویئد کی بالون سی طرف اعلای بینی تک اور مذہب اکثر کا
ہی اور قول سبحانہ تعالی فامسحوا بوجوہکم سی مراد ال ہی اسواسطی کہ ہر گاہ متعدی
نفس بر باء داخل ہو فائدہ تبعیض کا دیتی ہی چنانچہ حدیث صحیح مین زرارہ سی مروی ہی
ابی جعفر صلوات اللہ سی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ قول حق تعالی کا ہی کہ فلم تجدوا
ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوہکم وایدیکم پس ہر گاہ کہ ساقط

ساقط کیا وضو کو اوس شخص سی کہ نہ پاوی پانیکو ثابت کیا واسطی بعض غسل کی مسح کو
اسواسطی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ بوجوہکم بعد اسکی وصل کیا ایدیکم
منہ کو اور بیچ اسکی دلالت ظاہر ہی اوپر نہونی واجب مسح تمام وجہ اور یدین کی
اور اوپر اس بات کی کہ بیچ اسکی واسطی تبعیض کی ہی قولہ عفوا غفورا یعنی آمرزش کرنی
والا ہی اون لوگونکی کہ تیمم کرتی ہین اور بسبب کثرت عفو او مغفرت کی تکلیف تمہاری کو
آسان کیا ہی اور رخصت تیمم کی دی ہی اور اخبار مین وارد ہی کہ جواز تیمم مخصوص
اس امت مرحومہ کی ہی چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ فضیلت دی ہمکو
اگلی لوگون پر بسبب تین چیزونکی اول یہہ کہ زمین کو جائی سجدہ گاہ ہماری کی اور خاک کو طاہر
اور صفہای ہماری کو حالت نماز مین مانند صفوف ملایکہ کی مقرر کی قولہ عن مواضعہ الخ مراد ہی
تبدیل کرنا نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی اور لکھنا غیر اوس نعت کا اوس موضع مین
اور بتاویل کلمات توریت کی ہی موافق آرزو اپنی کی اور اکثر روایات مین آیا ہی کہ
یہودی ملازمت حضرت رسالت مین آتی تہی اور جواب اون حضرت کو اسولا اپنی سی
سنتی تہی ہر گاہ کہ اوس مجلس سی جاتی تہی متغیر کرتی تہی لہذا حق تعالی نی آگاہ کیا سبب نزول
اس آیہ کی قولہ سمعنا منقول ہی کہ اظہار سمعنا بزبان کرتی تہی اور دل مین عصینا
کہتی تہی اور بعد اسکی کہتی تہی کہ واسمع غیر مسمع یعنی سن تو در حالتی کہ غیر شنوندہ ہو تا
تو یہہ کلمہ اونکا محتمل مدح اور ذم کا ہی وجہ ذم کی یہہ ہی کہ باطن مین مقصد انکا یہہ ہوتا
تہا کہ بہت کرے ہی کی یا موتکی گوش تیرا انہین سنتا ہی اور وجہ مدح کی یہہ ہی کہ گفتگو بری
سن مت برون بات کی کہ کوئی مکروہ سنی تو پس یہودی اس وجہ مدح کو پردہ نفاق

اپنی کا کرتی تہی اور درحقیقت مقصود انکا مذمت اون حضرت کی تہی وعلی ہذا القیاس کہنا
اونکا کلمہ راعنا کو محتمل مدح اور ذم کا ہی اپنی رعایت حال ہماری کی کریہہ بنا بر مدح کی ہی
اور بنا بر وجہ ذم کی یہہ معنی ہین کہ بالکہ کہ یا بین لفظ دشنام دیتی تہی یا مراد اس سی حماقت
اور حمق لیتی تہی قولہ تعالی یا ایہا الذین اوتوا الکتاب الخ اکثر تفاسیر مین مذکور ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ علمای یہود کو مثل ابن صوریا اور کعب بن اسد کی طلب کیا
اور کہا کہ ای گروہ یہود خدا سی ڈرو اور قدم دائرہ اسلام پر رکہو قسم کہاتا ہون مین
ساتہہ خدا کی کہ یہہ کلام اور احکام خالق عالم سی کہ مین لایا ہون حق ہی اور تمکو تورات
مین حال میرا جیسا خبر دیے ہی اور اوس موضع مین اوپر ایمان لانی تمہاری کی ساتہہ میری عہد
اور میثاق لیا ہی اونہون نی ازروی عناد کی کہا کہ ہم تمسی خبر نہین رکہتی ہین اور نہ
وصف تمہاری سی آگاہ ہین اور نہ قرآن کو جانتی ہین ب اللہ حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا
یا ایہا الذین اوتوا الکتاب الخ قولہ علی ادبارہا یعنی شکل اونکی بصورت پس سر
بدل کرین کی ہم اور تفسیر مین لکہا ہی کہ ناک اور سر اور چشم اور پشت انکی اپنی موضع مین سی
اور دوا اوسی پس کی یہہ مثبت نہایت زشتی اور رسوائی کی ہے اوسکی ہی منقول ہی کہ جسوقت یہہ آیہ نازل ہوی
عبداللہ سلام خدمت جناب رسالت مین آیا اور بشرف ایمان مشرف ہوا قولہ
ومن یشرک باللہ الخ سرکار یہودیون نی مضمون اس آیہ کو سنا کہ وہ پرستندہ غیر
اور کوسالہ کی تہی ازروی انکار کی کہا اونہون نی کہ ہم مشرک نہین ہین بلکہ خواص بارگاہ
الہی سی اور مقربان درگاہ اوسکی سی ہین اللہ حق تعالی انکار ستایش اونکی مین
فرماتا ہی الم تر الی الذین یزکون الخ قولہ ولا یظلمون فتیلا رشتہ باریک

باریک کو کہتی ہین کہ درمیان شگاف دانہ خرما کی ہوتا ہی غرض یہہ ہی کہ ادنی سی
اس گفتار کی پہنچی کی ازروی عدل کی نہ بروجہ ظلم کی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ
آیا نہین دیکہا طرف ان لوگون کی کہ دی گئی مین بہرہ توریت سی ایمان لاتی ہین ساتہہ جبت
وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ
اور طاغوت کی اور کہتی ہین واسطی ان لوگون کی کہ کافر ہوئی ہین یہہ گروہ زیادہ راہ
مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَن
ان لوگون سی کہ جو ایمان لائی ہین ازروی راہ کی یہہ لوگ وہ ہین لعنت کی ہی انکو خدا نی اور جس شخص کو
يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ
لعنت کری خدا پس نہ پاویگا تو واسطی اوسکی یاری کرنی والا آیا واسطی انکی ہی بہرہ پادشاہت سی
فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ۝ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ
پس اوسوقت مین نہ دین لوگون کو بقدر کہ جو درزہ خرما کی آیا حسد کرتی ہین وہ لوگون کا اوپر
مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ
اوس چیز کی کہ دیا ہی انکو خدا نی فضل اپنی سی پس تحقیق کہ دی ہی ہم نی اولاد ابراہیم کو کتاب
وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ۝ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَ
اور علم اسرار اور علوم اور دی ہی انکو پادشاہی بزرگ پس بعضی انمین سی وہ ہین کہ ایمان لائی ساتہہ محمد کی
وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ
بعضی انمین سی وہ ہین کہ جو باز رہی اوس محمد سی اور کافی ہی انکو جہنم اور وہی آتش فروزندہ تحقیق کہ وہ لوگ ہین

ربع

كفروا بآياتنا سوف نصليهم نارا كلما نضجت جلودهم
جو لوگ منکر ہوئے ہماری آیتوں سے ہم ان کو ڈالینگے آگ میں جس وقت پک جاوینگی کھالیں انکی
بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب إن الله كان عزيزا
بدل دینگے ہم انکو اور کھالیں تاکہ چکھیں عذاب کو بیشک اللہ ہے زبردست
حكيما ۝ والذين آمنوا وعملوا الصالحات سندخلهم جنات
حکمت والا اور جو لوگ ایمان لائے اور کام کئے نیک ان کو ہم داخل کرینگے باغوں میں
تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها أبدا لهم فيها أزواج
کہ جاری ہیں نیچے انکے نہریں رہا کرینگے ان میں ہمیشہ انکے واسطے وہاں عورتیں ہیں
مطهرة وندخلهم ظلا ظليلا ۝ إن الله يأمركم أن
ستھری اور ان کو داخل کرینگے گھنی چھاؤں میں بیشک اللہ تم کو فرماتا ہے کہ
تؤدوا الأمانات إلى أهلها وإذا حكمتم بين الناس
پہنچا دو امانتیں امانت والوں کو اور جب فیصلہ کرنے لگو لوگوں میں
أن تحكموا بالعدل إن الله نعما يعظكم به إن الله كان
تو فیصلہ کرو انصاف سے اللہ اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو بیشک اللہ ہے
سميعا بصيرا ۝ يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا
سننے والا دیکھنے والا اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو
الرسول وأولي الأمر منكم فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى
رسول کا اور جو اختیار والے ہیں تم میں پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف

الله والرسول إن كنتم تؤمنون بالله واليوم
اللہ کے اور رسول کے اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے
الآخر ذلك خير وأحسن تأويلا ۝
دن پر یہ خوب ہے اور بہتر ہے اس کا انجام
قولہ ألم تر إلى الذين أوتوا نصيبا الخ منقول ہے کہ جب کہ حکم الٰہی ساتھ جلاوطن کرنے
بنی نضیر کے صادر ہوا ایک جماعت انمیں سے مثل حیی ابن اخطب کے اور سلام ابن مشکم اور کنانہ
بن ابی الحقیق کے خیبر میں متوطن ہوئے اور بعد ایک مدت کے ہمراہ بیس شخص اشراف قوم کے
مکے کو گئے اور ابو سفیان اور سرداران مکہ کو اوپر جنگ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ کی تحریض کیا اور ساتھ چالیس شخص اکابر قریش کے بیت الحرام میں آئے اور پس پردہ
حرم کی سینہ ہائے اپنے کو دیوار خانہ کعبہ سے لگایا اور سوگند ہائے شدید جنگ اہل اسلام پر
ہوئے اور بعد اس کے کہ رسم سے فارغ ہوکر مباشرت طعام میں مشغول ہوئے بعضے قریش رؤسا
اس کتاب سے پوچھا کہ طریقہ ہمارا بہتر ہے کہ خانہ کعبہ کو آباد رکھتے ہیں ہم اور صلہ رحمی بجا لاتے ہیں اور
عبادت اصنام میں سرگرم ہیں یا دین محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ کا اسوقت میں نو احداث ہوا ہے اور سنت ناموں کو کہا ہے اور دین بزرگان
کو برا جانتا ہے اور مکہ کا فرشتہ ہی ٹھیرا کرین ہم یہودیوں کی نسبت اس کلمات
کہا کہ دین تمہارا برحق ہے ابو سفیان نے کہا کہ ہم تمہارے ہمراہ اسوقت جنگ کرینگے
بتوں کو سجدہ کرو تم یہودیوں نے بت اور طاغوت کو کہ دو بت اہل قریش کے تھے سجدہ کیا
لہذا حق تعالیٰ نے عتاب اور کفر انکے سے خبر دیتا ہے ألم تر إلى الذين أوتوا نصيبا

قوله نصیب نہ ہوم یہودیون کا یہ تہا کہ بادشاہت اور پیغمبری انکی خاندانمین سزاوار ہے
غیر وثنی اس سبب سی متابعت حق سی تنگ رکہتی تہی اور رکہتی تہی کہ انحضرت ملک اور
اور حکم گذاری اور پیغمبری بکا حکم پہنچی کا حق تعالی نی فرمایا کہ انکو بادشاہی سی بہرہ نہین ہے
اور اگر بالفرض ملک و مال سی بہرہ مند بھی ہونگی پس اوس ہنگام مین ذرہ کی لوگونکو تقیہ
کو دانہ خرما کی قوله مُلْكًا عَظِيمًا مراد بادشاہی بزرگ بخشی ہی یا مملکت داری سی جیسی
حضرت یوسف اور حضرت داود اور حضرت سلیمانکو تہی اور مقتضائی اینکہ اَهْلَ الْبَيْتِ
انصر عالی البیت تفسیر البیت مین وارد ہی بروایت محمد باقر صلوات الله علیه کی کہ مراد
آل ابراہیم محمد صلی الله علیه وآله واہلبیت اونکی ہین اور مراد کتاب سی قرآن ہی اور حکمت
سی نبوت اور ملک عظیم سی امامت ہی اسواسطی کہ یہ سب امور کسی مین جمع نہین ہوئی مگر
مگر خاندان حضرت رسالت پناہ صلوات الله علیه وآله مین ہین اور عیاشی نی تفسیر اپنی
مین ابو الصباح کنانی سی نقل کیا ہی کہ ابو الصباح نی اہلبیت پیغمبر صلی الله علیه وآله سی نقل
کرتا ہی کہ ہم ایسی گروہ ہین کہ حق تعالی نی طاعت ہماری تمپر فرض کی ہی اور خمس وا
انفال حرب ہماری واسطی ہی اور مخصوص صافی ملوک دار حرب کا واسطی ہماری ہی اور راسخان علم
ہم ہین اور ہم وہ جماعت ہین کہ محسود خلق مین جسطرحسی کہ حق تعالی فرماتا ہی کلام اَمْ يَحْسُدُونَ
النَّاسَ اور مراد کتاب سی نبوت ہی اور مراد ساتہہ حکم کی قضا ہی اور مراد ملک عظیم سی
فرض طاعت ہماری ہی قوله ظِلًّا ظَلِيلًا یعنی ہمیشہ سایہ کرنی والا ہی کہ آفتاب اسکو
زائل نہین کرسکتا ہی اسواسطی کہ آفتاب بہشت مین نہین ہی خبر مین وارد ہی کہ بہشت مین ایک
درخت ہی کہ سایہ اوسکی مین سو برس سوار راہ جائی اور آگہ نہ قوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ہی کہ ہر گاہ جناب پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله نی فتح مکہ کی اور عثمان بن طلحہ کلید دار خانہ کعبہ کا
در خانہ کعبہ کو بند کرکی بالائی بام خانہ کعبہ گیا اور وہی کلید سی باز رہا اور کہا کہ اگر مین
جانتا کہ محمد رسول خدا ہی ہر آئینہ کلید ساتہہ اوسکی دیتا مین امیر المومنین صلوات الله علیه
بحکم حضرت نبی بالائی بام خانہ کعبہ چڑہی اور ہاتہہ اوسکا پیچیدہ کرکی کلید لی لی
اور دروازہ اوسکا کہولا اور حضرت اندر اوسکی داخل ہوئی اور دو رکعت نماز
ادا کی ہر گاہ باہر تشریف لائی عباس نی التماس کیا کہ کلید خانہ کعبہ کو مجہی عطا کرو تا ساتہہ
زمزم کی اور کلید داری کعبہ کی مجہسی متعلق ہو یہ آیہ اوسوقت مین نازل ہوا اِنَّ اللّٰهَ
يَأْمُرُكُمْ الخ حضرت نبی نی جناب امیر المومنین صلوات الله علیه کو فرمایا کہ کلید ساتہہ
ابو عثمان کی رد کر جناب امیر المومنین نزدیک اوسکی گئی اور بہت سا عذر کیا اوسنی کہا کہ
ای علی اول بدرشتی کلید مجہسی لی لی اور مجہکو رنج دیا تمنی اور اب بملایمت پیش آتی ہو
تم فرمایا کہ حق تعالی نی شان تیری مین ایک آیہ نازل کیا ہی وآیہ مذکور کو اکی اوسکی پڑہا
عثمان مسرور ہوا اور کہا اوسنی کہ اشہد ان لا اله الا الله واشہد ان محمد رسول الله حق لحاظ
جبرئیل نازل ہوئی کہ حکم حق تعالی اسطرح سی صادر ہوا ہی کہ کلید داری کعبہ کی ساتہہ اولاد
عثمان کی مفوض رہی پس عثمان نی ملازمت اون حضرت کی اختیار کی اور کلید کو ساتہہ شیبہ کے
دیا اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق صلوات الله علیہما اور زید بن
حوشیت نی جناب رسالت سی نقل کی ہی کہ مراد ساتہہ آیہ کی ائمہ ہین اور ساتہہ امانت
کی امامت مراد ہی یعنی حق تعالی نی امر کیا ہی ائمہ اثنا عشر کو کہ امانت بسبیل امانت
کی بایکدیگر تسلیم کرین اور یہی مروی ہی اہلبیت علیہم السلام سی کہ وہ آیہ قرآن مین

نازل ہوتی ہین ایک وسیلی ہمارے ہی اور دوسرا وسیلہ تمہارے ہی آیا اول یہہ ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ
یأمرکم ان تؤدوا الخ پس پیغمبر واجب ہی کہ ادائی امانت کرین ساتہہ اہل اپنی کی اور دوسری آیہ
ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ الخ حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام
جعفر صادق علیہما السلام سی منقول ہی کہ اولی الامر ائمہ معصومین ہین آل محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ سی کہ جنکی اطاعت حق تعالی نی واجب کی ہی مثل واجب کرنی طاعت اپنی کی
اور طاعت رسول اپنی کی تمام مکلفون پر اور درست نہین ہی کہ حق تعالی واجب کری
اطاعت کسیکی تمام امور مین مگر یہہ کہ وہ بزیور عصمت آراستہ ہوا اور باطن و ظاہر اوسکا
ایک سا ہوا اور یہہ صفت امرا مین اور علمائی غیر ائمہ معصومین مفقود ہی اور قرینہ
مطلب کا یہہ ہی کہ حق تعالی نی درمیان اطاعت اپنی کی اور طاعت رسول اپنی کی
اور اطاعت اولی الامر کی نسبت مساوات کی دی ہی پس جسطرح سی کہ حق تعالی تمام
قبایح سی منزہ ہی رسول اوسکا بھی سب گناہون سی معصوم اور بری ہی پس ایسے ہی
اولوالامر بہی چاہیی کہ منزہ ہوون سب گناہون سی اور باتفاق فریقین بعد از پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کی سوائی ائمہ اثنا عشر کی معصوم نہین ہی پس مراد اولوالامر سی ائمہ
معصومین ہین اور اگر مراد اولوالامر سی علی العموم ہووی تو چاہیی کہ جو حاکم اور عالم
بناحق حکم کری متابعت اوسکی حکم کی کی جاوی اور یہہ باجماع باطل ہی اور احادیث صحیحہ دلالت
کرتی ہین اس بات پر کہ مراد اولوالامر سی ائمہ اثنا عشر ہین اور جملہ روایات مشہورہ و متواترہ
سی یہہ ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو جابر بن عبد اللہ انصاری نی کہ رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ سی پوچھا مینی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ مین خدا اور رسول اوسکی کو پہچانتا ہون

مون لیکن اولوالامر کو نہین جانتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ ای جابر
مراد اونسی خلفا ہمارے ہین کہ اول انکا علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اور بعد اونکی
حسن صلوات اللہ علیہ اور بعد اونکی حسین صلوات اللہ علیہ اور بعد اونکی علی بن حسین
اور بعد اونکی محمد بن علی ہین کہ توریت مین باقر تعبیر کیگئی ہین اور تو اوسکو پاویگا
اور ہر گاہ اوسکو دیکہی تو سلام کہیو بعد اسکی اون حضرت نی ایک ایک کا نام لیا اور
فرمایا کہ وہ ایک مرد ایسا ہوگا کہ نام اوسکا نام میرا ہوگا اور کنیت اوسکی کنیت میری
ہی اور حجت خدا کا ہی درمیان بندونکی حق تعالی مشارق اور مغارب کو دست
قدرت اوسکی مین لاویگا اور شیعیان اپنی سی غائب ہوگا یہانتک کہ بسبب درازی مدت
غیبت کی کوئی تصدیق کرنی والا اوسکی وجود کا نہوگا مگر وہ مومن کہ حق تعالی نی دل
اوسکا بایمان امتحان کیا ہوگا جابر نی کہا مینی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
شیعہ اوسکی درحالت غیبت اوسکی نفع پاوین کی جناب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نی کہا
اوسی مثل انتفاع لوگونکی ساتہہ آفتاب کی اگرچہ زیر ابر ہووی جابر کہتی ہین سر خدا ہی اور خزینہ
دار علم اوسکا ہی اس سخن پر کہیو کا مگر اوسکو جو مطلع نکر کہو کہ اہل اوسکی سی
ہو جابر کہتا ہی کہ ہر گاہ واقعیت پر گذری ایک روز نزدیک علی بن حسین صلوات اللہ
علیہ کی بیٹھا تہا مین ناگاہ پسر اونکی محمد بن علی الباقر حجرہ طاہرہ سی باہر آئی اور حائل
سن کودکی رکہتی تہی اور گیسو رخسارونپر لٹکتی تہی پر کاہ اونکو دیکہا مینی لرزہ مین
اور بال میری کہڑی ہوئی کہا مینی کہ میری طرف آؤ پس وہ متوجہ طرف میری ہوئی
مینی عرض کی کہ آپ پیٹھ پہیرین میری طرف سی کہا پشت میری طرف کی کہا مینی بخدا ای کعبہ

کہ بعد تمام شمائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی تجھ میں ہی کہ اسم اسم شریف ہمارا اگر ایسی فرمایا
لی کہ محمد کہا میں کہ شکل میری ہو کہا اونہوں نی کہ فرزند علی بن حسین ہوں کہا میں کہ میں
میرا تم پر کی فدا ہو کہ تم ہی باقر ہو فرمایا اونہوں نی کہ آرہی پیغام آل خدا کیوں نہیں پہنچا
ہی جابر اس قول سی حیران اور متعجب ہوئی اور کہا اونہوں نی کہ رسول خدا نی خبر
دی تھی کہ تم اونسی ملاقات کریگا اور جس گاہ کہ اوسکو دیکھی تو تو میری طرف سی سلام
پہنچا نیو پس جابر نی سلام جانب رسولخدا سی پہنچایا حضرت امام محمد باقر نی کہا کہ
علی رسول اللہ السلام ما دامت السموات والارض وعلیک یا جابر کما بلغت السلام یعنی
سلام حق تعالی کا اوپر رسول خدا کی ہو جب تک کہ زمین و آسمان قائم رہی اور تجہر
سلام ہو جہت اسکی کہ سلام رسولخدا تو نی پہنچایا پس جابر کہتی میں کہ میں ہر روز خدمت میں
ونکی جاتا تہا اور مسائل مشکل سی سوال کرتا تہا میں اور جواب اونکا حاصل کرتا تہا
ایکروز جابر سی اون حضرت نی ایک مسئلہ پوچھا جابر نی کہا قسم بخدا کہ میں جواب نہیں
دے سکتا ہوں خلاف نہیں رسولخدا پر کہ جناب نبی نی فرمایا ہی کہ تم خلفا اور اماماں
راہ نما ہوا اور علیم ترین لوگوں ہو کوچکی میں اور دانا ترین لوگوں ہو بزرگی میں
تعلیم مکرو اونکو کہ عالم زمان میں حضرت نی فرمایا کہ صدق جدی رسول اللہ راست
کہا جد میری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی میں اس مسئلہ کو تجھی بہتر جانتا ہوں مجکو دی گئی ہی
علم و حکمت دی ہی حق تعالی نی فضل اپنی سی اور برکت رسول انجا سی رسالہ عمدۃ الیقین
میں کہ جو بیچ فضائل جناب امیر المومنین کی ہی تحریر کیا گیا ہی کہ جابر بن سمرہ رسولخدا سے
سائل ہوا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اولی الامر کہ حق تعالی نی طاعت اونکی کو ساتھ

ساتھ طاعت اپنی کی متصل کیا ہی کون ہیں فرمایا کہ اسی جابر اولی الامر خلفا ہمارے ہیں کہ بعد
خلفا کی پیشوا ہیں اسی جابر آگاہ ہو کہ اول انکا علی بن ابیطالب صلوات اللہ علیہ اور عیسی بن سعد
ہمدانی نی ابی الحسن بن یحیی سی روایت کی ہی اور راوی نی ابان بن ابی عیاش سی اور راوی
سلیم ابن قیس ہلالی سی اور راوی نی علی بن ابی طالب سی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ
میں نی سنا ہی سید انبیا صلوات اللہ علیہ سی کہ شرکا میری وہ لوگ ہیں کہ خدا تعالی نی
اطاعت انکی متصل اطاعت خود کی ہی اور انکی حق میں فرمایا ہی کہ اولی الامر منکم
پس ہرگاہ کہ نزاع واقع ہو درمیان تمہاری چاہئی کہ اوس واقع میں بقول خدا اور رسول
اور اولی الامر رجوع کرو اور فرمان انکی سی باہر نجاؤ ہرگاہ کہ علی صلوات اللہ علیہ نی اوسکو
سنا اون حضرت سی پوچھا کہ مراد اولی الامر کون ہی فرمایا کہ اسی علی تو اول انمیں کا ہی
اور اس احادیث اور روایات صحیحہ سی معلوم ہوا کہ بعضی مخالفین کہ تفسیر اولی الامر
کا اون امرا سی کرتی ہیں کہ پیغمبر خدا نی چند سی لشکریوں کو تابع الکار کی جنگ کو بھیجا تھا
خالد بن ولید اور امثال اونکی کی جو وجہ غنا اور مکابرہ کی ہی اور کسطرحسی یہ امر
صحیح ہو حالانکہ طرق شیعہ اور اہل سنت سی صحت پہنچا ہی کہ ہرگاہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نی خالد بن ولید کو بطی دعوت کرنی طرف اسلام کی طرف بنی جذیمہ کے
بھیجا خالد ہرگاہ اوس قبیلہ میں پہنچا از جہت دشمنی کی کہ انسی رکھتا تھا خلاف قول پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ کی ساتھ اونکی محاربہ کیا ہرگاہ یہ خبر حضرت رسالت کی پہنچی بہت
غمگین ہوئی اور ایستادہ ہو کر رو بقبلہ کیا اور ہاتھوں کو بلند کیا اور ساتھ تضرع کی بطور
مناجات کی اللّٰہمّ انّی ابرء الیک مما فعل خالد یا رب خدایا بیزار ہوں اوس حرکت سی کہ

عمل مین لایا خالد پس اگر تھی اولی الامر خالد اور امثال اوسکی صحیح ہو لازم آتا ہی
کہ حق تعالی نی امر کیا ہو ساتھ معیت کی اسواسطی امر کرنا ساتھ متابعت عاصی کی گویا
بعصیان ہی تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا یعنی خدا برتر ہی اس سی کہ نہایت برتر
نہایت برتر ہی **فائدہ** باجملہ اس آیہ مین چند وجہ محتمل مین ایک یہہ ہی کہ اطاعت
کرو اولی الامر کی جمیع اقوال اور افعال مین اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ اطاعت کرو بعض
دون الآخر مین یعنی خواہ افعال مین یا اقوال مین اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ اطاعت
کرو غیر حرام مین پس پہلی وجہ بغیر مراد اس آیہ سی کا نہین ہو سکتی اسواسطی کہ دوسری وجہ
کا کوئی قائل نہین ہوا ہی اور تیسری وجہ اس جہت سی کہ اولی الامر کی واسطی ایک
اور امر ہوتا ہی کہ تا باز رکہی اوسکو حرام اور اگر وہ بہی معصوم نہو
جو تو چاہئی کہ واسطی اوسکی بہی ایک امام ہو وعلی ہذا القیاس تسلسل لازم آوی کا اور بعد
باطل کیا گیا ہی مقام اپنی مین پس باقی رہی وجہ اول کہ اطاعت کرو اولی الامر کی سب
اقوال اور افعال مین اور یہہ بدون معصوم ہونی کی درست نہین آتا والا لازم آتا ہی کہ
خدا نی امر کیا ہو کہ تم عصیان مین بہی اونکی اطاعت کرو تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا
بنابر اسکی اولی الامر سی مراد معصوم ہین اور یہہ اثبات کو پہنچا ہی سوائی اثنا عشریہ کی
کوئی قائل عصمت ایمہ اپنی کا نہین ہوا ہی اور اگر کوئی اہل سنت وجماعت سی کہی کہ معصوم
سی مراد اجماع ہی پس جواب اسکا حاشیہ کو نواسع الصادقین سی دریافت ہوتا ہی مشا
فلیرجع الیہا و فخر الدین رازی نی اسپر اعتراض کیا ہی بسط حسی کہ اول از طرف امامیہ
نقل کیا ہی و نسویں دلیل اوپر عصمت ایمہ کی یہہ ہی کہ حق تعالی نی امر بطاعت اولی الامر

الامر کیا ہی کتاب اپنی مین اور جو شخص کہ امر کیا گیا ہو ساتھ طاعت اوسکی کی اور تزکین
کی گئی ہو طاعت اوسکی ساتھ طاعت خدا کی اور رسول کی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم واجب ہی کہ وہ شخص معصوم ہو بعد
اسکی فخر رازی نی جواب دیا ہی کہ یہہ منقوض ہی بطاعت عبد واسطی مولا کی اور طاعت
زوجہ کی واسطی شوہر کی اور فرزند کی واسطی باپ کی پس جواب اسکا جناب والا فخر ان
لب فی علما والاسلام مین اسطرح سی دیا ہی کہ اہل سنت وجماعت نی بہی عدالت شرط
کی ہی پس کسواسطی عدالت پدر یا زوج و مولا کی قائل نہین ہوتی ہین پس جو جواب اسکا
اہل سنت وجماعت دین کی وہی اپنا بہی جواب ہو گا ہرچند کہ یہہ جواب ایسا ہی کہ
اس سی مرتب ہوتا کسی جواب کو خالی از اشکال نہین ہی لیکن مویدات اسکی سی ایک یہہ ہی
کہ خاطر اس ہیچمدان مین خطور کیا ہی کہ رازی نی باوجود وقت ذہن کی کسطرح سی اوپر دیدہ بصیرت
اپنی کی پردہ عصمت ڈال کر جواب دور از صواب دیا ہی اسواسطی کہ دلیل امامیہ کی عصمت
اولی الامر پر مرکب دو مقدمہ سی ہی ایک امر بطاعت اوسکی ہی اور دوسری تزکین کرنا
اوسکو بطاعت خدا اور بطاعت رسول پس اگر یہہ دونو مقدمین اطاعت فرزند مین
واسطی پدر کی یا زوجہ مین واسطی شوہر کی یا غلام مین واسطی مولی کی پائی جاتی البتہ عدم عصمت
اوسکی بجا ہوتی مال اگر حق تعالی نی کسی جا اپنی کلام مین طاعت طائفہ مذکورہ کو قرین
طاعت خود یا رسول نہین کیا ہی اور علاوہ اسکی احد من الناس تمام افعال اور
اقوال مین البتہ مقتضی عصمت ہی بخلاف اطاعت والد یا شوہر یا مولی کی کہ اطاعت انکی
غیر حرام مین ہی **تکملہ** رکوع پنجم و سپارہ پنجم الذین امنوا دس حرف مین بیان

اوسکی بائین سی بہتر ہوتی مین نکلی اوس سی یہہ عبارت هم آل الاحمد وهو سنیة الرسل

قولهٖ ام لهم نصیب من الملک سولہ حرف مین بنیات اوسکی سات سی جو بیس ہوتی

مین نکلی اوس سی یہہ عبارت ای لاولئک آل الاحمد الامامة حقا پہر اوس سی

یہہ عبارت نکلی عنی الامامة وهی حکمها قولهٖ الناس پانچ حرف مین بنیات سکی

تین سی ستہتر ہوتی مین نکلی اوس سی یہہ عبارت وهؤلاء آل النبی عنی الله حقا قولهٖ

علی ما آتیهم الله من فضله بیس حرف مین بنیات اوسکی سات سی بہتر ہوتی مین

نکلی اوس سی یہہ عبارت ای اعطی الله آل احمد الامامة حقا قولهٖ فمنهم

من آمن به بارہ حرف مین بنیات اوسکی چار سی بیاسی ہوتی مین نکلی اوس سی یہہ

اولاء موالی المصطفی ولحبائهم قولهٖ ومنهم من صد عنه بارہ

حرف مین بنیات اوسکی چار سی تیئس ہوتی مین نکلی اوس سی یہہ عبارت لعداء

آل النبی ومعاندوهم پہر اوس سی یہہ عبارت نکلی

هؤلاء عدو آل احمد ومعاندهم

الم تر الی الذین یزعمون انهم آمنوا بما انزل الیک وما

آیا نہیں دیکہا ہی تو طرف اون لوگوں کی کہ گمان کرتی ہین کہ بیشک وہ ایمان لاتی ہین ساتہ اوس کی کہ نازل کیا گیا طرف تیری

انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و

اور ساتہ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہی پہلی تیری سی چاہتی ہین وہ یہہ کہ رجوع کرین طرف طاغوت کے اور

قد امروا ان یکفروا به ویرید الشیطان ان یضلهم

تحقیق کہ حکم کی گئی ہین یہہ کہ انکار کرین وہ ہی کا اور چاہتا ہی شیطان یہہ کہ گمراہ کری اونکو

ضلالا بعیدا ۝ واذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله و

گمراہی دور اور جسوقت کہا گیا واسطی اونکی کہ آؤ طرف اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی اور طرف

الی الرسول رأیت المنافقین یصدون عنک صدودا ۝

طرف رسول کی دیکہتا ہی تو منافقوں کو کہ اعراض کرتی ہین تجہسی حق اعراض کرنی کا

فکیف اذا اصابتهم مصیبة بما قدمت ایدیهم ثم

پس کسطرح سی ہو جسوقت کہ پہونچی اونکو مصیبت بسبب اوس چیز کی کہ عمل مین لاتی ہین دستہای اونکی پس

جاؤک یحلفون بالله ان اردنا الا احسانا وتوفیقا

آوین کی طرف تیری سوگند کہاتی ہین ساتہ خدا کی نہین چاہا ہمنی مگر نیکی اور توفیق کر

اولئک الذین یعلم الله ما فی قلوبهم فاعرض عنهم

یہہ وہ لوگ ہین کہ جانتا ہی خدا جو چیز کہ بیچ دلون اونکی کی ہی پس منہ پہیر لی اونسی

وعظهم وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا ۝ وما ارسلنا

اور پند دی اونکو اور کہہ تو واسطی اونکی در باب نفسون اونکی کی سخن اثر کنندہ اور نہین بہیجا ہے

من رسول الا لیطاع باذن الله ولو انهم اذ ظلموا

کسی رسول کو مگر کہ اطاعت کیا جاوی باذن خدا اور اگر بدرستیکہ وہ جسوقت کہ ظلم کیا اونہون نی

انفسهم جاؤک فاستغفروا الله واستغفر لهم

نفسون اپنی پر آتی نزدیک تیری پس طلب بخشش کرتی خدا سی اور طلب بخشش کرتا واسطی اونکی

الرسول لوجدوا الله توابا رحیما ۝ فلا وربک لا یؤمنون

رسول ہر آئینہ پاتی خدا کو قبول توبہ کرنی والا مہربان پس نہین قسم رب تیری کی ایمان لاوینگی

حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا
تا وقتیکہ حکم کریں تجکو بیچ اوس چیز کی کہ نزاع کرتی ہیں آپس میں پھر نہ پاوین بیچ جانون اپنی کی تنگی
مما قضیت ویسلموا تسلیما ○ ولو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا
اوس چیز سی کہ حکم کیا تو نی اور گردن رکہیں واسطی حکم تیری گردن رکہنا اور اگر تحقیق کہ ہم فرض کرتی اوپر اونکی یہ کہ قتل کرو
انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منہم ولو
نفسون اپنی کو یا نکلو تم گہرون اپنی سی نہ عمل میں لاتی وہ اوسکو مگر تہوڑی اونمیں سی اور اگر
انہم فعلوا ما یوعظون بہ لکان خیرا لہم واشد تثبیتا ○
تحقیق وہ منافق کرتی اوس چیز کو کہ پند دیتی گئی اونکو ساتھ اوسکی البتہ ہوتا بہتر واسطی اونکی اور شدید تر ہوتا از روی ثابت کرنی
واذا لاتیناہم من لدنا اجرا عظیما ○ ولہدیناہم صراطا
اور اسی ہنگام میں البتہ دیتی ہم اونکو نزدیک اپنی سی مزد بزرگ اور البتہ ہدایت کرتی ہم اونکو راہ
مستقیما ○ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین
راست اور جو شخص کہ اطاعت کری خدا کی اور رسول کی پس یہہ ساتھ اون لوگوں کی کہ
انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء
انعام کیا ہی خدا نی اوپر اونکی پیغمبرون سی اور راست گویوں سے اور کشتگان راہ خدا سے
والصالحین وحسن اولئک رفیقا ○ ذلک الفضل من اللہ
اور نیکون سی اور بہترین ہیں یہہ از روی رفاقت کی یہہ فضل ہی جانب خدا سے
وکفی باللہ علیما ○
اور کافی ہی خدا از روی دانائی

قولہ تعالی ان یتحاکموا الی یعنی مرافعہ کریں طرف اوس شخص کی کہ نہایت طاغی ہی مراد
اس سی کعب ابن اشرف ہی اور جو شخص کہ حکم بباطل کری اس حکم میں داخل ہی جناب
امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو حاکم اور گفتار ہم اہلبیت کی حکم
نکری وہ طاغوت ہی اور ان یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت میں داخل ہی اور بعد اسکے
فرمایا قسم خدا کی بہت زمانہ طاغوت کی طرف گئی اور مکر اونکا شیطان نی اونکو سبب اوسکی
اور نجات نہ پائی اس امت سی مگر تہوڑی اور شیعہ ہمارے ہیں اور غیر اونکی ہلاک ہونی قولہ تعالی
ولو انہم اذ ظلموا انفسہم منقول ہی کہ یہہ آیہ بیچ حق بارہ منافقوں کی کہ باہم اتفاق
نفاق کیا تہا حق تعالی نی رسول اپنی کو اس سی آگاہ کیا جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایک مجمع
میں اونکو بلایا اور فرمایا ہے بارہ شخص نی کہ نفاق پر اتفاق کیا ہی اگر اوٹھیں اور استغفار
کریں میں اونکی واسطی شفاعت کرونگا ہر چند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی اس کلام کو مکرر فرمایا
کوئی انمیں سی نہ اوٹہا پس اون حضرت نی ہر ایک کو بنام و نسب ندا کیا اور درمیان لوگو
رسوا کیا اوسوقت اونہوں نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واسطی ہماری استغفار کر حق
تعالی نی اوس ہنگام میں اس آیہ کو نازل کیا بعد اسکی رسول نی فرمایا کہ اگر اول بار طلب مغفرت
کی کرتی تم تو عفو کئی جاتی پس ہر گاہ کہ تم نی اسطرح سی کیا اب تمکو نزدیک خدا کی اور رسول کی
کی راہ عفو کی نہیں ہی پس فرمایا کہ انکو مسجد سی باہر کرو اور بار دیگر انکو نزدیک اپنی جگہ نہ
دیا قولہ تعالی صراطا مستقیما یعنی بہر آئینہ دکہلاوین کی اونکو راہ راست کو کہ وسیلہ اونکی تقرب
درگاہ ہماری ہوتی میں اور ابواب علوم انپر کہولی جاتی ہیں حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جو کوئی عمل کری ساتہہ اوس علم کی کہ حق تعالی نی اوسکو عطا کیا ہی

اوسوقت حق تعالی اوسکو ایک علم اور عطا کرتا ہی حاصل معنی یہہ ہین کہ ہم اوسکو توفیق دیتی
ہین ساتھہ ثبات قدمی کی اوپر طریقہ مستقیم کی کہ وہ ہدایت کرتا ہی ساتھہ مطالب دنیا اور
آخرت کی تابعہت اوسکی نعیم ابدیکو پہنچین منقول ہی کہ ایکروز ثوبان رضی اللہ عنہ آزاد کردہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خدمت جنابمین حاضر ہوئی کہ نہایت ضعیف اور نحیف ہو گئے
تہی جناب رسالت نی فرمایا کہ ای ثوبان رنگ سرخ تیرا کیون زرد ہی اور کیون
اسقدر متغیر ہو رہا ہی تو اوسنی عرض کی کہ یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ زمانہ عدم بینائی
اپنی کو زندگانی مین حساب نہین کرتا ہون مین اسواسطی کہ اوس زمان مین اپکی دیدار کی
محروم رہتا ہون مین اب اس اندیشی مین رہتا ہون مین کہ ہرگاہ پیک اجل واسطی کوچ
کی نداکری اور مفارقت ضروری درپیش ہو اوسوقت کیا چارہ کرون مین اور سخت تر
اوسوقت کی محنت یہہ ہی کہ اگر اوس جہان مین اہل دوزخ سی ہون تو ہمیشہ تیری دیدار سے
ہمیشہ کو محروم رہا مین اور اگر بہشت مین گیا مین مرتبہ رفیع تیرکو کیونکر پہنچ سکونگا مین اور
نزدیک کیجیو کی یہہ شخص عبد اللہ انصاری تہا پس بر تقدیر حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کی
وَمَن يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ الخ قوله من النبيين حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ
سی مروی ہی کہ مراد پیغمبر ولنبی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور صدیقون سی علی
مرتضی صلوات اللہ علیہ ہین شہیدون سی جناب امام حسین صلوات اللہ علیہ ہین اور صالحون سی
امام زین العابدین تا امام مہدی صلوات اللہ علیہم تک ہین اور حسن اولئک رفیقا سی محمد
مہدی صلوات اللہ علیہ ہین اور ابو بصیر نی امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کیا ہی
کہ اونحضرت نی بہی کہا کہ حق تعالی نی تمکو یاد کیا ہی کتاب اپنی مین پس اس آیہ کو تلاوت کی

کیا اور فرمایا کہ مراد نبیین رسول خدا ہین اور صدیقین اور شہدا سی ہم ہین اور صالحون سی
تم ہو پس چاہیی کہ تم صلاح آراستہ ہو تا نام نیک پیدا کرو چنانچہ کہ حق تعالی نی تمکو نام
لیا ہی ذکر کی یاد کیا ہی خبر مین وارد ہی کہ ایکروز ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول خدا کی
ایک حدیث روایت کرتی تہی کہ ایک قوم نی اوسکا باور کیا اور تکذیب اوسکی کی ابو ذر دل
تنگ ہوکر رسول خدا کی پاس آئی اور شکایت کی تکذیب کرنی والونکی حضرت نی فرمایا کہ آسمان
نی کسی پر سایہ نہین کیا ہی اور زمین نی اوٹہایا نہین کسی کو کہ وہ راست گوتر ابو ذر سی ہو
ہرگاہ اس کلام کو تمام کیا جناب علی صلوات اللہ علیہ کو دیکھا اور اونکی حق مین فرمایا
کہ یہہ مرد درستی علی ابن ابی طالب صدیق اکبر ہی اور فاروق اعظم ہی قوله والشهداء
اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ مرتبہ صدیقون کا شہدا اور صالحون سی بلند تر ہی پس اس جگہہ سی
معلوم ہوا کہ یہہ مرتبہ امامت اور وصایت کا ہی اور عامہ اور خاصہ نی بطریق متواترہ
نقل کیا ہی کہ علی صلوات اللہ صدیق اس امت کی ہین اور فخر رازی نی اور ثعلبی نی احمد
بن حنبل نی مسند مین اور ابن شیرویہ نی فردوس مین اور ابن مغازلی نی جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ سی روایت کیا ہی کہ صدیقین تین نفر ہین ایک حبیب نجار کہ مومن آل یسین سے
اور حزقیل کہ مومن آل فرعون ہی اور علی صلوات اللہ علیہ کہ وہ افضل ان سبکا ہی اور
ثعلبی نی اسناد معتبر روایت کیا ہی کہ سبقت کرنی والی طرف اسلام کی امتون مین سی تین
نفر ہین کہ ایک چشم زدن بخدا شرک نہین لائی ہین اور علی صلوات اللہ علیہ افضل وہین کا
ہی صاحب صحاح نی کہا ہی کہ صدیق وہ شخص ہی کہ ہمیشہ سچ بولی اور بعضی شخص ہی
کہ گفتار اوسکا موافق کردار اوسکی کی ہو اور عاقل پر پوشیدہ نہین ہی کہ یہہ مراتب

معنی معصوم کی ہیں اور حق تعالی نے پیغمبروں کو بہ این وصف موصوف کیا ہے چنانچہ شان ادریس
میں فرماتا ہے اِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا اور فرماتا ہے کہ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ اور جو شخص کہ
مصداق ان آیات اور ان صفات کا ہو البتہ بامامت و خلافت سزاوار تر ہے اوس شخص سے
کہ جو بہرہ اوس سے نہ رکھتا ہو تکملہ رکوع ششم در سیپارہ پنجم قولہ تعالی مَا يُوعَظُونَ بِهِ
حرف ہیں بینات اوسکی دوسو چورانوے ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت فِي عَلِيٍّ
أُنْزِلَتْ قولہ تعالی النَّبِيِّينَ سات حرف ہیں بینات اوسکی دوسو چھاسٹھ ہوتی ہیں نکلی
اوس سے یہہ عبارت مُحَمَّدٌ سَيِّدُ أَبْنَاءِ آدَمَ قولہ تعالی وَالصِّدِّيقِينَ نو حرف ہیں بینات اوسکی تین سے
تیس ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَائِبُ أَحْمَدَ قولہ تعالی وَالشُّهَدَاءِ
آٹھ حرف ہیں بینات اوسکی تین سے ساٹھ ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت أُمُّ أَبِيهَا
هِيَ الزَّهْرَاءُ وَوَلَدُهَا پھر یہہ عبارات نکلی ہیں اوپر اوس چیز کے کہ تفسیر علی بن ابراہیم میں
قولہ تعالی النَّبِيِّينَ زبر اوسکی ایک سے تیرہ ہوتے ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت لِأَحْمَدَ أَبُو أُمِّ أَبِيهَا
قولہ تعالی وَالصِّدِّيقِينَ زبر اوسکی تین سے ایک ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت عَلِيٌّ نَائِبُ نَبِيِّ
اللَّهِ قولہ تعالی وَالشُّهَدَاءِ آٹھ حرف ہیں زبر اوسکی تین سے چالیس ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت
الْحَسَنَانِ هُمَا الْهَادِيَانِ قولہ تعالی وَالصَّالِحِينَ زبر اوسکی دوسو چھپن ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ
عبارت هُمْ عَلِيٌّ وَأَبْنَاؤُهُ پھر اوس سے یہہ عبارت نکلی عَلِيٌّ وَأَوْلَادُهُ أَبُوهَا جَدًّا قولہ تعالی
وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا دہ حرف ہیں زبر اوسکی پانسو ساٹھ ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہہ عبارت حُجَّةُ اللَّهِ هُوَ الْمَهْدِيُّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا
اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو تم لو سلاح اپنی کو پس جاؤ تم دستہ دستہ یا جاؤ تم اکٹھے

جَمِيعًا ○ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ
ساتھ ہی اور تحقیق بعضی تم میں سے البتہ وہ شخص ہے کہ سستی کرتا ہے جہاد میں پس اگر پہنچی تمکو مصیبت
قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ○ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ
ہے تو وہ منافق کہتا ہے تحقیق کہ انعام کیا خدا نے اوپر میرے جبکہ نہ تھا میں ساتھ انکے حاضر اور اگر پہنچی تمکو
فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي
فضل خدا سے البتہ کہتا ہے گویا کہ نہ تھی درمیان تمہارے اور درمیان اوسکے دوستی اے کاش کہ میں
كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ○ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
ہوتا ساتھ مسلمانوں کے پس پہنچتا میں نصیب بزرگ کو پس چاہیے کہ قتال کریں بیچ راہ خدا کے
الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ
وہ لوگ جو بیچتے ہیں زندگانی دنیا کو عوض آخرت کے اور جو شخص مقاتلہ کرے بیچ راہ
اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○ وَمَا لَكُمْ
خدا کے پس قتل کیا جاوے یا غالب ہووے پس قریب ہے کہ دینگے ہم اوسکو اجر بزرگ اور کیا ہے واسطے تمہارے
لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
کہ نہیں جہاد کرتے تم بیچ راہ خدا کے اور بیچ رہائی ناتوانوں کی مردوں اور عورتوں
وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ
اور بچوں سے ایسے وہ لوگ کہ کہتے ہیں پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس گاؤں سے کہ ظالم ہیں
أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ○
لوگ اوسکے اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے دوست اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے مددگار

الذين آمنوا يقاتلون في سبيل الله والذين كفروا يقاتلون

وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں کارزار کرتے ہیں بیچ راہ خدا کی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں جنگ کرتے ہیں

ع في سبيل الطاغوت فقاتلوا أولياء الشيطان إن كيد الشيطان كان ضعيفا

بیچ راہ شیطان کی پس جنگ کرو دوستان شیطان کو تحقیق کہ حیلہ شیطان کا ہے بے قوت

قولہ کان لم تکن الخ حاصل معنی یہ ہیں کہ منافقین ساتھ تمہارے بتقدیر معاملہ دو شخص کی کرتی ہیں کہ درمیان اونکی اور تمہارے محبت اور معرفت نہیں ہوا اسو سطے کہ حالت غنیمت میں چاہتے ہیں کہ ساتھ تمہارے ہوں اور حالت مغلوبیت میں چاہتے ہیں کہ متی جدا ہوں مثل بیگانوں کی

قولہ من لدنک نصیرا یعنی کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے یار و مددگار کہ سر دشمنوں کو دفع کرے حق تعالی نے دعا اونکی مستجاب کی اور بعضوں کو خروج مکہ سے میسر ہوا اور بعضی کو دیتا ہے بسبب عتاب اسید کی کہ حضرت رسالت نے حکومت کی ہو سکو ارزانی تہی تولیت اونکی کی

ألم تر إلى الذين قيل لهم كفوا أيديكم وأقيموا الصلاة وآتوا الزكاة

کیا نہیں دیکھا ہے تو طرف اون لوگوں کی کہا گیا واسطے اونکی باز رکھو دستہائے اپنے کو اور برپا رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ کو

فلما كتب عليهم القتال إذا فريق منهم يخشون الناس كخشية الله

پس ہر گاہ کہ فرض کی گئی اوپر اونکی جنگ اوس وقت ایک گروہ اونمیں سے ڈرتے ہیں جنگ بشر کو جیسے مانند ڈرنے کی خدا کی

أو أشد خشية وقالوا ربنا لم كتبت علينا القتال لولا أخرتنا

یا سخت تر اوس خوف سے اور کہا انہوں نے اے رب ہمارے کس واسطے فرض کیا تو نے اوپر ہمارے جنگ کیوں نہ تاخیر کی تو نے ہمکو

إلى أجل قريب قل متاع الدنيا قليل والآخرة خير لمن اتقى ولا

طرف اجل نزدیک کی کہہ تو اے محمد کہ متاع دنیا کم ہے اور سرائے آخرت بہتر ہے واسطے اسکی کہ خوف کرے اور

ولا تظلمون فتيلا أين ما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم

اور نہ ظلم کیے جاؤ گے تم بقدر تاگے کی جس جگہ کہ ہو تم پکڑیگی تمکو موت اگرچہ ہو تم

في بروج مشيدة وإن تصبهم حسنة يقولوا هذه من عند

بیچ قلعہای محکم کی اور اگر پہنچی اونہیں اہل کتاب کو کوئی نیکی کہتے ہیں یہ ہے جانب

الله وإن تصبهم سيئة يقولوا هذه من عندك قل كل من عند

خدا سے ہے اور اگر پہنچتی ہے اونکو کوئی بدی کہتے ہیں یہ ہے نزدیک تیرے اے محمد کہہ تو اے محمد تمام نزدیک

الله فمال هؤلاء القوم لا يكادون يفقهون حديثا ما

خدا سے ہیں پس کیا ہے واسطے ان قوم کی نہیں نزدیک ہیں کہ سمجھیں سخن وعظ کو جو چیز کہ

أصابك من حسنة فمن الله وما أصابك من سيئة فمن

پہنچتی ہے تجکو اے آدم نیکی سے پس جانب خدا سے ہے اور جو چیز کہ پہنچتی ہے بدی سے پس جانب

نفسك وأرسلناك للناس رسولا وكفى بالله شهيدا من

نفس تیری سے اور بھیجا ہے ہمنے تجکو واسطے لوگوں کی رسول اور کافی ہے خدا گواہ دینی کو جو شخص

يطع الرسول فقد أطاع الله ومن تولى فما أرسلناك

کہ اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق کہ طاعت کی خدا کی اور جو شخص کہ طاعت نہ کرے پس نہیں بھیجا ہمنے تجکو

عليهم حفيظا ويقولون طاعة فإذا برزوا من عندك

اوپر اونکی نگہبان بخبر اور کہتے ہیں منافقین فرمان بردار ہیں ہم تیرے پس جسوقت باہر جاتی ہیں نزدیک تیری سے

بيت طائفة منهم غير الذي تقول والله يكتب ما يبيتون

تدبیر کرتی ہیں شبکو ایک گروہ اونمیں سے غیر اوس چیز کی کہ کہتا ہے تو اور خدا لکھتا ہے اوس چیز کو کہ تدبیر کرتی ہیں

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ

پس منہ پھیر لے اونسے اور بھروسا کر اوپر خدا کے اور کافی ہی خدا کارساز کیا پس نہیں غور کرتے بیچ

الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝

قرآن میں اور اگر ہوتا وہ قرآن نزدیک غیر خدا سے البتہ پاتے بیچ اوسکی اختلاف بہت سا

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى

اور جسوقت آتا ہی اونکو کوئی خبر امن سے یا خوف سے ظاہر کر دیتے اوسکو اور اگر رجوع کرتے اوسکو طرف

الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا

پیغمبر کی اور طرف صاحبان امر کی اونمیں سے البتہ جانتے تحقیق اوسکی کو وہ لوگ کہ تلاش اوسکی کرتے ہیں اونمیں سے اور اگر نہ ہوتا

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ فَقَاتِلْ

فضل خدا اوپر تمہارے اور رحمت اوسکی البتہ پیروی کرتے تم شیطان کی مگر تھوڑے سے پس لڑائی کر

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّٰهُ

بیچ راہ خدا کے نہیں تکلیف دیا گیا ہی تو مگر نفس تیرا اور ترغیب کر مومنوں کو قریب ہے کہ خدا

أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ۝ مَنْ

باز رکھے مسلمانوں سے سختی اون لوگوں کی کہ کافر ہیں اور خدا سخت تر ہی لڑائی میں اور بہت سخت ہی عذاب کرنے میں جو کوئی

يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً

کہ شفاعت کرے شفاعت نیک ہوگا واسطے اوسکے بہرہ اوس شفاعت سے اور جو شخص شفاعت کرے

سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ۝ وَإِذَا

بد ہوگا واسطے اوسکے نصیب اوس شفاعت سے اور ہی خدا اوپر ہر شے کے توانا اور جسوقت

وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور جسوقت سلام کیا جاتی اوپر تمہارے ساتھ سلام کے پس سلام کرو تم ساتھ بہتر کے اوس سے یا پھیر دو اوسکو تحقیق خدا ہے

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ

اوپر ہر شے کے حساب کرنے والا خدا ایسا ہی کہ نہیں ہی کوئی معبود مگر وہی خدا البتہ جمع کریگا تمکو

ع يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا ۝

طرف روز قیامت کہ نہیں شک بیچ اوس دن کے اور کون صادق تر ہی خدا سے از روئی گفتار کے

قوله أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ الخ منقول ہی کہ عبد الرحمن بن عوف زہری اور مقداد بن اسود کندی
اور قدامہ بن مظعون اور سعد ابن ابی وقاص اور سوا ان کے لوگ مکہ میں قبل از ہجرت کے ایذا
بہت سی کفار سے پاتی تھے اور اس حال کا سید کائنات سے عرض کیا اور کہا اونہوں نے کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہمکو اجازت دیجے کہ ساتھ اہل شرک کے جنگ کریں کہ ایذا
انکی حد سے درگذری جناب نبوی نے فرمایا کہ مجکو امر قتال نہیں ہوا ہی صبر کرو تا وقت جہاد
پہنچے اور ہر گاہ اونہوں نے مکہ سے طرف مدینہ کی ہجرت کی حق تعالی نے سب اہل اسلام کو جنگ
بدر کا حکم کیا بعضی اونمیں سے کہ بیچ مکہ کی آرزو دینی کارزار کی کرتے تھے اظہار کراہت کیا حق
تعالی نے اونکی حق میں یہہ آیہ نازل کیا أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ الخ
منقول ہی کہ ہر گاہ حضرت مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے اوس سال فواکہ نسبت سالہای پیشین
کم ہوئی تھی اور گرانی تھی یہود نے اس حال کو نسبت ساتھ شومی مقدم اوس حضرت کی کرتے تھے
لہذا حق تعالی نے واسطی تکذیب اونکی کے یہہ آیہ نازل کیا وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ الخ مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ
یعنی جو کچھ کہ پہنچتا ہی تجکو بدی سے پس نفس تیری سے ہی اسواسطی کہ معاصی تیری باعث اوسکا

هوگا اور یہہ منافات نہیں رکہتا ہی ساتہہ قول حق تعالی کی قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ
اسواسطی کہ تمام نعمت اور مصیبت جانب اوسکی سی ہی یہہ کہ حسنہ مسان امتحان ہی اور رنج
جو معصیت کی ہی اور انتقام لہذا حدیث مین وارد ہی کہ کسی مومن کو اندوہ اور رنج
نہیں پہنچتا تا بحدیکہ کانٹا کا کسی عضو مین یا شکستہ ہوتا بند نعلین کا مگر یہہ کہ بجہت معصیت
کی ہوتا ہی تا وہ سبب کفارہ گناہ اوسکی کا ہوا اور بارہا آنحضرت سی منقول ہی کہ پوست
بدن محبوب خراشیدہ نہیں ہوتا ہی اور کوئی لغزش پیر کی نہیں واقع نہیں ہوتی مگر
بسبب گناہ اوسکی کی قولہ حَفِيظًا یعنی نہیں بہیجا ہمنی تجکو نگاہ مین رکہنی والا انکو
کرنی سی تا اینکہ اسلام لاوین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ نہیں بہیجا ہمنی تجکو نگہبان اعمال
اونکی کا کہ جن پر جزا واقع ہوتی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نگاہ مین رکہنی
والا ہوا انکو گناہون سی تا اینکہ وہ گناہ اونسی سرزد نہوتی قولہ فِيهِ اخْتِلَافًا
كَثِيرًا اسکی معنون مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ ہر آیہ پاتی مین بیچ اوسکی اختلاف
جہت حق و باطل سی اور دوسرا یہہ ہی کہ اختلاف اخبار غائبہ مین اور تیسرا از جہت فصاحت
کی اور یہہ آیہ متضمن ہی فوائد کثیرہ پر ایک یہہ ہی کہ تقلید باطل اور ترغیب استدلال کی
ہی اصول دین مین اسواسطی کہ حق تعالی نی حکم کیا ہی تدبیر اور تفکر کا اور یہہ ہی کہ اگر
قرآن جانب حق تعالی سی نہو بلکہ کلام عباد سی ہو تو اختلاف اوسمین بہت سا پایا جاتا اور
یہہ ہی نہ مختص کلام الہی مین نہیں ہوتا ہی اور اختلاف بیچ کلام کی تین طرح سی ہوتا ہی
ایک اختلاف تناقض ہی اور ایک اختلاف تفاوت ہی اور ایک اختلاف تلاوت
اور اختلاف تفاوت ہوتا ہی بیچ حسن کی اور قبیح کی اور خطا کی اور صواب کی اور مانند اسکی

تھی اور حرکت ایسی مختلفی مثل تینتعین ہی پس طرح کا اختلاف نہیں پایا جاتا قرآن مین البتہ جسطرح کہ نہیں پایا جاتا
اختلاف تناقض اور اختلاف تلاوت مراد اوس سی ہی کہ جسکی سبب سی حسن اونکی مین تلاوت کیا
جاتا ہی پس البتہ قرآن مین نہیں پایا جاتا بخلاف اختلاف وجوہ قرآت کی اور اختلاف مقادیر آیات اور سورتون
بیچ سو جو ہی قرآن مین لیکن حسن قرآن خلل پذیر اس سی نہیں ہوتا ہی اور جملہ اون نحو الرسخ ہی کہ فساد
اقوال اون لوگونکا معلوم ہوتا ہی کہ جو قائل ہوئی ہین کہ نہیں سمجھ جاتی مین معنی اوسکی مگر تفسیر جناب رسول خدا
کی جسطرح سی کہ حشویہ وغیرہ قائل ہوئی ہین یہہ حاصل اوس چیز کا ہی کہ جسکو ذکر کیا ہی صاحب مجمع البیان نی
فائدہ ادلہ عقلیہ بعد ورود نقلی بی اعتبار ہوتی ہین کہ قائل مصنف پر لازم ہی کہ تمسک اپنا
اختیار ادلہ عقلیہ کو کری جس مقام مین کہ ادلہ عقلیہ یا نقلیہ ہین اور جس مقام مین کہ نہوں رجوع با اخبار
کرین گی پس در صورت قیام ادلہ عقلیہ اگر ہزار اخبار آوین کی خلاف بر موجب دلیل عقلی کی
ہر گاہ ادلہ عقلیہ ثابت ہوا کہ خدا جسم نہیں رکھتا ہی پس اگر کسی آیت یا حدیث
سی معلوم ہو کہ خدا جسم رکھتا ہی مثل يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ کی تاویل کی جاوی
گی اور از ین قبیل ہر گاہ کہ ثابت ہوا کہ خدا ظالم نہیں ہی پس قول اللہ تعالی کا خالق كُلِّ شَيْءٍ تاویل
پذیر ہی اتفاق کہ عقل شی شریف ہی بلکہ اشرف مخلوقات ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ حق
تعالی نی فرمایا ہی کہ میری مخلوقات مین بہتر اس سی کوئی چیز مخلوق نہیں ہوئی ہی اور فی
نفسہ رسول باطنی ہی بدون اسکی ارسال رسول ظاہری تمام نہوتا ہی توضیح اس اجمال کی یہہ ہی کا وہی
اور رکہی مین رسول خدا ہوا اور راہ وضع ان پر ہیبت سی امور موجب کتی ہون ان قبیل
کہ معرفت ... ممکن ہی کہ بدون اوسکی جو اسمین کہ انہو ہم معرفت خدا کی نہیں کرتی مگر بیچ
رسول اوسکا کسطرح سی جانی ہم اور ہر گاہ رسالت نبی ... کہ خدا اختیار سی نی معرفت

اپنی واجب کی ہی محل تھیا اس سے ساقط ہی پس اسی صورت مین لابدی کہ ہی الزام دیا جاسی اور
خاموش ہی اور حق تعالی بہی ہیشہ ہی نادم اور پشیمان ہووسی بخلاف اسکی کی ہی اطرح سی
کبہی کہ تم ساتہہ ہدایت عقل کی بسبب مشاہدہ کرنی نعمتہای گونا گون کی اعتقاد ساتہہ منعم
منعم کی رکہتی ہو اور وہ منعم بواسطہ عقل کی تم پر منکشف کیا ہی کر اگر منعم تعالی جو ان نعمتوں کی محل
شکر گذاری اسکی مین معرفت اسکی حاصل کی کہ آیا وہ اتم علم رکہتا ہی یا نہ اور قسم انسان کا قرار حق لازم
ملک ہی بیان سب سی برتر ہی اوتی خدا کی جانب اوسکی سی ہو کی اور احکام کہ مجہکو بہیجا ہی انبیا
خبر ساتہہ ہوتی اوسکی کی موافق عقل کی دیتا ہون مین پس لا اقل نزدیک تمہاری احتمال
صدق پیغمبر کا ہوگا اور ہرگاہ باوجود اس آگاہ کرنی کی معرفت اوسکی حاصل نکی اور
موافق عقل اپنی کی خوف عذاب کا اپنی سی دفع کیا اگر منعم تمکو روز باز پرس مین طلب
کری اور عتاب اور عذاب کری مستحق اوسکا ہوگا اور شک نہین ہی کہ اس صورت مین حجت
ہی تمام ہو گی اور حجت بندگان ناتمام سی ہی کہ خلاف اسکی جو چیز ہو تا دلیل کیجا اسکی
بلکہ مسئلہ حسن و قبح عقلی کا کہ جسپر تمام اکثر اصول دین امامیہ کا موقوف ہی عقل سی ثابت ہوتا
ہی پس جو شخص کہ اس سی دست بردار ہو لازم ہی کہ مذہب امامیہ سی بہی دست بردار ہووے اور
جس مقام مین کہ ادلہ عقلیہ مفقود ہون اور ادلہ نقلیہ مختلف پس اوس مین بہی عقل مرجع ہی
چنانچہ دال ہی اسپر قول حق تعالی کا فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ
أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ اور معنی اس آیہ کی
یہہ ہین پس بشارت دی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ان لوگونکو کہ سنتی ہین قول کو پس
پیروی کرتی ہین حسن قول کی بہتر ہو لوگ ہین کہ ہدایت کی ہی انکو خدا نی اور یہہ وہ لوگ ہین

ہین کہ وہی صاحبان عقل ہین اور ہرگاہ یہہ ثابت ہوا پس ادلہ قاطعہ حجیت قران پر بیان کی
جاتی ہین تا وہ اخبار کہ خلاف اسکی ہین کو گزرتی ہوتی دلیل کی یعنی دلیل اول یہہ ہی جناب علامہ
علیہ الرحمہ والغفران نی کتاب نہایہ مین مرقوم کیا ہی بحث ثانی اس امر مین ہی محال ہی حق تعالی کی
صدور خطاب کا اون الفاظ سی کہ جنکی معنی ظاہر مقصود نہون بدون اقامت قرینہ کی
اتفاق ہی اسپر سب کا سوائی مرجئہ کی دلیل ہماری جاری ہی اس مطلب پر یہہ ہی کہ حق تعالی سی صدور
ایسی خطاب کا قبیح ہی اسواسطی کہ یہہ مشتمل ہی اغراء جہل کو یا تکلیف مالایطاق کو لازم باطل ہی
پس ملزوم مثل اسکی ہی بیان اس ملازمہ کا یہہ ہی حق تعالی نی سمجہانی بندو کی واسطی قران کو اترا ہی
والا خطاب عبث ہوتا ہی پس یا قصد کیا ہی سمجہانا ظاہر کا اوس سی یہہ اغراء جہل ہی اور
اگر تم کہتی ہو کہ معانی ظاہری مقصود نہین ہین یا سمجہانا غیر ظاہر کا اوس سی اسوقتمین تکلیف مالا
یطاق ہوگی اسواسطی کہ سمجہنا غیر ظاہر کا لفظ سی بدون اقامت قرینہ کی محال ہی اور اگر
اقامت قرینہ کی معنی غیر ظاہر دریافت ہون پس وہ معنی ظاہری ہو جاتین گی کہ غیر ظاہر اور
یہی یہہ لفظ اگر جو خالی ہو بیان مقصود سی بہ نسبت غیر ظاہر کی مہمل ہو گی انتہی کلامہ اعلی اللہ
مقامہ فی الجنۃ الحق جو کچہہ آیۃ اللہ فی العالمین ذکر کیا ہی کمال متانت اور استواری ہی اور بعد
اس کلام کی جناب الله ماجد فی جو کچہہ اساس الاصول کہ رد مذہب اخبار مین تصنیف فرمایا ہی
ذکر کیا ہی متمم اور مکمل اوس دلیل کا ہی لہذا بیان کیا جاتا ہی پس یہہ کلام دلالت کرتا ہی کہ حجیت ظواہر
قران جناب علامہ سی ہی اور یہی قائل ہوا بعدم حجیت ظواہر قران بہہ قائل ہوتی حسن و قبح عقلی کی
نہین کہتا ہی مراد اس سی یہہ ہی کہ مسلک امامیہ پر قائل ہوا بعدم حجیت قران
اگر کبہی کوئی کہ ارادہ خلاف ظاہر کا اوسوقت ظواہر سی قبیح ہوتا ہی کہ خدا نی ساتہہ

کا ایسی حکم کیا ہے لیکن باوجود اس حکم کرنے کی پس یہہ تشنیع نہین ہی جواب مین کہین کی
ہم کو کسی حدیث اور خبر مین وارد ہوا ہی کہ درباب تفسیر ظواہر قرآن رجوع بطرف ائمہ کی
کرو پس یہہ بہتی کہ ہم نہین دیکھتی ہین اثر اسکا اصلا اور علما کتاب مین سنت مین او
زعم کرنا اس امر کا کہ امر برجوع طرف ائمہ کی تفسیر ظواہر قرآن مین حدیث ثقلین وغیرہ سی معلوم
ہوتا ہی پس امر سطحی سی نہین ہی چنانچہ عنقریب ظاہر ہوگا اور بر تقدیر واقع ہونی اس امر کی
مخالفت قول حق تعالی کی إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ لازم آتی ہی کیا یہہ ہی
بی تاویل اوس امر کی کہ خبر ثقلین سی مستفاد ہوا اور کیونکر تاویل ہو جب یہو حال انکو بنا بر
اسکی عدم ثبوت امامت علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ لازم آتا ہی یہو سطحی کہ اکثر امور
کہ جنسی امامت انحضرت کی ثابت ہوتی ہی ظواہر آیات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ مین اور یہہ دونو بنا بر مسلک اخباریین کی نا تمام اور غیر مستقل مین اپنی معنی پر دلالت کی
اونپر رجوع کرنا اس ہنگام مین تفسیران آیات اور احادیث نبوی مین طرف جناب امیر اور
اولاد طاہرین اونکی کی قبل از ثبوت امامت اونہین علیہم السلام کی اور ظاہر ہی کہ کسی
پوشیدہ نہین ہی اور یہہ بھی لازم آتا ہی خطاب قرآنی اور سنے صلی اللہ علیہ وآلہ زمانہ
مین خطاب بطرف حاضرین کی ہی زمانہ حیات جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مین یہی نفعل
معاذات کی ہون کہ سیکی کسی کی فہم مین آتی ہون جب تک ترجمہ کلام اونکا الا بعد علی
نی فرادیس الجنان مراتبہ فی الواقع کہ یہہ کلام دونو حضرت کا دلیل قاطع ہی او حجیت ظواہر
قرآن کی وسطی حاقی مصنف متدین کی اور واسطی مجادل کی یہہ کیا لکہ دو چند اسکی کافی نہین ہی
اور وسعی زبانی توضیح اور زیادتی ایقان صاحبان عقول سلیم کی اور اوسی ذکر کی

کی جاتی مین پس دوسری دلیل آیات قرآنی ہی مثل اس آیہ کی کہ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ
وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ الخ اور مثل اس آیہ کی کہ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى
قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا یعنی آیا پس نہین فکر کرتی ہین وہ قرآن کو آیا اوپر دلون اونکی کی
قفل ہین اسواسطی کہ اگر قرآن بر وجہ معامور آیہ تفکر اور تدبر ہیچ اوسکی لغو ہوگا اور تحریص
اور ترغیب ساتہہ اوسکی عبث ہوگی بلکہ مذمت اوسکی کہ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا سی معلوم
ہوتا ہی حاول علی الاطلاق سی نہایت قبیح ہوگی اور احتمال اسکا کہ سزاوار تدبر اور
تفکر معما ہی پس جواب اس احتمال کا یہہ ہی کہ یہہ احتمال اوسی ہنگام مین چاہتی کہ وہ
معما تفکر اور تدبیر دریافت ہوتا ہوا و مسلک اخباریین کا یہہ ہی کہ معانی قرآن کو ائمہ
جو الکی جسکو معانی اوسکی نہین معلوم ہوتی ہین اور نہ انکو لازم ہی کہ مصداق أَفَلَا
يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا یعنی تحسین باہر کرتی اور اگر کہی کوئی کہ بلکہ مشکل
مدرک ہوتی معانی قرآنکی اخباریین نہین مین بلکہ ادعا اور اکی معانی نصوص کرتی ہین
جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ اسوقت حکم تدبر اور تفکر عبث ہوگا اور ثانیا یہہ ہی کہ آیات نا
بہ نسبت آیات غیر ناصیہ نہایت قلیل ہی پس حکم کرنا تدبر قرآن کا اور مراد لینا چند آیات
قلیلہ کو حکیم علی الاطلاق سی نہایت بعید ہی آرہی اگر آیات ناصیہ کثرت سی ہوتی ممکن تہا
اسوقت مین کہنا کہ تدبر قرآن بنا بر لحاظ کثرت آیات کی ہی اور مثل اس آیہ کی کہ إِنَّا جَعَلْنَاهُ
قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ یعنی تحقیق کہ کر دانا ہمنی اوسکو قرآن عربی شاید کہ تم سمجھو اور دلالت
اسکی مطلوب پر اس جہت سی ہی کہ علت غائی مقرر کرنی قرآنکی زبان عربی مین سمجھنا ہمارا
اور اگر کوئی کہی کہ یہہ خطاب ائمہ کی طرف ہی پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اس واسطی کہ نازل

کرنا قرآن کا زبان عربی مین عبث ہی چنانچہ عاقل پر پوشیدہ نہین ہی اور چند آیت تدبر
مذمت کرنی قرآن کی کہ آیہ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا سی معلوم ہوتی ہیں دلالت کرتی ہین اوسپر کہ آیہ کی
مراد ہون پس مراد ہی اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ سی یہی ہی کہ سمجھی اوسکو مراد ہونی ذکر کی
کہ احتجاج کرنا ظواہر قرآن سی اوپر اون لوگون کی کہ جو منکر حجیت اوسکی ہی مین کس طرح سی صحیح
رکہتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ وجہ کہ احتجاج درست نہین ہی کہ شاید اسکا بنا اوپر آئمہ اور
دلیل عقل سی ہو اور مَا نَحْنُ فِيْهِ اسطرح سی نہین ہی اسواسطی کہ دلیل اول مذکور ہوئی
اور اخبار سی وہ حدیث ہی کہ کافی مین زہری سی روایت کی ہی کہ کہا اوسنی سنا ہی مینی
علی بن حسین صلوات اللہ علیہ سی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ آیات قرآنی خزائن مین ہر گاہ
مفتوح ہووین وہ خزائن سزاوار ہی اسکی تیری کہ نظر اور فکر کری تو بیچ اسکی ختم کی حتی
بانک یقین اور دلیل تیری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ ترک کرنی والا ہون در
میان تمہاری دو چیز کو اگر دست آویز اوسکو کروگی گمراہ نہو گی ایک کتاب خدا
اور دوسری اہلبیت میری تحقیق یہہ دونو جدا نہو گی تا آنکہ وارد ہون نزدیک میری اوپر حوض کوثر کی
پس اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ قرآن حجت ہی اور قابلیت تمسک کی رکہتا ہی اور بدون حجت ظواہر کی ناتمام ہی سو اسواسطی کہ اکثر احکام اکثر آیات سی معلوم ہوتی ہین بنا بر معانی
ظاہرہ کی اور علاوہ اسکی جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کو لازم تھا کہ فقط ترک کرنی ثقلین
کو ذکر فرماتی کہ تم ہمین سی تمسک کیجیو پس اگر کوئی کہی کہ شاید مراد تمسک سی تمسک مجموع
کتاب اور سنت ہو پس احتجاج تمام نہو گا جواب اسکا یہہ ہی کہ اخبار بعین اور ہم تحقیق ہین کہ
اس حدیث آئندہ در باب تمسک مامور ہر یک مستقل مین پس ہر گاہ اخبار مستقل ہو گئی پس حال کلام

کلام الہی کا ہی ایسا جیسی ہی اور بنا بر مسلک اونکی کی خلیفہ ثانی کو طعن کرنا جیسا کتاب اللہ ہم کو کافی
ناتمام ہو گا اور پیروان خلیفہ ثانی کہتی ہیں کہ حال قائلین جیسا اہل البیت کا یکسان ہی اور
محل تعجب ہی کہ حال حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کا مسلک اونکی پر مثل حال آیات قرآنی
ہی پس خطاب کرنا جناب نبوی کا کہ تمہاری درمیان مین کتاب اور عترت چہوڑی جاتا
ہون کسکی طرف ہی آئمہ کی طرف ہی یا سوائی اونکی اور لوگون کی طرف ہی پس خطاب طرف
آئمہ کی باطل ہی اولا اسواسطی کہ حق آئمہ کی کہنا کہ درمیان تمہاری اہلبیت کو چہوڑی جاتا ہون
بےمعنی ہوتا ہی اس جہت سی کہ بنا بر اسکی مامورین بہ تمسک اور متمسک بہ متحد ہوتی ہین حال آنکہ
مین مغایر ضروری ہی اور ثانیا اسواسطی کہ اوس ہنگام مین آئمہ موجود نتھی خطاب بطرف معدوم
لازم آتا ہی پس لابد ہی کہ سوائی آئمہ کی مراد ہون پس اگر وہ اس خطاب کو سمجھتی نہی تو ارشاد
فرمانا حضرت کا لغو ہو گا اگر کوئی کہی احتجاج کرنا ظواہر احادیث سی سی اون پر کہ جو اسکی
قائل نہین ہین درست نہین ہی پس جواب اسکا ماسبق سی معلوم ہوا اور دلیل چوتہی وہ حدیث
ہی کہ کتاب تہذیب مین مذکور ہی وہ حدیث یہہ ہی مرد بصری کہ ایک روز آیا خدمت حضرت امام
جعفر صادق صلوات اللہ علیہ مین پس کہا اوسنی مرد بصری ہمسایہ مین عورات مین کہ غنا
کرتی ہین اور عود بجاتی ہین اور بسا ہی کہ مین داخل بیت الخلا ہوتا ہون پس دیر تک بیٹہا ہون
واسطی سننی اونکی کی پس اون حضرت نی فرمایا کہ اس عمل کو مکرر نہیں کہا اوسنی کہ مین جاتی
خود نہین جاتا ہون واسطی سننی اونکی کی بلکہ ایک آواز ہی کہ میری کانون تک آتی ہی پس فرمایا
اون حضرت نی قسم بخدا کہ تہا تو قرآن کبہی نہین سنتا ہی قول کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنی تحقیق کہ گوش اور چشم اور قلب

یہ سبب سوال کے جواب میں کی پس کہا اوسنے گویا کہ میں نے یہ آیہ کتاب خدا عز و جل کی کسی عرب
اور عجم سے نہیں سنی تھی بالضرور میں نے ترک کیا اس امر ناشایستہ کو اور تحقیق کہ میں استغفار
کرتا ہوں حق تعالی سے پس اگر ظواہر آیات حجت نہوں پس تو جیہہ کرنا جناب صادق کا اوسکو
آیہ مذکورہ سے کسطرح تمام ہوگا اور بہی مجرد سنی کی اون حضرت سے کہنا اوس شخص کا کہ گویا
میں نے کبہی کسی عرب اور عجم سے نہیں سنا تہا دلیل ہے کہ ظواہر آیات حجت ہیں اور علاوہ اسکے
اس کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سوائے ارشاد حضرت کی کسی اور عرب اور عجم سے سنتا میں اوس
ہنگام میں بہی یہی معنی سمجہتا میں اور دلیل پانچوین وہ حدیث ہے کہ بیچ کافی کی ہے کہ جناب
صادق صلوات اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد کیا ہے ہر سچی کی
اوپر ہر حق کی حقیقت ہی اور اوپر ہر صواب کی نور ہے پس جو کہ موافق کتاب خدا ہو پس اخذ کرو
اوسکو اور جو کہ مخالف ہو پس ترک کرو اوسکو اور مثل اوسی حدیث کی کہ کافی اور محاسن میں
ایوب بن حر سے مروی ہے کہ سنا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سے
وہ فرماتے ہین کہ کل شی رد کی گئی ہے طرف کتاب اور سنت کی اور جو حدیث کہ موافق کتاب
خدا کی نہو پس وہ زخرف ہے یعنی باطل ہے اور بہی اون کتابون میں مذکور ہے ابن ابی
یعفور سے کہ سوال کیا میں نے ابی عبداللہ صلوات اللہ علیہ سے اختلاف حدیث
سے روایت کرتا ہے اوسکو وہ شخص کہ اعتماد کرتے ہین ہم ساتھ اوسکے اور بعضی
اون میں وہ شخص ہین کہ نہیں اعتماد کرتے ہین ساتھ اوسکے پس
فرمایا اون حضرت نے ہر گاہ وارد ہو اوپر تمہارے حدیث پس پاو تم واسطے اوسکے شاہد
کتاب خدا یا قول رسول سے پس عمل کرو ساتھ اوسکے ورنہ پس وہ شخص اولی ہی ساتھ اوس

اوس حدیث کی پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ظواہر قرآن اور احادیث نبوی
حجت نہوں پس جناب صادق صلوات اللہ علیہ کا مستند لانا قرآن کا اور احادیث کا
عبث ہوتا ہے قولہ الا کلا فقلیلا اس میں چند اقوال ہیں ایک یہ ہے کہ اس کلام میں پس
و پیش ہے اور الا قلیلا مستثنا ہے اذاعوا بہ سے یہ قول ابن عباس کا ہے پس معنی اوسکے یہ ہوے
کہ ظاہر کیا اوسکو مگر تہوڑے نے اور دوسرا یہ ہے کہ یہ مستثنا ہے لعلمہ الذین یستنبطونہ
منہم سے پس معنی اوسکے اسطرحسے ہین کہ اگر رد کرتے اوسکو طرف رسول کی اور طرف
اولی الامر اونمین سے مراد اسکے جانتے اوسکو وہ لوگ کہ طلب دریافت کرتے انہین میں سے مگر تہوڑے لوگ
سے ہین طرف تہوڑے بل علمان سے اور تیسرا یہ ہے کہ مراد اس آیہ سے معنی ظاہر ہے اوسکی بے
غیر تقدیم و تاخیر کی اور چوتہا یہ ہے کہ معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ اگر نہو تا فضل خدا کا اوپر
تمہارے اور رحمت اوسکی ساتھ نصرت و فتح کی دوسری مرتبہ تو البتہ پیروی کرتے تم شیطان کے
بیچ اوس چیز کی کہ ڈالتا تہا طرف تمہارے وسوسوں سے اور خیالات فاسدہ سے کہ تہا
تہی وہ طرف جبن اور نامردی کی اور موجب تہی واسطے ضعف نیت کی مگر تہوڑے سے اصحاب
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے کہ جو صاحبان بصیرت نافذہ تہے اور نیات خالص
رکہتے تہے اور نا امید نہوتی تہی رحمت خدا سے اور اوسکی نصرت میں اور ایفاء وعدہ میں
شک نکرتے تہی قولہ فقاتل فی سبیل اللہ اس میں دو قول ہیں کہ یہ جواب ہے واسطے قول
حق تعالی کی ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل او یغلب فسوف نؤتیہ اجرا عظیما
پس ہوں گی معنی اس آیہ کی یہ اگر ارادہ کرتا ہے تو اجر عظیم کا اور دوسرا یہ ہے کہ یہ متصل
ہی ساتھ قول حق تعالی کے ومالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ فقاتل فی سبیل اللہ یہ قول

زجاج کا ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ کس وجہ سی منافقین ترک کارزار کرتی ہین راہ خدا مین پس کیا
ہوا تمکو کہ کارزار نکرو راہ خدا مین کہ تو جانتا ہی کہ ترک قتال کو کوئی وجہ نہین ہی قولہ باحسن
منہا او ردوہا یعنی حکم کیا ہی حق تعالی نی مسلمان کو ساتھہ رد سلام کی اوپر مسلم کی
بہتر سلام اوسکی سی اگر مومن ہو والا علیکم سی زاید کہی پس قول حق تعالی کا باحسن منہا
مخصوص مومنین ہی اور قول اوسکا او ردوہا واسطی اہل کتاب کی ہی اور یہہ قول ابن
عباس کا ہی پس وقتی کہ مسلم کہی السلام علیک پس کہہ تو علیک السلام ورحمۃ اللہ
اور وقتیکہ کہی وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس کہہ تو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اور یہہ منتہای سلام کا ہی اور بعضون نی کہا ہی او ردوہا واسطی مسلمین کی بھی ہی
اور عطا اور ابرہیم نی کہا ہی وقتی کہ سلام کری اوپر تمہاری مسلم پس رد کرو اوپر
اوسکی بہتر سلام اوسکی سی یا مثل سلام اوسکی اور یہہ اقوی ہی کہ روایت کیا ہی جناب
صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ ہر گاہ سلام کرین تمکو اہل کتاب پس کہو تم وعلیکم اور ذکر کیا ہی
علی بن ابرہیم نی بیچ تفسیر اپنی کی صادقین علیہم السلام سی کہ مراد تحیت سی اس آیہ
مین سلام ہی اور سوای اسکی اور نیکیو نسی اور ذکر کیا ہی حسن نی کہ ایک شخص نزدیک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور کہا اوسنی السلام علیکم حضرت نی ارشاد کیا و
علیک السلام ورحمۃ اللہ بعد اسکی ایک اور شخص آیا اور کہا اوسنی السلام علیک ورحمۃ اللہ
حضرت نی فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس ایک شخص اور آیا کہا اوسنی السلام
علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس حضرت نی فرمایا مثل اسکی بعد اسکی عرض کیا گیا کہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ زیادہ کیا آپنی واسطی اول اور دوم کی بیچ سلام کی اور نہ زیادہ کیا واسطی

واسطی سوم کی حضرت نی فرمایا کوئی چیز سلام سی اوسنی باقی نرکھی پس رد کیا مینی سلام کو مثل
اوسکی اور روایت کیا ہی محمد نی باسناد خود ابی امامہ سی اور اوسنی مالک بن جہنی سی
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جو کوئی کہی السلام علیکم دس نیکیان اوسکی
واسطی لکھی جاتی ہین اور جو شخص کہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واسطی اوسکی بیس نیکیان
لکھی جاتی ہین اور جو شخص کہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واسطی اوسکی تیس نیکیان لکھی جاتی
ہین انتہی ما قال صاحب مجمع البیان فیہ فائدۃ پس اگر کوئی کہی اہل سلام اہل سنت جماعت مین
سی ہی مین بنابر اس آیہ کی چاہئی اوسکی واسطی ہی سلام کرنیوالا بہی ثواب ہو جواب اسکا یہہ ہی
جو کہ اہل سنت سی اظہار عداوت اہلبیت کا کرتی ہی بالیقین معلوم ہو کہ کمال عداوت رکہتا ہی
اہلبیت سی کو اظہار نکرتا ہو وہ بیچ یقینا کفار مین محسوب ہی اسکی واسطی جواب سلام مین علیکم کہنا چاہئی
اور جو کہ تعصب نرکہتا ہو پس ہر چند یہہ آیہ اوسکو شامل ہی لیکن اولی یہہ ہی کہ اوسکو
ردوہا مین داخل کیا چاہئی اور جو کہ مومن اثنی عشری ہو اوسکو فحیوا باحسن منہا مین اور
بنابر قول سید مرتضی علیہ الرحمۃ کی کہ جمیع اہل سنت دنیا مین حکم کفار رکہتی ہین علیکم کہنا
جواب سلام اونکی مین لازم ہی اور ابن عباس سی مروی ہی کہ جو کوئی دس مسلمین سلام
کری یا دس مرتبہ ایکی کو سلام کری مثل ثواب بندہ آزاد کرنی ہوتا ہی اور خبر مین مروی ہی
کہ درمیان سلام کرنی والی اور جواب دینی والی کی سو نیکیان ہین نانوی واسطی سلام
کرنی والی کی ہین اور ایک واسطی جواب دینی والی کی منقول ہی کہ ایک درویش نزد
عبداللہ جعفر کو آیا اوسکو عطا کی نیک دی اور اوس درویش کو استطاعت مکافات
نیکی اوسکی نتہی ایک روز عبداللہ بیچ بازار کی چلی جاتی تہی اوس درویش سی ملاقات

موتی اوتی مونہہ پہیر لیا عبد اللہ اس امر سے متعجب ہوی پیش اوسکی آئی
اور کہا کہ ای فلان سلام علیکم اوسنی بسرعت جواب دیا عبد اللہ نی کہا اس حجت
رد کروانی مجہسی کی تونی کہا پہلی اس بات کی کہ تو پہلی سلام کری اور مین جواب دون تا
ثواب بہت تجہی ہو اور راندک میری وسطی ہو پہلی کہ مجکو قوت مکافات عطا تیری کی نہی
اس طرح سی اور ہر گاہ اوامر الہی وسطی وجوب کی ہین لہذا اس آیہ سی وجوب رد سلام
معلوم ہوتاہی اور سنن اور ایک جماعت مفسرین نی کہاہی کہ سلام مستحب ہی اور رد
سلام فریضہ ہی اور رسالہی کہ رد سلام واجب کفایہ ہی ہوتاہی مثل اسکی کہ جماعت کثیر پر
سلام کری بدون تخصیص شخصی پس اگر اوس جماعت سی تہوڑی لوگ رد سلام کرین تو تمام
جماعت سی فرض ساقط ہوتاہی اور اگر کوئی نہ کرین تو سب گنہکار ہونگی اور کبہی رد سلام مخصوص
ایک شخص کی ہوتاہی وقتی کہ علی التعیین اوسپر سلام کیاہو **تکملہ** رکوع ہشتم در سپارہ
پنجم قولہ اولی الامر منہم تیرہ حرف مین بینات اوسکی پہ سی اتہاسی ہوتی مین نکلی
اوس سی یہہ عبارت الائمۃ وھولاء الھادون قولہ اولی الامر زبرا وسکی تین سی
موتی مین نکلی اوس سی یہہ عبارت علی وبنوہ الاوصیاء قولہ فضل اللہ علیکم ورحمتہ
اتہارہ حرف مین بینات اوسکی بانسی چوبیس مین نکلا اوس سی یہہ عبارت المصطفی والہادی
علی بن ابیطالب ایضا ھم المصطفی وعلی ولی اللہ قولہ فضل اللہ زبر اوسکی نو سی
چنبر ہوتی مین نکلی اوس سی یہہ عبارت الحمد وھو خیر الانبیاء قولہ
رحمتہ اللہ زبر اوسکی سات سی چودہ موتی مین نکلی اوس سی یہہ عبارت علی
الامام ابو الائمۃ مویداسکی حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہے

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ
پس کیا ہی تمکو کہ ہوی تم بیچ منافقوں کی دو فرقہ اور خدا نی پہیر دیا اونکو بسبب اونکی کاموں کی کیا تم چاہتی ہو
أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝
یہہ کہ ہدایت کرو اوس شخص کو کہ چہوڑ دیا ہی خدا نی اوسکو گمراہی میں اور جس شخص کو گمراہ کری خدا پس نہ دیکہیگا تو واسطی اوسکی راہ
وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ
دوست رکہتی ہین یہہ منافق یہہ کہ کافر ہو تم جیسا کہ کافر ہوی وی پس تم برابر ہو پس نہ پکڑو اونمیں سی
أَوْلِيَاءَ حَتَّى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ
دوستان تا اینکہ ہجرت کرین بیچ راہ خدا کی پس اگر منہہ پہیرین پس اسیر کرو اونکو اور قتل کرو اونکو
حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ
جہان کہیں پاؤ اونکو اور نہ لو تم اونسی دوستدار اور نہ مددگار مگر وہ لوگ کہ
يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ
ملین اور پناہ لاوین طرف اوس قوم کی کہ درمیان تمہاری اور اونکی عہد ہو یا آوین تمکو درحالیکہ تنگ ہوتی ہوں
صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
سینہا اونکی قتال تمہاری سی اور قتال قوم اپنی سے اور اگر چاہتا خدا
لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا
البتہ غالب کرتا اونکو اوپر تمہاری پس آتی جنگ کرتی وی تم سی پس اگر کنارہ کرین تم سی پس جنگ نہ کرین تم سی اور ڈالین
إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝ سَتَجِدُونَ
طرف تمہاری امان کو پس نہین کردانی خدا نی واسطی تمہاری اونکی راہ قتل کی قریب ہی کہ پاؤ گی تم قوم

آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ

دیگر کو چاہتے ہین کہ امن مین رہین تم سے اور امن مین رہین اپنی قوم سے جب کبھی پھیرے جاتے ہین طرف فتنہ کی

أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ

اوندھے کئی گئی وہ بیچ اوسکی پس اگر کنارہ نہ کرین تم سی اور نہ ڈالین طرف تمہاری صلح کو اور نہ روکین اپنی ہاتھونکو

فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ع

پس پکڑو انکو اور قتل کرو تم انکو جس جگہ پاو تم انکو اور یہہ لوگ کیا ہم نی واسطی تمہاری اوپر انکی حجت روشن

قوله إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وجہ تسمیہ قیامت کی قیامت یہہ ہی کہ لوک بیچ اوسکی
جمع کئی جاوینگی اور قائم کئی جاوینگی قبروں اپنی سی قوله مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ یعنی حکم کیا ہی ان
ساتھہ گمراہی اونکی کی اور نام اونکا گمراہ رکھا اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہو
اور ترک کی ہین یعنی حق تعالی اونکو اونکی حال پر چھوڑتا ہی اور وہ توفیقات کہ واسطی مومنون
کی کرتا ہی اسکی حق مین نہین کرتا اور ابو علی جبائی نی معنی اسکی یہہ کہی ہین آیا ارادہ
کرتی ہو تم یہہ کہ پہنچاو تم اونکو راہ جنت کی اوس شخص کو کہ حکم کیا ہو خدا نی اوسکو راہ
جنت اور ثواب سی اور طعن کیا ہی قائلین قول اول پر کہ اگر حق تعالی نی ارادہ و تسمیہ اور
حکم کیا ہی سزاوار تہا کہ قول حق تعالی کا أَضَلَّ اللَّهُ کہنا اور یہہ درست نہین ہی اسواسطے
کہ عرب کہتی ہین أَكْفَرْتُهُ وَكَفَّرْتُهُ اور کہا ہی لیث نی وطائفة قد أكفروني
بحبكم وطائفة قالوا مسيء ومذنب یعنی ایک گروہ نی تحقیق کہ کافر میرا نام
رکھا ہی بسبب دوستی تمہاری کی اور ایک گروہ نی کہا کہ بدی کرنی والا ہی اور گنہگار
ہی اور مصنف مدارک نی اس آیہ کو نہایت عجیب سمجھ کر کہا ہی کہ یہہ آیہ دلیل ہی اوپر

مذہب ہمارے کی بیچ ثابت کرنی کسب کی واسطی بندی کی اور تعلیق افعال کی واسطی رب کی خالق
آیہ مابعد اسکی راہ اوپر ہی وہ آیہ یہہ ہی وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا اسواسطی کہ نسبت کفر
کی حق تعالی نی طرف بندونکی کی ہی پس اگر کوئی کہی کہ آیہ تمہاری مطلب پر دال ہی اور ایک
اونکی مطلب پر پس جو حق ہو نی اسعد الله ہمین دو ان الآخر کی کیا ہی پس جواب مین ہم
اوسکی کہینگی کہ کلام الہی مین اکثر آیات ہین کہ دلالت رکہتی ہین کہ افعال بندگان منسوب
بطرف اونکی ہین پس قول کو لازم ہی کہ اوپر حکم اکثر کا دی چنانچہ اس مقام مین اگر مابعد
اور ماقبل اس آیہ کی ملاحظہ کیا جاوی اکثر آیتین مین کہ نسبت کی افعال کی طرف اونکی مثل فلا تتخذوا
منهم کی اور حتى يهاجروا کی اور فخذوهم کی اور واقتلوهم کی اور غیر اونکی باوجود یسا کی
متمسک انکا در باب خلق افعال بندگان کی والله خالق كل شيء ہی پس معلوم ہوا کہ نسبت فعل
کسواسطی طرف بندونکی منسوب کرتی ہین اور کلیہ خالق كل شيء ہی کسواسطی شان ان آیتین مین ھذا

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا

اور نہین ہی واسطی مومن کی یہہ کہ قتل کری مومن کو مگر از روی خطا کی اور جو شخص قتل کری مومن کو

خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا

از روی خطا کی پس آزاد کرنا بندہ مومن کا ہی اور خون بہا ہی کہ دیا جاوی طرف اہل اسکی کی مگر یہہ کہ تصدق کرین

فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ

پس اگر ہووی مقتول اوس گروہ سی کہ دشمن ہین واسطی تمہاری اور مقتول مومن ہو پس آزاد کرنا بندہ مومن کا ہی اور اگر

كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ

مقتول ایسی قوم سی ہو درمیان تمہاری اور درمیان انکی پیمان ہو پس خون بہا ہی کہ دیا جاوی طرف وارثون کی

وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اور آزاد کرنا بندہ مومن کا پس جس شخص کو نہ ملا اور جو غلام کی پس روزہ رکھنا ہے دو مہینے پے در پے کی

تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

قبول توبہ کی جانب خدا سے اور ہے خدا دانا حکمت کرنے والا۔ اور جو شخص کہ قتل کرے مومن کو

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَ

دانستہ پس جزا اسکی جہنم کہ ہمیشہ بیچ اسکے رہے گا اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر اسکے اور دور کیا ہے اسکو

أَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ

اور مہیا کیا واسطے اسکے عذاب بڑا۔ اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو جس وقت کہ سفر کرو تم بیچ راہ

اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

خدا کی یعنی جہاد کی پس تفحص کرو تم اور نہ کہو تم واسطے اوس شخص کے کہ ڈالے طرف تمہاری سلام تحیت نہیں ہے تو مومن

تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنتُم

خواہش کرتے ہو تم متاع زندگانی دنیا کو پس نزدیک خدا کے غنیمتیں ہیں بہت اسی طرح تھے تم

مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

آگے اس سے پس احسان رکھا خدا نے اوپر تمہارے پس تفحص کرو تم جو کچھ کہ کرتے ہو تم خبردار

لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ

نہیں برابر بیٹھنے والے گھروں کے مومنین سے سوائے صاحبان ضرر کے اور جہاد کرنے والے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ

بیچ راہ خدا کی ساتھ مالوں اپنے کی اور جانوں اپنی کے فضیلت دی ہے خدا نے جہاد کرنے والوں کو ساتھ مالوں

وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ

اپنے کی اور جانوں اپنی کے اوپر بیٹھنے والوں کی از روئے مرتبہ کے اور ہر ایک کو وعدہ کیا ہے

الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

نیکی کا اور بزرگی دی ہے خدا نے جہاد کرنے والوں کو اوپر بیٹھنے والوں کی از روئے مزد بزرگ کی

ع دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

اور درجے ہیں اوس حق تعالی سے اور بخشش ہے اور رحمت ہے اور ہے خدا بخشنے والا رحم کرنے والا

قولہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ معنی اس آیہ کی یہ ہیں کہ نہیں اذن دیا خدا نے اور نہیں مباح
کیا واسطے مومن کی قتل کرنا مومن کا مگر یہ کہ قتل کرنا اوسکا خطا سے ہو اور بعضوں نے معنی
یہ کہے ہیں نہیں ہے مومن تا کہ قتل کرے مومن کو مگر خطا مثل قول حق تعالی کی مَا كَانَ لِلَّهِ
أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ یعنی نہیں ہے شان خدا سے یہ بات کہ لیوے فرزند کو اور مثل قول حق
تعالی مَا كَانَ لَكُمْ أَن تُنبِتُوا شَجَرَهَا یعنی نہیں ہو تم تا کہ جماؤ شجر اوسکی کو اور نہیں کہا معنی
معنی اسکی وہ ہیں کہ جو نفی کی گئی مگر یہ واسطے کہ حق سبحانہ تعالی قادر ہے اور جمانا درخت کا
مقدور بشر سے باہر ہے پس صحیح نہوا کا منع کرنا اوس سے پس معنی آیہ کی بنا بر معنی مذکور کے یہ
ہے صفت مومن کی یہ بات کہ قتل کرے مومن کو مگر از روئے خطا کے بنا بر اسکی استثنا ہے متصل ہوگا
اور جس شخص نے کہا کہ یہ استثنا منقطع ہے نزدیک اوسکے تا ان یقتل مومنا کلام تمام ہوا
اور الا بمعنی لاکن کے ہے یعنی لاکن ان وقع خطاء اور معنی خطا کی یہ ہیں کہ بدون قصد کے
ہو خطا سے کہ ارادہ کیا اوس نے ایک چیز کو اور پہنچ گیا غیر کو مثل اسکی کہ پھینکا تیر کو طرف نشانے کی یا
شکار کی پس پہنچ گیا کسی انسان کو اور قتل کیا اوسکو اور جیسے کہ قتل کرے ایک شخص کو

یکمان کافر ہونی کی اور بعد اوسکی معلوم ہو کہ وہ مسلمان تہا مثل حرکت عیاش کی قولہ تعالی
الا خطاء مستقول ہی کہ عیاش بن ربیعہ کہ قبل از ہجرت کی مسلمان ہوا تہا اور اقارب اپنے
سی پنہان کرتا تہا ایک شب فرار کیا اور متوجہ مدینہ ہوا اور مادر اوسکی فراق سی اوسکی
وفریاد کرنی لگی ابوجہل اور بہائی اوسکا حارث کہ بہائی عیاش کی تہی بی تابی مادر کی
کی مشاہدہ کرکی تعاقب عیاش کا کیا اور اوسکو بافسون اور نہادہ نزدیک مدینہ سی پہرا لائے
اور ہاتہ پیر باندہ کر آفتاب مین ڈال دیتی تہی تاکہ اسلام سی پہر جاے حارث ایکروز اوس
نزدیک آیا اور کہا کہ اسی عیاش اسقدر محنت کیون کہینچتا ہی تو دین اسلام کو ترک کر اور
آسودہ رہو القصہ عیاش نی بسیاری ایذا اور آزار اوسکی سی جب دیکہا اوسکی کلمات کہی
اور بارہ دیگر حارث نی اوسکو سرزنش کی کہ اگر دین حق پر تہا تو پس ترک دین حق کیا تو نی
اگر باطل تہا پس تو نی دین باطل کو اختیار کیا تہا عیاش غضب مین ہوا اور قسم کہائی کہ اگر
کبہی دست رس اوپر تیری ہو گا تجہکو قتل کرونگا پس عیاش نی ہجرت کی اور تجدید اسلام
کی اور حارث بہی اوس ہنگام مین مسلمان ہوا اور وقت بیعت اور اسلام حارث کی عیاش
حاضر تہا اگر وہ حارث کو اوسی محل قبا مین تہا پایا بنا بر اوس قسم کی اوسکو قتل کیا صحابہ
نی عیاش کو ملامت کیا کہ ایک مسلمان کو ناحق تو نی قتل کیا قیامت کو کیا جواب دیگا عیاش
نادم ہوکر خدمت رسول خدا مین آیا اور حرکت اپنی سی آگاہ کیا اور عرض کیا کہ مین اسلام
اوسکی سی خبر نرکہتا تہا اور بخطا مجہسی یہہ امر سرزد ہوا منتظر جزا اوسکی کا ہون یہہ آیت
نازل ہوا وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ الخ قولہ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ الخ اى فعليه اعتاق رقبة
مُؤْمِنَةٍ وَمَالَه خَاصَّة عَلَى وَجْهِ الكَفَّارَةِ لِحَقِّ الله تعالى یعنی پس اوپر اوسکی لازم ہی آزاد کرنا بندہ

بندہ مومن کا بیچ مال اوسی مومن کی بالخصوص بنا بر کفارہ دینی کی کہ واجب کیا ہی خدا نی اور
رقبہ مومن سی مراد بالغ مومن مراد ہی کہ نماز پڑہتا ہو روزہ رکہتا ہو اور نہین جائز ہی بیچ کفارہ
قتل کی طفل کا دینا اور نہ کافر کا دینا اور یہہ قول ابن عباس اور شعبی اور ابراہیم اور
حسن اور قتادہ کا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی کہ جو غلام پیدا ہوا ہو
اسلام پر یہہ قول عطا کا ہی اور قول اول اقوی ہی [illegible] کہ لفظ مومن کا اطلاق
نہین ہوتا مگر اوپر بالغ کی کہ جو التزام کرنی والا فرائض کا ہو قولہ بِمِيثَاقٍ فَدِيَةٌ
یعنی اگر ہو مقتول اوس قوم سی کہ درمیان تمہاری اور اونکی عہد و پیمان ہو مراد اوس سے
اہل ذمہ مین حکم اوسکا مسلمان کا ہی بیچ وجوب کفارہ کی اور دیت کی قولہ وَمَنْ
يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا سبب نزول اس آیہ کا یہہ ہی کہ قیس بن جنابہ برادر اپنی ہشام
کو محلہ بنی نجار مین مقتول پایا خدمت حضرت رسول کی کیا صورت حال کو عرض حضرت نے
بہیجا اون حضرت نی زبیر فہری کو اور ہمراہ برادر ہشام کی نزدیک اعیان بنی نجار کی
بہیجا کہ اگر تم کشندہ ہشام کو جانتی ہو قیس کو حوالہ کرو اور دیت اوسکی موافق شریعت کے
ادا کرو جس گاہ اس پیغام سی بنی نجار آگاہ ہوی کہا کہ ہم قاتل کو نہین جانتی مین لیکن دیت
اوسکی ادا کرتی ہین پس سو اونٹ قیس کو دیے اور ساتہ زبیر کی متوجہ مدینہ ہوی
ہر گاہ نزدیک شہر کی پہنچی شیطان نی خاطر قیس مین وسوسہ کیا کہ لوگ تجہی عیب کرینگے
کی لینی دیت پر اور نہ قتل کرنی قاتل کو بہتر وہ ہی کہ زبیر کو قتل کیا چاہئی اور شتران کو
واپس کیا چاہی اور پہر مکہ کو پہر جائی پس بوقت غفلت زبیر کی ایک سنگ پر سے
اوسکی سر پر مارا کہ وہ مرگیا اور ایک اونٹ پر سوار ہوکر مکہ کو گیا اور مرتد ہوا مرگ کا

یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو پہنچی فرمایا کہ مین اوسکو ہرگز پناہ نہ دونگا نہ حل مین نہ حرم
مین چنانچہ روز فتح مکہ اوسکو قتل کیا اور داخل جہنم کیا حق تعالی نے اس آیہ کو حق اوسکی
مین نازل کیا اور حکم مخلد رہنے کا قاتل بعمد مخصوص اوس کی ہی کہ جو قتل مومن کو حلال جانتا
ہو یا کافر اور مرتد ہو گیا ہو سو سہل کر باجماع معلوم ہی کہ اگر کوئی شخص مومن کو قتل
کری بہ سبب مومن اعتقاد حلت اوسکی کی دوزخ مین ہمیشہ رہیگا اور دیت واجبہ قتل خطا مین
سو اونٹ مین اگر اونٹونکو رکھتا ہو اور طلا سے ہزار دینار اور نقرہ سے دس ہزار درم
بنا بر مذہب صحیح کی اور بعضون نے کہا ہی کہ بارہ ہزار اور وزن دینار کا مین ماشہ اور دو نیم
سرخ ہوتا ہی اور وزن درہم دو ماشہ اور دو رتی اور نو عشر رتی کا اور یا ہزار بکریان مین
اور یا دو سو گائو اور یا دو سو حلی ہین کہ وہ دو کپڑے ہین بردوین سے قولہ تعالی یا ایہا الذین
امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ الخ منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے لشکر ایک قوم
پر بہیجا اور یمن سے ایک شخص مرداس فدک مسلمان تہا او قوم اوسکی بہر واس خبر کی بہاگ
اور مرداس ساتھ مال و متاع اپنی کی ساتھ ایک پہاڑ کی پناہ لیگیا وقتی کہ لشکر اسلام
تکبیر کو یان پہنچا مرداس آواز تکبیر انکی سنکر معلوم کیا کہ لشکر اسلام ہی آپ بہی تکبیر کہتا
اور لا الہ الا اللہ پڑہتا ہوا پہاڑ سے نیچی اوترا اسامہ بن زید نے فی الحال دوڑ کر ضرب
شمشیر سر اوسکا کاٹا اور جو کچھ کہ اوسکی پاس مال و متاع تہا غارت کیا اور کاہ یہہ خبر ملکو
پہنچی نہایت متالم ہوئی اور فرمایا کہ ای اسامہ تو نی اوسکو قتل کیا کہ شرک سی بیزار ہی کی تہی
اور یگانگی خدا کی معترف ہوا تہا اسامہ اس عمل سی پشیمان ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ اوسنی کہا
کلمہ ترس شمشیر یا ریسی تہا حضرت نے فرمایا کہ آیا دل اوسکی کو تو نی شگافتہ کرکی دیکہا تہا کہ آیا

جہوڑ دی پانچ ہی اوسوقت مین یہ آیہ نازل ہوا یا ایہا الذین امنوا اذا
ضربتم الخ قولہ لا یستوی القاعدون الآیہ ابو حمزہ ثمالی نی تفسیر اپنی مین لکہا ہی کہ وقت
جانی غزائی تبوک کی ایک جماعت نی تخلف کیا مانند کعب بن مالک کی قوم بنی سلمہ سی
اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور عبداللہ کلثوم نے معذرت کی کہ یا رسول اللہ ہم
نا بینا تہا اس جہت ولت نعالہ سی باز ہون مین حق تعالی نی اس آیہ کو انکی حق مین
نازل کیا لا یستوی القاعدون الخ قولہ وفضل اللہ المجاہدین تفضیل مجاہدین
کی بہت تعظیم جہاد کی ہی اور واسطی ترغیب مومنون کی جہاد مین اور نزدیک جماعت کے
مراد ساتہ درجہ کی غنیمت اور ظفر ہی اور ساتہہ درجات کی درجہاے عالیہ مراد مین آخرت بلند
درجہ سی ارتفاع منزلت انکی ہی نزدیک خدا کی اور ساتہہ درجات کی منزل انکی مین جنت
مین اور نزدیک بعضو کی قاعدون اول سے صاحب عذر ہین اور قاعدون ثانی وہ ہین کہ گانا
ہوتی بیچ تخلف کی واسطی آلکانا کرنی ساتہہ غیر انکی کی اور یا مجاہدین اول سی مجاہد ہا
کفار مین اور ثانی سی مجاہد بانفس خود مین اور موید اسکی وہ حدیث ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا بعد انکی مراجعت کرنی جہاد سی کہ رجوع کی ہمنی جہاد صغر سی کہ وہ جہاد ساتہہ کفار اور
گردم ساتہہ جہاد اکبر کی کہ وہ جہاد با شیطان اور نفس خود ہی
ان الذین توفہم الملائکۃ ظالمی انفسہم قالوا فیم کنتم قالوا کنا
بیشک وہ لوگ کہ قبض روح کرتی ہین انکی ملایکہ حالیکہ ظلم کرنی والی ہین اوپر نفسوں اپنی کی کہا فرشتون نی بیچ کس چیز کی تہی تم کہا انہون نی تہی ہم
مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ
ضعیفا بیچ زمین کی کہا فرشتون نی آیا نہ تہی زمین خدا کی کشادہ

فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ۝

پس ہجرت کرتی تم بیچ اوسی زمین کی پس یہہ کہ وہ جگہ اونکی جہنم ہی اور بری ہی جاگہ باز گشت اونکی

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ

مگر وہ ضعفا مردوں سی اور عورتوں سی اور لڑکوں سی کہ نہیں طاقت رکھتی ہیں

حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝ فَأُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَعْفُوَ

چارہ سازی ہجرت کو اور نہیں پاتی ہیں راہ مدینہ کو پس یہہ کہ وہ قریب ہی خدا یہہ کہ بخشی

عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُورًا ۝ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ

اونسی اور ہی خدا عفو کنندہ مغفرت کنندہ اور جو شخص کہ ہجرت کری بیچ راہ خدا کی پاوی

فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا

بیچ زمین کی آرام گاہ بہت کو روزی فراخی اور جو شخص کہ باہر آوی گھر اپنی سی ہجرت کرنیوالا ہو کر

إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ

ساتھ خدا کی اور رسول اوسکی کی بعد اسکی پاوی اوسکو مرگ پس ثابت ہوا اجر اوسکا اوپر خدا کے

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ ع

اور ہی خدا بخشنی والا مہربان

فائدہ قولہ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ منقول ہی کہ ایک جماعت مسلمانوں کی کہ بظاہر کلمہ پڑھتی تہی مثل قیس بن [illegible]
اور قیس ابن الولید کی اور مانند انکی با وجود قدرت کی مکہ سی مدینہ کو ہجرت نکی اور ہمراہ کافروں ساتھی قریش کی بیچ دن
جنگ کی ہمراہ کفار کی یہہ لوگ حربگاہ میں حاضر ہوی اور درمیان میں مسلمانوں کی مقتول ہوی
تب حق تعالی نی اونکی شان میں یہہ آیہ نازل کیا إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ... وَالْوِلْدَانِ الخ

ذکر اطفال کا واسطی مبالغہ کی ہی دربیچ امر ہجرت کی اور اشعار اس بات کا ہی کہ دیاں کی کو ... کہ اپنی ساتھ انکو بھی لیجاوین وقت ہجرت کی اور اشارہ ہی کہ اوپر ہی ہجرت واجب ہی اطفال کو جب وَالْوِلْدَانِ بالغ ہوں بعد بلوغ ہجرت کرنا اوپر واجب ہی قولہ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُورًا
عمرو ابن دینار نی عکرمہ سی روایت کیا ہی کہ بیچ مکہ کی بہت شخص تہی کہ اسلام لائی تہی اور طاقت ہجرت کی نہ رکہتی تہی جب کہ وہ آیہ تہدید ہجرت نازل ہوئی اور نوشتہ اس بات کا مستضعفان کی طرف [illegible]
جندب بن ضمرہ نی اپنی بیٹوں سی کہا ہرچند کہ میں پیر اور بیمار ہوں لیکن جملہ مستضعفان سی نہیں ہوں [illegible]
[illegible] کا کہنا ہو اور راہ مدینہ کی جانتا ہوں میں خوف کرتا ہوں [illegible]
[illegible] ہجرت کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا

اور جسوقت کہ سفر کرو تم بیچ زمین کی پس نہیں ہی اوپر تمہاری گناہ یہہ کہ کوتاہ کرو تم

مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكٰفِرِينَ

نماز سی اگر ڈرو تم یہہ کہ فتنہ میں ڈالیں کی تم کو وہ لوگ کہ کافر ہوئی ہیں تحقیق کہ کافر

كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۝ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ

ہیں واسطی تمہاری دشمن آشکارا اور جسوقت کہ ہو تو اے محمد بیچ اونکی پس برپا کری تو واسطی انکی نماز کو

فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا

پس چاہیے کہ کھڑی ہووی ایک گروہ انمیں سی ساتھ تیری اور چاہیے کہ لیلیں ہتیار اپنی کو پس جسوقت کہ سجدہ کر چکیں

والمحصنٰت

فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا

پس چاہیے کہ ہوویں اوس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں آگے تمہارے سے اور چاہیے کہ آوین گروہ دیگر کہ نہیں نماز پڑھی ہی پس نماز پڑھیں

مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

ساتھ تیرے اور چاہیے کہ لیلیویں سپر اپنی کو اور زرہ اپنی کو اور ہتھیار اپنی کو دوست رکھتے ہیں لوگ کہ جو کافر ہوئے ہیں

لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً

اگر غافل ہو جاؤ تم ہتھیاروں اپنی سے اور اموال اپنی سے پس حملہ کریں اوپر تمہارے ساتھ حملہ

وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم

ایک کی اور نہیں گناہ اوپر تمہارے اگر ہو ساتھ تمہارے ایذا باران سے یا ہو تم

مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ

مریض یہ کہ رکھ دو تم ہتھیار اپنی کو اور لیلو تم سپر اور خود اور زرہ اپنی کو تحقیق خدا نے مہیا کیا

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

واسطے کافروں کے عذاب خوار کنندہ پس جب کہ بجا لاؤ نماز کو پس یاد کرو تم خدا کو

قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ

در حالت کھڑے ہونے کی اور حالت بیٹھنے کی اور اوپر پہلو اپنی کی پس جب کہ اطمینان حاصل ہو تمکو پس ادا کرو نماز کو

الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۝ وَلَا تَهِنُوا فِي

نماز ہی اوپر مومنوں کی فرض معین بوقت اور نہ سستی کرو تم بیچ

ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَ

طلب قوم کفار کی اگر ہو تم کہ رنج پاتے ہو پس تحقیق وہ رنج پاتے ہیں جیسا کہ تم رنج

وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اور تم امید رکھتے ہو خدا سے اوس چیز کی کہ نہیں امید رکھتے ہیں وہ اور خدا دانا ہی محکم کار

ع

فائدہ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا یعنی اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ میں ڈالیں تمکو وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے ہیں اور

یہی قصر نماز میں بھی بہ شرط اوس ہنگام میں تہی کہ جوالی مدینہ میں دشمن مسلمانوں کی بہت تہی اور بغیر

خوف بھی تقصیر سفر میں واجب ہی چنانچہ باجماع اور روایات متواترہ سی ثابت ہوا ہی اور لفظ

جناح سی اس جگہ مراد واجب ہی جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہی عاقل پر قولہ فلتقم طائفۃ الخ شان نزول

کی سبب نزول اس آیہ کا یہ ہی کہ حضرت رسالت کسی راہ کو گئی تہی قبیلہ منزل عسفان میں پایا لشکر کفار

کو دیکھا کہ صف آراستہ کئی ہیں اور اسباب جدال اور قتال مہیا کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ لشکر اسلام

مقابل اوکی صف آراستہ کریں اس اثنا میں وقت ظہر کا داخل ہوا اور لشکر کفار درمیان قبلہ

سپاہ مومنین کی حائل ہوا حضرت رسالت ساتھ صحابہ کی نماز میں مشغول ہوئی اور کفار رکوع

اور سجود انکا مشاہدہ کرتی تہی بعد فراغ مسلمانوں کی کافروں کو نہایت حسرت ہوئی کہ کیوں نہیں

اثنای نماز میں حملہ کیا ایک نی اون کفار میں سی کہا کہ اس قوم کو ایک نماز اور بہی ہی کہ نماز عصر

اکرام اوسکی میں مبالغہ کرتی ہیں انتظار کیا چاہیے کہ اوس وقت ہم اونپر حملہ کریں کی اور وہ نماز

کی تہی کہ حضرت نی فراغ کیا تہا اوس سی کہ جبرئیل نازل ہوئی اور ترکیب نماز خوف ساتھ ادا کی بیان

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ

بدرستی کہ نازل کیا ہمنی طرف تیری حق کو ساتھ راستی کی تاکہ حکم کری تو درمیان لوگوں کی ساتھ اوس چیز کی کہ دکھا دیا تجکو

اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ۝ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

خدا نی اور نہ ہو تو واسطی خیانت کرنی والوں کی دشمن اور طلب بخشش کر خدا سی بدرستی کہ خدا ہی

قوله انا انزلنا الیک الکتاب الخ نازل ہوئی ہے طعمہ بن ابیرق کے حق میں جو قوم بنی ظفر سے ایک شخص تھا
قتادہ بن نعمان میں سے اور چھپا رکھا تھا زرہ کو ایک آٹے میں پنہاں کر کے لے گیا تھا اور کیسہ سوراخ دار تھا کہ تمام
راہ وہ آٹا گرتا جاتا تھا تا اینکہ اپنے گھر پہنچا بعد اسکی اوس کیسہ کو گھر ایک یہودی کو زید بن سمین نام
سونپا بوقت صبح قتادہ اوپر اثر اوسی آٹے کی گھر طعمہ تک پہنچا اور اوس سے زرہ اپنا طلب کیا قسم کھائی
تھا کہ میں نے اس کام کو نہیں کیا ہی قتادہ اوسی سمت گھر یہودی تک پہنچا اور اوسکو نسبت خیانت کی
اوسنے دی کہا کہ کل طعمہ نے ایک کیسہ زرہ میرے پاس امانت رکہا ہے اور ایک جماعت نے اپنے قوم سے
وہی صورت حال کو معروض نبی میں پہنچایا اور بنی ظفر کہ ہم قوم طعمہ تہے خوف رسوائی سے زرہ کا
کو طعمہ تہمت زدہ ہوئی اور یہودی پاکدامن رہی لہذا اوس یہودی سے خصومت کرتی تہی اور راضی تہی
بہی تہی کہ اوس یہودی پر ثابت ہو اور بحسب حسن ظن کی کہ اون حضرت کو مسلمانوں سے تہا چاہا کہ عتاب یہود پر
کریں لہذا حق تعالی نے یہہ آیت بہیجی انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم الخ قوله واستغفر الله
مخفی نہ رہی کہ حکم استغفار سے تو ہم نکیا چاہی کہ پیغمبر کو کوئی ایسی صادر ہوئی ہو کہ خلاف فرمان
ہو اسواسطی کہ استغفار مخصوص ساتھہ گنہکار کی نہیں ہی بلکہ کبہی ہوتا ہی کہ بنابر انکسار نفس کی ہو وی
اور یا واسطی قصد ثواب کی ہی اسواسطی کہ استغفار ایک طاعت مستقل ہی اور موجب ثواب کا ہی اور کلام
کہ دلائل عقلی اور نقلی عصمت انبیا پر صغائر اور کبائر سے قائم ہوتی ہیں لہذا باعث ہوتی
وہ دلائل کہ معنی ظاہر اس آیہ کو تاویل کیا اور معنی دیگر کہ جو خیال ناقص اس سمجھ کی آتی
ہیں یہہ ہیں کہ مراد اوس سے ترک اولی ہو کہ حضرت ترک کرنا قصد خیانت یہودی کا اولی تہا حکم استغفار کا
اوس ترک اولی سے کیا اور صاحب مجمع البیان نے لکہا ہی کہ اگرچہ یہہ خطاب بظاہر حضرت
رسالت پناہ صلی الله علیه وآله کی طرف ہی لیکن مراد اس سے امت پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله ہے

غَفُورًا رَّحِيمًا ○ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ
امرزندہ مہربان اور نہ خصومت کر اون لوگوں سے کہ خیانت کرتی ہیں وہ ساتہہ نفسون اپنی کی تحقیق خدا
لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ○ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَ
نہیں دوست رکہتا ہی اوس شخص کو کہ ہو بہت خیانت کرنی والا از حد گنہگار کہ چہپاتی ہیں خیانت کو لوگوں سے اور
لَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ
نہیں چہپاتی ہیں خدا سے حال آنکہ خدا ساتہہ اونکی ہی جبکہ تدبیر کرتی ہیں اوس چیز کو شب کو کہ نہیں راضی ہوتا
الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ○ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ
کہنی دروغ سے اور ہی خدا ساتہہ اوس چیز کے عمل کرتی ہیں احاطہ کرنی والا آگاہ ہو تم وہ لوگ کہ خصومت کی تمنے
عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اون سے بیچ زندگانی دنیا کی پس کون ہی خصومت کریگا ساتہہ خدا کی اونسے بیچ روز قیامت کی
أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ○ وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ
یا کون ہی اوپر اونکی نگہبان اور جو شخص کہ عمل کری بد یا ستم کری اوپر نفس اپنی کی پس
يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ○ وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا
طلب آمرزش کری خدا سے پاویگا خدا کو آمرزندہ مہربان اور جو شخص کہ کری گناہ کو پس سوا اسکی نہیں
يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً
کہ کیا اوسنے گناہ کو واسطی ضرر نفس اپنی کی اور ہی خدا دانا حکم کنندہ اور جو شخص کہ کری گناہ صغیرہ کو
أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ○ ع
یا گناہ کبیرہ کو بعد اسکی تہمت کری ساتہہ اوسکی واسطی خالص کرنی اپنی کی پس تحقیق اوٹہایا اوسنے دروغ عظیم

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ
اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیری اور بخشش اسکی ہر آئینہ قصد کیا تہا ایک گروہ نی انمین سی یہ کہ
يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ
گمراہ کریں تجکو اور نہیں گمراہ کرتی ہیں مگر جانوں اپنی کو اور نہیں ضرر پہنچا سکتی ہیں تجکو کسی چیز کا
وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ
اور نازل کیا ہی خدا نے اوپر تیری قرآن کو اور احکام کو اور تعلیم کیا تجکو اوس چیز کو کہ نتہا تو جانتا اور ہے
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ
فضل خدا کا اوپر تیری بہت۔ نہیں بہتر بیچ اکثر دسراروں کے
إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ
مگر وہ کہ امر کری ساتہ صدقہ دینے کی یا ساتہ نیکی کی یا اصلاح کرنا بیچ درمیان لوگوں کی اور جو وہ شخص کری
ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○
اوسکو واسطی طلب خوشنودی خدا کی پس قریب ہی کہ دینگی ہم ثواب بہت
وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ
اور جو شخص کہ مخالفت کری رسول کی پس ازاں کہ ظاہر ہوا واسطی اوسکی راہ حق اور پیروی کی کری غیر
سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ○ ع
راہ مومنوں کی دوست کرینگے ہم اوسکو اوس چیز کا کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اور داخل کرینگے اوسکو جہنم مین اور بری جگہ ہی
قوله وعلمك ما لم تكن اور تعلیم کیا تجکو وہ چیز کہ نتہا تو کہ جانتا تہا غیبیات امور سی یا امور
دین اور احکام سی اور نزدیک بعضوں کی علم اون چیزونکا ہی کہ واقع ہو قیامت تک چنانچہ

حدیث مین وارد ہی کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی تہی کہ یہی عرش کی تہا مین یک
قطرہ میری حلق مین ڈالا کہ بسبب اوسکی دانا ہوا مین امور ماضیہ اور امور مستقبلہ کا اور یہ
علم بوراثت طرف آئمہ اثنا عشر کی منتقل ہوا ہی اور کتاب بصائر الدرجات مین کہ تصنیف شیخ
خلیل ابی عبد اللہ محمد ابن حسن صفار کی ہی مذکور ہی کہ ابو بصیر سی ابو جعفر صلوات اللہ
علیہ نی فرمایا کہ حضرت خاتم الانبیا وانا ہی ساتہہ علوم جمیع پیغمبرونکی اور ساتہہ امور
ماضیہ اور مستقبلہ کی روز قیامت تک اور بعد اسکی فرمایا کہ مین قسم کہاتا ہون خدا کی کہ
جان میری بدقدرت اوسکی مین ہی کہ جانتا ہون علم سب انبیا کا اور عالم ہون مین امور
ماضیہ کا اور اون امور کا کہ جو بعد ہنکی واقع ہونگی قیامت تک اور یہی روایت کی ہی احمد
بن محمد سی اور راوینی عبد الرحمان بن ابی نجران سی اور راوینی یوسف بن یعقوب سی اور راو
حارث بن مغیرہ سی اور عبد الاعلا اور عبیدہ سی اور بشر سی اور انہون نی ابو عبد اللہ علیہ
السلام سی روایت کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا واللّٰه انی لاعلم ما فی السموات وما فی
الارض وفی الجنة وما فی النار وما كان وما يكون الى ان تقوم الساعة یعنی قسم بخدا کہ مین جانتا
ہون اون چیزونکو کہ جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی اور بہشت مین ہی اور جو چیز کہ واقع
ہوگی قیامت تک قوله او اصلاح بين الناس الخ یا اصلاح کرتا ہو درمیان لوگونکی یا رفع کدورت ہو
دلہای اونکی سی یا تالیف قلوب انکی منظور ہو تفسیر علی بن ابراہیم مین مذکور ہی ابی عبد اللہ
علیہ السلام سی مروی ہی کہ حق تعالی نی اس آیہ مین امر کیا ہی کہ اگر کدورت ہو نہ پر ظاہر ہو
وقت ملاقات برادر مومن کی اور اظہار بشاشت کری برادر مومن سی قوله ومن يشاقق الرسول الخ
مراد ہی طعمہ کہ بعد از ثبوت خیانت کی خوف قطع یدسی بہاگا اور مکہ مین آیا اور مرتد ہوا بعد اسکی

ابھی جانا ایک شخص سینہ دیتا تھا کرنا کا و دیوار کری اور نقب کیا اور زرہ لیکرا وسکو زید
باہر نکالا اور قصد کیا کہ اسکو قتل کریں بعضی اہل کرنی درخواست کی کہ ہماری پاس پناہ
ہی قتل کرنا اسکا مناسب نہیں پس اوسکو کہ سی نکال دیا بعد اسکی اوسنی طرف شام کی
کارواکی سفر کیا ایک منزل میں کاروان کو غافل پاکر کچھ متاع اونکا چرایا اور بھاگا
اوسکو گرفتار کیا او قتل کیا اور بعضونی کہا کہ بعد سی کشتی میں سوار ہوا اور ایک کیسہ اوس کشتی میں
موافی سکی حرکت مردہ ایک نیلی او سکو دیا تحقیق اہل ہیٹو قوا لگو کچھ نہ تھا کہ آتش میں جسی محو ہوا حق تعالی ایسی
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ
ہر بیشک خدا نہیں عفو کرتا شرک ہو نیکو ساتھ اوسکی اور معاف کرتا ہی سوا اوسکی رجسکی چاہتا ہی
وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِیْدًا ۝ اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ
اور جو شخص کہ شرک لاوی ساتھ خدا کی پس تحقیق گمراہ ہوا ساتھ گمراہی بعید کی نہیں عبادت کرتی ہیں وہ ری
دُوْنِہٖۤ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ۝ لَّعَنَہُ اللّٰہُ ۘ وَ وقف لازم
سوا خدا کی مگر بتونکو اور نہیں عبادت کرتی ہیں مگر دیو سرکشتہ کو دور کیا ہی جسکو خدا نی
قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ وَ
کہا اوس شیطان نی ہر آئینہ لونگا میں بندوں سی تیری بہرہ مقرر اور ہر آئینہ گمراہ کرونگا میں انکو
لَاُمَنِّیَنَّھُمْ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَیُبَتِّکُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ
ہر آئینہ آرزو میں ڈالونگا میں انکو اور ہر آئینہ امر کرونگا میں انکو پس البتہ قطع کرینگی کان چار پاؤں کی اور ہر آئینہ امر کرونگا
فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ ؕ وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ
پس تغیر دینگی وہ مخلوق خدا کو اور جو شخص کہ لی شیطان کو دوست سوائی خدا کے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ۝ یَعِدُھُمْ وَیُمَنِّیْھِمْ ؕ وَمَا یَعِدُھُمُ
پس تحقیق زیان کیا ساتھ زیان ظاہر کی وعدہ دیتا ہی انکو شیطان اور آرزو میں ڈالتا ہی انکو اور نہیں وعدہ دیتا
الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰٓئِکَ مَاْوٰىھُمْ جَھَنَّمُ ۫ وَلَا یَجِدُوْنَ
شیطان مگر فریب یہ گروہ کہ جگہ اونکی دوزخ ہی اور نہ پاوینگے
عَنْھَا مَحِیْصًا ۝ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ
اوس سی جائی گریز اور وہ لوگ کہ ایمان لائی ہیں اور عملہائی نیک کرتی ہیں قریب ہی کہ داخل کرینگی انکو
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ
کہ جاری ہیں نیچی درختوں کی نہریں درحالیکہ رہیں گی بیچ اوسکی ہمیشہ وعدہ کرنا خدا کا حق ہی اور کون راست
مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ۝ لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْکِتٰبِ ؕ مَنْ یَّعْمَلْ
تر ہی بیچ سخن کی نہیں ہی وعدہ ساتھ آرزوئی تمہاری اور نہ ساتھ آرزوئی اہل کتاب کی جو شخص عمل کرے
سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ ۙ وَلَا یَجِدْ لَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ وَمَنْ
بد جزا دیا جائیگا ساتھ اوسکی اور نہیں پاویگا واسطی اپنی سوائی خدا کی دوستدار اور نہ مددگار اور جو شخص کہ
یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ
عمل کری نیکیوں سی مرد ہی یا عورت ہی حال آنکہ وہ مومن ہو پس یہ گروہ داخل ہونگے
الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ۝ وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ
جنت میں اور نہ ظلم کی جاوینگی بقدر دانہ خرما کی اور کون نیکو تر ہی از روئی دین کی اوس شخص سی کہ خالص کی
لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا ۝
واسطی خدا کی جان اپنی وہ نیک کرنی والا ہوا اور پیروی کی اوسنی دین ابراہیم کی درحالیکہ وہ دین باطل سی

ع

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا

اور واسطی خدا کی ہی جو کچھ آسمانوں کی بیچ ہی اور جو کچھ زمین کی بیچ ہی اور ہی خدا ساتھ ہر شی کی احاطہ کرنی والا
قولہ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ الخ ابن عباس سی روایت ہی کہ نزول اس آیہ کا بیچ شان ایک
مرد کی تہا کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ایک بوڑہا ہوں
اور گناہ میں غرق ہوں مگر یہہ کہ جب سی کہ خدا کو پہچانا ہی ساتھ اوسکی شرک نہیں لایا ہوں
اور سوائی اوسکی کسی سی دوستی نہیں کی ہی اور معصیت اوسکی از روئی جرات اور بی ادبی
کی نہیں کی ہی اور قصور اسکا بہی میں نہیں کیا ہی کہ ایک لحظہ خدا کو ساتھ بہاگنی اپنی کی
عاجز کر سکوں میں بحال پشیمان ہوا ہوں میں گناہ سی اور توبہ کرتا ہوں میں الحال پس حق میں میری
آپ کیا فرماتی ہیں حق تعالی نی اس آیہ کو بہیجا کہ جمیع گناہان غیر از شرک کو واسطی اوس کی
قولہ اِلَّا اِنٰثًا حق تعالی نی بتوں کو مادہ مقرر کیا ہی بواسطہ اسکی اسما انکی زبان عرب میں تانیث
سی خالی نہ تہی مثل لات و عزا اور منات وغیرہ کی اور واسطی ہر قوم کی جس بت کی
عبادت کرتی تہی اوسکو انثای بنی فلان نام رکہتی تہی اور بواسطہ عدم عقل انکی کی انثا
کہا ہی ابو حمزہ ثمالی نی تفسیر اپنی میں لکہا ہی کہ درمیان ہر بت کی ایک شیطان زمان جاہلیت
سی واسطی خدمتگاری اوس بت کی رہتی تہی اور دکہلائی دیتی تہی اور ساتہ بت کی
تکلم کرتی تہی اور سبب اسی اعتبار کی بتوں کو مادہ مقرر کیا منقول ہی کہ ابتدای اسلام میں
ایک روز جماعت مشرکوں کی مکہ میں جمع ہوکر بتوں کو سجدہ کرتی تہی ایک روز شکم ایک بت کی سی
آواز آئی یہہ اور ایک بیت اون نی پڑہی جاء طابہ تعیبنا دین ابلونا الحماة الکرام
یعنی آئی ہیں محمد اور اصحاب اونکی کہ ہم پر عیب کرتی ہیں اور دین پدران ہماری کی مذمت کرتی

ہیں ایسی وہ کہ ہماری حامی تہی اور کریم تہی ہرگاہ مشرکان اس تری نی سنا نہایت خوش ہوئی اور
کہا انہوں نی کہ محمد کہاں ہیں تا سنی کہ خدا ہماری کیا کہتی ہیں پس ایک شخص کو حضرت کی طلب
کو بہیجا اور اس قصہ سی انکو آگاہ کیا پس امیر وزیر وعدہ کا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
حاضر ہوں اور سنی حضرت نی جانا کہ یہہ کار شیطان کا ہی حضرت اسی اندیشہ میں تہی کہ ایک
جن مومن نزدیک اونکی حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ غبار ملال خاطر
اپنی پر راہ نہ دیں کہ وہ شیطانہ کہ درون بت میں آواز دیتی ہی مسعر نام رکہتی ہی میں نی
اوسکو قتل کیا اب سر روز تمام روز موعود مشرکوں کی حاضر ہوں کہ میں بہی اوسوقت میں حاضر
ہونگا پیغمبر خدا نہایت خوش ہوکر روز دیگر نزدیک مشرکوں کی آئی اور مشرکوں نی قربانیاں
کیں ہرگاہ حضرت وہاں پہونچی سب بت کو پڑی مشرکوں نی انکو پاک و پاکیزہ کرکر پہر کہڑا
کیا اور بعد اوسکی سجدہ میں گئی اور کہا کہ ای خدایان ہماری جو کچھ کہ تمنی اوس روز کہا تہا
آج پہر ارشاد کیجی شکم اوس بت سی آواز یہہ سنی کہ مضمون اونکا یہہ ہی کہ میں وہ شخص ہوں
کہ میرا نام مطہر ہی مارا میں نی مسعر فاجر او رطاغی تہی اور انکار حق کا کرتی تہی لعنت کیا اوسکو
پیغمبر ہماری نی کہ قرآن اوسپر نازل ہوا ہی بعد از موسی کی پس ہم بہرہ اوسکی میں اور
تابعدار امر و نہی اوسکی کی ہیں مشرکوں نی ہرگاہ یہہ سنا کہا کہ محمد نہایت فریب دینی والا
آج کی دن خدایان ہماریکو فریب دیا اور اوس روز سی اسلام ترقی پکڑنی لگا تا انکہ کفار
مغلوب ہوئی اور ذلیل ہوئی قولہ مَفْرُوْضًا یعنی بہرہ مقرر اور معین حاصل کروں گا میں کہ
اکثر مردما کو تابع اپنا کر کی اونکو میں ضلالت او دکہوں میں حیرت میں ایسا ہی کہ ہزار آدمیوں میں
نو سی ننانوی نصیب شیطان کی ہیں گمراہی میں اور ایک تابع خدا کا ہی قولہ اٰذان [illegible]

برکتین تلبع کرین کی کو شہانی چارپایونکو پیدیشار واوس چیز کی طرف کہ خوب بجا لاتی تہی پھیرو کی
اور حصار سی اور وصیلہ سی اور حامسی کر اوسکو عیب بتونکا بتاتی تہی اور تفصیل ایکی سورہ
مائدہ مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی قولہ تعالی یجزبہ الخ منقول ہی کہ پرکا جب یہ آیہ نازل ہوا
صحابہ غمگین ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعد از نزول اس آیہ کی کس طرح سی ہم رستگار ہوویگی
سوا سلی کہ سوائی تیری کوئی شخص کردار بدی خالی نہین ہی حضرت نی فرمایا کیا تم بیمار نہین ہوتی
یا غمگین نہین ہوتی ہو یا بلا مین تمکو نہین پہنچتی ہین یا بلا تم پر نہین نازل ہوتی ہی کہا اونہون نی
کہ ہان ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا کہ وہ جزا اوسکی ہی اور یہی حضرت نی فرمایا
کہ کوئی شخص نہین ہی کہ اوسکو مصیبت پہنچی مگر یہ کہ خدا تعالی اوسکو کفارہ گناہ اوسکی کا کرتا
ہی تا یہ کہ اگر خار بہی پیر مین گڑی کفارہ گناہ اوسکی کا ہوتا ہی قولہ خلیلا وجہ تسمیہ ابرہیم
بخلیل اس طرح سی منقول ہی کہ عہد ابراہیم خلیل صلوٰۃ اللہ علیہ مین قحط شدید لاحق ہوا از بسکہ
مردم ہمیشہ خوان احسان ابراہیم سی بہرہ مند ہوتی تہی اوس سال مین بسبب قحط کی زیادہ رجوع
طرف اونکی کرتی تہی لوگ جو کچہ کہ نزدیک ابراہیم کی تہا مصرف محتاجون لائی لہذا چند قطار
شتر مصر کو بہیجا نزدیک ایک دوست کی کہ مستعد اوسکا تہا تا غلہ یہان پہونچی کارکنان حضرت ابرہیم کا
دوست مصر کو پہنچا کہا اوسنی کہ ولایت ہماری مین اثر قحط ظاہر ہوا ہی اگر ابراہیم غلہ اپنی واسطی
طلب کرتی بہر نوع بہیج دیتا مین لیکن سنا ہی مینی کہ بہت فاقہ زدہ اونکو خوان مروت اپنی
اطعام کرتی ہین القصہ کارندہ بلا زمان حضرت ابراہیم کی نزدیک نا بالضرورت وہانسی بہ ہیئت
پہرنی ہر گاہ حوالی شام مین پہنچی از جہت شرم خالی ہاتہہ پہرنی کی اونٹونکو پر از ریگ نرم
کیا ہر گاہ حضرت ابراہیم مطلع ہوئی تنگ دل ہوئی اور متوجہ طرف مسجد ہوئی اوس جاتین

سارا از وجہ حضرت ابراہیم خواب مین تہین ہر گاہ بیدار ہوئین بار ہا اشتران کو بہرا ہوا دیکہا گمان
ہوئین جس بار کو شکاف کیا آرد سپید دیکہا نہایت سفید سی اور پاکیزگی مین قدری اوسمین
لیکر خمیر کیا اور نان پختہ کی بعد اسکی عیال واطفال درویشونکو اطعام کیا ہر گاہ ابراہیم مسجد سی
پہری اور بوئی نان مشام حضرت مین پہنچی پوچہا کہ کہان سی ہی کہا اونہون نی کہ نزدیک دوست
مصر تیری سی آیا ہی ابراہیم نی کہا کہ نزدیک دوست میری خدا سی ہی لہذا حق تعالی نی بہی
دوست اوسی کہا اور بعضون نی کہا ہی کہ وجہ تسمیہ خلیل کی یہ ہی کہ مال مصرف مہمانون
لاتی اور فرزند کو قربان گاہ مین لیگئی اور تن بآتش نمرود کی حوالہ کیا اور جان کو
بحضرت ایزدی سونپا اس جہت سی حق تعالی نی نام اونکا خلیل رکہا تکملہ اتمام
در سپارہ پنجم قولہ تعالی ما دون ذلک لمن یشاء چودہ حرف ہین زیرا کہ
ایک ہزار دو سی تراسی ہوتی ہین نکلا اوس سی یہ عبارت اولئک شیعۃ علی علیہ السلام والی
ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن وما یتلی علیکم
اور طلب فتوی کرتی ہین تجہسی بیچ عورتون کی تو کہہ کہ خدا فتوی دیتا ہی تمکو درباب انکی اور جو کچہ پڑہا جاتا ہی اوپر تمہاری
فی الکتاب فی یتامی النساء التی لا تؤتونہن ما کتب لہن
بیچ قرآن کی بیچ شان یتیمون زنان کی ایسی عورتین کہ نہ دیتی ہو تم اونکو اوس چیز کو کہ فرض کیا گیا واسطی اونکی
وترغبون ان تنکحوہن والمستضعفین من الولدان وان
اور رغبت کرتی ہو تم یہ کہ نکاح کرو تم اونسی اور بیچ شان ضعیفون کی لڑکون سی اور یہ کہ
تقوموا للیتامی بالقسط وما تفعلوا من خیر فان اللہ
قیام کرو تم واسطی یتیمونکی ساتہہ عدل کی اور جو چیز کی کرتی ہو تم نیکی سی پس تحقیق کہ

كان به عليما ○ وان امراة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا

ساتھ اوسکے دانا ○ اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے شوہر سے نافرمانی کو یا روگردانی کو

فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير و

پس نہیں گناہ ہی اوپر ان دونوں کے یہ کہ صلح کریں درمیان اپنے صلح کو اور صلح کرنا بہتر ہے

احضرت الانفس الشح وان تحسنوا وتتقوا فان الله كان

اور حاضر کی گئی ہیں نفسہا ساتھ بخل کی اور اگر نیکی کرو تم اور ڈرو تم پس ہر آئینہ خدا ہی

بما تعملون خبيرا ○ ولن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء و

ساتھ اوسکی کہ عمل کرتی ہو واقف ○ اور ہرگز نہ کرسکو گی تم یہ کہ عدل کرو تم درمیان عورتوں کی

لو حرصتم فلا تميلوا كل الميل فتذروها كالمعلقة وان

اگرچہ حریص ہو تم پس نہ میل کرو تم ساتھ نہایت میل کی پس ترک کرو تم اوسکو مثل لٹکی ہوئی ہو نہ شوہر دار اور اگر

تصلحوا وتتقوا فان الله كان غفورا رحيما ○ وان يتفرقا يغن

صلح کرو تم اور ڈرو تم پس ہر آئینہ کہ خدا ہی بخشنے والا مہربان اور اگر جدائی کریں وہ دونوں بے نیاز کریگا

الله كلا من سعته وكان الله واسعا حكيما ○ ولله ما في

خدا ہر ایک کو بخشش اپنی سی اور ہی خدا واسع بخشش میں حکمت والا ○ اور واسطی خدا کی ہی جو کچھ

السموات وما في الارض ولقد وصينا الذين اوتوا الكتاب

آسمانوں کی اور جو کچھ زمین کی ہی اور ہر آئینہ تحقیق وصیت کی ہمنی ان لوگوں کو کہ دی گئی ہیں کتاب

من قبلكم واياكم ان اتقوا الله وان تكفروا فان لله ما في

اگلی تمہاری سی اور تمکو یہ کہ ڈرو تم خدا سی اور اگر کافر ہو تم پس ہر آئینہ واسطی خدا کی ہی جو کچھ

السموات وما في الارض وكان الله غنيا حميدا ○ ولله ما

اور جو کچھ بیچ آسمانوں کی ہی اور جو کچھ بیچ زمین کی ہی اور ہی خدا بے نیاز تعریف کیا گیا اور واسطی خدا کی ہی جو کچھ

في السموات وما في الارض وكفى بالله وكيلا ○ ان يشا يذهبكم

بیچ آسمانوں کی ہی اور جو کچھ بیچ زمین کی ہی اور کافی ہی خدا از روی وکیل ہونے کے اگر چاہی خدا لیجاوی تمکو

ايها الناس ويات بآخرين وكان الله على ذلك قديرا

ای مردمان اور لاوی اوروں کو اور ہی خدا اوپر اوسکی قادر

من كان يريد ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا

جو شخص کہ چاہی ثواب دنیا کو پس نزدیک خدا کی ہی ثواب دنیا کا

والآخرة وكان الله سميعا بصيرا ○

اور آخرت کا اور ہی خدا سننے والا دیکھنے والا

ع

قوله صلحا والصلح خير منقول ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی سن اپنی سودہ کو طلاق دینی کا سو سودہ سر راہ آنحضرت کی بیٹھی تاآنکہ سید عالم اوس طرف سی گذری سودہ نی زبان تضرع سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ باز میری طرف آپ رجوع کریں سوگند خدا کی کہ دوستی مردوں کی دل میری میں نہیں رہی لیکن چاہتی ہوں میں کہ فردای قیامت زمرہ زنان میں تیرے محشور ہوں میں اور نوبت اپنی زنان دیگر کو بخشوں میں حضرت نی بعد اسکے رجوع کیا البتہ یہ آیہ نازل ہوا کہ صلح مفارقت سی بہتر ہی قوله واحضرت الانفس الشح حاصل اس آیہ کا یہ ہی کہ داناگیا ہے بخل حاضر و اصلی نفسہای مردان و زنان کی کہ بہمن منفک ہوتا ہی اون سی اور مراد بخل سی یہ ہی کہ مرد بخل نکرے کہ آیا ہی تقسیم کرنی لیالی میں وقتی کہ رغبت تعدد الازواج سی زیادہ ہو

ہووے وہ زن تحمل کرتی ہی کہ اپنی نوبت کو غیر کو عطا کری پس چاہیی کہ بعد از مصالحہ کی کینہ کپٹ کر کو
غلط راہ سی محو کرین قولہ تعالی ان تعدلوا یعنی تمسی متعذر ہی کہ عدل اور برابری کو درمیان ان کی
کی نگاہ رکھو اسواسطی کہ عدل حقیقی یہہ ہی کہ میل طبیعت کا کسی طرف ازواج مین سی زیادہ نہووی
یہہ امر نہایت مشکل ہی اگرچہ حریص ہو تم کہ سب نان سی بعدل سلوک کرین چنانچہ جناب رسالتمآب
سی منقول ہی کہ وہ حضرت فرماتی تہی کہ بار خدایا قسمت لیالی اور ایام اور نفقہ دینی کو تمام
اپنی ازواج مین عمل مین لاتا ہون لیکن مواخذہ نکیجیو اس امر مین کہ جب بعض ازواج مین اختیار
میرا نہیں ہی اسواسطی کہ رغبت طبیعی سی مین لاچار ہون قولہ فلا تمیلوا کل المیل یعنی میل نکرو تم ساتہہ
نہایت میل کرنیکی اسطرح سی کہ میل مقدور کو با میل غیر مقدور ضم نکرو کہ بالکل ایک کو ترک کر کر واور
دوسریکو اختیار کرو اسطرح سی کہ وہ زن متروکہ نہ بیوہ معلوم ہووے نہ شوہردار اور نہ مطلقہ معلوم
ہو حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص کہ دو زن رکہتا ہو با وجود اختیار ہونیکی ادای حقوق دونو
مین قصور کری روز قیامت مین نصف بدن اوسکا مائل بطرف پشت ہو گا قولہ غفورا رحیما
یہہ آیہ دلالت کرتا ہی وجوب قسمت کو درمیان عورتونکی اور برابری انفاق وصحبت مین
چنانچہ جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ ایام بیماری مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
والہ کو حجرہ ہای ازواج مین پہراتی تہی اور جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ دو زن رکہتی تہی
ہر گاہ روز نوبہ جسکا آتا تہا خانہ زن دیگر مین وضو نکرتی تہی اور منقول ہی کہ معاذ بن جبل کی
دو عورتین تہین اگر دو زن مین فوت ہوئین بسبب طاعون کی لہذا اقدام تعجیل دفن مین قرعہ درمیان
اون دونونکی ڈالا تنبیہ بنابران آیات کی اہل الازواج کو لازم ہی کہ ترک کرین ایک
دوسری کا ... جلدی نکرین بلکہ حتی المقدور والامکان اصلاح کی خواہش کرین اور بعد اتمام

والکمال محبت کی در صورت عدم اصلاح اختیار کرین مفارقت و فرقہ با سرچین جاننا چاہیی
کہ حسد جیسا امم سابقہ کو مانند قارون اور عاد وثمود اور فرعون ... کو کہ ہیچ حد
اور حیثیت کی تہی زیادہ تہی ہلاک کیا ہی اور پیدا کیا اور گروہ کو حسد جیسی ... طغیان اور
عصیان کی تکو ہی ہلاک کر سکتی ہین اور تم جانتی ہو کہ یہہ جہان ناپائدار ... ہی ...
ہی کہ بجہت شامت اعمال اپنی کی اس جہان فانی کو ترک کر کر دار جاودانی کو ...
ہی کہ جبرئیل اکثر نزدیک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ کی آتی اوسوقت کہ وہ
نزدیک اونحضرت کی حاضر تہی کہ ہیچ ایک قطعہ زمین کی دعوی کرتی تہی اور نزاع بسیار
کر رہی تہی جبرئیل نی تبسم کیا حضرت نی منشای تبسم پوچہا جبرئیل نی عرض کی کہ جس ...
کہ یہہ دو شخص نزاع کر رہی ہین چالیس ہزار مالک اوسکی ہو چکی ہین کہ وہ دنیاسی انتقال کر
گئی ہین قولہ فعند اللہ ثواب الدنیا والاخرۃ حاصل اس آیہ کا یہہ ہی کہ جہاد کرنی والی کو سزاوار
یہہ ہی کہ فقط ثواب دنیا کو علت غائی جہاد کی نکری بلکہ طالب شئی شریف کا ہووے وہ ثواب
آخرت ہی اسواسطی کہ اگر شئی شریف کی طرف مائل ہو گا شئی خسیس تابع اوسکی ہو گی مروی
ہی کہ اگر مجاہد خالصا للہ جہاد کری آخرت میں چندان اوسکو عطا کرتی ہین کہ غنیمت دنیا مقابلہ
میں نہایت محقر ہوتی ہی اور ... جو خواہش ثواب آخرت کی ... اصل کی ...

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ

ای وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہو تم ... ساتہہ عدل کی ... اور اگرچہ اوپر

أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ

نفسونکی ... یا اوپر والدین ... یا اوپر قرابتیونکی اگر ہووے ... غنی ... یا فقیر ...

بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ
ساتھ ان دونو کی پس مت پیروی کرو تم خواہش نفس کی یہ کہ نہ انصاف کرو تم حق سے اور اگر پھیرو زبان اپنی کو یا منہ پھیرو تم

اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَ
خدا ہی ساتھ اس چیز کی کہ عمل کرتے ہو تم واقف اے وہ لوگ ایمان لاتی ہو ایمان لاؤ ساتھ خدا کی اور

رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ
رسول اسکی کی اور ساتھ قرآن کی ایسا وہ کہ نازل کیا ہی خدا نی اوپر رسول اپنی کی اور ساتھ اس کتاب کی کہ نازل کیا

مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ
آگی قرآن سی اور جو شخص کہ انکار کریگا ساتھ خدا کی اور ملائکہ اسکی کی اور کتابوں اسکی کی اور رسولوں اسکی کی اور روز

الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ
قیامت کی پس تحقیق گمراہ ہوئی ساتھ گمراہی بہت کی بدرستی کہ وہ لوگ ایمان لائی بعد اسکی کافر ہوئی پس

آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ
ایمان لائی بعد اسکی کافر ہوئی بعد اسکی زیادہ کیا انہوں نی کفر کو نہیں ہی خدا کہ بخشی واسطی انکی اور نہ کہ دکھلاوی

سَبِيلًا ۝ بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ
راہ حق کو بشارت دی منافقوں کو ساتھ اس بات کی واسطی انکی عذاب دردناک ہی ایسی وہ منافق کہ پکڑتی ہیں

الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ
کافروں کو دوست سوائی مومنوں کی آیا طلب کرتی ہیں نزدیک کفار کی عزت کو

فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا
پس تحقیق عزت واسطی خدا کی ہی اور تحقیق کہ نازل کیا اوپر تمہاری بیچ قرآن کے یہ کہ جس گاہ

إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا
جس گاہ سنو تم آیات خدا کی حالیکہ انکار کیا جاتا ہی ساتھ اسکی اور استہزا کیا جاتا ہی ساتھ اسکی پس مت بیٹھو تم

مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ
ساتھ انکی تا آنکہ غور کریں بیچ سخن غیر کی تحقیق تم اس گاہ میں مانند انکی ہو تحقیق خدا

جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ
جمع کرنی والا ہی منافقوں کو اور کافروں کو بیچ جہنم کی سبکو وہ لوگ کہ انتظار کرتی ہیں

بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ
ساتھ تمہاری پس اگر واقع ہو واسطی تمہاری فتح نزدیک خدا کی کہتی ہیں کیا نہ تھی ہم ساتھ تمہاری اور اگر واقع ہو

لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
واسطی کافروں کی حصہ کہتی ہیں کیا نہیں غالب تھی ہم اوپر تمہاری اور باز نہیں رکھا ہم نی تمکو مومنوں کی

فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى
پس خدا حکم کریگا درمیان تمہاری دن قیامت کو اور ہرگز نہیں کریگا خدا واسطی کافروں کی اوپر

الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝
مومنوں کی کوئی حجت

ع قوله إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا اس آیہ میں چند اقوال ہیں ایک یہ ہی بدرستی کہ وہ لوگ کہ ایمان لائی ساتھ موسی کی بعد اسکی کافر ہوئی بسبب عبادت گوسالہ کی بعد اسکی ایمان لائی ساتھ عیسی کی بعد اسکی زیادہ کیا کفر اپنی کو بسبب انکار کرنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور دوسرا یہ ہی ایمان لائی ساتھ موسی کی بعد اسکی انکار کیا موسی کا بعد اسکی ایمان لائی ساتھ عزیر کی بعد اسکی

انکار کیا عیسی کا بعد اسکی زیادہ کیا کفر ساتھ انکار کرنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور قریب اسکی ہی کہ
مراد اس سی ایک طائفہ اہل کتاب سی ہی ارادہ کیا تھا اونھون نی شک مین ڈالنا چند صحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا پس تھی وہ کہ ظاہر کرتی تھی ایمان کو بیچ مجلس اونھین صحابکی
بعد اسکی کہتی تھی کہ عارض ہوا ہی دلمین ہمارے شبہ نبوت اوسکی مین پس ظاہر کرتی تھی کفر کو
بعد اوسکی پھر اظہار ایمان کا کرتی تھی بعد اسکی کہتی تھی کہ ہمکو عارض ہوا ہی ایک شبہ اور پس ظاہر
کرتی تھی کفر کو بعد اسکی زیادہ کیا اونھون نی کفر کو ساتھ ثابت رہنی کی اوپر اوسکی مرتکب
یہ معنی حسن سی مروی ہین اور یہی معنی قول حق تعالی کی وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور چوتھا یہ ہی کہ مراد اس سی منافقین ہین کہ ایمان لائی بعد اسکی مرتد
ہوتی بعد اسکی پھر ایمان لائی اور مرتد ہوئی تا اینکہ مرگئی کفر پر قوله ع آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا
وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ اس آیہ سی تاکید ہمنشینی نکرنی ساتھ کافرونکی اور مستہزءین کی
معلوم ہوتی ہی خصوصا بنابر اسکی کہ زاہی قران اثبات کرہو پہونچی مین کہ حرمت کی ساتھی کی
چنانچہ عیاشی نی باسناد خود علی بن موسی الرضا صلوات اللہ علیہ سی تفسیر اس آیہ مین نقل
کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ ہر گاہ سنی کہ کوئی شخص انکار حق کا کرتا ہی یا تکذیب اہل اسلام
کی کرتا ہی اور نوبت اونکی کرتا ہی پس چاہئی کہ نزدیک اوسکی سی اوٹھہ کھڑا ہوا ور اسی
قبیل وہ حدیث ہی کہ کافی مین مسطور ہی کہ محصل اوسکا یہ ہی کہ حضرت لقمان نی فرزند
اپنی سی فرمایا کہ ای فرزند اگر چاہی تو ہمنشینی کرو بیچ کسی مجلس کی پس ملاحظہ کر کہ اگر اہل اوس
مجلس کی ذکر خیر مین مشغول ہین مثل اسکی کہ مباحثہ علم دین مین کرتی ہون یا ذکر جناب حق سبحانہ

تعالی کا کرتی ہین یا ذکر فضائل انبیا اور اوصیا اور اتباع اونکی مین مشغول ہین اوس مجلس
مین بیٹھہ تو ساتھ اونکی کہ اگر تو عالم ہوں سی زیادہ ہی پس وہ تیری علم سی منتفع ہونگی اور
اگر وہ تجہسی عالم زیادہ ہین پس تو اونکی علم سی منتفع ہوگا اور شاید کہ حق سبحانہ تعالی
اپنی رحمت سی اونکو احاطہ کرلی پس تو بھی ساتھ برکت مجالست اونکی کی رحمت مین داخل ہوگا
اور اگر دیکھی تو کہ اہل مجلس ذکر خیر مین مشغول نہین ہین پس چاہیے کہ اونکی ساتھ نہ بیٹھہ تو
کہ اگر تو عالم زیادہ ہی تو تیری علم سی نفع نہ پاوینگی اور اگر تو جاہل ہی صحبت اونکی باعث
زیادتی جہل کی ہوگی اور شاید کہ اون پر غضب الہی نازل ہو پس تجہسی بہی لاحق ہوجاوی
کتاب کافی مین جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ
سزاوار نہین ہی آدمی کو ایسی مجلس مین بیٹھنا کہ اہل اوس مجلس کی بارگاہ معصیت کی
مشغول ہون اور وہ شخص قدرت رکھتا ہو منع کرنیکی اور بہی اوسی کتاب مین منقول ہی
کہ جناب امام علی نقی صلوات اللہ علیہ نی اوسکو فرمایا کہ کیا تجھکو ساتھ عبد الرحمن بن یعقوب کی
ہمنشینی کرتا ہی جعفری نی کہا کہ وہ ماموں میرا ہی حضرت نی فرمایا کہ عقیدہ اوس کا خدا
پس چاہیے کہ اوس سی ہمنشینی کر اور ہماری ملاقات سی کنارہ کر یا ہماری صحبت کو اختیار کر
اور اوس سی کنارہ کر پس جعفری نی عرض کی کہ ہر گاہ اقوال اوسکی کو مین قائل نہون
کیا ضرر رکھتی ہی جناب معصوم نی فرمایا آیا تو نہین ڈرتا ہی کہ بلا اوس پر نازل ہوا ور
تجھکو شامل ہوجاوی آیا تو نی نہین سنا ہی احوال اوس شخص کا کہ اصحاب موسی سی تھا
اور پدر اوسکا اصحاب فرعون سی تھا وقتی کہ سپاہ فرعون پہونچی وہ شخص موسی سی جدا
ہوا اور توقف کیا کہ پدر اپنی کو نصیحت کرکی ہمراہی موسی مین لاحق کری پس باپ اوسکا

اور میں چلا جاتا تھا اور ساتھ اوسکی وحشی کرتا تھا تا اینکہ کنارہ دریا پر پہنچی اور وہ
غرق ہوئی یہہ خبر حضرت موسی کو پہنچی فرمایا کہ وہ بیچ رحمت خدا کی ہی لیکن ہر گاہ بلا نازل ہوتی
وہ شخص کہ نزدیک گنہگار کی ہی لیتی ہی اوربہی اوس کتاب میں جناب صادق صلوات اللہ
علیہ سی منقول ہی کہ فرمایا کہ عیسی بن مریم ساتھ ایک قریہ کی گذری دیکھا کہ اہل اوسکے
تمام مرگئی ہیں اور کسی شخص نی اونکو دفن نہیں کیا ہی اور جانوران اور حیوانات بہی
بہی مرگئی ہیں متوجہ طرف اصحاب اپنی کی ہوئی اور فرمایا کہ یہہ گروہ نہیں مرگئی مگر ساتھ
غضب الہی کی بسبب شامت کسی گناہ کی کہ اونپر نازل ہوئی ہی کہ اگر یہہ بتدریج مرتی ایک
دوسرے کو دفن کرتا اصحاب حضرت نی عرض کی کہ ای روح اللہ درگاہ الہی میں دعا کرو
اونکو زندہ کری تاہم آگاہ ہوں اعمال اونکی سی اور آگاہ ہوں کہ کس گناہ سی یہہ عذاب
اونپر نازل ہوا ہی تا اوس گناہ سی ہم پرہیز کریں عیسی نی ملتمس اونکا قبول کیا اور درگاہ
احدیت میں زندہ کرنی اونکی کی دعا کی ندا آئی کہ ای عیسی طلب کر انکو کہ یہہ تیرا جواب دینگے
پس حضرت عیسی نی اثنای شب وقت تصفیہ ہوا کی کدورت انفاس خلائق سی ستارہ
ہوئی اور جای بلند اوس میں پر آئی اور کہا کہ ای اہل اس قریہ کی ایک شخص نی اونمیں
سی جواب دیا کہ لبیک ای روح اللہ عیسی نی کہا کہ رحمت ہو تم پر آگاہ کرو کہ عمل تمہارا کیا
کیا تھا اور کس سبب سی لائق اس عذاب کی ہوئی اوسنی کہا کہ عمل ہمارا اطاعت گمراہوں کی اور
دوستی دنیا کی تہی اور نہایت غفلت میں بسر کرتی تہی عیسی نی پوچھا کہ دوستی تمہاری کس طرح
تہی کہا اونہوں نی مثل دوستی طفل کی ساتھ مادر کی عیسی نی کہا کہ اہل ضلالت کی اطاعت
کس طرح سی کرتی تہی کہا اونہوں نی کہ لوگ معاصی میں شریک ہوتی تہی عیسی نی کہا کہ آخر کار

کار تمہارا کس طرح سی ہوا کہا کہ ایک شب ہم عافیت سی رہی گیا رکی دیکھا صبحی کہ ہم ہاویہ
میں ہیں حضرت عیسی نی پوچھا کہ ہاویہ کیا ہی کہا سجین ہی پوچھا سجین کیا ہی کہا کہ کوہ آتشی
ہیں کہ ہمارے سی جلانی کی واسطی تا قیامت روشن ہیں عیسی نی کہا کہ تمنی دوسرت ملائکہ عذاب سی
کیا کہا کہا اونہوں نی کہ ہمکو پہر دنیا میں بہیجو کہ پہر عمل نیک کریں ہم اور تلافی اپنی تقصیر کی
کریں ہم ملائکہ نی کہا تم دروغگو ہو حضرت عیسی نی کہا کہ کیا باعث ہی کہ سوای تیری دوسرے
اونمیں سی نہ بولا کہا کہ ای روح اللہ اونکی مونہوں میں لگام ہائی آتشی دیئی ہیں اور میں
اگرچہ اونمیں تہا لیکن مثل اونکی عمل نکرتا تہا میں ہر گاہ اونپر عذاب نازل ہوا مجکو بہی شامل کیا
اور اب مجکو ساتھ ایک بال کی کنارہ دوزخ پر لٹکا رکہا ہی معلوم نہیں کہ مجہی جہنم میں
ڈالیں گی کہ نجات دیں گی پس حضرت عیسی متوجہ طرف اصحاب اپنی کی ہوئی اور فرمایا کہ ای
دوستان خدا معاش کرنا ساتھ نان خشک اور نمک نیکو ہی اور استراحت کرنا مزبلہ پر بہت
خوب ہی بوقتی کہ ساتھ عافیت دنیا اور آخرت کی ہو قولہ سبیلا اس آیہ میں چند اقوال ہیں ایک
یہہ ہی کہ نہیں کردانا ہی خدا نی واسطی یہود کی اوپر مومنین کی نصرا ور نہ غلبہ یہہ معنی ابن عباس
سی مروی ہیں اور بعضوں نی کہا ہی کہ نہیں کردانا ہی واسطی کافرونکی اوپر مومنین کی کوئی
حجت کی اگرچہ بقوت مومنین پر غالب ہوں لیکن مومنین مرگئی ہیں ساتھ دلالت کی اوپر
حجت کی یہہ معنی سدی سی مروی ہیں اور بعضوں نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ حق تعالی نی
منع کیا ہی تسلط کافرونکو مومنین پر اور بعضوں نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ نہیں کردانا ہی
واسطی کفار کی خدا نی آخرت میں سبیل غلبہ کی اوپر مومنین کی اسواسطی کہ یہہ آیہ مذکور ہی
بعد قول حق تعالی کی فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تکملہ کوع مقدم در بیان

ثم قولہ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا

جیسے البتہ عرفہ من زہر اوسکی بار ہزار ایک سی سعفس ہوتی میں نکلے

اوس سے یہ مبارک نزلت فی ابی بکر و العقبی آمنوا بالنبی اولا

الامر و کفروا حین عرضت علیہم ولایت علی و مولانا

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى

جو بیشک منافقین مکر کرتی ہیں ساتھ خدا کی اور خدا اونکی والا ہی مکر کی اور جب کھڑی ہوتی ہیں

الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا

نماز کی کھڑی ہوتی ہیں درحالت کاہلی کی دکہاتی ہیں لوگون کو اور نہیں یاد کرتی ہیں خدا کو مگر بہت تہوڑا اس

مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَمَن يُضْلِلِ

درحالیکہ متردد ہیں درمیان کفر و ایمان کی نہ ساتھ گروہ مومنون کی ہیں اور نہ ساتھ گروہ کفار کی اور جس شخص کو

اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ

خدا نی پس ہرگز نپاوی گا تو واسطی اوسکی راہ اے وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو مت بناؤ تم کافرون کو

أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ

دوست سوائی مومنون کی کیا چاہتی ہو تم یہ کہ کرو تم واسطی خدا کی اوپر اپنی

سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

حجت ظاہر بیشک منافقین بیچ درجہ پائین کی ہیں دوزخ سے

وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَ

اور ہرگز نپاویگا تو واسطی اونکی کوئی مددگار مگر وہ لوگ کہ توبہ کیا ہی اونہون نی نفاق سی اور صلاح کی ہی اور تمسک کیا ہی ساتھ خدا کی

وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ

اور خالص کرتی ہیں دین اپنی کو واسطی خدا کی پس وہ گروہ ساتھ مومنون کی ہیں اور قریب ہی کہ دیگا خدا

الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَ

مومنون کو مزد بزرگ کیسے عمل کریگا خدا عذاب تمکو اگر شکر کرو تم اور

آمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝

ایمان لاؤ تم اور ہی خدا جزا دینی والا شکر کرنی والو کو عالم ہی ساتھ اوس چیز کی کہ کرتی ہو تم

لَّا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ

نہیں دوست رکھتا ہی خدا اظہار کرنی کو ساتھ بدی کی گفتار سی مگر وہ شخص کہ مظلوم ہو

وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ۝ إِن تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا

اور ہی خدا سننی والا دانا اگر ظاہر کرو تم نیکی کو یا چہپاؤ اوسکو یا عفو کرو تم

عَن سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ

بدی سی کہ تمکو پہنچی ہی پس بیشک خدا ہی نہایت بخشنی والا توانا بیشک وہ لوگ کہ کافر ہوتی ساتھ خدا کی

وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ

اور ساتھ پیغمبرون اوسکی کی اور چاہتی ہیں وہ یہ کہ جدائی ڈالین درمیان خدا کی اور رسولون کی اور کہتی ہیں وہ

نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ

کہ ایمان لائی ہیں ہم ساتھ بعض پیغمبرون کی اور انکار کرتی ہیں ہم ساتھ بعضون کی اور چاہتی ہیں کہ پکڑین درمیان ایمان اور کفر کی

سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ

ایک راہ یہہ گروہ وہی کافر ہین یقیناً اور مہیا کیا ہمنی واسطی کافرون کے

عَذَابًا مُّهِينًا ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ

عذاب خوار کنندہ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کی اور پیغمبروں اوسکی کی اور نہ فرق کیا درمیان

أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ ع

ایک کی اونمین سی یہہ وہ لوگ ہین کہ قریب ہی کہ دیگا ہم اونکو مزدوریان اونکی اور ہی خدا بخشنے مہربان

فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ یعنی منافقین طبقہ زیرین دوزخ مین ہونگی اور کفار سی بہی عذاب

اونپر زیادہ ہوگا اسوسطی کہ بدل کافر ہین اور کفر کو بکرا دیتے بزا ساتہہ مسلمانوں کی جہد کیا ہی

کافر وہنسی ہوتی اور کشاف مین منقول ہی کہ ہرگاہ منافقوں کو دوزخ مین الجاحمین کی طبقہ

اول کہی کاکر ای آتش الکو لیلی آتش کہی کی کہ حکم میرا زبانپر ہی بہہ زبان سی کلمہ توحید کا پڑہتی مین

الکو نہ جلا اونکی سیطرحی آتش ہر طبقہ کی انکار کری کی تا اینکہ طبقہ پائین ہوپہنچی کی آتش

اوس طبقہ کی کہی کی کہ حکم میرا دل پر ہی نہ زبانپر ہرگاہ دل کو انکی ملاحظہ کریگی سوا

نشان شرک کی نہ پاویگی پس اوس طبقہ مین ہمیشہ جلا کرینگی ابد الآباد تک قوله

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ الخ مروی ہی کہ ایک شخص نی ایک جماعت کو واسطی ضیافت

کی لیگیا اور کوئی طعام اونکی واسطی حاضر نہ کیا یہہ جماعت بزرگوار ستہ جیسا کہ بچی تہی بی مروتی اونکی

شکایت کرنی تہی لوگون نی اوس کی بحیثی عتاب کیا پس اللہ تعالی نی اسکی واسطی جمیع انکی کہا لا يحب الله الجهر الخ

يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَن تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ فَقَدْ

سوال کرتی ہین تجہسی اہل کتاب یہہ کہ نازل کری تو اوپر اونکی ایک کتاب آسمان سی پس تحقیق

سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِن ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَ

سوال کیا اونہوں نی موسی سی بزرگتر اس سی پس کہا اونہوں نی دکہا ہمکو اللہ کو آشکارا پس لیا

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ

اونکو آتش نی سبب ظلم اونکی کے پہر پکڑ لیا اونہوں نی گوسالہ کو پیچہی اسکی کہ آئی اونکی

الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَن ذَٰلِكَ ۚ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝

معجزہ واضح پس عفو کیا ہمنی اس حرکت گناہ کو اور دیا ہمنی موسی کو تسلط ظاہر

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ

اور بلند کیا ہمنی اوپر اونکی کوہ طور کو سبب توڑنی عہد اونکی اور کہا ہمنی واسطی اونکی داخل ہو تم باب میں

سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا

درحالیکہ سجدہ کرنی والی ہو اور کہا ہمنی واسطی اونکی تجاوز کرو تم بیچ روز شنبہ کی اور لیا ہمنی اون سی عہد

غَلِيظًا ۝ فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ

مستحکم پس ساتہہ توڑنی اونکی عہد اونکا اور سبب کفر اونکی کی ساتہہ آیات خدا کی اور سبب قتل کرنی اونکی

الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا

انبیا کو ناحق اور سبب کہنی اونکی کہ قلوب ہمارے پوشش کئی گئی ہین بلکہ مہر کی خدا نی اوپر اونکی

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ

بسبب کفر اونکی کی پس نہ ایمان لاوینگی مگر تہوڑی سی اور بسبب انکار کرنی اونکی کی عیسی کو اور سبب کہنی اونکی کی

مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ

مریم پر بہتان بزرگ اور بسبب گفتار اونکی کی تحقیق ہمنی قتل کیا مسیح کو کہ عیسی بیٹا

مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ

مریم کا ہی رسول خدا کا اور نہین قتل کیا اوسکو اور نہین دار پر کہینچا اوسکو اور لیکن مشتبہ کیا گیا واسطی اونکی

وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ
اور بیشک جو لوگ کہ اختلاف کیا انہوں نے بابت عیسیٰ کی البتہ بیچ شک کی ہیں اوس سے نہیں ہی واسطی انکی بیچ اوسکی کچھ علم

إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ
مگر پیروی کرنا گمان کا ہی اور نہیں قتل کیا انہوں نے عیسیٰ کو یقین بلکہ اوٹھا لیا اوسکو خدا نے طرف اپنی اور ہی

اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ
خدا غالب اور حکم کنندہ اور نہ ہوگا کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاوینگے ساتھ عیسیٰ کے

قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا فَبِظُلْمٍ مِنَ
قبل از مرگ اوسکی کی اور روز قیامت میں عیسیٰ ہوگی اوپر انکی گواہ پس سبب واقع ہونی ظلم

الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ
اون لوگوں سے جو یہودی ہوئی حرام کیا ہمنے اوپر انکی طعامہائی پاکیزہ کو کہ حلال کیا گیا تھا واسطی انکی اور سبب روکنے انکی

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَ
راہ خدا سے بہت سی لوگوں کو اور سبب لینے انکی کے سود کو حال انکہ تحقیق منع کیا اونسے اور

أَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ
سبب کھانی انکی کے مالہائی مردمان کو ساتھ باطل کی اور مہیا کیا ہمنے واسطی کافروں کی انمیں سے

عَذَابًا أَلِيمًا ۝ لَٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ
عذاب دردناک لیکن وہ لوگ کہ ثابت قدم ہیں بیچ علم کی انمیں سے اور مومن

يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ
ایمان لاتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہی طرف تیرے اور وہ چیز کہ نازل کی گئی تھی پہلے تجھ سے اور

الْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
گذارندگان نماز کی اور دینے والے زکوٰۃ واجب کی اور وہ لوگ کہ ایمان لاتے ساتھ خدا کی اور روز

ع الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ۝
قیامت کی یہ وہ لوگ ہیں قریب ہی کہ دینگے ہم اونکو اجر بزرگ

قوله كتابا من السماء یعنی کتاب آسمان سی نازل کر مثل توریت کی اور ایک روایت میں آیا کہ اون حضرت سی درخواست ایک کتاب کی کہ آسمان سی نازل ہو اور ہم اوسکو دیکھیں اور یا ساتھ نام ہر ایک شخص کی ایک کتاب نازل ہو کہ اوس میں لکھا ہو کہ محمد رسول خدا ہی ہر کا یہ سوالات بروجہ عناد اور ہٹ کی تھی حق تعالیٰ نی قبول نکیا اور واسطی تسلی ان حضرت کی فرمایا فقد سألوا موسى أكبر من ذلك الخ مشبه کهیزا اور کیفیت اسکی کی وجہ پر ہی کہ یہودا نیس جو یہودیوں کا تھا اون نی اپنی قوم کو جمع کیا اس بات پر کہ عیسیٰ کو قتل کیا چاہئی حضرت عیسیٰ ایک گھر میں پوشیدہ ہوئی کہ سقف اوسکی میں ایک روزن تھا حق تعالیٰ نی جبرئیل کو حکم کیا کہ عیسیٰ کو اوس روزن سی آسمان پر لاؤ موجب فرمانی حضرت جبرئیل عمل میں لائی بعد اسکی یہودا نی ایک شخص کو کہ ططیانوس نام رکھتا تھا اور رجلہ بہتران یہودیوں سی تھا حکم کیا تھا اس گھر میں جا اور عیسیٰ کو قتل کر ہر گاہ اوس گھر میں گیا کسی کو نہ دیکھا ہر چند ڈھونڈھا ای خانہ میں کسیکو نپایا اور جو قت کہ باہر آئی اوسکی میں دیر ہوئی یہودیوں نی کہا کہ چہ درنگ کی سوائی عیسیٰ سی کار زار میں ہی مجھہ نہیں معلوم ہوتی کہ بار کی اوس گھر میں داخل ہوئی اور حق تعالیٰ نی صورت اوسکی شبیہ عیسیٰ کی کی اونکو گرفتار کیا اور قتل کیا اوسی اور ایک درخت پر لٹکا دیا اوسکی بالکیدیگر کہنی لگی کہ اس گھر میں عیسیٰ تھا او

صاحب ہمارا تہا اگرچہ بقول عیسی ہی ہین صاحب ہمارا کیا ہوا آور وہب اور قتادہ و ابو
مجاہد سے آور سدی سے منقول ہی کہ عیسی ساتہہ سترہ صحابون اپنی کی اوس گہر مین تہی ہر گاہ کہ
گرد اوسکی آئی سب کی صورتین مشابہ عیسی کی اونکی نظرون مین معلوم ہوئین سب دیکہکر متحیر
ہوئی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو جادو کیا ہی تمنی سچ بتاؤ کہ عیسی تم مین سی کون ہی ورنہ
تم سبکو ہم قتل کرینگی عیسی نی کہا کہ کون شخص ہی کہ جان اپنی اوپر میری فدا کری ایک
اونمین سی کہ نام اوسکا سرجیس تہا کہا کہ اپنی تئین فدا آپ پر کرتا ہون پس وہ تہا اور کہا
کہ عیسی مین ہون اوسکو قتل کیا یہودیون نی اور اس جہت سی حال اونپر مشتبہ رہا اور بعضون
نجانا اونہون نی کہ وہ شخص عیسی تہا یا اور تہا اور اونمین سی قولہ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ یعنی
وہ لوگ کہ اختلاف کیا اونہون نی بیچ شان عیسی کی سطرح سی کہ بعضون نی کہا کہ وہ کذاب تہا
اس سبب سی اوسکو قتل کیا ہمنی اور ایک جماعت نی تردد کیا کہ اگرچہ عیسی ہی پس صاحب
ہمارا کہان ہی اور ایک گروہ نی کہا کہ مونہہ مقتول مونہہ عیسی کا ہی اور بدن اسکا بدن
صاحب ہمارا کا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ کہتی تہی کہ حق تعالی مجکو آسمان پر لیجائیگا پس وہ
آسمان پر گئی اور ایک قوم نی کہا کہ ناسوت اوسکی کو دار پر کہینچا اور لاہوت کو کہ روح کی
ہی آسمان پر لیگئی اور ایک جماعت کہتی ہین کہ وہ خدا تہی کسطرح سی وہ مقتول ہووے الا بعض
نی کہا کہ وہ پسر خدا ہین پس کسطرح سی اوپر تسلط قتل کا ہوا قولہ قَبْلَ مَوْتِهِ ... يَوْمَ الْقِيَامَةِ
... روایات صحیحہ متواترہ مین مخالف اور موافق سی معلوم ہی کہ عیسی ہر گاہ نازل
ہونگی اور دجال کو قتل کرینگی سب اہل کتاب ساتہہ اونکی ایمان لاوینگی
پس تمام طبقہائی متفرقہ مفقود ہو جائینگی اور ملت اسلام کی کوئی ملت باقی نرہیگی

کی اور عیسی تابع مہدی سی آل محمد ہونگی اور احکام اور شریعت اونکی پر عمل کرینگی اور چالیس
برس زمین پر رہینگی بعد اسکی وفات پاوینگی اور اہل ایمان اوسپر نماز پڑہینگی اور
اوس وقت جنت اس وجہ پر ہوگی کہ شیر اور پلنگ اور گاؤ اور گوسفند اور گرگ باہم چرا
کرینگی اور اطفال ساتہہ حیوانات کی بازی کرینگی اور کوئی حیوان ضرر نہ پہونچاویگا
اور بعضون نی کہا ہی کہ ضمیر مَوْتِهِ کی راجع ہی طرف ہر ایک اہل کتاب کی یعنی کوئی اہل کتاب
سی نہوگا مگر یہ کہ بیش از موت اپنی کی ہر گاہ عذاب الٰہی کو مشاہدہ کرینگی ایمان لاوینگی
ساتہہ عیسی کی لیکن ایمان اونکا مقبول نہوگا جسطرح سی کہ ایمان فرعون کا حالت غرق مین مقبول نہوا
اسواسطی کہ ایمان حالت تکلیف مقبول ہی اور وقت مشاہدہ عذاب ... مقبول نہین ... تک

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ
بیشک وحی کی ہمنی طرف تیری اے محمد جسطرح سی کہ وحی کی ہمنی طرف نوح کی اور پیغمبرون کی بعد اسکی
وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ
اور وحی کی ہمنی طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق کی اور یعقوب اور دوازدہ فرزندان یعقوب
وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا
اور عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی اور دیا ہمنے
دَاوُودَ زَبُورًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ
داؤد کو کتاب زبور اور وحی کیا ہمنی طرف رسولون کی کہ تحقیق اظہار کیا ہمنی قصص اونکا اوپر تیری ...
وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا
اور طرف رسولون کی کہ نہین اظہار قصہ کیا ہمنی اونکا اوپر تیری اور سخن کیا خدا نی ساتہہ موسی کی ...

ربع

رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى

اور ما یکہ وہ رسول ہین کہ بشارت دینی والی ہین اور ڈرانی والی ہین تاکہ نہو واسطی لوگون کی اوپر

اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ لَّٰكِنِ

خدا کی دلیل بعد آنی پیغمبرون کی اور ہی خدا غالب محکم کار لیکن

اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ

خدا گواہی دیتا ہی ساتہ اوس چیز کی کہ اتاری کی ہی طرف تیری یا محمد نازل کیا ہی اوس کو ساتہ علم اپنی کی اور فرشتی گواہی دیتی ہین

وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن

اور کافی ہی خدا از روی گواہ ہونی کی بدرستیکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئی نبوت تیری سی اور باز رکہا انہون نی لوگون کو

سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

راہ خدا سی تحقیق گمراہ ہوئی ساتہ گمراہی نہایت کے بدرستی کہ وہ لوگ کہ کافر ہوئی

وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۝

اور ظلم کیا انہون نی نہین ہی خدا کہ بخشی واسطی اونکی اور نہ یہ کہ ہدایت کری اونکو راہ کی

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ

مگر راہ جہنم کے درحالیکہ وہ رہنی والی ہین بیچ اوسکی ہمیشہ اور ہی یہ اوپر خدا کی

يَسِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن

آسان اے لوگو تحقیق کہ آیا تمکو رسول وہ کون کہ محمد ہی ساتہ دین حق کی جانب

رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ

رب تمہاری سی پس ایمان لاؤ تم بہتر واسطی تمہاری ہی اور اگر منکر ہو تم نبوت محمدی سی پس واسطی خدا کی ہی جو کچھ بیچ آسمانون کی

النسا

وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا

اور زمین کی ہی اور ہی خدا دانا محکم کار اے یہود و نصاری نہ

تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ

زیادتی کرو تم بیچ دین اپنی کی اور نہ کہو تم اوپر خدا کی مگر بات سچی سوائی اسکی نہین ہی کہ مسیح

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ

عیسی بیٹا مریم کا فرستادہ خدا ہی اور کلمہ خدا کا ہی پہنچایا تہا اوس کلمہ کو طرف مریم کے

وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انتَهُوا

اور روح مخلوق اوسکی ہی پس ایمان لاؤ تم ساتہ خدا کی اور رسولون اوسکی کی اور نہ کہو تم کہ خدا تین ہین باز رہو تم

وقف لازم

خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ

کہ بہتر ہی واسطی تمہاری سوائی اسکی نہین ہی خدا خدا یکتا پاکی ہی اوسکو کہ ہووے اوسکی فرزند واسطی اوسکی

ع

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝

ہی ہر چیز کہ بیچ آسمانون کی ہی اور وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی اور کافی ہی خدا از روی وکیل ہونی کے

۴ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا منقول ہی کہ داؤد علیہ السلام زبور کو لیکر صحرا کو جاتی تہی بعد علمائی بنی
اسرائیل پیچہی اونکی کہڑی ہوتی تہی اور مردمان پیچہی اونکی اور صبیان پیچہی اونکی اور تمام وحوش صحرا
جنبان اور پرندی بیچ ہوا کی پر کہولی ہوتی سایہ کئی ہوتی تہی اور وحوش الحانی داؤد سی
بیہوش ہوتی تہی اگر ... رسول خدا منقبت حضرت امیر مین ایک حدیث طویل فرماتی بعد اسکی فرشتی
ہوتی کہ روز قیامت مین حق تعالی حضرت امیر کو قوت عطا کریگا مثل قوت جبرئیل کی اور نور دیگا مثل نور
آدم کی اور جمال دیگا مثل جمال یوسف کی اور آواز دیگا مثل آواز داؤد کی اور خطیب اہل بہشت ہوگی

قوله وروح منه یعنی وه روح ہی کہ مخلوق حقتعالی ہی لیکن بواسطہ اب و نطفہ کی ہی و مجمع البیان میں لکہا ہی
ابن عباس سی روح کہا کہ نفخہ جبرئیل سی جاوے گریبان مریم میں تا کہ ... قوله ثلثه یعنی خدا ایک اور عیسیٰ
ایک اور ایک مریم بکلمه رکوع سیوم سپاره ششم قوله ان الذین کفروا
اہلبیت سی ... نکلی ... یہ عبارت فی ولایة آل محمد حقهم قوله جاءکم بالحق من ربکم
کیا ... یہ عبارت فی ولاء علی سید الاوصیاء
قوله فان تکفروا ... یہ عبارت علی وهو وصی النبی

لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلّٰهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ

نہین ننگ کرتا ہی مسیح یہ کہ ہو بندہ واسطی خدا کی اور نہ ننگ کرتی ہین ملائکہ

الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ

مقربین ہی اور جو شخص کہ ننگ کرے عبادت اوس خدا سی اور سرکشی کری پس قریب ہی کہ برانگیختہ کریگا اونکو

إِلَيْهِ جَمِيعًا ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ

طرف اپنی سبکو پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائی اور عمل باشی نیک کئی پس تمام دیگا خدا اونکو

أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا

اجر اونکا اور زیادہ کریگا اونکا فضل واکرام اپنی سی اور لیکن وہ لوگ کہ ننگ جانا اونہون نے

وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ

اور سرکشی کی اونہوں نے پس عذاب کریگا اونکو ساتھ عذاب دکھ دینے کی اور نہ پاوینگے واسطی اپنے

مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ

سوای خدا کی دوست اور نہ مددگار ای وہ لوگ تحقیق کہ آیا تمکو

جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا ۝

تحقیق کہ آیا تمکو محمد صلی الله علیه وآله جانب سے رب تمہارے ہی اور نازل کیا ہم طرف تمہاری نور ظاہر کو یعنی قرآن

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي

پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائی ساتھ خدا کی اور دست آویز کیا ساتھ اسکی پس قریب ہی کہ داخل کریگا اونکو

رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝

رحمت کی جانب خدا سی ہی اور زیادتی نعمت کی اور ہدایت کریگا اونکو طرف اپنی راہ درست کو

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ

طلب فتوی کرتی ہین تجہسی کہہ محمد خدا حکم کرتا ہی تمکو بیچ میراث غیر فرزند و والدین کی اگر کوئی مرد مرے

لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ

درحالیکہ نہو واسطی اوسکی فرزند اور واسطی اوسکی خواہر ہو پس واسطی خواہر کی نصف متروکہ ہی اور وہ

لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا

نہو واسطی اوسکی فرزند پس اگر ہووین دو بہنین پس واسطی اونکی دو ثلث ہین

تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ

متروکہ سی اور اگر ہوں برادران و خواہران کہ مردان و زنان ہوں پس واسطی مرد کی مانند حصہ دو عورتون کی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ع

بیان کرتا ہی حق واسطی تمہارے ... جانتی اس بات کی ...

قوله يستفتونك یعنی طلب فتوی کرتی ہین تجہسی میراث کلالہ کی کہ غیر والدین مراد ہین و از زمان
دیگر ہی منقول ہی کہ میں بیمار تہا ... سید عالم صلی الله علیه وآله عیادت کو آئی کہا

توضیح المجید فی تنقیح کلام اللہ المجید

اسم التفسیر: توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ المجید

حصّۂ الاوّل

حصۂ اوّل

مفسر علامہ سید علی نور اللہ مرقدہ
ابن فقیہ اعظم آیت اللہ العظمیٰ
سید دلدار علی نقوی المعروف
بہ حضرت غفران مآب رحمۃ اللہ علیہ